PRACTICAL CENTRE

CLASS-XI

JOIN FOR MORE!!!

اسلامیات (لازمی)

سیٹ نمبر-۱

باب اول: القرآن الکریم (الف) قرآن مجید کا تعارف

اہم نوٹ:

عزیز طلبا و طالبات! آپ کے اسلامیات کے نوٹس میں آیاتِ قرآنیہ اور احادیث مبارکہ شامل ہیں لہٰذا آپ کا دینی فریضہ ہے کہ آپ حتی الامکان ان کا احترام کریں!

2023-24

info@practicalcentre.edu.pk

021-34976530
021-34812547
021-34984762

B-14, Block-1,
Gulshan-e-Iqbal, Karachi.

www.practicalcentre.edu.pk

CamScanner

فہرست

عنوانات

باب اوّل: القرآن الکریم

(الف) قرآن مجید کا تعارف

☆ قرآنِ مجید کی تعریف، اور اصطلاحی مفہوم

☆ قرآن مجید کے منتخب نام اور ان کا مفہوم

☆ قرآنِ مجید کی تعلیم اور اس کے اثرات

☆ قرآنِ مجید کے معجزات جدید سائنس کی روشنی میں

وحی کا مفہوم اور اس کی صورتیں

☆ وحی کے لغوی معنی، اور اصطلاحی مفہوم

☆ وحی کی اقسام (وحی جلی، وحی خفی)

☆ وحی کی صورتیں

جمع و تدوینِ قرآن مجید

☆ قرآن مجید کی حفاظت

☆ قرآنِ مجید کی تدوین اور اس کے تین ادوار، عہدِ نبوی، عہدِ صدیقی، عہدِ عثمانی

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

PRACTICAL CENTRE

B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

القرآن الکریم

(الف) تعارف قرآن مجید

قرآنِ مجید کا تعارف:

قرآنِ مجید کی تعریف اور اصطلاحی مفہوم:

قرآن کے لغوی معنی:

قرآن عربی زبان کا لفظ ہے اور 'قرءٌ' سے ماخوذ ہے۔ جس کے لغوی معنی 'پڑھنا' اور لفظ 'قرآن' کے لغوی معنی ہیں -- ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا- -یا-- وہ کتاب جس کو بار بار پڑھا جائے، قرآن اصل میں اللہ تعالیٰ کی سچی کتاب کا نام ہے۔

قرآن کریم کی اصطلاحی تعریف:

1۔ شرعی اصطلاح میں کلام پاک کے عربی الفاظ جو اپنے حقیقی مفہوم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ حضرت محمدؐ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ پر نازل ہوئے اور ایک 'مصحف' میں محفوظ کئے گئے وہ 'قرآن' کہلاتے ہیں

2۔ شریعت کی اصطلاح میں 'قرآن کریم' سے مراد اللہ تعالیٰ کی وہ عظیم کتاب ہے جو جبریل امینؑ کے ذریعہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے قلبِ مبارک پر تیئس (23) برس کے عرصہ میں بتدریج (رفتہ رفتہ) نازل ہوئی اور مصحف (کتابی صورت) میں لکھی گئی۔

قرآن مجید کامل ضابطہ ہدایت:

قرآن حکیم تمام دنیائے انسانیت کی رہبری و رہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ کا آخری ضابطہ ہے جو کامل ہدایت ہے۔ اس کلام مقدس میں عقائد، عبادات، معاملات، معاشرت (طرز زندگی)، اخلاقیات (پسندیدہ عادات یا کردار کی خوبیاں) اور سیاست (انتظام حکومت و سلطنت) کے حوالے سے نہایت اہم اصول و احکام دیئے گئے ہیں۔ قرآن مجید سابقہ آسمانی کتابوں کا خلاصہ (جوہر، نچوڑ) خاتمہ (اور اختتام) ہے۔ یہ کلام مقدس یعنی قرآنِ مجید قیامت تک آنے والے انسانوں کی ہدایت و رہبری کے لئے اللہ تعالیٰ کا آخری دستورِ ہدایت اور ضابطہ حیات ہے۔

فضائل قرآن:

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور بے مثال خوبیوں کا مجموعہ ہے جن کا شمار ناممکن ہے۔ ذیل میں اس کتابِ مقدس کی چند خوبیاں اور فضائل بیان کئے جارہے ہیں

(1) قرآن محفوظ کتاب ہدایت:

قرآنِ کریم انسان کی ہدایت اور راہنمائی کی ایک ایسی کتابِ ہدایت ہے جو ہر اعتبار سے محفوظ ہے اور قیامت تک جس کے ہر ہر حرف کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے خود لی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝

" اور یقیناً ہم نے ہی قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اِس کے محافظ ہیں" (سورۃ الحجر، آیت 9)

(2) قرآن زندہ زبان کی حامل کتاب:

قرآنِ کریم ایک ایسی کتابِ ہدایت ہے جو زندہ زبان کی حامل ہے یعنی قرآن کریم کی زبان عربی ہے جو ایک زندہ اور شستہ زبان ہے جس کو

JOIN FOR MORE!!!

CamScanner

آسانی سے سمجھا جاسکتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے؛

إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ قُرْءَٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝

"بے شک ہم نے اِس قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا ہے تاکہ تم سمجھ سکو" (سورۃ یوسف، آیت 2)

(3) قرآن عالمگیر کتابِ ہدایت:

قرآن کریم ہدایت و رہنمائی کی عالمگیر کتاب ہے جو ساری کائنات کے انسانوں کی ہدایت کے لیے نازل کی گئی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے؛

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَٰلَمِينَ ۝

"یہ قرآن تو تمام جہان والوں کے لیے نصیحت ہے" (سورۃ التکویر، آیت 27)

(4) جامع کتابِ ہدایت:

قرآن کریم ہدایت کی ایسی جامع کتاب ہے جس میں انسانی زندگی کے ہر پہلو کے بارے میں مکمل اور جامع ہدایت موجود ہے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ ٱلْكِتَٰبَ تِبْيَٰنًا لِّكُلِّ شَىْءٍ

"اور ہم نے آپ پر یہ کتاب اُتاری ہے تاکہ وہ ہر بات کھول کھول کر بیان کر دے" (سورۃ النحل، آیت 89)

(5) قرآن معقول کتابِ ہدایت:

قرآنِ حکیم اللہ تعالیٰ کی سچی کتاب ہے اور یہ کتاب ہر طرح کی باطل، لغو اور بے کار باتوں سے پاک ہے اِس میں کوئی بات ایسی نہیں جو خلافِ عقل و تہذیب ہو ارشادِ باری ہے:

وَإِنَّهُۥ لَكِتَٰبٌ عَزِيزٌ ۝ لَّا يَأْتِيهِ ٱلْبَٰطِلُ مِنۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِۦ

"یہ قرآن بڑی عزت والی کتاب ہے جس تک باطل کی کوئی رسائی نہیں، نہ اُس کے آگے سے نہ اُس کے پیچھے سے"

(سورۃ حٰمٓ سجدہ، آیت 41-42)

(6) قرآن معجزانہ کتابِ ہدایت:

قرآنِ کریم ایک معجزانہ کتابِ ہدایت ہے جس کے سامنے عرب و عجم کے تمام فصیح و بلیغ عاجز و بے بس ہو گئے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے؛

فَلْيَأْتُوا۟ بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِۦٓ إِن كَانُوا۟ صَٰدِقِينَ ۝

"اگر یہ واقعی سچے ہیں تو اِس جیسا کوئی کلام گھڑ کر لے آئیں" (سورۃ الطور، آیت 34)

قرآن مجید کے منتخب اسماء مبارکہ معانی اور تشریحات کے ساتھ:

قرآن مجید کا ذاتی نام 'القرآن' ہے۔ قرآنِ کریم اللہ تعالیٰ کی آخری اور ابدی کتابِ ہدایت ہے۔ جو علم و حکمت، عرفان و بصیرت کا بیش بہا خزانہ ہے۔ اس کتاب برحق کی صفات اور خوبیوں کا ذکر اللہ تعالیٰ نے خود اپنے کلام مقدس میں فرمایا ہے جن میں سے دس منتخب ناموں کے معنی اور مفہوم حسبِ ذیل ہیں:

الکتاب۔ القرآن۔ الفرقان۔ الذکر۔ التنزیل۔ النور۔ الشفاء۔ التذکرہ۔ العلم۔ البیان

1- الکتاب (خاص کتاب):

قرآن کریم کوئی عام کتاب نہیں بلکہ 'الکتاب' یعنی وہ خاص کتاب جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہے اور ہر طرح کے شک و شبہ سے پاک ہے۔ سراسر ہدایت ہے۔ اور دنیا کی تمام کتابوں میں کتاب کہلانے کی مستحق واحد کتاب۔۔ قرآنِ مجید۔۔ ہے۔

JOIN FOR MORE!!!

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ

"یہ کتاب (قرآنِ مجید) اس میں کوئی شک نہیں کہ (اللہ کا کلام ہے) سورۃ البقرۃ آیت نمبر (2)

قرآنِ مجید اہم شرعی احکام و قوانین، عقائد و اعمال پر مشتمل کتاب ہے جس میں پچھلی قوموں کے احوال، اور سبق آموز واقعات کے ساتھ اخلاق و روحانیت کا بہترین درس بھی موجود ہے۔

2۔القرآن:(بار بار پڑھی جانے والی)

قرآنِ کریم کے ناموں میں سب سے زیادہ مشہور نام 'القرآن' ہے جو لفظ 'قرء' سے ماخوذ ہے جس کے معنی 'پڑھنے' اور 'تلاوت' کرنے ہیں۔ اس طرح قرآن کے معنی ہیں 'بار بار تسلسل سے پڑھی جانے والی کتاب' یعنی وہ معزز کتاب جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت خاتم النّبیین محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے؛

اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ۙ

"بے شک یہ قرآن بہت بڑی عزّت والا (کلام) ہے سورۃ الواقعہ آیت نمبر (77)

3۔الفرقان (فرق کرنے والی):

قرآنِ کریم حق و باطل، خیر و شر، توحید و شرک، ظلم و عدل، مسلمان و کافر اور مومن و منافق کے درمیان فرق بیان کرنے والی واحد کتاب ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ

"بہت بابرکت ہے اللہ تعالیٰ کی ذات جس نے اپنے بندے پر 'فرقان' نازل فرمایا" (سورۃ الفرقان آیت 1)

4۔الذکر (نصیحت، یاد دہانی):

قرآنِ کریم تمام جہان والوں کے لئے عبرت و نصیحت، یاد دہانی اور خیر خواہی کی آخری اور سچی کتاب ہے۔ علاوہ ازیں قرآنِ مجید انسان کے لئے اخروی کامیابی کی بشارت بھی ہے۔ اور برے انجام سے ڈرانے والی کتاب بھی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ

" اور یقیناً یہ (قرآن) آپ کے لئے اور آپ کی قوم کے لئے نصیحت (یاد دہانی) ہے "(سورۃ الزخرف، آیت 44)

5۔التنزیل (مرحلہ وار نازل کردہ):

قرآنِ مجید وہ کتاب ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے رفتہ رفتہ، درجہ بدرجہ اور مرحلہ وار نازل کیا ہے یعنی اس کتاب برحق کو اللہ تعالیٰ نے بیک وقت نازل نہیں فرمایا بلکہ جبریل علیہ السلام کے ذریعہ تھوڑا تھوڑا کر کے مرحلہ وار نازل فرمایا ہے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ۝

" اور ہم نے اس (قرآن کو) بتدریج (درجہ بدرجہ) نازل فرمایا ہے" (سورہ بنی اسرآئیل، آیت نمبر 106)

6۔النور (روشنی، نور):

قرآنِ کریم نورِ ہدایت ہے یعنی ہدایت و رہنمائی کی وہ اصل روشنی جو بھٹکی ہوئی انسانیت کے لئے آخری مشعلِ راہ ہے۔ اور گمراہی میں مبتلا لوگوں کو راہ نجات بتانے والی سچی کتاب ہے۔ یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق و سچائی کا آخری اور ابدی پیغام ہدایت ہے۔

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE
CamScanner

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۙ

"یقیناً تمھارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور (روشنی) اور واضح کتاب آچکی ہے" (سورۃ المائدۃ، آیت 15)

7- الشفاء (صحت، تندرستی):

قرآنِ مجید ہر قسم کی جسمانی اور روحانی بیماریوں، مثلاً کفر، نفاق، جہالت، حسد کے لئے شفاء ہے۔ نیز یہ کتاب برحق ہر طرح کے نفسیاتی امراض و مسائل کے لئے نوید صحت ہے، پریشان اور پراگندہ حال لوگوں کے لیے مکمل شفاء اور پیامِ صحت و تندرستی بھی ہے۔ ارشادِ ربِ جلیل ہے:

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ

"اور یہ قرآن جو ہم نازل کر رہے ہیں مومنوں کے لیے تو سراسر شفاء اور رحمت ہے" (سورۃ ابنی اسرآئیل، آیت 82)

8- التذکرہ (یاد دہانی کرانے والی):

قرآن حکیم میں سابقہ امتوں کے احوال اور اُن کے انجام کا ذکر کیا گیا ہے جو آنے والے انسانوں کے لیے عبرت اور نصیحت کا سامان ہے قرآن کریم میں جنّت کی نعمتوں کا بیان بھی ہے اور جہنّم کے عذاب کا تذکرہ بھی موجود ہے۔ لہٰذا یہ قرآن نصیحت یاد دلانے والی کتاب ہے۔ ارشادِ ربِ اکبر ہے:

كَلَّآ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ۚ

"سچی بات تو یہ ہے کہ یہ (قرآن) ایک نصیحت (اور یاد دہانی) ہے" (سورۃ المدثر، آیت 54)

9- العلم (علم و معرفت کا خزانہ):

قرآن علم و عرفان کا سرچشمہ ہے اور تمام علوم و معارف کا منبع ہے اِس ہی لیے قرآن کا نام 'العلم' ہے یعنی ایسا کلام جو علم و حکمت کا بیش بہا خزانہ ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قَدْ جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ

"یقیناً میرے پاس (اللہ کی طرف سے) علم (عرفان) آگیا ہے" (سورۃ مریم، آیت 43)

10- البیان (وضاحت کرنے والی):

قرآنِ مجید ایمان، یقین، عبادت، حقوق، فرائض، اخلاق، نیز دنیا و آخرت کے ہر معاملہ کو کھول کھول کر وضاحت کے ساتھ بیان کرنے والی سچی کتاب ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ

"لوگو! کے لیے تو یہ (قرآن) بیان (کھول کے وضاحت کرنے والا) ہے" (سورۃ آل عمران، آیت 138)

قرآنِ مجید کی تعلیمات اور اُن کی اقسام:

قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کی تعلیمات، احکام و قوانین کا وہ ضابطہ ہے جو خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر قیامت تک کے لیے نازل ہوا۔ اس کتابِ برحق کی تعلیمات، احکام، اور قوانین دنیا و آخرت میں کامیابی کی واحد ضمانت ہیں۔ قرآنِ کریم نے انسان کے فکر و نظر،

JOIN FOR MORE!!!

CamScanner

عقیدہ و عمل کو نہ صرف بدل دیا بلکہ اس کو اخلاق و کردار کی بلندیوں پر پہنچا دیا۔ قرآن مجید کی تعلیمات کو درج ذیل پانچ عنوانات میں تقسیم کیا گیا ہے؛

1۔ احکام:

قرآن مجید کی تعلیمات کی پہلی قسم۔۔ احکام

قرآن مجید کے مذکورہ موضوعات میں سے 'احکام' والا عنوان بنیادی اور سب سے اہم موضوع ہے کیونکہ یہ براہ راست انسانی طرزِ زندگی (رہن سہن) سے تعلق رکھتا ہے۔ حلال و حرام، جائز و ناجائز، فرض اور واجب سے متعلق احکامات وہ موضوعات ہیں جو انسان کے عقائد، اعمال، عبادات، معاملات، اخلاق رہن سہن کو اسلام کے پیرائے میں ڈھالنے میں مدد گار ثابت ہوتے ہیں

2۔ اسلام مخالف گروہوں کے اعتراضات اور اُن کے جوابات:

قرآن مجید کی تعلیمات کی دوسری قسم۔۔ مخالفین کے اعتراضات

قرآن مجید میں جن اسلام مخالف گروہوں کا تذکرہ موجود ہے وہ حسبِ ذیل ہیں

☆یہود: یہودی کی جمع ہے حضرت یعقوب کی اولاد حضرت موسیٰؑ کی امت ہیں۔ قرآنِ مجید میں قوم یہود کی نافرمانی اور عہد شکنی کا ذکر کر کے انھیں مغضوب (زیرِ غضب اور زیرِ عتاب) قرار دیا ہے۔

☆نصاریٰ: نصران کی جمع ہے یعنی حضرت عیسیٰؑ کے پیروکار، عیسائی یعنی کرسچن) قرآن مجید میں عیسائیوں کے غلط نظریات رد کر کے ان پر پیغام ہدایت کو واضح کیا گیا۔

☆صابی: ستارہ پرست، فلک پرست اور بے دین قوم، حضرت ابراہیمؑ کو اسی قوم کی طرف بھیجا گیا تھا قرآن مجید میں ان کے باطل نظریات کا رد کیا گیا ہے اور توحید پرستی کی دعوت دی گئی ہے۔

☆مشرکین: مشرکین مشرک کی جمع ہے یعنی وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات یا صفات کے تقاضوں میں کسی کو اس کا حصہ دار ٹھہراتے ہیں، قرآن کریم میں شرک کو سب سے بڑا ظلم قرار دیا ہے۔

3۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا بیان:

قرآن مجید کی تعلیمات کی تیسری قسم۔۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا بیان

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ بے حساب نعمتوں اور بے شمار سہولتوں کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ نے اپنے احسانات کو یاد دلایا ہے تاکہ انسان شکر کرنے پر آمادہ ہو اور اللہ تعالیٰ کی ناشکری سے بچے۔

4۔ پچھلی قوموں کے رویوں اور اُن کے انجام کا بیان۔

قرآن مجید کی تعلیمات کی چوتھی قسم۔۔ پچھلی قوموں کے رویّوں اور انجام کا بیان۔

پچھلی قوموں (جیسے قوم عاد، قوم ثمود، قوم نوحؑ، قوم ابراہیمؑ، اولادِ یعقوبؑ، قوم موسیٰؑ، قوم عیسیٰؑ) کے رویّوں اور انجام کا بیان۔ گزشتہ قوموں کے رویّوں اور انجام کا ذکر کر کے مسلمانوں کو تاکید کی گئی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی پیروی کریں اور ان کی نافرمانی سے بچیں۔

5۔ موت اور اُس کے بعد کے حالات کا بیان:

قرآن مجید کی تعلیمات کی پانچویں قسم۔۔ موت اور اس کے بعد کے حالات

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

مثلاً قبر، برزخ، صور، قیامت اور علاماتِ قیامت، میدانِ محشر، حساب و کتاب، جنّت و دوزخ کا بیان۔

قرآن مجید کی تعلیمات اور اُن کے اثرات:

قرآن کریم ایک زبردست اور انقلاب انگیز کتاب ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے؛

وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ۝ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ

"اور وہ (قرآن) بڑی عزّت والی کتاب ہے جس تک باطل کی کوئی رسائی نہیں ہے" (سورۃ حم سجدہ 41-42)

قرآن کریم کی انقلابی تعلیمات کا غلبہ اس کے نزول فوراً بعد ہی شروع ہو گیا تھا اور تھوڑے ہی عرصے میں عرب کا معاشرہ قرآنی تعلیمات کی بدولت جہالت، ظلم، بدامنی، بداعتقادی اور بے مروتی کی دلدل سے نکل کر معاشرتی انصاف، امن و سکون، سچائی، ایمانداری اور انسانیت کی منزل تک پہنچ گیا، بتوں کے آگے جھکنے والے لوگ "اللہ" کے ماننے والے بن گئے انسانیت کے دشمن آپس میں دوست اور خیر خواہ بن گئے معاشرے کو ستانے والے لوگ ضرورت مندوں سے مہربانیاں کرنے لگے۔ یہ ہی نہیں بلکہ گمراہی کے اندھیروں میں بھٹکے ہوئے لوگ قرآنِ مجید کی تعلیمات سے استفادہ کر کے دوسروں کے راہبر بن گئے۔

جو خود تھے خود راہ پر اوروں کے راہبر بن گئے

انسانی زندگی پر قرآنِ مجید کی تعلیمات کے گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں جن میں سے چند اثرات حسبِ ذیل ہیں

قرآنی تعلیم کا پہلا اثر:

1۔ عقائد پر مضبوط ایمان:

قرآنِ مجید انسان کی قلبی و ذہنی اصلاح و تربیت کے لیے عقائد پر مضبوط ایمان لانے کو ضروری قرار دیتا ہے توحید، رسالت اور آخرت پر ایمان اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑی نیکی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے؛

وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ

"بلکہ (اصل) نیکی یہ ہے کہ لوگ اللہ پر، آخرت کے دن پر، فرشتوں پر اور اللہ کی کتابوں پر اور اُس کے نبیوں پر ایمان لائیں"

(سورۃ البقرۃ آیت 177)

قرآنی تعلیم کا دوسرا اثر:

2۔ اللہ کی عبادت و بندگی:

قرآنِ کریم انسان کی شخصی زندگی کو 'عقائد' کے سانچے میں ڈھالنے کے لیے عبادت کا ایک نظام مقرر کرتا ہے جو نماز، زکوٰۃ، صوم اور حج پر مشتمل ہے عبادات کی بجا آوری سے انسان میں وقت کی اہمیت اور بندگی کا شعور پیدا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی و انکساری اختیار کرنے سے غرور و تکبّر کا خاتمہ ہوتا ہے۔ انسانی مساوات اور برابری کا عملی مظاہرہ ہوتا ہے۔ ایک دوسرے سے ہمدردی کا احساس اُبھرتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے؛

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ

"اے لوگوں اپنے اُس پروردگار کی عبادت کرو جس نے تمھیں پیدا کیا ہے" (سورۃ البقرۃ آیت 21)

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE
CamScanner

قرآنی تعلیم کا تیسرا اثر:

3۔ حلال و حرام کی تمیز:

قرآنِ کریم انسان کو کسبِ معاش، حصولِ رزق، اور باہمی لین دین کے حوالے سے حلال و حرام، جائز و ناجائز کا ایک مکمل ضابطہ عطا کرتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے؛

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ

"اے ایمان والو! جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمھیں رزق کے طور پر عطا کی ہیں اُن میں سے جو چاہو کھاؤ" (سورۃ البقرۃ آیت 172)

حلال و حرام کے قرآنی ضابطے پر عمل پیرا ہونے سے معاشرہ ہر قسم کی خرابی، بد نظمی اور بد تہذیبی سے محفوظ رہتا ہے۔

قرآنی تعلیم کا چوتھا اثر:

4۔ سماجی و معاشرتی تعلقات کی مضبوطی:

قرآنِ کریم انسانوں کے درمیان سماجی و معاشرتی تعلقات کی بہتری کا حکم دیتا ہے۔ والدین، رشتے دار، پڑوسی، اہلِ خانہ اور دوستوں کے ساتھ اچھے رویئے انسان کے لئے ذہنی سکون کا باعث ہوتے ہیں اور مستقبل کے حوالے سے درست فیصلہ کرنے کا حوصلہ دیتے ہیں۔ چنانچہ باہمی تعلقات کی بہتری کا حکم دیتے ہوئے باری تعالیٰ کا ارشاد ہے؛

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ

"پس تم اللہ سے ڈرو اور آپس کے معاملات (تعلقات) درست رکھو" (سورۃ الانفال آیت نمبر 1)

JOIN FOR MORE!!!

قرآنی تعلیم کا پانچواں اثر:

5۔ تقویٰ و پرہیز گاری:

قرآنِ کریم انسانوں کو تقویٰ اور پرہیز گاری کا حکم دیتا ہے ارشادِ باری ہے؛

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ﴿١١٩﴾

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ رہا کرو" (سورۃ التوبہ آیت 119)

تقویٰ کی وجہ سے انسان میں خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے احترامِ انسانیت کی توفیق ملتی ہے۔ تقویٰ انسان کو باکردار بنانے کا اہم ذریعہ ہے۔ نیکی اور اچھائی کے پھیلنے سے انسانی معاشرہ بہتری کی طرف بڑھتا ہے۔

قرآن مجید کے معجزات اور جدید سائنس:

قرآنی حقائق جدید سائنس کی روشنی میں:

قرآنِ کریم اپنے معجزانہ اسلوب، جامع انداز بیان اور پیغامِ حق کو عام کرنے کے حوالے سے انسانوں کے لیے اللہ تعالیٰ کا عظیم معجزہ ہے۔ جدید دور کی تحقیق اور ٹیکنالوجی کی مدد سے معلوم ہونے والے سائنسی حقائق چودہ سو سال پہلے نازل ہونے والے قرآن کی بہت سی آیات میں نہایت جامع اور واضح انداز میں ملتے ہیں جبکہ دیگر مذاہب کی مذہبی کتابوں میں سائنس سے متصادم بیانات ملتے ہیں۔

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

(1) مرج البحرین والا معجزہ:

سمندری علم اور پانی پر تحقیق کرنے والے ماہرین نے معلوم کیا ہے کہ نمکین اور میٹھے پانی کا ایک دوسرے سے ملنے کے باوجود ایک دوسرے میں ضم نہ ہونے کا سبب پانی کا سطحی تناؤ ہے (Surface tension)، جس کی وجہ سے دریا اور سمندر کا پانی ایک دوسرے سے نہیں ملتے دونوں قسموں کے پانی اپنی اپنی کثافت کی وجہ سے جدا جدا بہتے ہیں۔ قرآنِ مجید اس بات کو یوں بیان کرتا ہے:

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ۝ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ۝

ترجمہ: دو دریاؤں (کھارے اور میٹھے) کو رواں کیا جو آپس میں مل کر بہتے ہیں۔ ان دونوں کے بیچ میں ایک پردہ ہے وہ اپنی حد سے تجاوز نہیں کرتے۔

(سورۃ الرحمٰن آیت: 19-20)

(2) کائنات پھیل رہی ہے:

بیسویں صدی کے شروع تک سائنس دانوں کا یہ تصور تھا کہ کائنات ایک خاص بناوٹ رکھتی ہے اور ازل سے موجود ہے لیکن 1929ء میں مشاہدے سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ (Milky way) ستارے اور کہکشائیں مسلسل ایک دوسرے سے دور ہو رہی ہیں یہ بات کائنات کے مسلسل پھیلنے کی حقیقت کو ثابت کر رہی ہے اور یہ بات قرآن مجید نے کئی سو سال پہلے بیان کر دی تھی:

وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ۝

ترجمہ: اور آسمان کو ہم نے (اپنی) قوت سے بنایا اور بے شک ہم ہی (اس کو) وسعت دے رہے ہیں (سورۃ الذاریات آیت 47)

(3) انگلیوں کے پوروں کے نشانات (فنگر پرنٹ):

دنیا میں ہر انسان یہاں تک کہ جڑواں بچوں کی انگلیوں کے نشانات الگ الگ ہوتے ہیں یعنی لوگوں کی پہچان اُن کی انگلیوں پر بنے کوڈ محفوظ ہے جب کہ قرآن مجید صدیوں پہلے اس کی وضاحت کر چکا ہے جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے:

اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ۝ بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ۝

ترجمہ: کیا انسان خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی بکھری ہڈیاں جمع نہیں کر سکتے؟ ضرور کریں گے (اور) ہم اس بات پر (بھی) قادر ہیں کہ اس کی (انگلیوں کے) پوروں کو درست کر دیں (سورۃ القیامۃ آیت 3-4)

3- قرآنِ مجید کے معجزات کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

(4) پہاڑوں کی بناوٹ اور ساخت:

جدید سائنسی آلات نے اِس حقیقت کو ثابت کر دیا ہے کہ پہاڑوں کی بناوٹ دراصل میخوں (کیلوں) کی صورت میں ہے جو سطحِ زمین سے بہت نیچے گہرائی تک جاتی ہیں اِس حقیقت کا انکشاف کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں اِن ارشاد فرماتے ہیں:

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۝ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۝

کیا یہ سچ نہیں کہ ہم نے زمین کو فرش بنایا۔6۔ اور پہاڑوں کو میخوں کی طرح گاڑھ دیا۔ (سورۃ النبآء آیت 6-7)

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE ▣ SESSION 2023-2024 ▣ PRACTICAL CENTRE ▣ SESSION 2023-2024 ▣ PRACTICAL CENTRE ▣ SESSION 2023-2024 ▣ PRACTICAL CENTRE ▣

CamScanner

(5) بادلوں کی ساخت اور بارش کا نظام:

جدید سائنس کی روشنی میں ماہرین نے جب بادلوں کی ساخت اور بارش کے نظام کا مطالعہ کیا تو اس نتیجہ پر پہنچے کہ بارش برسانے والے بادل نہایت مخصوص طریقے سے ترتیب پاتے ہیں۔ بارش برسانے والے بادل بننے کا عمل کچھ یوں ہے (1) ہوا کا بادلوں کو دھکیلنا (2) چھوٹے چھوٹے بادلوں کا ملاپ (3) بادلوں کا انبار (4) بارش کا برسنا

اَوَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ

"کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اللہ بادلوں کو ہنکاتا ہے پھر اُن کو ایک دوسرے سے جوڑ دیتا ہے پھر انہیں تہہ بہ تہہ گھٹا میں تبدیل کر دیتا ہے پھر تم دیکھتے ہو کہ بارش اس کے درمیان سے برس رہی ہے" (سورۃ النور، آیت 43)

(6) انسانی جلد سے متعلق انکشاف:

انسانی جلد نہ صرف اس کے جسم کو ڈھانپنے کے کام آتی ہے بلکہ اپنے مخصوص حسی نظام کے باعث حادثات سے بھی بچاتی ہے جلد کے نیچے موجود اعصابی نظام تکلیف کا احساس دلاتا ہے۔ قرآن مجید میں چودہ سو سال پہلے اس بات کو بتا دیا کہ کافروں کو جہنم میں جو عذاب دیا جائے گا اس سے اُن کی جلد تلف ہو جائے گی پھر اللہ تعالیٰ اُن کو نئی جلد عطا فرمائیں گے تو آگ کے عذاب کو حواس کے ذریعہ محسوس کریں گے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ؕ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ

بیشک جن لوگوں نے ہماری آیتوں سے انکار کیا ہے ہم انہیں آگ میں داخل کریں گے۔ جب بھی ان کی کھالیں جل جل کر پک جائیں گی۔ تو ہم انہیں ان کے بدلے دوسری کھالیں دے دیں گے تاکہ وہ عذاب کا مزہ چکھیں (سورۃ النسآء، آیت 56)

JOIN FOR MORE!!!

سوالات و جوابات

(الف) درج سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے۔

1۔ قرآنِ مجید کی تعلیمات اور اُس کے اثرات لکھیے۔

جواب: انسانی زندگی پر قرآنِ مجید کی تعلیمات کے گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں جن میں سے چند اثرات حسبِ ذیل ہیں:

قرآنی تعلیم کا پہلا اثر:

1۔ عقائد پر مضبوط ایمان:

قرآنِ مجید انسان کی قلبی و ذہنی اصلاح و تربیت کے لیے عقائد پر مضبوط ایمان لانے کو ضروری قرار دیتا ہے۔ توحید، رسالت اور آخرت پر ایمان اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑی نیکی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"بلکہ (اصل) نیکی یہ ہے کہ لوگ اللہ پر، آخرت کے دن پر، فرشتوں پر اور اللہ کی کتابوں پر اور اُس کے نبیوں پر ایمان لائیں"

(سورۃ البقرۃ آیت 177)

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE
CamScanner

قرآنی تعلیم کا دوسرا اثر:

2۔ اللہ کی عبادت و بندگی:

قرآنِ کریم انسان کی شخصی زندگی کو 'عقائد' کے سانچے میں ڈھالنے کے لیے عبادات کا ایک نظام مقرر کرتا ہے جو نماز، زکوٰۃ، صوم اور حج پر مشتمل ہے۔ عبادات کی بجاآوری سے انسان میں وقت کی اہمیت اور بندگی کا شعور پیدا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی و انکساری اختیار کرنے سے غرور و تکبر کا خاتمہ ہوتا ہے، انسانی مساوات اور برابری کا عملی مظاہرہ ہوتا ہے۔ ایک دوسرے سے ہمدردی کا احساس اُبھرتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے؛

"اے لوگوں اپنے اُس پروردگار کی عبادت کرو جس نے تمھیں پیدا کیا ہے" (سورۃ البقرۃ آیت 21)

قرآنی تعلیم کا تیسرا اثر:

3۔ حلال و حرام کی تمیز:

قرآنِ کریم انسان کو کسبِ معاش، حصولِ رزق، اور باہمی لین دین کے حوالے سے حلال و حرام، جائز و ناجائز کا ایک مکمل ضابطہ عطا کرتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے؛

"اے ایمان والو! جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمھیں رزق کے طور پر عطا کی ہیں اُن میں سے جو چاہو کھاؤ" (سورۃ البقرۃ آیت 172)

حلال و حرام کے قرآنی ضابطے پر عمل پیرا ہونے سے معاشرہ ہر قسم کی خرابی، بد نظمی اور بد تہذیبی سے محفوظ رہتا ہے۔

قرآنی تعلیم کا چوتھا اثر:

4۔ سماجی و معاشرتی تعلقات کی مضبوطی:

قرآنِ کریم انسانوں کے درمیان سماجی و معاشرتی تعلقات کی بہتری کا حکم دیتا ہے۔ والدین، رشتے دار، پڑوسی، اہلِ خانہ اور دوستوں کے ساتھ اچھا رویہ انسان کے لئے ذہنی سکون اور مستقبل کے حوالے سے درست فیصلے کرنے کا حوصلہ دیتا ہے چنانچہ باہمی تعلقات کی بہتری کا حکم دیتے ہوئے باری تعالیٰ کا ارشاد ہے؛

"پس تم اللہ سے ڈرو اور آپس کے معاملات (تعلقات) درست رکھو" (سورۃ الانفال آیت نمبر 1)

قرآنی تعلیم کا پانچواں اثر:

5۔ تقویٰ و پرہیز گاری:

قرآنِ کریم انسانوں کو تقویٰ اور پرہیز گاری کا حکم دیتا ہے ارشادِ باری ہے؛

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ رہا کرو" (سورۃ التوبہ آیت 119)

تقویٰ کی وجہ سے انسان میں خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے احترامِ انسانیت کی توفیق ملتی ہے۔ تقویٰ انسان کو باکردار بنانے کا اہم ذریعہ ہے۔ نیکی اور اچھائی کے پھیلنے سے انسانی معاشرہ بہتری کی طرف بڑھتا ہے۔

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024

2۔ قرآنِ مجید کے معجزات کی جدید سائنس کی روشنی میں وضاحت کریں۔

جواب: معجزات قرآن سائنس کی روشنی میں:

قرآنِ کریم اپنے معجزانہ اسلوب، جامع انداز بیان اور پیغام حق کو عام کرنے کے حوالے سے انسانوں کے لیے اللہ تعالیٰ کا عظیم معجزہ ہے۔ جدید دور کی تحقیق اور ٹیکنالوجی کی مدد سے معلوم ہونے والے سائنسی حقائق چودہ سو سال پہلے نازل ہونے والے قرآن کی بہت سی آیات میں نہایت جامع اور واضح انداز میں ملتے ہیں جبکہ دیگر مذاہب کی مذہبی کتابوں میں سائنس سے متصادم بیانات ملتے ہیں۔

مرج البحرین والا معجزہ:

سمندری علم اور پانی پر تحقیق کرنے والے ماہرین نے معلوم کیا ہے کہ نمکین اور میٹھے پانی کا ایک دوسرے سے ملنے کے باوجود ایک دوسرے میں ضم نہ ہونے کا سبب پانی کا سطحی تناؤ ہے، جس کی وجہ سے دریا اور سمندر کا پانی ایک دوسرے سے نہیں ملتے دونوں قسموں کے پانی اپنی اپنی کثافت (Surface tension) کی وجہ سے جدا جدا بہتے ہیں قرآنِ مجید اس بات کو یوں بیان کرتا ہے؛

ترجمہ: دو دریاؤں (کھارے اور میٹھے) کو رواں کیا جو آپس میں مل کر بہتے ہیں ان دونوں کے بیچ میں ایک پردہ ہے۔ وہ اپنی حد سے تجاوز نہیں کرتے (سورۃ الرحمٰن آیت: 19-20)

کائنات پھیل رہی ہے:

بیسویں صدی کے شروع تک سائنس دانوں کا یہ تصور تھا کہ کائنات ایک خاص بناوٹ رکھتی ہے اور ازل سے موجود ہے لیکن 1929ء میں مشاہدے سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ ستارے اور کہکشائیں مسلسل ایک دوسرے سے دور ہو رہی ہیں۔ یہ بات کائنات کے مسلسل پھیلنے کی حقیقت کو ثابت کر رہی ہے اور (Milky way) کی بات قرآن مجید نے کئی سو سال پہلے بیان کر دی تھی؛

ترجمہ: اور آسمان کو ہم نے (اپنی) قوت سے بنایا اور بے شک ہم ہی (اس کو) وسعت دے رہے ہیں (سورۃ الذاریات آیت: 47)

انگلیوں کے پوروں کے نشانات (فنگر پرنٹ):

دنیا میں ہر انسان یہاں تک کہ جڑواں بچوں کی انگلیوں کے نشانات الگ الگ ہوتے ہیں یعنی لوگوں کی پہچان اُن کی انگلیوں پر بنے کوڈ میں محفوظ ہے جب کہ قرآن مجید صدیوں پہلے اس کی وضاحت کر چکا ہے جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے؛

ترجمہ: کیا انسان خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی بکھری ہڈیاں جمع نہیں کر سکتے؟ ضرور کریں گے (اور) ہم اس بات پر (بھی) قادر ہیں کہ اس کی (انگلیوں کے) پوروں کو درست کر دیں (سورۃ القیامۃ آیت 3-4)

3۔ قرآنِ مجید کے معجزات کے متعلق آپ مزید کیا جانتے ہیں؟

جواب:

(1) پہاڑوں کی بناوٹ اور ساخت:

جدید سائنسی آلات نے اِس حقیقت کو ثابت کر دیا ہے کہ پہاڑوں کی بناوٹ دراصل میخوں (کیلوں) کی صورت میں ہے جو سطحِ زمین سے بہت نیچے گہرائی تک جاتی ہیں اِس حقیقت کا انکشاف کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں اِن ارشاد فرماتے ہیں:

کیا یہ سچ نہیں کہ ہم نے زمین کو فرش بنایا۔6۔ اور پہاڑوں کو میخوں کی طرح گاڑھ دیا۔ (سورۃ النبآ، آیت 6۔7)

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

(2) بادلوں کی ساخت اور بارش کا نظام:

جدید سائنس کی روشنی میں ماہرین نے جب بادلوں کی ساخت اور بارش کے نظام کا مطالعہ کیا تو اس نتیجہ پر پہنچے کہ بارش برسانے والے بادل نہایت مخصوص طریقے سے ترتیب پاتے ہیں۔ بارش برسانے والے بادل بننے کا عمل کچھ یوں ہے (1) ہوا کا بادلوں کو دھکیلنا (2) چھوٹے چھوٹے بادلوں کا ملاپ (3) بادلوں کا انبار (4) بارش کا برسنا

"کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اللہ بادلوں کو ہنکاتا ہے پھر اُن کو ایک دوسرے سے جوڑ دیتا ہے پھر انہیں تہہ بہ تہہ گھٹا میں تبدیل کر دیتا ہے پھر تم دیکھتے ہو کہ بارش اس کے درمیان سے برس رہی ہے" (سورۃ النور، آیت 43)

(3) انسانی جلد سے متعلق انکشاف:

انسانی جلد نہ صرف اس کے جسم کو ڈھانپنے کے کام آتی ہے بلکہ اپنے مخصوص حسی نظام کے باعث حادثات سے بھی بچاتی ہے جلد کے نیچے موجود اعصابی نظام تکلیف کا احساس دلاتا ہے۔ قرآنِ مجید میں چودہ سو سال پہلے اس بات کو بتا دیا کہ کافروں کو جہنم میں جو عذاب دیا جائے گا اس سے اُن کی جلد تلف ہو جائے گی پھر اللہ تعالیٰ اُن کو نئی جلد عطا فرمائیں گے تو آگ کے عذاب کو حواس کے ذریعہ محسوس کریں گے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے؛

بیشک جن لوگوں نے ہماری آیتوں سے انکار کیا ہے ہم انہیں آگ میں داخل کریں گے۔ جب بھی ان کی کھالیں جل جل کر پک جائیں گی۔ تو ہم انہیں ان کے بدلے دوسری کھالیں دے دیں گے تاکہ وہ عذاب کا مزہ چکھیں (سورۃ النسآء، آیت 56)

(ب) درج سوالات کے مختصر جوابات لکھیے

1۔ قرآن مجید کے لغوی اور اصطلاحی معنی کیا ہیں؟

جواب: قرآن مجید کی تعریف اور اصطلاحی مفہوم:

قرآن کے لغوی معنی:

قرآن عربی زبان کا لفظ ہے اور 'قرء' سے ماخوذ ہے۔ جس کے لغوی معنی 'پڑھنا' اور لفظ 'قرآن' کے لغوی معنی ہیں۔۔ ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا۔ -یا۔۔ وہ کتاب جس کو بار بار پڑھا جائے، قرآن اصل میں اللہ تعالیٰ کی سچی کتاب کا نام ہے۔

قرآن کریم کی اصطلاحی تعریف:

1۔ شرعی اصطلاح میں کلام پاک کے عربی الفاظ جو اپنے حقیقی مفہوم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ پر نازل ہوئے اور ایک 'مصحف' میں محفوظ کئے گئے وہ 'قرآن' کہلاتے ہیں۔

2۔ شریعت کی اصطلاح میں 'قرآن کریم' سے مراد اللہ تعالیٰ کی وہ عظیم کتاب ہے جو جبریل امینؑ کے ذریعہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے قلب مبارک پر تیئس (23) کے عرصہ میں بتدریج (رفتہ رفتہ) نازل ہوئی اور مصحف (کتابی صورت) میں لکھی گئی۔

2۔ قرآنِ مجید کے پانچ صفاتی نام اور اُن کا مفہوم لکھیے؛

جواب: -الکتاب (خاص کتاب):

قرآنِ کریم کوئی عام کتاب نہیں بلکہ 'الکتاب' یعنی وہ خاص کتاب جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہے اور ہر طرح کے شک وشبہ سے پاک ہے۔ سراسر ہدایت ہے۔ اور دنیا کی تمام کتابوں میں کتاب کہلانے کی مستحق واحد کتاب۔۔ قرآنِ مجید۔۔ ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"یہ کتاب (قرآنِ مجید) اس میں کوئی شک نہیں کہ (اللہ کا کلام ہے) سورۃ البقرۃ آیت نمبر (2)

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

CamScanner

قرآنِ مجید اہم شرعی احکام و قوانین، عقائد و اعمال پر مشتمل کتاب ہے جس میں پچھلی قوموں کے احوال، اور سبق آموز واقعات کے ساتھ اخلاق و روحانیت کا بہترین درس بھی موجود ہے۔

2۔القرآن: (بار بار پڑھی جانے والی)

قرآن کریم کے ناموں میں سب سے زیادہ مشہور نام 'القرآن' ہے جو لفظ 'قرء' سے ماخوذ ہے جس کے معنی 'پڑھنے' اور 'تلاوت' کرنے ہیں۔ اس طرح قرآن کے معنی ہیں 'بار بار تسلسل سے پڑھی جانے والی کتاب' یعنی وہ معزز کتاب جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے؛

"بے شک یہ قرآن بہت بڑی عزت والا (کلام) ہے سورۃ الواقعہ آیت نمبر (77)

3۔الفرقان (فرق کرنے والی):

قرآن کریم حق و باطل، خیر و شر، توحید و شرک، ظلم و عدل، مسلمان و کافر اور مومن و منافق کے درمیان فرق بیان کرنے والی واحد کتاب ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"بہت بابرکت ہے اللہ تعالیٰ کی ذات جس نے اپنے بندے پر 'فرقان' نازل فرمایا" (سورۃ الفرقان آیت 1)

4۔الذکر (نصیحت، یاددہانی):

قرآن کریم تمام جہان والوں کے لئے عبرت و نصیحت، یاددہانی اور خیر خواہی کی آخری اور سچی کتاب ہے۔ علاوہ ازیں قرآنِ مجید انسان کے لئے اخروی کامیابی کی بشارت بھی ہے۔ اور برے انجام سے ڈرانے والی کتاب بھی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اور یقیناً یہ (قرآن) آپ کے لئے اور آپ قوم کے لئے نصیحت (یاددہانی) ہے" (سورۃ الزخرف، آیت 44)

5۔التنزیل (مرحلہ وار نازل کردہ):

قرآن مجید وہ کتاب ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے رفتہ رفتہ، درجہ بدرجہ اور مرحلہ وار نازل کیا ہے یعنی اس کتاب برحق کو اللہ تعالیٰ نے بیک وقت نازل نہیں فرمایا بلکہ جبریل علیہ السلام کے ذریعہ تھوڑا تھوڑا کرکے مرحلہ وار نازل فرمایا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اور ہم نے اس (قرآن کو) بتدریج (درجہ بدرجہ) نازل فرمایا ہے" (سورہ بنی اسرآئیل، آیت نمبر 106)

JOIN FOR MORE!!!

وحی الٰہی کا مفہوم اور اُس کی صورتیں

وحی کے معنی اور مفہوم:

☆ وحی کے لغوی معنی اور اصطلاحی تعریف:

وحی کے لغوی معنی:

وحی عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی ہیں:

خاموشی، یا، پوشیدہ طور پر دل میں کوئی بات ڈالنا، اشارہ کرنا

وحی کی اصطلاحی تعریف:

شریعت کی اصطلاح میں 'وحی' سے مراد اللہ تعالیٰ کا وہ مقدس پیغام ہے جو اس نے اپنے کسی نبی یا رسول پر انسانوں کی ہدایت کے لئے نازل فرمایا ہو۔

CamScanner

وحی کی اہمیت:

1۔ وحی پیغامِ الٰہی:

وحی اللہ تعالیٰ کا وہ مقدس پیغام ہے کو صرف انبیاؑ اور رُسل کو عطا کیا جاتا ہے، وحی ایک ایسا ذریعہ علم ہے جو بالکل قطعی اور یقینی ہے اِس میں کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے؛

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ

"یہ کتاب (وحی الٰہی) اِس میں کوئی شک وشبہ نہیں" (سورۃ البقرۃ، آیت 2)

2۔ وحی کی تبلیغ انبیاؑ ورُسل کا فریضہ:

وحی الٰہی کی تبلیغ واشاعت دراصل انبیاؑ ورُسل کی اہم ذمے داری ہے چناچہ تمام انبیاؑ ورُسل نے اللہ تعالیٰ کے پیغامِ وحی کی تبلیغ کا فریضہ باحُسن و خوبی ادا کیا اور اپنی امتوں کو اللہ کا پیغامِ حق پہچانے میں کوئی کسر نہ اُٹھا رکھی۔ ارشادِ ربِ جلیل ہے؛

فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝

"پس پیغمبروں کی ذمہ داری اس سوا کچھ نہیں کہ وہ صاف صاف طریقے پر پہنچادیں" (سورہ النحل آیت نمبر 35)

واضح ہو کہ تمام انبیاؑ ورُسل اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی وحی کے مطابق انسانوں کی راہ نمائی کرتے ہیں اور ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ کے حکم اور فیصلے کے منتظر رہتے ہیں۔ انبیاؑ ورُسل کا ہر عمل اور ہر قول وحی الٰہی کے مطابق ہوتا ہے

وحی کی تکمیل:

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر اللہ تعالیٰ نے 'وحی الٰہی' کی تکمیل کر دی۔ قرآنِ مجید، فرقانِ حمید کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری وحی نازل فرمادی جو قیامت آنے والے تمام انسانوں کی ہدایت کا آخری سرچشمہ ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝

"یہ (وحی) تو تمام دنیا جہاں والوں کے لئے ایک نصیحت ہے" (سورۃ التکویر آیت 27)

واضح ہو کہ حضور اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسولِ برحق ہیں۔ وحی الٰہی اور نبوت کا دروازہ اب ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا ہے، اب اگر کوئی شخص اپنے اوپر وحی کے اترنے کا یا نبوت کا دعویٰ کرے گا تو وہ شخص اپنے دعویٰ میں جھوٹا، مکار، دجّال اور فریبی ہو گا۔

وحی نبوت ورسالت کی اہم خصوصیت:

وحی الٰہی، نبوت ورسالت کی ایک نہایت اہم خصوصیت ہے۔ اسی لئے جناب رسول اللہ ﷺ کو حکم ہوا کہ وہ لوگوں کو نبوّت کی اس نہایت اہم خصوصیت سے آگاہ کریں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ ۚ

"(اے محمد ﷺ) کہہ دیجئے" میں تو تمھیں 'وحی' کے ذریعہ ڈراتا ہوں" (سورۃ الانبیاء آیت نمبر 45)

مزید ارشاد ہوتا ہے؛

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝

"اور یہ (رسول ﷺ) اپنی خواہش نفس سے کچھ نہیں بولتے، یہ قرآن تو ایک 'وحی' ہے جو ان کی طرف بھیجی جاتی ہے"

(سورۃ النّجم آیت نمبر 3-4)

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

وحی کی اقسام:

وحی الٰہی کی مندرجہ ذیل دو اقسام ہیں؛

قرآنِ کریم (وحی جلی)؛

قرآنِ کریم جسے وحی جلی یا وحی متلو بھی کہتے ہیں، وحی متلو کے معنی ہیں وہ وحی جس کی تلاوت کی جائے۔ وحی متلو یعنی قرآن کریم کو یاد کرنا (حفظ کرنا) اور نمازوں میں اس کی تلاوت کرنا لازم ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے؛

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ

"(اے پیغمبر ﷺ) جو کتاب آپ کے پاس بھیجی گئی ہے اُس کی تلاوت کیجئے" (سورۃ العنکبوت، آیت 45)

حدیث وسنّت (وحی خفی)

حدیث وسنّت جسے وحی خفی، یا وحی غیر متلو بھی کہتے ہیں، وحی غیر متلو کے معنی ہیں وہ وحی جس کی تلاوت نہ کی جائے۔ یقیناً حدیث وسنّت کی قرآنِ کریم کی طرح تلاوت نہیں کی جاتی مگر حدیث کو یاد کیا جاتا ہے

رسول اللہ ﷺ کی زبانی ہدایت آپ کا قول یا ارشاد مبارک حدیث کہلاتا ہے۔ رسولِ اکرم ﷺ کے اختیار کردہ عمل، طریقے یا راستے کو سنّت کہا جاتا ہے۔ حدیث وسنّت دونوں پر عمل ضروری ہے چنانچہ حدیث اور سنّت دونوں پر عمل کرنا ضروری ہے۔ ارشادِ ربّ العزت ہے؛

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۗ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

"اور جو دیں تم کو رسول ﷺ سے لو اور جس سے منع فرمائیں اُسے چھوڑ دو" (سورۃ الحشر، آیت 7)

☆نزولِ وحی کی صورتیں:

قرآنِ کریم کے مطابق وحی کی تین صورتیں ہیں جو سورۃ الشوریٰ کی آیت نمبر 51 میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ۗ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝

اور کسی آدمی کے لیے یہ ممکن نہیں کہ اللہ اس سے بات کرے مگر وحی کے ذریعے یا پردے کے پیچھے سے یا کوئی فرشتہ بھیج دے تو وہ اللہ کے حکم سے جو اللہ چاہے القا کرے بے شک وہ بلند و برتر ہے حکمت والا ہے (سورۃ الشوریٰ آیت 51)

آیتِ مذکورہ بالا میں اللہ تعالیٰ نے نزولِ وحی کی حسبِ ذیل تین صورتیں بیان فرمائی ہیں:

1۔ پہلی صورت:

خفیہ (پوشیدہ) طور پر اطلاع دینا:

یعنی اللہ تعالیٰ انتہائی خفیہ اور لطیف انداز میں براہِ راست اپنا پیغام اپنے رسول یا نبی کے دل میں ڈال دے قرآنِ حکیم میں اس صورت کے لئے " وحی " کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

2۔ دوسری صورت:

پردہ کے پیچھے سنوا دینا:

یعنی اللہ تعالیٰ اپنا پیغام اپنے نبی ورسول کو پردہ کے پیچھے سے سُنوا دے، قرآنِ حکیم میں اس کے لئے "وَرَآءِ حِجَاب" کا لفظ استعمال کیا گیا۔

3۔ تیسری صورت:

فرشتے کے ذریعہ پیغام پہنچانا:

یعنی حق تعالیٰ اپنا مقدس پیغام اپنے پیغمبر (رسول یا نبی) پر کسی فرشتے کے ذریعہ نازل فرمائے اس کے لیے قرآن کریم نے "یُرسِلَ رَسُولاً" کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔

واضح ہو کہ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کسی انسان سے روبرو (آمنے سامنے یا مقابل) ہو کر گفتگو نہیں فرماتے بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول یا نبی سے کلام کرنے کے لیے مذکورہ بالا تین صورتوں میں سے کوئی ایک صورت اختیار فرماتے ہیں۔

سوالات وجوابات

(الف) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے

ا۔ وحی کی اہمیت بیان کیجیے

وحی کی اہمیت:

وحی پیغامِ الٰہی:

وحی اللہ تعالیٰ کا وہ مقدس پیغام ہے کو صرف انبیاؑ ورُسل کو عطا کیا جاتا ہے، وحی ایک ایسا ذریعہ علم ہے جو بالکل قطعی اور یقینی ہے اس میں کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"یہ کتاب (وحی الٰہی) اس میں کوئی شک وشبہ نہیں" (سورۃ البقرۃ آیت 2)

وحی کی تبلیغ انبیاؑ ورُسل کا فریضہ:

وحی الٰہی کی تبلیغ واشاعت دراصل انبیاؑ ورُسل کی اہم ذمے داری ہے چناچہ تمام انبیاؑ ورُسل نے اللہ تعالیٰ کے پیغام وحی کی تبلیغ کا فریضہ باحسن وخوبی ادا کیا اور اپنی امتوں کو اللہ کا پیغام حق پہنچانے میں کوئی کسر نہ اُٹھا رکھی۔ ارشادِ ربِ جلیل ہے؛

"پس پیغمبروں کی ذمہ داری اس کے سوا کچھ نہیں کہ وہ صاف صاف طریقے پر پہنچا دیں" (سورہ النّحل آیت نمبر 35)

واضح ہو کہ تمام انبیاؑ ورُسل اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی وحی کے مطابق انسانوں کی راہ نمائی کرتے ہیں اور ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ کے حکم اور فیصلے کے منتظر رہتے ہیں۔ انبیاؑ ورُسل کا ہر عمل اور ہر قول وحی الٰہی کے مطابق ہوتا ہے

وحی کی تکمیل:

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر اللہ تعالیٰ نے 'وحی الٰہی' کی تکمیل کر دی۔ قرآنِ مجید، فرقانِ حمید کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری وحی نازل فرما دی جو قیامت آنے والے تمام انسانوں کی ہدایت کا آخری سرچشمہ ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

" یہ (وحی) تو تمام دنیا جہاں والوں کے لئے ایک نصیحت ہے" (سورۃ التکویر آیت 27)

واضح ہو کہ حضورِ اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسولِ برحق ہیں۔ وحی الٰہی اور نبوت کا دروازہ اب ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا ہے، اب اگر کوئی شخص اپنے اوپر وحی کے اترنے کا یا نبوت کا دعویٰ کرے گا تو وہ شخص اپنے دعویٰ میں جھوٹا، مکّار، دجّال اور فریبی ہو گا۔

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE
CamScanner

وحی نبوت ورسالت کی اہم خصوصیت:

وحی الٰہی، نبوت ورسالت کی ایک نہایت اہم خصوصیت ہے اسی لئے جناب رسول اللہ ﷺ کو حکم ہوا کہ وہ لوگوں کو نبوت کی اس نہایت اہم خصوصیت سے آگاہ کریں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"(اے محمد ﷺ) کہہ دیجئے" میں تو تمھیں 'وحی' کے ذریعہ ڈراتا ہوں" (سورۃ الانبیآء آیت نمبر 45)

مزید ارشاد ہوتا ہے:

"اور یہ (رسول ﷺ) اپنی خواہش نفس سے کچھ نہیں بولتے، یہ قرآن تو ایک 'وحی' ہے جو ان کی طرف بھیجی جاتی ہے"
(سورۃ النجم آیت نمبر 3-4)

2۔ قرآنِ مجید کی روشنی میں وحی کی صورتیں لکھیے؛

نزولِ وحی کی صورتیں:

قرآن کریم کے مطابق وحی کی تین صورتیں ہیں جو سورۃ الشوریٰ کی آیت نمبر 51 میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اور کسی آدمی کے لیے یہ ممکن نہیں کہ اللہ اس سے بات کرے مگر وحی کے ذریعہ یا پردے
کے پیچھے سے یا کوئی فرشتہ بھیج دے تو وہ اللہ کے حکم سے جو اللہ چاہے القا کرے بے شک وہ
بلند و برتر ہے حکمت والا ہے (سورۃ الشوریٰ آیت 51)

آیت مذکورہ بالا میں اللہ تعالیٰ نے نزولِ وحی کی حسبِ ذیل تین صورتیں بیان فرمائی ہیں:

1۔ پہلی صورت:

خفیہ (پوشیدہ) طور پر اطلاع دینا:

یعنی اللہ تعالیٰ انتہائی خفیہ اور لطیف انداز میں براہِ راست اپنا پیغام اپنے رسول یا نبی کے دل میں ڈال دے قرآن حکیم میں اس صورت کے لئے "وحی" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

2۔ دوسری صورت:

پردے کے پیچھے سنوا دینا:

یعنی اللہ تعالیٰ اپنا پیغام اپنے نبی و رسول کو پردہ کے پیچھے سے سنوا دے، قرآنِ حکیم میں اس کے لئے "وَرَآءِ حجاب" کا لفظ استعمال کیا گیا۔

3۔ تیسری صورت:

فرشتے کے ذریعہ پیغام پہنچانا:

یعنی حق تعالیٰ اپنا مقدس پیغام اپنے پیغمبر (رسول یا نبی) پر کسی فرشتے کے ذریعہ نازل فرمائے اس کے لیے قرآن کریم نے "یُرسِلَ رَسُولاً" کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔

واضح ہو کہ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کسی انسان سے روبرو (آمنے سامنے یا مقابل) ہو کر گفتگو نہیں فرماتے بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول یا نبی سے کلام کرنے کے لیے مذکورہ بالا تین صورتوں میں سے کوئی ایک صورت اختیار فرماتے ہیں۔

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

CamScanner

(ب) درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے

1۔ وحی کے لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کیجیے؛

وحی کے معنی اور مفہوم:

☆ وحی کے لغوی معنی اور اصطلاحی تعریف:

وحی کے لغوی معنی:

وحی عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی ہیں:

☆ خاموشی، یا، پوشیدہ طور پر دل میں کوئی بات ڈالنا، اشارہ کرنا

وحی کی اصطلاحی تعریف:

شریعت کی اصطلاح میں 'وحی' سے مراد اللہ تعالیٰ کا وہ مقدس پیغام ہے جو اس نے اپنے کسی نبی یا رسول پر انسانوں کی ہدایت کے لئے نازل فرمایا ہو۔

2۔ ترجمہ لکھیے

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۝

"اور یہ (رسول ﷺ) اپنی خواہش نفس سے کچھ نہیں بولتے، یہ قرآن تو ایک 'وحی' ہے جو ان کی طرف بھیجی جاتی ہے" (سورۃ النجم آیت نمبر 3-4)

3۔ وحی کی اقسام بیان کریں

وحی کی اقسام:

وحی الٰہی کی مندرجہ ذیل دو اقسام ہیں؛

قرآن کریم (وحی جلی)؛

قرآن کریم کو وحی جلی یا وحی متلو بھی کہتے ہیں، وحی متلو کے معنی ہیں وہ وحی جس کی تلاوت کی جائے۔ وحی متلو یعنی قرآن کریم کو یاد کرنا (حفظ کرنا) اور نمازوں میں اس کی تلاوت کرنا لازم ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے؛

"(اے پیغمبر ﷺ) جو کتاب آپ کے پاس بھیجی گئی ہے اُس کی تلاوت کیجئے" (سورۃ العنکبوت، آیت 45)

حدیث وسنّت (وحی خفی)

حدیث وسنّت جسے وحی خفی، یا وحی غیر متلو بھی کہتے ہیں، وحی غیر متلو کے معنی ہیں وہ وحی جس کی تلاوت نہ کی جائے یقیناً حدیث وسنّت کی قرآنِ کریم کی طرح تلاوت نہیں کی جاتی مگر حدیث کو یاد کیا جاتا ہے

رسول اللہ ﷺ کی زبانی ہدایت آپ کا قول یا ارشاد مبارک حدیث کہلاتا ہے۔ رسولِ اکرم ﷺ کے اختیار کردہ عمل، طریقے یا راستے کو سنّت کہا جاتا ہے۔ حدیث وسنّت دونوں پر عمل ضروری ہے چنانچہ ارشادِ رب العزت ہے؛

"اور جو دیں تم کو رسول ﷺ لے لو اور جس سے منع فرمائیں اُسے چھوڑ دو" (سورۃ الحشر، آیت 7)

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE
CamScanner

(ج) درست جواب کے سامنے نشان لگائیں

1۔ وحی کے لغوی معنی ہیں:

(الف) سمجھ رکھنا (ب) جاننا (ج) طریقہ اپنانا (د) اشارہ کرنا

2۔ قرآن مجید میں وحی کی صورتیں بیان کی گئی ہیں:

(الف) 2 (ب) 3 (ج) 4 (د) 5

3۔ وحی کی سورتوں کا ذکر ہے:

(الف) سورۃ القیامہ (ب) سورۃ رحمٰن (ج) سورۃ النجم (د) سورۃ الشوریٰ

جمع وتدوینِ قرآنِ مجید

قرآن مجید کی حفاظت:

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی اس وحی کا تتمہ (اختتام، اور خاتمہ) ہے جو حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا۔ قرآن کریم قیامت تک تمام دنیائے انسانیت کے لئے اللہ تعالیٰ کی آخری، مکمل اور لازوال (ہمیشہ رہنے والی) کتاب ہدایت ہے۔ اس لئے ضروری تھا کہ اس کتاب برحق کی حفاظت وبقا کا انتظام کیا جائے۔ چنانچہ اللہ رب العزت نے خود ہی اس کتابِ مقدس کی حفاظت کی ذمہ داری لی۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"بے شک یہ کتاب نصیحت ہم نے ہی اتاری ہے اور یقیناً ہم ہی اس کے نگہبان (محافظ) ہیں" (سورۃ الحجر آیت نمبر 9)

قابل غور بات یہ ہے قرآن مجید کو نازل ہوئے چودہ سو سال گزر چکے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی بے مثال حفاظت کی وجہ سے آج بھی ہمارے پاس وہی قرآن کریم موجود ہے جو خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر نازل ہوا تھا جس میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی یہاں تک کہ اس کتاب برحق کا ایک ایک نقطہ اور ایک ایک شوشہ ہر طرح تحریف وتبدیل سے محفوظ ہے۔

JOIN FOR MORE!!!

تدوینِ قرآن مجید

قرآن مجید کی تدوین کے تین ادوار

(عہدِ نبوی، عہدِ صدیقی، عہدِ عثمانی)

تدوین کے لغوی معنی:

تدوین عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی ہیں 'جمع کرنا' ترتیب دینا' یکجا کرنا' کسی تحریر شدہ چیز کو سنبھالنے کے عمل کو 'تدوین' کہتے ہیں۔

تدوین قرآن کی اصطلاحی تعریف:

شرعی اصطلاح میں 'تدوینِ قرآن' کا مطلب ہے قرآنِ مجید کو وحی کے ذریعہ نازل ہو جانے کے بعد کتابی شکل اور تحریری صورت میں جمع کرنا۔

قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحریری یا کتابی صورت میں 'توریت وانجیل' کی طرح نازل نہیں ہوا۔ بلکہ قرآن وحی کے مختلف طریقوں سے لفظی انداز میں نازل ہوا۔ جس کو رسولِ اکرم ﷺ نے دو طریقوں سے محفوظ فرمایا۔

1۔ حفظ کے ذریعہ (یعنی زبانی حفظ اور یادداشت)

2۔ تحریری اور کتابی شکل میں (تحریر وکتابت کے ذریعہ)

تدوینِ قرآن کا پہلا دور۔۔۔عہدِ نبوی:

تدوینِ قرآن کا پہلا دور عہدِ نبوی ﷺ ہے۔'عہدِ نبوی' کا مطلب رسول اللہ ﷺ کا زمانہ مبارک یعنی وہ زمانہ جس میں رسول اللہ ﷺ بنفسِ نفیس تشریف فرما تھے اور وحی کا نزول جاری تھا۔

عہدِ نبوی ﷺ سے قبل عربوں کی تعلیمی حالت:

ظہورِ اسلام قبل عرب لوگوں میں لکھنے پڑھنے کا رواج بہت کم تھا، ان کے تمام معاملات کا دارومدار صرف حافظہ اور زبانی روایت پر تھا۔اس لئے ان میں نہ تو لکھنے والے موجود تھے اور نہ ہی لکھنے کے سامان کا کوئی انتظام تھا۔

عہدِ نبوی ﷺ کی برکات:

جب رسول اکرم ﷺ نے نبوت کا اعلان فرمایا اس وقت مکہ مکرمہ میں سترہ افراد تھے جو لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ان افراد میں خلفائے راشدین (حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر، حضرت عثمانِ غنی، اور حضرت علی) بھی شامل تھے جو رسول اللہ ﷺ کی صحبت بابرکت کے اثر سے حلقہ بگوشِ اسلام ہو گئے تھے، بعد ازاں رسول اللہ ﷺ کی تربیت و تعلیم کے اثر سے لکھنے پڑھنے والے افراد کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا۔

JOIN FOR MORE!!!

عہدِ نبوی ﷺ میں قرآن کی کتابت کن اشیاء پر ہوئی؟

عہدِ نبوی میں کاغذ کی سہولت نہ ہونے کی وجہ سے قرآن مجید کی کتابت کے لیے جو اشیاء استعمال کی گئیں اُن میں سے چند حسبِ ذیل ہیں:

1- اونٹ کے شانے کی چوڑی ہڈیاں
2- کھجور کی شاخوں کے ڈنٹھل
3- لکڑی کی تختیاں
4- کھال یا پتلی جھلی
5- چمڑے کے ٹکڑے
6- چکنے پتھر

عہدِ نبوی میں تدوینِ قرآن کا طریقہ:

رسول اکرم ﷺ پر جو بھی وحی نازل ہوتی آپ ﷺ ایک کاتبِ وحی کو بلا کر ہدایت فرماتے تھے کہ نازل شدہ آیت کو فلاں سورت کے کی فلاں آیت کے بعد لکھا جائے یعنی آیت کی تحریر کا درست مقام بھی بتاتے تھے اس طرح آپ ﷺ کی نگرانی میں بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قرآن مجید حفظ بھی کرتے تھے اور مختلف اشیاء پر وہ آیاتِ وسورتیں لکھتے بھی جاتے تھے۔اس طرح پورا قرآنِ مجید رسول اللہ ﷺ کے عہدِ مبارک میں ہی لکھ کر مکمل ہو گیا۔

تدوینِ قرآن کا دوسرا۔۔۔دورِ عہدِ صدیقی:

تدوینِ قرآن مجید کا دوسرا دور عہدِ صدیقی ہے۔عہدِ صدیقی سے مراد خلیفہ اوّل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ کے اس دنیا سے تشریف لے جانے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب خلافت کی ذمہ داری سنبھالی تو منکرینِ زکوٰۃ اور نبوت کے جھوٹے دعویداروں کے خلاف کاروائیاں کرنی پڑیں۔

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024

جنگِ یمامہ:

جنگ یمامہ میں مسیلمہ کذاب (نبوت کے جھوٹے دعویدار) سے زبردست مقابلہ ہوا۔ اس جنگ میں سیکڑوں حفاظ قرآن اور قاری صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہوگئے۔ امتِ مسلمہ کے اس عظیم علمی نقصان کے پیشِ نظر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ " میری رائے یہ ہے کہ آپ قرآنِ مجید کو کتابی صورت میں جمع کرنے کا حکم فرمائیں" جس پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مشورے سے قرآنِ کریم کو مختلف تحریروں سے جمع کر کے ایک 'مصحف' (کتابی شکل) میں مرتب کرنے کا فیصلہ کیا۔

عہدِ صدیقی میں تدوین قرآن:

تدوینِ قرآن کے اس عظیم و بابرکت کام کے لئے حضرت زید بن ثابت کی سربراہی میں چند صحابہ کی ایک کمیٹی (جماعت) بنائی گئی جس میں کچھ مہاجرین اور انصار صحابہ رضی اللہ عنہم شامل تھے۔ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے قرآنِ مجید کا مواد لیکر جمع کرنے کا کام حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا گیا، جب کہ اس کے لکھنے کی ذمہ داری حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کو سونپی گئی۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ قرآن کریم کے حافظ، عالم اور کاتب وحی بھی تھے۔ پورا قرآن اسی طرح لکھا گیا اور مختلف ذرائع اور مختلف لوگوں سے مصحف کے طور پر مرتب کیا گیا۔ اس اعتبار سے قرآن مجید کو پہلی جامع کتابی صورت میں لانے والے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد قرآن کریم کا یہ نسخہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس محفوظ رہا اور اس کے بعد ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود رہا۔

JOIN FOR MORE!!!

تدوینِ قرآن کا تیسرا دور ۔۔۔ عہدِ عثمانی:

تدوینِ قرآن کا تیسرا دور عہدِ عثمانی ہے۔ عہدِ عثمانی سے مراد خلیفہ سوم حضرت عثمان ابن عفان کا دورِ خلافت ہے۔ آپ کے دورِ خلافت میں قرآنِ مجید کی تیسری بار تدوین ہوئی۔

تدوینِ قرآن عہدِ عثمانی میں:

واضح ہو کہ علاقے اور جغرافیہ کے لحاظ سے ہر زبان کے مختلف لہجے ہوتے ہیں۔ عربی زبان میں بھی بہت سے لہجے اور انداز بیان ہیں لیکن رسول اکرم ﷺ کے دور میں سات لہجے مشہور تھے۔ آپ ﷺ نے لوگوں کی سہولت کے لئے ان میں سے کسی بھی لہجے میں قرآن کریم کی تلاوت کرنے کی اجازت دے دی تھی۔ جیسے آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

"اِنّ القرآنَ أنزِلَ عَلیٰ سَبعَۃ اَحرُفٍ فَاقرءوامِنہُ ما تیسّر"

ترجمہ: قرآن مجید سات لہجوں میں نازل ہوا ہے، لہٰذا ان میں جو آسان لگے اسے پڑھیں (مسند احمد)

اس اصول پر پہلے دو خلفاء کے دور تک عمل ہوتا رہا لیکن حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جب اسلامی حکومت دور دراز کے ممالک میں پھیل گئی تو لوگوں میں قراءت کے لہجوں میں اختلافات پیدا ہوگئے۔ ایک مرتبہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ آذربائیجان اور آرمینیا کے محاذ سے واپس آئے اور مدینہ منورہ پہنچے تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور فرمایا:

"اے امیر المؤمنین! امت کو اللہ کی کتاب کے بارے میں یہود و نصاریٰ جیسے اختلاف سے بچایئے" اس پر حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور اس کام کی اہمیت سے لوگوں کو آگاہ کیا۔

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

دورِ عثمانی میں تدوین قرآن کا آغاز و تکمیل:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں مرتب کردہ نسخے کو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے یہاں سے منگوا کر حضرت زید بن ثابت، حضرت عبد اللہ بن زبیر، حضرت سعید ابن العاص اور حضرت عبد الرحمٰن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہم کے حوالے کیا اور انھیں قرآنِ مجید لکھنے کا حکم دیا اور جہاں لہجوں میں اختلاف پایا گیا وہاں قریش کا لہجہ اختیار کرنے کی ہدایت دی، کیونکہ قرآنِ مجید اسی قریشی لہجے میں نازل ہوا تھا۔ اس طرح 25 ھجری کی ابتداء میں مصحفِ عثمانی تالیف ہوا جس کے سات نسخے کر کے مکہ مکرمہ، شام، یمن، بحرین، بصرہ، اور کوفہ بھیجے گئے اور ایک نسخہ مدینہ منورہ میں رکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق آج بھی وہی قرآنِ مجید ہمارے پاس موجود ہے جو نزول کے وقت موجود تھا۔

(الف) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:

قرآنِ مجید کی حفاظت کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

قرآنِ مجید کی حفاظت:

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی اس وحی کا تتمہ (اختتام، اور خاتمہ) ہے جو حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا۔ قرآن کریم قیامت تک تمام دنیائے انسانیت کے لئے اللہ تعالیٰ کی آخری، مکمل اور لازوال (ہمیشہ رہنے والی) کتابِ ہدایت ہے۔ اس لئے ضروری تھا کہ اس کتاب برحق کی حفاظت و بقا کا انتظام کیا جائے۔ چنانچہ اللہ رب العزت نے خود ہی اس کتاب مقدس کی حفاظت کی ذمہ داری لی۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"بے شک یہ کتابِ نصیحت ہم نے ہی اتاری ہے اور یقیناً ہم ہی اس کے نگہبان (محافظ) ہیں" (سورۃ الحجر آیت نمبر 9)

قابلِ غور بات یہ ہے قرآنِ مجید کو نازل ہوئے چودہ سو سال گزر چکے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی بے مثال حفاظت کی وجہ سے آج بھی ہمارے پاس وہی قرآن کریم موجود ہے جو خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر نازل ہوا تھا جس میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی یہاں تک کہ اس کتاب برحق کا ایک ایک نقطہ اور ایک ایک شوشہ ہر طرح تحریف و تبدیل سے محفوظ ہے۔

2۔ عہدِ نبوی میں قرآن مجید کی تدوین کیسے ہوئی؟

تدوینِ قرآن کا پہلا دور۔ عہدِ نبوی:

تدوینِ قرآن کا پہلا دور عہدِ نبوی ﷺ ہے۔ 'عہدِ نبوی' کا مطلب رسول اللہ ﷺ کا زمانہ مبارک یعنی وہ زمانہ جس میں رسول اللہ ﷺ بنفسِ نفیس تشریف فرما تھے اور وحی کا نزول جاری تھا۔

عہدِ نبوی ﷺ سے قبل عربوں کی تعلیمی حالت:

ظہورِ اسلام قبل عرب لوگوں میں لکھنے پڑھنے کا رواج بہت کم تھا، ان کے تمام معاملات کا دارومدار صرف حافظہ اور زبانی روایت پر تھا۔ اس لئے ان میں نہ تو لکھنے والے موجود تھے اور نہ ہی لکھنے کے سامان کا کوئی انتظام تھا۔

عہدِ نبوی ﷺ کی برکات:

جب رسول اکرم ﷺ نے نبوت کا اعلان فرمایا اس وقت مکہ مکرمہ میں سترہ افراد تھے جو لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ ان افراد میں خلفائے راشدین (حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر، حضرت عثمانِ غنی، اور حضرت علی) بھی شامل تھے جو رسول اللہ ﷺ کی صحبت بابرکت کے اثر سے حلقہ بگوشِ اسلام ہو گئے تھے، بعد ازاں رسول اللہ ﷺ کی تربیت و تعلیم کے اثر سے لکھنے پڑھنے والے افراد کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا۔

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

عہدِ نبوی ﷺ میں قرآن کی کتابت کن اشیاء پر ہوئی؟

عہدِ نبوی میں کاغذ کی سہولت نہ ہونے کی وجہ سے قرآنِ مجید کی کتابت کے لیے جو اشیاء استعمال کی گئیں اُن میں سے چند حسبِ ذیل ہیں:

1۔ اونٹ کے شانے کی چوڑی ہڈیاں

2۔ کھجور کی شاخوں کے ڈنٹھل

3۔ لکڑی کی تختیاں

4۔ کھال یا پتلی جھلی

5۔ چمڑے کے ٹکڑے

6۔ چکنے پتھر

عہدِ نبوی میں تدوینِ قرآن کا طریقہ:

رسول اکرم ﷺ پر جو بھی وحی نازل ہوتی آپ ﷺ ایک کاتبِ وحی کو بلا کر ہدایت فرماتے تھے کہ نازل شدہ آیت کو فلاں سورت کے کی فلاں آیت کے بعد لکھا جائے یعنی آیت کی تحریر کا درست مقام بھی بتاتے تھے اس طرح آپ ﷺ کی نگرانی میں بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قرآن مجید حفظ بھی کرتے تھے اور مختلف اشیاء پر وہ آیاتِ وسور تیں لکھتے بھی جاتے تھے۔ اس طرح پورا قرآن مجید رسول اللہ ﷺ کے عہدِ مبارک میں ہی لکھ کر مکمل ہو گیا۔

JOIN FOR MORE!!!

(ب) درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے:

1۔ عہدِ صدیقی میں قرآنِ مجید کو جمع کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

تدوینِ قرآن مجید کا دوسرا دور عہدِ صدیقی ہے۔ عہدِ صدیقی سے مراد خلیفہ اوّل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ کے اس دنیا سے تشریف لے جانے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب خلافت کی ذمہ داری سنبھالی تو منکرینِ زکوٰۃ اور نبوت کے جھوٹے دعویداروں کے خلاف کارروائیاں کرنی پڑیں۔

جنگِ یمامہ

جنگِ یمامہ میں مسیلمہ کذاب (نبوت کے جھوٹا دعویدار) سے زبردست مقابلہ ہوا۔ اس جنگ میں سیکڑوں حفاظ قرآن اور قاری صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہو گئے۔ امتِ مسلمہ کے اِس عظیم علمی نقصان کے پیشِ نظر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ "میری رائے یہ ہے کہ آپ قرآنِ مجید کو کتابی صورت میں جمع کرنے کا حکم فرمائیں" جس پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مشورے سے قرآنِ کریم کو مختلف تحریروں سے جمع کر کے ایک "مصحف" (کتابی شکل) میں مرتب کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

2۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کس وجہ سے قرآن مجید کو قریش کے لہجے میں تیار کر کے پھیلایا؟

جواب:

حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں جب اسلامی حکومت دور دراز کے ممالک میں پھیل گئی تو لوگوں میں قراءت کے لہجوں میں اختلافات پیدا ہو گئے۔ ایک مرتبہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ آذربائیجان اور آرمینیا کے محاذ سے واپس آئے اور مدینہ منورہ پہنچے تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI ☎: 34976530-34812547-34984762

فرمایا: "اے امیر المؤمنین! امت کو اللہ کی کتاب کے بارے میں یہود و نصاریٰ جیسے اختلاف سے بچایئے" اس پر حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور اس کام کی اہمیت سے لوگوں کو آگاہ کیا۔

حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں مرتب کردہ نسخے کو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے یہاں سے منگوا کر حضرت زید بن ثابت، حضرت عبد اللہ بن زبیر، حضرت سعید ابن العاص اور حضرت عبد الرحمٰن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہم کے حوالے کیا اور انھیں قرآنِ مجید لکھنے کا حکم دیا اور جہاں لہجوں میں اختلاف پایا گیا وہاں قریش کا لہجہ اختیار کرنے کی ہدایت دی، کیونکہ قرآنِ مجید اسی قریشی لہجے میں نازل ہوا تھا۔ اِس طرح 25 ھجری کی ابتداء میں مصحفِ عثمانی تالیف ہوا جس کے سات نسخے کر کے مکّہ مکرّمہ، شام، یمن، بحرین، بصرہ، اور کوفہ بھیجے گئے اور ایک نسخہ مدینہ منوّرہ میں رکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق آج بھی وہی قرآنِ مجید ہمارے پاس موجود ہے جو نزول کے وقت موجود تھا۔

3۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قرآن مجید کے نسخے کون کون سے علاقوں کی طرف بھیجے؟

جواب: سن 25 ہجری کی ابتدا میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے قرآنِ مجید کی تیسری تدوین کے بعد جو نسخہ تیار ہوا اس کے سات نسخے کر کے مکہ مکرمہ، مدینہ منوّرہ، شام، یمن، بحرین، بصرہ اور کوفہ روانہ کیا۔ الحمد للہ۔۔ آج ہمارے پاس بھی وہی قرآن مجید موجود ہے جو نزول کے وقت موجود تھا۔

(ج) درست جواب کے سامنے (✓) کا نشان لگایئے:

1۔ اس صورت میں قرآن مجید نازل ہوا:
(الف) وحی کی (ب) کتاب کی (ج) تختی کی (د) آواز کی

2۔ وحی تحریر کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہلاتے ہیں:
(الف) السابقون الاوّلون (ب) کاتبینِ وحی (ج) انصار (د) مہاجر

3۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں قرآنِ مجید کا نسخہ ان کے پاس موجود تھا:
(الف) ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا (ب) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
(ج) ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا (د) ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا

4۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں قرآنِ مجید کو جمع کرنے کی ذمہ داری دی گئی:
(الف) حضرت علی رضی اللہ عنہ کو (ب) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو
(ج) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو (د) حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو

5۔ مصحفِ عثمانؓ کی تعداد تھی
(الف) 6 (ب) 7 (ج) 8 (د) 9

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE

CLASS-XI

JOIN FOR MORE!!!

اسلامیات (لازمی)

سیٹ نمبر-۲

باب اول: القرآن الکریم (ب) سورۃ البقرۃ منتخب آیات ترجمہ وتشریح

اہم نوٹ:

عزیز طلبا وطالبات! آپ کے اسلامیات کے نوٹس میں آیاتِ قرآنیہ اور احادیث مبارکہ شامل ہیں:
لہٰذا یہ آپ کا دینی فریضہ ہے کہ آپ حتی الامکان ان کا احترام کریں!

2023-24

info@practicalcentre.edu.pk

021-34976530
021-34812547
021-34984762

B-14, Block-1,
Gulshan-e-Iqbal, Karachi.

www.practicalcentre.edu.pk

CamScanner

فہرست

عنوانات

بابِ اوّل: القرآن الکریم (ب)

سورۃ البقرۃ منتخب آیات ترجمہ و تشریح

- سورۃ البقرۃ کا تعارف (مختصر)
- سورۃ البقرۃ کی وجہ تسمیہ
- سورۃ البقرۃ کے احکامات کا خلاصہ
- سورۃ البقرۃ کی فضیلت
- سورۃ البقرۃ رکوع نمبر 1 (آیات 1-7)
- مشق: (تفصیلی اور مختصر سوالات کے جوابات، کثیر الانتخابی سوالات)
- سورۃ البقرۃ رکوع نمبر 2 (آیات 8-20)
- مشق: (تفصیلی اور مختصر سوالات کے جوابات، کثیر الانتخابی سوالات)
- سورۃ البقرۃ رکوع نمبر 3 (آیات 21-29)
- مشق: (تفصیلی اور مختصر سوالات کے جوابات، کثیر الانتخابی سوالات)
- سورۃ البقرۃ رکوع نمبر 4 (آیات 30-39)
- مشق: (تفصیلی اور مختصر سوالات کے جوابات، کثیر الانتخابی سوالات)

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

PRACTICAL CENTRE ◻ SESSION 2023-2024 ◻ PRACTICAL CENTRE ◻ SESSION 2023-2024 ◻ PRACTICAL CENTRE ◻ SESSION 2023-2024 ◻ PRACTICAL CENTRE ◻ SESSION 2023-2024 ◻ PRACTICAL CENTRE

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بابِ اوّل: القرآن الکریم

(ب)

سورۃ البقرہ (آیت نمبر 1 تا 39)

☆ سورۃ البقرۃ کا تعارف مختصر انداز میں:

اس سورۂ مبارکہ کا نام ۔۔ سورۃ البقرۃ ۔۔ ہے۔ سورۃ البقرۃ قرآن کریم کی سب سے بڑی سورت ہے اور ترتیب کے لحاظ سے یہ قرآن مجید کی دوسری سورت ہے۔

☆ آیات کی تعداد: سورہ البقرۃ 286 آیات پر مشتمل ہے۔

☆ رکوع کی تعداد: سورۃ البقرۃ میں رکوع کی تعداد 40 ہے۔

☆ مقامِ نزول: مدینہ منورہ

☆ وجہ تسمیہ (نام رکھنے کی وجہ)

اس سورۃ کا نام 'البقرۃ' ہے۔ عربی زبان میں لفظ 'بقرہ' معنی 'گائے' کے ہیں۔ اس سورت میں دراصل قوم بنی اسرائیل کا ایک واقعہ بیان ہوا ہے جس میں ایک شخص کو قتل کر دیا گیا تھا مگر کسی کو قاتل کی خبر نہیں تھی۔ چنانچہ مقتول کے ورثاء حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس قاتل کا نام جاننے کے لئے آئے۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی کہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں دعا کی جو قبول ہوئی۔ تو ان کو حکم ملا کہ اپنی قوم سے کہو کہ ایک گائے ذبح کریں اور اس کے گوشت کا ٹکڑا مقتول کے جسم پر لگائیں تو وہ زندہ ہو جائے گا اور مقتول کا نام بتا دے گا۔ گائے کے اس قصہ کی وجہ سے اس سورت کا نام 'البقرہ' رکھا گیا۔

☆ سورۃ البقرۃ کے احکامات کا خلاصہ:

☆ سورۃ البقرہ کا آغاز "الف۔لام۔ میم۔" یعنی ۔۔ حروفِ مقطعات ۔۔ سے ہوتا ہے

☆ سورۃ البقرۃ میں قرآن کریم کی سچائی بیان کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ یہ کتاب ہر قسم کے شک وشبہ سے پاک ہے۔

☆ سورۃ البقرۃ میں بتایا گیا ہے کہ قرآن متقین (پرہیز گاروں) کے لئے ہدایت ہے، یعنی قرآن کریم ان لوگوں کے لئے ہدایت ہے جو ہدایت کی سچی طلب رکھتے ہیں۔

☆ اس سورۃ مبارکہ میں کافروں کے رویّہ (ضد اور ہٹ دھرمی) کا ذکر کر کے ان کی سزا بیان کی گئی ہے۔ انھیں "عذابِ عظیم" کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔

☆ منافقین کی سازشوں کا ذکر کر کے ان کے مکر وفریب کو بے نقاب کیا گیا ہے۔

☆ اسلامی عقائد یعنی توحید، رسالت اور آخرت وغیرہ کی اہمیت واضح کر کے اُن پر ایمان لانے دعوت دی گئی ہے۔

☆ سورۃ البقرۃ میں عبادات کی پابندی، اخلاق کی اصلاح اور معاملات کی بہتری پر زور دیا گیا ہے۔

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

☆سورۃ البقرہ میں جناب آدمؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسماعیلؑ اور جناب موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کے واقعات بیان کر کے رسول مکرم ﷺ کو تسلی دی گئی ہے۔

سورۃ البقرۃ کی فضیلت:

سورۃ البقرۃ قرآنِ کریم کی بہت عظیم سورت ہے۔ اِس سورۂ مبارکہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا؛

اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، بے شک جس گھر میں سورۃ البقرۃ تلاوت کی جاتی ہے شیطان وہاں سے بھاگ جاتا ہے (صحیح مسلم: 780)

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"سورۂ بقرہ، پڑھا کرو، کیونکہ اس کا پڑھنا برکت ہے، اور اس کا چھوڑنا حسرت اور بد نصیبی ہے" (مسلم بروایت ابو امامہ باہلی)

سورۃ البقرۃ کی تلاوت کرنا باعث برکت و ثواب ہے۔ رسول کریم ﷺ کا ارشادِ مبارک ہے کہ:

"بے شک جو شخص رات کے وقت سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات تلاوت کرے گا تو یہ دو آیات اس کے لئے ہر قسم کے آفات سے بچاؤ کے لئے) کافی ہوں گی" (سنن الترمذی)

JOIN FOR MORE!!!

حروفِ مقطعات:

مقطعات کے لغوی معنی:

'مقطعات' عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی 'الگ الگ حروف' یا 'جدا جدا حروف' کے ہیں۔

'مقطعات' کی اصطلاحی تعریف:

شریعت کی اصطلاح میں 'حروفِ مقطعات' سے مراد وہ مبارک حروف ہیں جو قرآنِ کریم کی 29 سورتوں کے شروع میں مذکور ہیں، جن سے ان سورتوں کا آغاز ہوتا ہے۔ ان حروف کو 'حروفِ مقطعات' اس لئے کہا جاتا ہے، کیونکہ یہ حروف الگ الگ (جدا جدا) پڑھے جاتے ہیں۔

حروفِ مقطعات کی اقسام:

حروفِ مقطعات کی چار اقسام ہیں

1۔ ایک حرفی جیسے ۔۔۔۔۔ ص، ق، ن

2۔ دو حرفی جیسے ۔۔۔۔۔ طٰہٰ، یٰسٓ، حٰمٓ

3۔ سہ حرفی جیسے ۔۔۔۔۔ الٓمٓ، طٰسٓمٓ

4۔ چار حرفی جیسے ۔۔۔۔۔ المٓصٓ

5۔ پانچ حرفی جیسے ۔۔۔۔۔ حٰمٓ عٓسٓقٓ، کٓھٰیٰعٓصٓ

انسانوں کی تین اقسام (متقی، کافر اور منافق):

سورۃ البقرۃ کے مطابق انسانوں کے تین گروہوں کی نشاندہی کی گئی ہے

1۔ متقین (مومنین):

متقین وہ ہیں جو اللہ اور اُس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھتے ہیں اور اُن کے احکامات پر عمل کرتے ہیں

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

2۔ کافرین:

انسانوں کا ایسا گروہ ہے جو کھلم کھلا اللہ اور اُس کے رسول ﷺ سے بغاوت کرتا ہے اور اِس کا برملا اظہار بھی کرتا ہے۔

3۔ منافقین:

منافقین کو اُن کے نفاق کے باعث منافق کہا جاتا ہے۔ یہ گروہ ہجرت کے بعد نمودار ہوا۔ یہ بظاہر ایمان کا دعویٰ کرتا تھا لیکن اپنے اندر کے کفر کے باعث 'منافق' تھا۔ نفاق دراصل کفر سے بھی زیادہ بڑا گناہ ہے اور اس کا انجام جہنم کی آخری حد ہے۔

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ

میں پناہ میں آتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطانِ مردود کے شر سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ تعالیٰ کے نام جو سب پر مہربان، (اور) بہت مہربان ہے

آیت نمبر 2-1

الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ۝

ترجمہ: الف لام میم۔1۔ یہ کتاب (قرآنِ کریم) اس میں کوئی شک نہیں (کہ اللہ کا کلام ہے)، پرہیزگاروں کے لیے راہ نما ہے۔2۔

تشریح:

مذکورہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی صداقت (سچائی) کو بیان فرمایا ہے:

حروفِ مقطعات: الف۔لام۔میم کے حروف کو حروفِ مقطعات کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان حروف کو اسی طرح نازل فرمایا ہے۔ ان حروف کا مفہوم رسول اکرم ﷺ نے بیان نہیں فرمایا۔ (حروف مقطعات، دراصل اللہ تعالیٰ کی کتاب، قرآن مجید کا ایک راز ہے۔ اسکی تحقیق نہیں کرنی چاہئے)

آیاتِ بالا میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی دو خصوصیات بیان فرمائی ہیں۔

پہلی خصوصیت:

1۔ شک و شبہ سے پاک: یہ کتاب یعنی قرآن مجید ہر قسم شکوک و شبہات سے پاک ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآنِ کریم اللہ تعالیٰ کا سچا کلام ہے کیونکہ کوئی بھی اس جیسی کتاب یا اُس کے جیسی سورت پیش نہیں کر سکتا (قرآن کا یہ چیلنج قیامت تک قائم ہے)

دوسری خصوصیت:

2۔ متقین کے لیے ہدایت: قرآنِ کریم کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ قرآنِ مجید متقین یعنی پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے یعنی جو لوگ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچاتے ہیں اور ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتے رہتے ہیں۔ قرآن اِن ہی لوگوں کے لیے ہدایت ہے۔

آیت نمبر: 5-4-3

الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنفِقُونَ ۝ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَآ أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ ۚ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۝ أُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝

جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے اُن کو عطا کیا ہے اُس میں سے خرچ کرتے ہیں۔3۔

اور جو کتاب (اے پیغمبر ﷺ) آپ پر نازل ہوئی ہے اور جو کتابیں آپ سے پہلے پیغمبروں پر نازل ہوئیں سب پر ایمان لاتے ہیں اور

JOIN FOR MORE!!!

آخرت کا یقین رکھتے ہیں۔4۔اور یہ ہی لوگ اپنے پروردگار کی طرف سے آئی ہوئی ہدایت پر ہیں اور یہ ہی لوگ کامیاب ہیں۔5۔

تشریح: ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے متقین (یعنی متقی لوگوں) کی پانچ صفات بیان کی ہیں۔وہ پانچ صفات درج ذیل ہیں:

متقیین کی صفات:

1-ایمان بالغیب:

پرہیز گار اور نیک لوگ بغیر کسی دلیل اور مشاہدے کے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ہر بات پر یقین رکھتے ہیں

2۔اقامتِ صلوٰۃ:

صلوٰۃ (نماز) پورے اہتمام سے مستقل طور پر ادا کرتے ہیں

3۔انفاق فی سبیل اللہ:

اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں

4۔کُتبِ سماوی پر ایمان:

قرآنِ مجید، کو اللہ تعالیٰ کا آخری کلام مانتے ہیں اور پچھلے صحیفوں اور الہامی کتابوں کو سچا تسلیم کرتے ہیں

5۔آخرت پر ایمان:

متقی لوگ یہ بھی مانتے ہیں کہ دنیا عارضی اور فانی ہے اور ایک دن اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے اور حساب کا سامنا کرنا ہے۔اور جنت اور جہنم کو برحق مانتے ہیں۔

JOIN FOR MORE!!!

آیت نمبر:7-6

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ؕ وَعَلٰۤى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۫ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝

ترجمہ: جو لوگ کافر ہیں (انھیں آپ نصیحت کریں یا نہ کریں) اُن کے لیے برابر ہے وہ ایمان نہیں لائیں گے۔6۔

اللہ نے اُن کے دلوں پر اور کانوں پر مہر لگا رکھی ہے۔اور اُن کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے اور اُن کے لیے بڑا عذاب تیار ہے۔7۔

تشریح:

سورۃ البقرۃ کی ان دو آیات میں اللہ تعالیٰ نے کافروں کی محرومی اور ان کے برے انجام کا ذکر کیا ہے:

کفر کے معنی:

'کفر' عربی زبان کا لفظ ہے، جس کے معنی ہیں 'انکار' اور 'کافر' انکار کرنے والے کو کہتے ہیں۔'کافر' کی جمع 'کافرین' ہے جس کے معنی ہیں 'انکار کرنے والے، کفر کرنے والے۔

1-ایمان سے محروم:

اس آیتِ مبارکہ میں رسول کریم ﷺ کو بتایا جا رہا ہے کہ آپ ﷺ کافروں کو دین کی دعوت دیں یا نہ دیں یہ ایمان نہیں لائیں گے اور یہ کافر لوگ اپنی سخت گیری، ہٹ دھرمی اور دین سے دشمنی کی بنا پر ایمان سے محروم ہی رہیں گے۔

2۔دلوں پر مہر:

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے۔

3۔عذابِ عظیم: کفار کی ہٹ دھرمی اور دین دشمنی کی وجہ سے اُن کے لیے اللہ تعالیٰ نے بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

مشق

(الف) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:

1۔ درج ذیل آیات میں سے کسی بھی ایک آیت کا ترجمہ اور تشریح لکھیے:

(الف) الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝

ترجمہ: جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے اُن کو عطا کیا ہے اُس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

تشریح:

1-ایمان بالغیب:

پرہیز گار اور نیک لوگ بغیر کسی دلیل اور مشاہدے کے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ہر بات پر یقین رکھتے ہیں۔

2۔اقامتِ صلوٰۃ:

صلوٰۃ (نماز) پورے اہتمام سے مستقل طور پر ادا کرتے ہیں۔

3۔انفاق فی سبیل اللہ:

اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

(ب) اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

ترجمہ: جو لوگ کافر ہیں (انھیں آپ نصیحت کریں یا نہ کریں) اُن کے لیے برابر ہے وہ ایمان نہیں لائیں گے۔6۔

تشریح: اس آیتِ مبارکہ رسول کریم ﷺ کو بتایا جارہا ہے کہ آپ ﷺ کافروں کو دین کی دعوت دیں یا نہ دیں یہ ایمان نہیں لائیں گے اور یہ کافر لوگ اپنی سخت گیری، ہٹ دھرمی اور دین سے دشمنی کی بنا پر ایمان سے محروم ہی رہیں گے

(ب) درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے

1۔ سورۃ البقرۃ کا مختصر تعارف بیان کریں۔

جواب: ☆سورۃ البقرۃ کا تعارف مختصر انداز میں:

اس سورۃ مبارکہ کا نام ۔۔ سورۃ البقرۃ ۔۔ ہے۔ سورۃ البقرۃ قرآن کریم کی سب سے بڑی سورت ہے اور ترتیب کے لحاظ سے یہ قرآن مجید کی دوسری سورت ہے۔

☆ آیات کی تعداد: سورہ البقرہ 286 آیات پر مشتمل ہے۔

☆ رکوع کی تعداد: سورۃ البقرہ میں رکوع کی تعداد 40 ہے۔

☆ مقامِ نزول: مدینہ منورہ

2۔ حروف مقطعات کیا ہیں؟

جواب: حروف مقطعات:

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

مقطعات کے لغوی معنی:

'مقطعات' عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی 'الگ الگ حروف' یا 'جدا جدا حروف' کے ہیں۔

'مقطعات' کی اصطلاحی تعریف:

شریعت کی اصطلاح میں 'حروفِ مقطعات' سے مراد وہ مبارک حروف ہیں جو قرآن کریم کی 29 سورتوں کے شروع میں مذکور ہیں، جن سے ان سورتوں کا آغاز ہوتا ہے۔ ان حروف کو 'حروفِ مقطعات' اس لئے کہا جاتا ہے، کیونکہ یہ حروف الگ الگ (جدا جدا) پڑھے جاتے ہیں۔

3۔ قرآنِ مجید کن لوگوں کے لیے ہدایت ہے؟

جواب: متقین کے لیے ہدایت: قرآنِ کریم کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ قرآنِ مجید متقین یعنی پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے یعنی جو لوگ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچاتے ہیں اور ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتے رہتے ہیں قرآن اِن ہی لوگوں کے لیے ہدایت ہے۔

(ج) درست جوابات کے سامنے ( ) کا نشان لگائیے:

1۔ بقرۃ لفظ کے معنی ہیں:

(الف) بھینس (ب) بکری (ج) بھیڑ (د) گائے

2۔ سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 2 کے مطابق قرآنِ مجید پرہیزگاروں کے لیے ہے:

(الف) رحمت (ب) برکت (ج) شفاعت (د) ہدایت

3۔ اُن لوگوں کے کانوں اور دلوں پر مہر اور آنکھوں پر پردہ ہے:

(الف) کفار (ب) کافر (ج) منافقین (د) مشرکین

JOIN FOR MORE!!!

آیت نمبر 8-9 وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝

ترجمہ: اور بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور روزِ آخر پر ایمان رکھتے ہیں حالانکہ وہ ایمان نہیں رکھتے۔8۔ یہ اپنے خیال میں اللہ کو اور مومنوں کو دھوکا دیتے ہیں مگر حقیقت میں اپنے سوا کسی کو دھوکا نہیں دیتے اور اُس سے بے خبر ہیں۔9۔

تشریح:

منافقین اور نفاق:

سورۃ البقرۃ کی ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے منافقین اور ان کے دوغلے پن کو بیان کیا ہے واضح ہو کہ مومنوں اور کافروں کے علاوہ ایک تیسرا گروہ ہجرت کے بعد ظاہر ہوا جسے قرآن مجید نے منافق (منافقین) کے نام سے یاد کیا ہے جو باہر سے ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں اور اندر سے کفر کرتے ہیں۔ منافقت کفر سے بھی بڑا گناہ ہے جس کا انجام جہنم کا سب سے آخری درجہ ہے۔

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

CamScanner

منافقین کی اصلیت:

سورۃ البقرۃ کی مذکورہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے منافقین کی اصلیت (حقیقت) کو واضح کیا ہے کہ بعض لوگ اللہ پر اور آخرت پر ایمان لانے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن حقیقت میں اللہ تعالیٰ اور آخرت دونوں کو نہیں مانتے۔ وہ منافق اپنی سوچ میں اہل ایمان کو دھوکہ دے رہے ہوتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ انجام کو نہ سمجھنے کی وجہ سے کفر کو ایمان کا متبادل بنا کر اپنے آپ کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چار عادتیں جس کسی میں ہوں وہ خالص منافق ہے۔ اور جس میں ان چاروں میں سے ایک عادت ہو تو وہ (بھی) نفاق (پر) ہی ہے جب تک کہ اُسے چھوڑ نہ دے

1۔ جب اُسے امین بنایا جائے تو (امانت میں) خیانت کرے

2۔ بات کرے تو جھوٹ بولے

3۔ جب (کسی سے) عہد کرے تو پورا نہ کرے

4۔ اور جب (کسی سے) لڑے تو بدزبانی پر اتر آئے

آیت نمبر: 10 فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝

ترجمہ: ان کے دلوں میں کفر (ونفاق) کا مرض تھا اللہ نے اُن کا مرض اور زیادہ کر دیا اور اُن کے جھوٹ بولنے کے سبب ان کو دکھ دینے والا عذاب ہو گا۔

تشریح:

منافقین کا مرض (بیماری):

آیتِ بالا میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ منافقین کے دلوں میں کونسا مرض اور کونسی بیماری ہے؟ فرمایا اُن کے دلوں میں نفاق (یعنی دوغلے پن) کی بیماری ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اُن کے 'کفر' اور 'انکار' کی وجہ سے بڑھا دیا ہے اور وہ درحقیقت منافقت (یعنی نفاق) کے مرض میں مبتلا ہیں۔

منافقین کی سزا:

منافقین کے نفاق، کینہ پروری، جھوٹ، حسد، مسلمانوں سے بغض اور عناد کی سزا یہ بیان کی جارہی ہے کہ اللہ نے اُن کے دلوں کا مرض اور بڑھا دیا ہے اور آخرت میں اُن کے لیے اللہ تعالیٰ نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

آیت نمبر: 11-12 وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۝
اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝

ترجمہ: اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ ڈالو تو کہتے ہیں ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔ 11
دیکھو یہ بلاشبہ مفسد (فسادی) ہیں لیکن خبر نہیں رکھتے۔ 12۔

تشریح:

منافقین کی سازشیں:

ان آیاتِ مبارکہ میں منافقین کے فساد (بدامنی) کی وضاحت کی گئی ہے،

1۔ مسلمانوں کے درمیان فتنہ پھیلانا

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

2۔ نئے نئے مسلمانوں کو گمراہ کرنا

3۔ جھوٹی خبریں پھیلانا

اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ فساد نہ پھیلاؤ تو وہ کہتے ہیں ہمارا مقصد تو اصلاح کرنا اور بھائی چارہ قائم کرنا ہے ہم چاہتے ہیں کہ قریش، یہودی، اور عرب ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور بھائی چارے سے رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلامِ مقدس میں اِس بات کی وضاحت فرمادی ہے کہ یہ منافقین جھوٹے ہیں اور در حقیقت یہ لوگ فسادی ہیں لیکن یہ نہیں جانتے۔

آیت نمبر: 13-14

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۝

ترجمہ: اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جس طرح اور لوگ ایمان لے آئے تم بھی ایمان لے آؤ تو وہ کہتے ہیں بھلا جس طرح بیوقوف ایمان لے آئے ہیں اسی طرح ہم بھی ایمان لے آئیں؟ سن لو کہ یہ ہی بے وقوف ہیں، لیکن (یہ) نہیں جانتے۔13۔اور یہ لوگ جب مومنوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں اور جب اپنے شیطانوں میں جاتے ہیں تو ان سے کہتے ہیں کہ ہم (تو) تمہارے ساتھ ہیں اور مسلمانوں سے تو ہم ہنسی کیا کرتے ہیں۔

JOIN FOR MORE!!!

تشریح:

منافقانہ ذہنیت:

منافقین کی ذہنی حالت درجِ ذیل ہے

1۔ مومنوں کو بے وقوف سمجھنا

2۔ سچ بولنے والوں کو حقارت سے دیکھنا

3۔ مسلمانوں کا مذاق اڑانا

4۔ اپنے نفاق (دوغلے پن) کو عقلمندی سمجھنا

منافق کون لوگ تھے؟

منافقین اکثر یہودیوں میں سے تھے اور وہ رسول محترم ﷺ کو نہیں مانتے تھے کیوں کہ آپ ﷺ بنی اسرائیل میں سے نہیں بلکہ بنی اسماعیلؑ میں سے تھے۔ حالانکہ وہ جانتے تھے کہ آپ ﷺ سچے ہیں اور پچھلی آسمانی کتابوں میں آپ ﷺ ہی کے بارے میں بشارتیں موجود ہیں۔ جب اُن سے ایمان لانے کو کہا جاتا ہے۔ کہ اللہ اور رسول ﷺ پر ایمان لے آو جیسے اہلِ حق ایمان لائے ہیں تو کہتے کہ ہم ایسے ایمان لائیں (نعوذ باللہ) جیسے بے وقوف اور ناسمجھ لوگ ایمان لائے ہیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایمان لانے والے بے وقوف نہیں ہیں بلکہ یہ منافق خود بے وقوف، ناسمجھ، جاہل سازشی اور عنادی ہیں۔

منافقین کا دورُخا پن:

منافقین دراصل ۔۔ دوروپ والے اور دھوکے باز تھے۔ جب مسلمانوں سے ملتے تو کہتے ہم ایمان لاچکے ہیں، اور جب اپنے شیطانی دوستوں (مشرکوں اور کافروں) کے پاس جاتے تو انھیں یقین دلاتے کہ ہم تو تمھارے ساتھ ہیں۔ ہم تو صرف مذاق اڑانے اور طعنے دینے کے لیے مسلمانوں کے پاس جاتے تھے۔

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

CamScanner

آیت نمبر:16-15 اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ
وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۝

ترجمہ: ان منافقوں سے اللہ ہنسی کرتا ہے اور انھیں مہلت دیئے جاتا ہے کہ شرارت و سرکشی میں پڑے بہک رہے ہیں۔15۔
یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کو چھوڑ کر گمراہی خریدی، تو نہ تو ان کی تجارت ہی نے کچھ نفع دیا اور نہ ہی یہ ہدایت یاب ہوئے۔16

تشریح:

منافقین کو اللہ کی طرف سے ڈھیل:

سورۃ البقرۃ کی مذکورہ آیت میں منافقین کو ان کی منافقت اور دوغلے پن کی وجہ سے ڈھیل دیئے جانے کا ذکر ہے۔ بتایا جارہا ہے اللہ تعالیٰ ان سے مذاق کا معاملہ کرتا ہے اور انہیں ڈھیل دیتا ہے تاکہ ان کی سرکشی اور منافقت مزید بڑھتی رہے۔ اور آخرت میں ان کے لئے جہنم کی سخت سزا مقرر ہے۔

ہدایت کے بدلے گمراہی کا سودا:

سورۃ البقرۃ کی ان آیات میں بتایا جارہا ہے یہ منافقین وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی کو خرید لیا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی اس ہدایت کے بدلے گمراہی کا یہ سودا ان کے لئے نفع بخش نہیں رہا بلکہ وہ ہدایت جیسی عظیم نعمت سے محروم ہوگئے۔

منافقین کی اقسام اور اُن کی مثالیں

واضح ہو کہ دورِ رسالت میں منافقین کی دو قسمیں تھیں:

1۔ پہلی قسم کے منافق وہ لوگ تھے جو قطعاً اسلام کے منکر تھے اور اسلام دشمنی میں سخت تھے۔ محض فتنہ پھیلانے کے لیے مسلمانوں میں داخل ہوئے تھے۔

2۔ دوسری قسم کے منافق وہ لوگ تھے جو اسلام کے بارے میں شک و شبہ اور تردّد میں مبتلا تھے۔

آیت نمبر 17-18 مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِيْ
ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ۝ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝

ترجمہ: اُن کی مثال اُس شخص کی طرح ہے جس نے شبِ تاریک میں آگ جلائی جب آگ نے اُس کے اردگرد کی چیزیں روشن کیں تو اللہ نے ان لوگوں کی روشنی زائل کر دی اور اُن کو اندھیروں میں چھوڑ دیا کہ کچھ نہیں دیکھتے۔17۔
یہ بہرے ہیں، گونگے ہیں، اندھے ہیں کہ کسی طرح سیدھے رستے کی طرف لوٹ ہی نہیں سکتے۔18۔

تشریح:

پہلی قسم کے منافق کی مثال:

پہلی قسم کے منافقین کی مثال اس شخص جیسی ہے جو اندھیری رات میں آگ جلاتا ہے جس سے آس پاس پڑی چیزیں روشن نظر آنے لگتی ہیں اور وہ اپنی چیز لینے ہی والا ہوتا ہے کہ عین اس وقت آگ بجھ جاتی ہے اور بالکل اندھیرا چھا جاتا ہے۔ پہلی قسم کے منافقین کے ایمان کے

JOIN FOR MORE!!!
PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762
PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024

دعوے آخرت میں اس روشنی کی طرح ہوں گے جو ان کو فائدہ نہیں دے گی۔

منافقین اندھے اور بہرے:

اِس آیتِ مبارکہ میں پہلی قسم کے منافقین کے بارے میں بتایا جارہا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کو سننے سے بہرے بولنے سے گونگے اور دیکھنے سے اندھے ہیں لہٰذا وہ ہدایت کی طرف ہرگز نہیں لوٹیں گے بلکہ پہلے سے زیادہ کفر وانکار میں پڑے رہیں گے۔

آیت نمبر: 19-20

أَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَاءِ فِيهِ ظُلُمَاتٌ وَرَعْدٌ وَبَرْقٌ يَجْعَلُونَ
أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِم مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ۚ وَاللَّهُ
مُحِيطٌ بِالْكَافِرِينَ ۝ يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ ۖ كُلَّمَا
أَضَاءَ لَهُم مَّشَوْا فِيهِ ۖ وَإِذَا أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوا ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ
لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

ترجمہ: یا ان کی مثال ان کی طرح ہے کہ جو آسمان سے بارش برس رہی ہو اور اُس میں اندھیرے پر اندھیرا چھا رہا ہو اور بادل گرج رہا ہو اور بجلی کوند رہی ہو تو یہ کڑک سے ڈر کر موت کے خوف سے کانوں میں انگلیاں دے لیں اور اللہ کافروں کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔19۔ قریب ہے کہ بجلی کی چمک ان کی آنکھوں کی بصارت کو اچانک لے جائے۔ جب بجلی چمکتی ہے اور ان پر روشنی ڈالتی ہے تو اُس میں چل پڑتے ہیں اور جب اندھیرا ہو جاتا ہے تو کھڑے کے کھڑے رہ جاتے ہیں اور اگر اللہ چاہتا تو ان کے کانوں کی شنوائی (سماعت) اور آنکھوں کی بینائی دونوں کو زائل کر دیتا۔ بلاشبہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

تشریح:

دوسرے قسم کے منافقین کی مثال:

مذکورہ آیات میں منافقین کی دوسری قسم کی مثال بیان کی گئی ہے، دوسری قسم کے منافق وہ لوگ تھے جو شک، تردد اور تذبذب میں پڑے ہوئے تھے۔

جب اسلام کی حقانیت کے دلائل سامنے آتے ہیں تو اِن کے دل میں اسلام کی طرف جھکاؤ پیدا ہو جاتا ہے اور وہ اسلام کی طرف بڑھنے لگتے ہیں لیکن جب اسلامی احکام کی ذمہ داریاں اور حلال و حرام کی باتیں سامنے آتی ہیں تو وہ اپنی خود غرضی کی وجہ سے رُک جاتے ہیں، یہاں اسلام کو ایک برستی ہوئی بارش سے تشبیہ دی گئی ہے اور اس میں کفر و شرک کی خرابیوں کا جو بیان ہے اسے اندھیروں سے اور اس میں کفر و شرک پر عذاب کی جو دھمکیاں دی گئی ہیں انھیں گرج سے تشبیہ دی گئی ہے۔ جب منافقین پر ایمان کی روشنی پڑھتی ہے تو وہ چل پڑھتے ہیں اور جب خواہشات کی ظلمت بڑھتی ہے تو کھڑے کے کھڑے رہ جاتے ہیں۔

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

CamScanner

مشق

(الف) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:

1۔ درج ذیل آیات میں سے کسی بھی ایک آیت کا ترجمہ اور تشریح لکھیے:

(الف) وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝

ترجمہ: اور بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور روزِ آخر پر ایمان رکھتے ہیں حالانکہ وہ ایمان نہیں رکھتے۔8

تشریح: سورۃ البقرۃ کی مذکورہ آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے منافقین کی اصلیت (حقیقت) کو واضح کیا ہے کہ بعض لوگ اللہ پر اور آخرت پر ایمان لانے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن حقیقت میں اللہ تعالیٰ اور آخرت دونوں کو نہیں مانتے وہ منافق اپنی سوچ میں اہلِ ایمان کو دھوکہ دے رہے ہوتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ انجام کو نہ سمجھنے کی وجہ سے کفر کو ایمان کا متبادل بنا کر اپنے آپ کو دھوکہ دے رہے ہیں

(ب) فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝

ترجمہ: ان کے دلوں میں کفر (و نفاق) کا مرض تھا اللہ نے ان کا مرض اور زیادہ کر دیا اور اُن کے جھوٹ بولنے کے سبب ان کو دکھ دینے والا عذاب ہو گا۔

تشریح: منافقین کا مرض (بیماری):

آیت بالا میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ منافقین کے دلوں میں کونسا مرض اور کونسی بیماری ہے؟ فرمایا اُن کے دلوں میں نفاق (یعنی دوغلے پن) کی بیماری ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اُن کے 'کفر' اور 'انکار' کی وجہ سے بڑھا دیا ہے اور وہ منافقت کے مرض میں مبتلا ہیں۔

منافقین کی سزا:

منافقین کے نفاق، کینہ پروری، جھوٹ، حسد، مسلمانوں سے بغض اور عناد کی یہ سزا بیان کی جا رہی ہے کہ اللہ نے اُن کے دلوں کا مرض اور بڑھا دیا ہے اور آخرت میں اُن کے لیے اللہ تعالیٰ نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(ب) درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ نفاق کیا ہے؟

جواب: نفاق کے لغوی معنی:

نفاق عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں "دل میں کفر کو چھپانا اور زبان سے ایمان کو ظاہر کرنا"۔

نفاق کی اصطلاحی تعریف:

شریعت کی اصطلاح میں 'نفاق' سے مراد ہے مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لیے 'کفر کو دل میں چھپانا اور ایمان کو ظاہر کرنا' نفاق رکھنے والے شخص کو 'منافق' کہتے ہیں جس کی جمع 'منافقین' ہے۔ منافقین کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے؛

"یقیناً منافقین تو جہنم کے سب سے نیچے کے طبقے میں ہوں گے" (سورۃ النساء آیت 144)

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024

2۔ منافقین، مومنوں کا مذاق کیوں اُڑاتے تھے؟

جواب: منافقین دراصل دوروپ، دورخے اور دوغلے تھے۔ وہ اپنی مفاد پرستی خود غرضی کی وجہ سے اہل ایمان کا مذاق اُڑایا کرتے تھے۔ جب ایمان والوں سے ملتے تو اپنی جان و مال کے تحفظ اور مالِ غنیمت کے لالچ میں دکھاوے کے طور پر ایمان کا دعویٰ کرتے تھے اور جب تنہائی میں اپنے شیطانوں کے پاس جاتے تو کہتے ہم تو تمھارے ساتھ ہیں۔ اُن ایمان والوں کے ساتھ تو ہم مذاق کر رہے تھے۔

3۔ سورۃ البقرۃ کی آیات 18 سے 20 تک منافقین کے لیے دی گئی مثالوں میں سے کوئی بھی ایک مثال بیان کیجیے؟

جواب: پہلی قسم کے منافق کی مثال:

پہلی قسم کے منافقین کی مثال اس شخص جیسی ہے جو اندھیری رات میں آگ جلاتا ہے جس سے آس پاس پڑی چیزیں نظر آنے لگتی ہیں اور وہ اپنی چیز لینے ہی والا ہوتا ہے کہ عین اس وقت آگ بجھ جاتی ہے اور بالکل اندھیرا چھا جاتا ہے۔ پہلی قسم کے منافقین کے ایمان کے دعوے آخرت میں اس روشنی کی طرح ہوں گے جو ان کو فائدہ نہیں دے گی۔

منافقین اندھے اور بہرے:

اِس آیت مبارکہ میں پہلی قسم کے منافقین کے بارے میں بتایا جا رہا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کو سننے سے بہرے بولنے سے گونگے اور دیکھنے سے اندھے ہیں۔ لہٰذا وہ ہدایت کی طرف ہرگز نہیں لوٹیں گے بلکہ پہلے سے زیادہ کفر و انکار میں پڑے رہیں گے۔

(ج) درست جوابات کے سامنے (✓) کا نشان لگائیے:

1۔ ظاہر سے ایک اور باطن سے دوسری صورت رکھنے کو کہتے ہیں:

(الف) گناہ (ب) شرک (ج) کفر (د) نفاق

2۔ منافقین نے ہدایت کے بدلے خریدی:

(الف) مال اور دولت (ب) عہدہ اور رتبہ (ج) گمراہی (د) ہدایت

3۔ سورۃ البقرۃ کی آیت 18 کے مطابق یہ لوگ اندھے، بہرے اور گونگے ہیں:

(الف) فاسق (ب) منافق (ج) مشرک (د) بھلا یہ کیا لفظ ہے؟

4۔ منافق دھوکہ دینا چاہتے ہیں:

(الف) اللہ تعالیٰ کو (ب) رسول کریم ﷺ کو (ج) مومنین کو (د) مشرکین کو

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024

آیت نمبر: 21-22

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ
قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا
وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ۖ وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ
رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

ترجمہ: اے لوگو! اپنے اُس پروردگار کی عبادت کرو جس نے تم کو اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا تاکہ تم اُس کے عذاب سے بچو 21-(وہ پروردگار) جس نے تمھارے لیے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت اور آسمان سے پانی برسا کر تمھارے کھانے کے لیے انواع و اقسام کے میوے پیدا کیے۔ پس جان کر تم کسی کو اللہ کا ہمسر نہ بناؤ۔22-

تشریح:

اِن آیات میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت (رب ہونے) کا اعلان کیا جارہا ہے اور بتایا جارہا ہے وہی عبادت و بندگی کے لائق ہے کیونکہ ہمیں اور ہم سے پہلے گزرے ہوئے تمام انسانوں کو اللہ ہی نے پیدا فرمایا ہے اور وہی ہم سب کا رب اور خالق ہے۔ اِن آیاتِ مبارکہ میں باری تعالیٰ نے اپنے کچھ احسانات کا تذکرہ کرکے انسان کی توجہ اپنی بے مثل طاقت اور لازوال بادشاہی کی جانب مبذول کرائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے چند احسانات جو اِس آیت میں مذکور ہیں۔ درج ذیل ہیں:

1۔ زمین کو بچھونا بنایا:

زمین کو بچھونا بنانے سے مراد ہے کہ زمین میں وہ سب کچھ پیدا کر دیا جو انسانوں کی زندگی کے لیے ضروری ہے۔

2۔ آسمان کو چھت بنایا:

اللہ تعالیٰ اس تخلیق کا زبردست شاہکار آسمان ہے۔ یہ نہ صرف دنیا کو زینت بخشتا ہے بلکہ کائنات میں موجود خطرناک اور مہلک تابکاری کے اجسام سے بچاتا ہے۔

3۔ آسمان سے پانی برسایا:

پانی انسانی زندگی کا لازمی جز ہے، بارش کی صورت میں برسنے والا پانی تمام جانداروں کی بقا کے لیے نہایت ضروری ہے۔

4۔ انواع و اقسام کے پھل اور میوے پیدا کیے:

یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ دنیا میں قسم قسم کے پھل، سبزیاں، اناج اور دالیں پیدا کیں جو انسانی غذا کا لازمی جُز ہیں۔ اِن کے بغیر انسان صحت مند زندگی نہیں گزار سکتا۔ پس اب انسان کا یہ فرض ہے کہ جس ربِ کریم کے بے حساب احسانات ہیں صرف اُس اللہ کی عبادت کرے اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائے۔

آیت نمبر 23-24

وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ
مِّثْلِهٖ ۪ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝
فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا
النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۖ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۝

ترجمہ: اور اگر تم کو اِس کتاب (قرآن) میں جو ہم نے اپنے بندے (محمد ﷺ) پر نازل فرمائی ہے کچھ شک ہو تو اِسی طرح کی ایک سورت تم بھی بنالاؤ اور اللہ کے سوا جو تمھارے مددگار ہوں ان کو بھی بلالو اگر تم سچے ہو۔23۔ پھر اگر تم ایسا نہ کر سکو اور ہرگز نہیں کر سکو گے تو اُس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے اور جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے-24

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

CamScanner

تشریح:

مخالفین قرآن کو مقابلے کی دعوت:

مذکورہ آیت مبارکہ میں قرآن مجید کی سچائی (صداقت) کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے عرب کے مشرکین و کفار کے اس الزام کا جواب دیا ہے کہ نعوذ باللہ ۔۔ یہ قرآن مجید حضرت محمد ﷺ نے خود بنایا ہے۔ کفار و مشرکین عرب کو مقابلے کی دعوت دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے چیلنج دیا ہے کہ اگر اس طرح کا کوئی کلام انسان بنا سکتا ہے تو تم عربی زبان و ادب کے ماہر ہو، شاعر و خطیب ہو۔ تم اس قرآن جیسی ایک سورت ہی بنا لاؤ۔

مخالفین قرآن کی بے بسی:

قرآن مجید کے اس چیلنج کو سننے کے بعد عرب کے شاعروں، ادیبوں اور خطیبوں کی محفل میں سناٹا طاری ہو گیا وہ عاجز و بے بس ہو گئے اور قرآن کے چیلنج کا جواب نہ دے سکے۔

مخالفین قرآن کے لیے عذاب کی وعید:

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے مشرکو! اے کافرو (شاعرو!، ادیبو!، خطیبو!) تم قرآن مجید کے مقابلے میں ایک بھی سورت نہ بنا سکے اور آئندہ بنا بھی نہ سکو گے تو پھر دوزخ کی اُس آگ سے بچو (ڈرو) جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔

JOIN FOR MORE!!!

آیت نمبر 25:

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ۭ وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

ترجمہ: اور جو لوگ ایمان لائے ہیں اور نیک عمل کرتے رہے اُن کو خوشخبری دے دو کہ اُن کے لیے ایسے باغ ہیں کہ جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی جب انھیں اُن میں سے کسی قسم کا میوہ کھانے کو دیا جائے گا، تو وہ کہیں گے "یہ تو وہی ہے جو ہم کو پہلے دیا گیا تھا" اور ان کو ایک دوسرے سے ہم شکل میوے دیے جائیں گے وہاں اُن کے لیے پاک بیویاں ہوں گی اور وہ بہشت میں ہمیشہ رہیں گے 25۔

تشریح:

اِس آیت مبارکہ میں مومنین کے اعمالِ صالحہ کے اجر و ثواب کا بیان ہے۔ کفار کے مقابلے میں وہ جماعت جنہوں نے قرآن مجید کو سچا مانا اور اُس کے مطابق نیک اعمال کیے اُن کے لیے قرآن خوشخبری سناتا ہے کہ؛

1۔ جنت کے باغات:

اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لیے جنّت میں نہایت دلنشین اور خوبصورت باغات تیار کر رکھے ہیں جن کی خوبصورتی کا تصور بھی محال ہے۔ ایسے باغات کے نیچے نہریں بہہ رہی ہونگی۔ قسم قسم کے پھلوں اور میووں کے درخت ہونگے۔ جنّتیوں کی مہمانی اُن انواع اقسام کے پھلوں سے کی جائے گی تو وہ اُن کو دنیا میں ملنے والے پھلوں کی طرح سمجھیں گے اور کہیں گے کہ یہ پھل تو ہمیں پہلے بھی دیا گیا تھا لیکن جب اُس کا ذائقہ، خوشبو اور لذت سے آشنا ہوں گے تو خوشگوار حیرت میں مبتلا ہو جائیں گے۔

2۔ پاکیزہ بیویاں:

جنّت کے انعامات میں ایک انعام پاکیزہ بیویاں بھی ہیں۔ ایسی خوبصورت ہوں گی کہ آج تک کسی انسان نے نہ اُن کو دیکھا نہ ایسا حسن و جمال تصور میں لا سکا۔ خوب صورت لباس اور زینت سے آراستہ ہوں گی۔

CamScanner

3۔ جنّت میں دائمی قیام:

جنّتی جنّت میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اُنھیں وہاں نہ موت آئے گی نہ کوئی غم ہو گا نہ دکھ تکلیف اُٹھائیں گے۔

آیت نمبر: 26

إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي أَنْ يَضْرِبَ مَثَلًا مَا بَعُوضَةً
فَمَا فَوْقَهَا ۚ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ
رَبِّهِمْ ۖ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَيَقُولُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَٰذَا
مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا ۚ وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ ۝

ترجمہ: اللہ اس بات سے عار نہیں کرتا کہ مچھر یا اس سے بھی کمزور کسی چیز کی مثال فرمائے۔ اور جو مومن ہیں وہ یقین کرتے ہیں کہ وہ ان کے پروردگار کی طرف سے سچ ہے اور جو کافر ہیں وہ کہتے ہیں کہ اِس مثال سے اللہ کی مراد ہی کیا ہے؟ اِس سے اللہ بہتوں کو گمراہ کرتا ہے اور بہتوں کو ہدایت بخشتا ہے اور گمراہ بھی کرتا ہے، تو نافرمانوں ہی کو۔

تشریح:

کافروں اور مشرکوں کا ایک اور اعتراض:

جب یہ ثابت ہو گیا کہ قرآنِ کریم تو معجزہ ہے، مشرکین و کفار نے اعتراض ایک دوسرا طریقہ اختیار کیا اور کہنے لگے کہ یہ قرآن کیسی کتاب ہے اس میں تو انتہائی معمولی اور حقیر چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے اور ان کی مثالیں بھی دی گئی ہیں۔

کفارِ مشرکین کے اعتراض کا جواب:

اس اعتراض کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کسی بات کی وضاحت اور کسی حقیقت کو سمجھانے کے لیے چھوٹی چھوٹی اور حقیر چیزوں کی مثال پیش کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو بڑی سے بڑی مخلوق مثلاً ہاتھی، اونٹ، اور شیر کا بھی ذکر کیا ہے۔ اور اسی طرح چھوٹی چھوٹی مخلوق مثلاً چیونٹی مکھی، مچھر وغیرہ کا بھی ذکر کیا ہے۔ ان مثالوں کا مقصد محض کسی حقیقت کو زیادہ قابلِ فہم بنانا ہوتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ وہ اپنی حکمت کے تحت جس مخلوق کا چاہے تذکرہ اپنے کلام مقدس کر دے۔ ساری مخلوق اللہ کی ہے۔ وہ تو ذرہ ذرہ کا خالق و مالک ہے۔

آیت نمبر: 27

الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ
وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ
أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝

ترجمہ: وہ جو اللہ کے اقرار کو مضبوط کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور جس چیز یعنی رشتہ قرابت کے جوڑے رکھنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اس کو قطع کئے ڈالتے ہیں اور زمین میں خرابی کرتے ہیں یہ ہی لوگ نقصان اُٹھانے والے ہیں۔ 27۔

تشریح:

کافروں کی بداعمالیاں:

مذکورہ بالا آیت میں اللہ تعالیٰ نے کافروں کی بداعمالیوں کا ذکر کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ کافر اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی عبادت و بندگی کے عہد کو توڑتے ہیں۔ اور قرابت کے رشتے جن کو اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے ان قرابت کے رشتوں کو توڑتے ہیں۔ اللہ کی زمین میں بدامنی پھیلاتے ہیں۔

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE
CamScanner

کافروں کا انجام:

کافر لوگ اللہ کی زمین میں کفر کرتے ہیں، فساد، اور بد امنی پھیلاتے ہیں، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان کا انجام یہ بیان کیا ہے یہ لوگ خسارہ یعنی نقصان اٹھانے والوں میں سے ہیں۔

آیت نمبر 28-29

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

ترجمہ: (کافرو!) تم اللہ سے کیوں کر منکر ہو سکتے ہو جس حال میں کہ تم بے جان تھے تو اُس نے تم کو جان بخشی پھر وہی تم کو مارتا ہے پھر وہی تم کو زندہ کرے گا پھر تم اُسی کی طرف لوٹ جاؤ گے۔28۔ وہی تو ہے جس نے سب چیزیں جو زمین میں ہیں تمھارے لیے پیدا کیں۔ پھر آسمانوں کی طرف متوجہ ہوا تو اِن کو ٹھیک ٹھیک سات آسمان بنا دیا اور وہ ہر چیز سے خبر دار ہے۔29۔

تشریح:

اللہ تعالیٰ کے وجود برحق کے دلائل:

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے وجود برحق کے دلائل پیش کرتے ہوئے، کافروں کو حیران کن انداز میں خطاب کیا ہے۔ تم اللہ کے وجود کا کیسے انکار کرتے ہو۔ اللہ تو وہ ہے جس نے تمھیں عدم سے وجود بخشا، اور پھر وہی موت دے گا۔ پھر وہی دوبارہ زندہ کرے گا۔ اور تم سب کو اس کے سامنے حساب و کتاب کے لئے پیش ہونا ہے، تم آخر اس خالق و مالک کا انکار کیوں کرتے ہو۔ وہی اللہ ہے جس نے تمھارے لئے زمین کی تمام نعمتیں پیدا کیں، اور سات آسمان تہ بر تہ بنائے۔ اور اللہ ہی کی ذات ہے جو ہر چیز کو بخوبی جانتا ہے۔ تو تم اس مہربان ذات کے وجود کا انکار کیسے کرتے ہو؟

اِن دو آیات میں وجود باری تعالیٰ کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ کافروں کو مخاطب کر کے فرمایا گیا ہے کہ تم اُس رب کی بندگی سے کیسے انکار کر سکتے ہو جس نے تم کو عدم سے وجود بخشا (یعنی پیدا کیا)؟ پھر وہ ہی تمھیں موت دے گا پھر دوبارہ تمھیں زندہ کرے گا۔ اُس اللہ کے انکاری ہو جس نے تمھارے لیے زمین کی تمام نعمتیں پیدا کیں اور ساتوں آسمان بنائے۔ جو سب کچھ جانتا ہے تو اس کفر کے انجام سے بچو جو جہنم کا دردناک عذاب ہے۔

JOIN FOR MORE!!!

مشق

(الف) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:

1۔ درج ذیل آیات میں سے کسی بھی ایک آیت کا ترجمہ اور تشریح لکھیے

(الف)

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ

جواب: ترجمہ: اے لوگو! اپنے اُس پروردگار کی عبادت کرو جس نے تم کو اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا تاکہ تم اُس کے عذاب سے بچو۔21۔

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE
CamScanner

تشریح: ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت (رب ہونے) کا اعلان کیا جارہا ہے اور بتایا جارہا ہے وہی عبادت و بندگی کے لائق ہے کیونکہ ہمیں اور ہم سے پہلے گزرے ہوئے تمام انسانوں کو اللہ ہی نے پیدا فرمایا ہے اور وہی ہم سب کا رب اور خالق ہے۔

(ب) وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

جواب: اور اگر تم کو اِس کتاب (قرآن) میں جو ہم نے اپنے بندے (محمد ﷺ) پر نازل فرمائی ہے کچھ شک ہو تو اسی طرح کی ایک سورت تم بھی بنالاؤ اور اللہ کے سوا جو تمھارے مدد گار ہوں ان کو بھی بلالو اگر تم سچے ہو۔23

تشریح: مخالفین قرآن کو مقابلے کی دعوت:

مذکورہ آیتِ مبارکہ میں قرآن مجید کی سچائی (صداقت) کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے عرب کے مشرکین و کفار کے اِس الزام کا جواب دیا ہے کہ نعوذ باللہ۔۔یہ قرآن مجید حضرت محمد ﷺ نے خود بنایا ہے۔ کفار و مشرکین عرب کو مقابلے کی دعوت دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے چیلنج دیا ہے کہ اگر اس طرح کا کوئی کلام انسان بنا سکتا ہے تو تم عربی زبان و ادب کے ماہر ہو، شاعر و خطیب ہو۔۔تم اس قرآن جیسی ایک سورت ہی بنالاؤ۔

(ب) درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے

1۔ اللہ تعالیٰ نے مچھر کی مثال کے متعلق کیا فرمایا ہے؟

جواب: مچھر کی حقیقت اور مثال: سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 26 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا "کسی حق بات کو سمجھانے کے لیے اللہ تعالیٰ مچھر یا اُس بھی حقیر تر مخلوق کی مثال دینے سے نہیں شرماتا ہے" کیونکہ تمام مخلوقات کا خالق اللہ ہی ہے لہٰذا کسی بھی حقیر سے حقیر مخلوق کی مثال پیش کرنا اللہ تعالیٰ کے لیے کسی بھی قسم کی کوئی ندامت، شرمندگی اور عار کی بات نہیں۔ عربی زبان میں مچھر کو "بعوض" اور اس کی مادہ کو "بعوضۃ" کہتے ہیں۔ قرآن کریم اللہ تعالیٰ نے مچھر کے لئے "بعوضۃ" کا لفظ استعمال فرمایا ہے یہ مؤنث ہے۔ واضح ہو کہ مچھر کی تین ہزار پانچ سو اقسام ہیں ان تمام اقسام میں صرف مادہ مچھر ہی انسانوں کا خون چوستی ہے جب کہ نر مچھر پودوں اور پھلوں کا رس چوستا ہے۔ گو کہ سائنس نے بہت ترقی کر لی ہے مگر مچھر جیسی حقیر مخلوق کی وجہ سے پھیلنے والے وبائی امراض (ملیریا، ڈنگی وغیرہ) پر قابو نہیں پایا جا سکا ہے، جو ہر سال ہزاروں اموات کا سبب بنتے ہیں۔

2۔ جنت میں مومنین، میوہ جات کے بارے میں کیا کہیں گے؟

جواب:

1۔ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لیے جنّت میں نہایت دلنشین اور خوبصورت باغات تیار کر رکھے ہیں۔

2۔ ایسے باغات کے نیچے نہریں بہہ رہی ہونگی قسم قسم کے پھلوں اور میووں کے درخت ہونگے۔

3۔ جنّتیوں کی مہمان نوازی انواع اقسام کے پھلوں سے کی جائے گی۔

4۔ جب یہ پھل اُن کے سامنے پیش کئے جائیں گے تو وہ اُن کو دیکھ کر کہیں گے کہ یہ تو ہمیں پہلے بھی دیے گئے تھے، لیکن جب اُس کا ذائقہ، خوشبو اور لذت سے آشنا ہوں گے تو خوشگوار حیرت میں مبتلا ہو جائیں گے۔

3۔ سورۃ البقرۃ کی آیات 28 میں انسان کی دو اموات اور زندگیوں سے کیا مراد ہے؟

جواب: دو موت اور دو زندگیاں:

JOIN FOR MORE!!!
PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762
PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE
CamScanner

دو موت:

پہلی موت: سے مراد انسان کی ولادت یعنی پیدائش سے پہلے کا وقت ہے جب انسان دنیا میں نہیں آیا تھا اس وقت گویا وہ مردہ حالت میں تھا یعنی اسکی دنیوی زندگی شروع نہیں ہوئی تھی۔

دوسری موت: سے مراد وہ موت ہے جو دنیوی زندگی کے آخر میں آتی ہے جس کو ہم موت، انتقال یا وفات سے تعبیر کرتے ہیں۔

دو زندگیاں:

پہلی زندگی: پہلی زندگی سے مراد دنیا کی زندگی ہے جو پیدائش سے شروع ہوتی ہے اور موت پر ختم ہوتی ہے۔

دوسری زندگی: دوسری زندگی سے مراد آخرت کی دائمی زندگی ہے جو ختم ہونے والی نہیں ہوگی۔

(ج) درست جوابات کے سامنے (✓) کا نشان لگائیے:

1۔ جہنم کا ایندھن ہوں گے:

(الف) کوئلہ (ب) لکڑی (ج) پتھر (د) انسان

2۔ جنت میں رہنے کی مدت ہے:

(الف) عارضی (ب) ایک صدی (ج) پچاس سال (د) ہمیشہ

3۔ قرآن مجید کی سورت پیش کرنے کا چیلنج نہیں دیا گیا:

(الف) اہل مکہ کو (ب) یہودیوں کو (ج) عیسائیوں کو (د) کافروں کو

4۔ سورۃ البقرۃ کی آیت 27 میں نقصان والے ان کو کہا گیا ہے:

(الف) خیانت کرنے والے (ب) جھوٹ بولنے والے

(ج) وعدہ توڑنے والے (د) ظلم کرنے والے

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ۭ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاۗءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۭ قَالَ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

آیت نمبر: 30

ترجمہ: اور وہ وقت یاد کرنے کے قابل ہے جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں اپنا نائب (خلیفہ بنانے والا ہوں)، انھوں نے کہا، کیا تو ایسے شخص کو نائب بنانا چاہتا ہے جو خرابیاں (پیدا) کرے اور کشت و خون کرے۔ اور ہم تیری تعریف کے ساتھ تسبیح و تقدیس کرتے رہتے ہیں، اللہ نے فرمایا میں وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے 30

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE
CamScanner

تشریح:

انسان کی عظمت و خلافت:

اس آیت مبارکہ میں بنی نوع انسان کی پیدائش، عظمت اور اُس کی زمین میں خلافت کو بیان کیا گیا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو پیدا فرمایا تو فرشتوں کو خبر دی کہ میں زمین پر اپنا نائب بنانا چاہتا ہوں (فرشتے غلطی سے پاک معصوم مخلوق ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے ہر حکم پر بلا پس و پیش عمل کرتے ہیں ہر وقت اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرتے رہتے ہیں) تو فرشتوں نے کہا کہ اے ہمارے ربّ آپ ایسی مخلوق پیدا کرنا چاہتے ہیں جو زمین میں انتشار پیدا کرے گی اور خون خرابہ کرے گی ہم (فرشتے) تو ہر وقت آپ کی تسبیح اور پاکیزگی بیان کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ چونکہ ہر شے کا احاطہ کئے ہوئے ہیں اور ہر بات کا علم رکھتے ہیں اس لیے ارشاد فرمایا کہ جو باتیں میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔ میرا اس مخلوق کو پیدا کرنے کا کیا مقصد ہے یہ میرے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔

آیت نمبر: 31-32-33

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ ۙ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِيْ
بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ
لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ قَالَ يٰٓاٰدَمُ
اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ
اِنِّىْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ
تَكْتُمُوْنَ ۝

JOIN FOR MORE!!!

ترجمہ: اور اس نے آدم کو سب چیزوں کے نام سکھائے پھر ان کو فرشتوں کے سامنے (پیش) کیا اور (اُن سے) فرمایا؛ اگر تم سچے ہو تو مجھے ان کے نام بتاؤ۔31۔ انھوں نے کہا تو پاک ہے ہمیں تو اتنا علم تو نے ہمیں بخشا ہے اس کے سوا ہم کچھ معلوم نہیں بے شک تو دانا ہے حکمت والا ہے۔32۔ تب اللہ نے آدم کو حکم دیا کہ؛ آدم! تم اُن کو ان چیزوں کے نام بتاؤ سو جب اُنھوں نے ان کو ان کے نام بتائے تو فرشتوں سے فرمایا کہ میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں آسمانوں اور زمین کی سب پوشیدہ باتیں جانتا ہوں اور جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو پوشیدہ کرتے ہو سب مجھ کو معلوم ہے۔33۔

تشریح:

علم الاسماء اور حضرت آدمؑ:

مذکورہ آیت میں بتایا جا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو "علم الاسماء" یعنی تمام چیزوں کے ناموں کا علم عطا فرما کر فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور حکم دیا کہ اگر تم سچے ہو تو اِن چیزوں کے نام بتاؤ۔

فرشتوں کا اعترافِ عجز:

باری تعالیٰ کا یہ ارشاد سُن کر فرشتوں نے فوراً ہی اپنی عاجزی کا اظہار کیا اور کہا کہ اے ربّ تو پاک (سبحان) ہے جو علم تو نے دیا ہے اُس کے سوا ہمارے پاس کوئی علم نہیں یقیناً اے اللہ آپ اپنے فیصلوں کو اور حکمتوں کو بہتر جانتے ہیں پھر حضرت آدم علیہ السلام کو حکم ہوا کہ اِن کو اُن چیزوں کے نام بتاؤ، حضرت آدم نے تمام نام اللہ کے حکم سے صحیح صحیح بتا دیے تو اللہ تعالیٰ نے اپنی حجت قائم کرتے ہوئے فرمایا؛ کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں ہی زمینوں اور آسمانوں کے رازوں کو جانتا ہوں اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ چھپاتے ہو اسے بھی جانتا ہوں۔

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

آیت نمبر:34

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ
اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ۡ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝

ترجمہ: اور جب ہم نے فرشتوں سے حکم دیا کہ؛ آدم کے آگے سجدہ کرو تو وہ سب سجدے میں گر پڑے مگر شیطان نے انکار کیا اور غرور میں آکر کافر بن گیا۔34۔

تشریح:

شیطان کا تکبر اور سجدے سے انکار:

شیطان کا اصل نام ابلیس ہے۔ شیطان کا تعلق جنّات کی قوم سے ہے۔ یہ نہایت عبادت گزار ہونے کی وجہ سے فرشتوں کے گروہ کے ساتھ عبادت کرتا تھا یہ ہی بات اُس کے تکبر کی بنیاد بنی۔

حضرت آدم کو سجدۂ تعظیم:

اِس آیتِ مبارکہ میں اُس وقت کا بیان فرمایا گیا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حضرت آدم کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تو وہ سب سجدے میں گر پڑے مگر شیطان (ابلیس) نے انکار کیا۔ اُس کو اپنے عبادت گزار ہونے کا گھمنڈ تھا۔ وہ اِس تکبر میں مبتلا تھا کہ مجھ سے زیادہ افضل کوئی مخلوق نہیں ہو سکتی۔ اِس انکار کی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کا شکار ہوا اور کافر بن گیا۔

آیت نمبر:35

وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ
وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۪ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ
الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

ترجمہ: اور ہم نے کہا کہ اے آدم تم اور تمہاری بیوی بہشت میں رہو، اور جہاں سے چاہو بے روک ٹوک کھاؤ پیو لیکن اس درخت کے پاس نہ جانا نہیں تو ظالم ہو جاؤ گے۔35۔

تشریح:

حضرت آدمؑ اور حضرت حوا کا جنت میں قیام:

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی رفاقت کے لیے حضرت بی بی حوا کو تخلیق فرمایا اور اُن دونوں کو جنّت کے عالیشان اور بابرکت مقام پر رہائش عطا فرمائی، فرمایا جو چاہو کھاؤ اور جہاں چاہو رہو، لیکن اس درخت کے قریب تک نہ جانا۔ نہیں تو تم ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔

فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا

آیت نمبر:36

فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۪ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ
عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِى الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝

ترجمہ: پھر شیطان نے ان دونوں کو پھسلا دیا۔ اُن کو جنت سے نکلوا دیا۔ تب ہم نے حکم دیا کہ بہشت سے چلے جاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو گے اور تمہارے لیے زمین میں ایک وقت تک ٹھکانہ اور معاش مقرر کر دیا گیا ہے۔36۔

تشریح:

حضرت آدمؑ اور حوا کو زمین پر اُترنے کا حکم:

شیطان حضرت آدمؑ سے شدید عناد رکھتا تھا کیونکہ اُن کو سجدہ نہ کرنے پر وہ اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتوں کی جماعت سے نکال دیا گیا تھا۔ اُس نے حضرت آدم سے بدلہ لینے کے لیے ایک چال چلی اور جھوٹی قسمیں کھا کر اُن کو اُس درخت کا پھل کھانے کی طرف راغب کیا جو اللہ تعالیٰ

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

نے ممنوع فرمایا تھا۔ شیطان کی اس سازش نے کام کر دکھایا اور حضرت آدم اور بی بی حوا نے ممنوعہ درخت کا پھل کھالیا، اللہ تعالیٰ نے جس پر انھیں جنت سے نکال کر نیچے زمین پر بھیج دیا اور انھیں بتایا گیا کہ اب تمھارا ٹھکانہ زمین پر ہے اور تم میں سے بعض ایک دوسرے کے دشمن ہوگے اور زمین پر تمھارا قیام کچھ عرصہ ہوگا پھر تمھیں میری طرف لوٹنا ہے۔

آیت نمبر: 37 فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝

ترجمہ: پھر آدم نے اپنے پروردگار سے (توبہ کے) کچھ کلمات سیکھے اور معافی مانگی تو اُس نے اُن کا قصور معاف کر دیا۔ بیشک وہ معاف کرنے والا ہے بڑا مہربان ہے۔37۔

تشریح:

حضرت آدمؑ کو کلماتِ دعا کی تلقین:

اِس آیت میں کہا گیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام اپنے رب کی حمد و ثناء کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں کچھ کلمات سکھائے پھر ان کی توبہ قبول فرمائی اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی خطائیں معاف کرنے والا اور بے حد رحم کرنے والا ہے۔

آیت نمبر: 38-39 قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

ترجمہ: ہم نے فرمایا کہ تم سب یہاں سے اُتر جاؤ جب تمھارے پاس میری طرف سے ہدایت پہنچے تو اُس کی پیروی کرنا جنھوں نے میری ہدایت کی پیروی کی اُن کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے 38 اور جنھوں نے اس کو قبول نہ کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ دوزخ میں جانے والے ہیں اور وہ ہمیشہ اِس میں رہیں گے۔39۔

تشریح:

آسمانی ہدایت بھیجے جانے کا وعدہ:

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا کہ اب تم سب زمین پر جاؤ اور اپنی زندگی بسر کرو لیکن جب ہماری طرف سے کسی پیغمبر کے ذریعے ہدایت کا پیغام پہنچے تو اسے اختیار کر لینا، کیونکہ جو میری ہدایت کو قبول کرے گا تو پھر انہیں کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

منکرین ہدایت کا انجام:

لیکن جو میری آیات کو جھٹلائیں گے تو ایسے لوگ دوزخیوں میں شامل ہوں گے اور وہ اس عذاب میں ہمیشہ رہیں گے۔

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024

مشق

(الف) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:

1۔ درج ذیل آیات میں سے کسی بھی ایک آیت کا ترجمہ اور تشریح لکھیے

(الف) وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِيْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

جواب: ترجمہ: اور اُس نے آدم کو سب چیزوں کے نام سکھائے پھر ان کو فرشتوں کے سامنے (پیش) کیا اور (اُن سے) فرمایا: اگر تم سچے ہو تو مجھے اِن کے نام بتاؤ۔ 31۔

تشریح: فرشتوں کے سوال پر اللہ تعالیٰ نے اُن پر حقیقت واضح فرمانے کے لیے ایک امتحان کا اہتمام کیا۔ حضرت آدم کو تمام چیزوں کے ناموں کا علم دیا اور پھر فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور حکم دیا کہ اِن چیزوں کے نام بتاؤ اگر تم سچے ہو۔ فرشتوں نے عاجزی کا اظہار کیا اور کہا اے ہمارے ربّ جتنا علم ہمیں آپ نے دیا ہے ہم اس کے سوا کچھ نہیں جانتے

(ب) وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ۫ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝

جواب: ترجمہ: اور جب ہم نے فرشتوں سے حکم دیا کہ آدم کے آگے سجدہ کرو تو وہ سب سجدے میں گر پڑے مگر شیطان نے انکار کیا اور غرور میں آکر کافر بن گیا۔ 34۔

تشریح: شیطان کا تکبر اور سجدے سے انکار:

شیطان کا اصل نام ابلیس ہے۔ شیطان کا تعلق جنّات کی قوم سے ہے۔ یہ نہایت عبادت گزار ہونے کی وجہ سے فرشتوں کے گروہ کے ساتھ عبادت کرتا تھا، یہی بات اُس کے تکبر کی بنیاد بنی۔

حضرت آدم کو سجدۂ تعظیم:

اس آیت مبارکہ میں اُس وقت کا بیان فرمایا گیا ہے جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حضرت آدم کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تو وہ سب سجدے میں گر پڑے مگر شیطان (ابلیس) نے انکار کیا۔ اُس کو اپنے عبادت گزار ہونے کا گھمنڈ تھا۔ وہ اِس تکبر میں مبتلا تھا کہ مجھ سے زیادہ افضل کوئی مخلوق نہیں ہو سکتی۔ اِس انکار کی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کا شکار ہوا اور کافر بن گیا۔

(ب) درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے

1۔ سورۃ البقرۃ کی روشنی میں حضرت آدم علیہ السلام اور ابلیس کے واقعے کو مختصر آبیان کریں۔

جواب: حضرت آدمؑ اور حضرت حواؑ کا جنت میں قیام:

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی رفاقت کے لیے حضرت بی بی حوّا کو تخلیق فرمایا اور اُن دونوں کو جنّت کے عالیشان اور بابرکت مقام پر رہائش عطا فرمائی، فرمایا جو چاہو کھاؤ اور جہاں چاہو رہو، لیکن اس درخت کے قریب تک نہ جانا نہیں تو تم ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔

ابلیس کا عناد:

شیطان حضرت آدم سے شدید عناد رکھتا تھا کیونکہ اُن کو سجدہ نہ کرنے پر وہ اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتوں کی جماعت سے نکال دیا گیا تھا۔ اُس نے حضرت آدم سے بدلہ لینے کے لیے ایک چال چلی اور جھوٹی قسمیں کھا کر اُن کو اُس درخت کا پھل کھانے کی طرف راغب کیا جو اللہ تعالیٰ

JOIN FOR MORE!!!
PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762
PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE
CamScanner

نے ممنوع فرمایا تھا۔ شیطان کی اس سازش نے کام کر دکھایا اور حضرت آدم اور بی بی حوا نے ممنوعہ درخت کا پھل کھالیا، اس پر اللہ تعالیٰ نے اُن کو جنّت سے نکال کر نیچے زمین پر بھیج دیا اور انھیں بتایا گیا کہ اب تمھارا ٹھکانہ زمین پر ہے اور تم میں سے بعض ایک دوسرے کے دشمن ہو اور زمین پر تمھارا قیام کچھ عرصہ ہو گا پھر تمھیں میری طرف لوٹنا ہے۔

2۔ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش پر فرشتوں نے کس بنیاد پر سوال کیا؟

جواب: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو تخلیق کرنے کا ارادہ فرمایا تو فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔ فرشتوں نے کہا کہ اے ہمارے پروردگار آپ ایسی مخلوق پیدا کر رہے ہیں جو زمین میں فساد برپا کرے گی اور خون بہائے گی؟ دراصل فرشتوں کے اس سوال کا مقصد (نعوذ باللہ) کوئی اعتراض کرنا نہیں تھا بلکہ انسان کی تخلیق کی حکمت کو جاننا تھا۔ واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ نے انسان سے پہلے جنّات کو تخلیق فرمایا تھا اور جنّات نے آپس میں لڑ لڑ کر ایک دوسرے کو ختم کر ڈالا تھا۔ فرشتوں نے سوچا کہ شاید انسان کا بھی یہی انجام ہو گا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرمایا کہ میں (حقیقت) جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ اور وہ حقیقت یہ ہے کہ انسانوں میں صرف فساد کرنے والے ہی نہیں ہوں گے بلکہ ان میں انبیآء، رُسُل، صدیقین، شہداء اور صالحین بھی ہوں گے۔

3۔ ابلیس نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کیوں نہیں کیا؟

جواب: حضرت آدم کو سجدۂ تعظیم:

جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حضرت آدم کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تو وہ سب سجدے میں گر پڑے مگر شیطان (ابلیس) نے انکار کیا۔ اس کو اپنے عبادت گزار ہونے کا گھمنڈ تھا۔ وہ اس تکبر اور حسد میں مبتلا تھا کہ مجھ سے زیادہ افضل کوئی مخلوق نہیں لہٰذا اس نے حضرت آدمؑ کو سجدہ کرنے سے انکار کیا۔ اللہ تعالیٰ کے غضب کا شکار ہوا اور کافر بن گیا۔

(ج) درست جوابات کے سامنے ( ) کا نشان لگائیے:

1۔ حضرت آدم علیہ السلام کو نام سکھائے:

(الف) آسمانوں کے (ب) زمینوں کے (ج) تمام چیزوں کے (د) میوہ جات

2۔ حضرت آدم علیہ السلام کے لیے سجدہ کرنے کا حکم ملا:

(الف) تمام مخلوق کو (ب) فرشتوں کو (ج) جنّات کو (د) حیوانات کو

3۔ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام کو روکا گیا:

(الف) جنّت کے باغوں میں جانے سے (ب) دنیا کی نعمتیں کھانے سے

(ج) ایک درخت کے قریب جانے سے (د) ہر قسم کی غذا کھانے سے

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

PRACTICAL CENTRE

CLASS-XI

JOIN FOR MORE!!!

اسلامیات (لازمی)

سیٹ نمبر-۳

باب اول: القرآن الکریم (ب)

سورۃ الانفال حصہ اول (آیت نمبر ۱ تا ۴۰) ترجمہ وتشریح

اہم نوٹ:

عزیز طلبا وطالبات! آپ کے اسلامیات کے نوٹس میں آیاتِ قرآنیہ اور احادیث مبارکہ شامل ہیں:
لہٰذا یہ آپ کا دینی فریضہ ہے کہ آپ حتی الامکان ان کا احترام کریں!

2023-24

info@practicalcentre.edu.pk

021-34976530
021-34812547
021-34984762

B-14, Block-1,
Gulshan-e-Iqbal, Karachi.

www.practicalcentre.edu.pk

CamScanner

فہرست

عنوانات

باب اوّل: القرآن الکریم (ب)

سورۃ الانفال (حصّہ اوّل) (آیت 1 تا 44)

ترجمہ و تشریح

- سورۃ الانفال کا تعارف (مختصر)
- سورۃ الانفال کی وجہ تسمیہ
- سورۃ الانفال کے احکامات کا خلاصہ
- سورۃ الانفال کی فضیلت
- سورۃ الانفال رکوع نمبر 1 (آیات 1-10)
- مشق: (تفصیلی اور مختصر سوالات کے جوابات، کثیر الانتخابی سوالات)
- سورۃ الانفال رکوع نمبر 2 (آیات 11-19)
- مشق: (تفصیلی اور مختصر سوالات کے جوابات، کثیر الانتخابی سوالات)
- سورۃ الانفال رکوع نمبر 3 (آیات 20-28)
- مشق: (تفصیلی اور مختصر سوالات کے جوابات، کثیر الانتخابی سوالات)
- سورۃ الانفال رکوع نمبر 4 (آیات 29-38)
- مشق: (تفصیلی اور مختصر سوالات کے جوابات، کثیر الانتخابی سوالات)
- سورۃ الانفال رکوع نمبر 5 (آیات 38-44)
- مشق: (تفصیلی اور مختصر سوالات کے جوابات، کثیر الانتخابی سوالات)

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE

B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

PRACTICAL CENTRE ⊡ SESSION 2023-2024 ⊡ PRACTICAL CENTRE ⊡ SESSION 2023-2024 ⊡ PRACTICAL CENTRE ⊡

CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الانفال

(ب)

سورۃ الانفال (مکمل)

☆سورۃ الانفال کا تعارف مختصر انداز میں:

اس سورہ مبارکہ کا نام ۔۔سورۃ الانفال۔۔ہے۔سورۃ الانفال قرآن کریم کی ترتیب کے اعتبار سے آٹھویں سورت ہے

☆آیات کی تعداد: سورہ الانفال 75 آیات پر مشتمل ہے

☆رکوع کی تعداد: سورۃ الانفال میں رکوع کی تعداد 10 ہے۔

☆مقام نزول: مدینہ منورہ

☆وجہ تسمیہ (نام رکھنے کی وجہ)

اِس سورۃ کی ابتداء میں لفظ 'الانفال' استعمال ہوا ہے جس کی وجہ سے اس سورت کا نام 'الانفال' رکھا گیا ہے یہ سورہ مبارکہ مدینہ منورہ میں 2 ہجری میں جنگ بدر کے موقع پر نازل ہوئی۔

غزوہ بدر (حق و باطل کا پہلا معرکہ):

غزوہ بدر کے دو نام ہیں: 1۔یوم الفرقان۔2۔غزوہ بدر الکبریٰ، بدر القتال

تاریخ: غزوہ بدر 17 رمضان المبارک بروز جمعہ، سن 2 ہجری مطابق 13 مارچ، سن 623 عیسوی۔

غزوہ بدر کا پس منظر:

رمضان 2 ہجری میں ابوسفیان کا تجارتی قافلہ شام سے واپس مکّہ کی جانب آرہا تھا۔خاتم النّبیین حضرت محمد رّسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ابوسفیان کے قافلے کو روکنے کے لئے 313 صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے، جن میں سے 82 مہاجرین اور 231 انصار تھے۔ابوسفیان کو جب مسلمانوں کی آمد کا علم ہو تو اُس نے ایک تیز رو قاصد 'ضمضم ابنِ عمرو غفاری' کو مکّہ روانہ کیا اس نے مکّہ میں جاکر اعلان کیا کہ تمھارا قافلہ خطرے میں ہے اُس کی حفاظت کرو چنانچہ مکّے کا ایک ایک فرد قافلے کی حفاظت کے لیے آمادہ ہو گیا۔ابو جہل کی سربراہی میں قریش کا لشکر جس میں 1000 پیدل، اور 100 سوار تھے روانہ ہوا، مقام جحفہ پر پہنچ کر کفار کے لشکر کو علم ہوا کہ ابوسفیان کا قافلہ راستہ بدل کر نکل چکا ہے۔ابو جہل کے ساتھیوں نے واپس چلنے کا مشورہ دیا مگر ابو جہل نہ مانا اور لڑائی کی ٹھان لی۔

اِدھر نبی محترم ﷺ کو مقام صفر آء میں پہنچ کر اطلاع ملی کہ قریش کا مسلح قافلہ روانہ ہو چکا ہے۔آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشورہ فرمایا، تو سب ہی نے نہایت دلیری اور شجاعت کا ثبوت پیش کیا اور نبی کریم ﷺ کا ہر حال میں ساتھ نبھانے کا وعدہ کیا۔بدر پہنچ کر آپ ﷺ کے قیام کے لیے ایک ٹیلے پر چھپر بنایا گیا۔آپ ﷺ اس میں تشریف فرما ہوئے اور رات بھر دعا اور مناجات میں مصروف رہے۔صبح ہوئی تو لشکرِ اسلام کی صف بندی فرمائی اور بارگاہِ الٰہی میں دعا کے لئے ہاتھ بلند فرمائے۔اور عرض کیا اے اللہ! جو تو نے وعدہ فرمایا

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

CamScanner

ہے اسے پورا کر، آج اگر تیرے یہ چند بندے مٹ گئے تو پھر قیامت تک تیری عبادت نہ کی جائے گی۔ یہ بڑے امتحان اور آزمائش کا وقت تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کی دعا قبول فرمائی۔ اور اہل ایمان کو عظیم فتح سے سرفراز فرمایا۔

☆سورۃ الانفال کے احکامات کا خلاصہ:

☆سورۃ الانفال میں مالِ غنیمت کے مسائل اور اُس کی تقسیم کو زیر بحث لایا گیا ہے

☆سورۃ الانفال میں مومنین کی صفات بیان کی گئی ہیں

☆سورۃ الانفال میں ہجرت کا قصہ بیان ہوا ہے۔

☆اس سورۃ مبارکہ میں مشرکین کی دشمنی اور اُن کی بداعمالیوں کا تذکرہ موجود ہے

☆اللہ کی راہ میں جہاد کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے اور جہاد کی ترغیب دی گئی ہے۔

☆کافروں سے صلح کی دعوت دی گئی ہے

☆سورۃ الانفال میں جنگی قیدیوں کے اصول بیان کئے گئے ہیں

☆سورۃ الانفال میں ہجرت کے مسائل دے گئے ہیں۔

انفال (مالِ غنیمت)

انفال کے لغوی معنی:

انفال عربی زبان کا لفظ ہے اور 'نفل' کی جمع ہے جس کے معنی 'زائد مال'، اضافی مال'، غنیمت (یا مالِ غنیمت) کے ہیں

انفال کی اصطلاحی تعریف:

شریعت کی اصطلاح میں 'انفال' سے مراد وہ مال ہے جو کافروں کو جنگ میں شکست دینے کے بعد حاصل ہوا ہو۔ اُردو میں اسے مالِ غنیمت یا اموالِ غنیمت کہا جاتا ہے۔

فے (مالِ فے):

فے کے لغوی معنی:

'فے' عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی 'لوٹانے' کے ہیں۔

مالِ فے کی اصطلاحی تعریف:

شریعت کی اصطلاح میں 'مالِ فے' سے مراد وہ مال ہے جو مسلمانوں کو کافروں (غیر مسلموں) سے جنگ (یا لڑائی) کے بغیر حاصل ہو جائے چاہے انھیں جلاوطن کر کے حاصل ہو یا صلح کر کے یا ان کے ہار مان کر فرار ہو جانے کے بعد حاصل ہو۔

سورۃ الانفال میں مذکور مومنین کی پانچ صفات

1۔ ذکرِ الٰہی اور اُس کا اثر:

جب ایمان والوں (اہلِ ایمان) کے سامنے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے تو اُن کے دلوں پر ہیبت طاری ہو جاتی ہے اور وہ کانپ اُٹھتے ہیں۔

2۔ تلاوتِ قرآن اور اضافہ ایمان:

اہل ایمان (مومنوں) کی ایک خوبی یہ ہے کہ جب اُن کے سامنے قرآن کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو اُن کے ایمان اور یقین میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024

PRACTICAL CENTRE

B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

3۔ اللہ تعالیٰ پر توکل:

اہل ایمان کی ایک خوبی یہ ہے کہ وہ اپنے رب اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل بھروسہ کرتے ہیں۔

4۔ اقامتِ صلوٰۃ:

مومنین (اہل ایمان) کی ایک خوبی یہ ہے کہ وہ نماز پورے اہتمام کے ساتھ قائم کرتے ہیں اور سستی نہیں برتے۔

5۔ اللہ کی راہ میں انفاق:

مومنین کی یہ خوبی ہے کہ جو رزق اللہ تعالیٰ نے اُن کو دیا ہے اس میں سے راہ حق میں خرچ کرتے ہیں، صدقہ اور خیرات میں کثرت کرتے ہیں۔

سورۃ الانفال (رکوع نمبر 1) (آیت نمبر 1 تا 10)

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ میں آتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطانِ مردود کے شر سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے (جو) سب پر مہربان ہے، (اور) بہت مہربان ہے

آیت نمبر: 1

یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ
فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِكُمْ ۪ وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝

اے محمد ﷺ! (مجاہد لوگ) آپ سے غنیمت کے مال کے بارے میں دریافت کرتے ہیں (کہ کیا حکم ہے) کہہ دیجئے کہ مال غنیمت اللہ اور اُس کے رسول کا مال ہے تو اللہ سے ڈرو اور آپس میں صلح رکھو اور اگر ایمان رکھتے ہو تو اللہ اور اُس کے رسول کے حکم پر چلو۔1

تشریح:

'انفال'

انفال کی حقیقت:

اِس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے انفال یعنی مال غنیمت کی حقیقت کو بیان فرمایا ہے۔ انفال، نفل، کی جمع ہے جس کے معنی ہیں 'زیادہ' یا 'زائد چیز' اس سے مراد وہ مال ہے جو کافروں کے ساتھ جہاد کے بعد حاصل ہو، 'انفال' (مال غنیمت) دراصل اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کا مال ہے۔ یعنی رسول اکرم ﷺ اسے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق تقسیم فرمانے کا اختیار رکھتے ہیں۔ علاوہ ازیں اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو تین باتوں کا حکم دیا ہے:

☆ پہلا حکم:

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE
CamScanner

تقویٰ (خوفِ الٰہی):

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو سب سے پہلے 'تقویٰ' (پرہیز گاری) اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔

☆دوسرا حکم:

باہمی معاملات کی اصلاح:

آیت مذکورہ بالا میں اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو دوسرا حکم یہ دیا ہے کہ وہ باہمی معالات (یعنی آپس کے معاملات) کو درست رکھیں۔

☆اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت:

آیتِ مذکورہ میں اللہ تعالیٰ نے تیسرا حکم یہ دیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے آخری حضرت محمد رسول ﷺ کی مکمل اطاعت اور اتباع کریں۔

آیت نمبر: 2-3-4

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ
وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا
وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا
رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ۝ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۚ لَّهُمْ
دَرَجَاتٌ عِندَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝

مومن تو وہ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو اُن کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب اُنھیں اس کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو اُن کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنے پروردگار پر بھروسا رکھتے ہیں۔2۔ اور وہ جو نماز قائم کرتے ہیں اور جو مال ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے (نیک کاموں میں) خرچ کرتے ہیں۔3۔ یہ ہی سچے مومن ہیں اور اُن کے لیے ان کے پروردگار کے ہاں (بڑے بڑے) درجے ہیں اور بخشش اور عزت کی روزی ہے۔4۔

JOIN FOR MORE!!!

تشریح:

ان آیات میں وہ صفات بیان کی گئی ہیں جو ہر مومن میں ہونی چاہیے:

سورۃ الانفال میں مذکور مومنین کی پانچ صفات

1۔ ذکرِ الٰہی اور اس کا اثر:

جب ایمان والوں (اہل ایمان) کے سامنے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے تو اُن کے دلوں پر ہیبت طاری ہو جاتی ہے اور وہ کانپ اُٹھتے ہیں۔

2۔ تلاوتِ قرآن اور اضافہ ایمان:

اہل ایمان (مومنوں) کی ایک خوبی یہ ہے کہ جب اُن کے سامنے قرآن کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو اُن کے ایمان اور یقین میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔

3۔ اللہ تعالیٰ پر توکل:

اہل ایمان کی ایک خوبی یہ ہے کہ وہ اپنے رب، اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل بھروسہ کرتے ہیں۔

4۔ اقامتِ صلوٰۃ:

مومنین (اہل ایمان) کی ایک خوبی یہ ہے کہ وہ نماز پورے اہتمام کے ساتھ قائم کرتے ہیں اور سستی نہیں برتتے۔

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

5۔ اللہ کی راہ میں انفاق:

مومنین کی یہ خوبی ہے کہ جو رزق اللہ تعالیٰ نے اُن کو دیا ہے اس میں سے راہ حق میں خرچ کرتے ہیں، صدقہ اور خیرات میں کثرت کرتے ہیں۔

آیت نمبر: 5-6

كَمَآ اَخْرَجَكَ
رَبُّكَ مِنۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۖ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
لَكٰرِهُوْنَ ۝ يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا
يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝

ان لوگوں کو اپنے گھروں سے اسی طرح نکلنا چاہیے تھا جس طرح تمھارے پروردگار نے تم کو تدبیر کے ساتھ اپنے گھر سے نکالا اور (اس وقت) مومنوں کی ایک جماعت ناخوش تھی۔5۔ وہ لوگ حق بات میں اس کے ظاہر ہونے کے بعد جھگڑنے لگے گویا موت کی طرف ہانکے جاتے ہیں اور (وہ) اسے دیکھ رہے ہیں۔6۔

تشریح:

مالِ غنیمت کی تقسیم:

یعنی جس طرح مالِ غنیمت کی تقسیم کا معاملہ مسلمانوں کے درمیان اختلاف کا باعث بنا ہوا تھا تو پھر اسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے حوالے کر دیا گیا۔ اسی میں مسلمانوں کی بہتری تھی، اسی طرح آپ ﷺ کا مدینہ سے نکلنا، اس پھر آگے چل کر تجارتی قافلے کے بجائے، لشکر قریش کے مقابل ہو جانا، بعض اہل ایمان کی طبیعتوں کے لئے ناگوار تھا لیکن اس میں بھی بالآخر فائدہ مسلمانوں ہی کا ہوا۔

جنگ سے متعلق بعض صحابہ کی رائے:

غزوہ بدر کے موقع پر، بے سروسامانی کی حالت میں بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی رائے یہ تھی کہ قریش مکہ کے پاس ایک بڑی فوج ہے اور مسلمانوں کے پاس ایک چھوٹا سا لشکر ہے اور اسلحے کی کمی بھی ہے، اس لیے جنگ نہ کی جائے اور صرف ابوسفیان کے قافلے سے مال حاصل کر لیا جائے کیوں کہ کافر اس مال کو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف استعمال کریں گے۔

پیغمبر ﷺ کی مدینہ سے روانگی:

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حق کے ساتھ گھر سے روانہ کیا اور مسلمانوں کی ایک جماعت اور کچھ لوگ نہ چاہتے ہوئے بھی وہاں سے نکلے۔ اللہ کے واضح فیصلے کے بعد بھی (یعنی یہ بات ظاہر ہو گئی تھی کہ قافلہ تو بچ کر نکل گیا ہے اور اب لشکرِ قریش ہی سامنے ہے جس سے مقابلہ ضروری ہے)۔ وہ آپ ﷺ سے حق کے معاملے میں اس طرح بحث رہے تھے جیسے اُن کو موت کی طرف ہنکا کر لے جایا جا رہا ہو اور وہ اسے اپنی آنکھ سے دیکھ رہے ہیں۔ وہ جنگ سے بہت خوف زدہ تھے جب کہ موت اور زندگی اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

حکمتِ خداوندی:

اللہ تعالیٰ چونکہ عالم الغیب ہے اور وہ جانتا ہے کہ مستقبل میں خیر کسے ملے گی اسی لیے آپ ﷺ اور صحابہ کرام کا مدینہ سے نکلنا اور پھر آگے چل کر تجارتی قافلے کے بجائے لشکرِ قریش سے مڈبھیڑ ہونا گو بعض صحابہ کرام کے لیے ناگوار تھا لیکن اُس میں بھی فائدہ مسلمانوں ہی کا ہوا۔

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

آیت نمبر:7-8

وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ
اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ
تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ
الْكٰفِرِيْنَ ۙ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۚ

اور (اُس وقت کو یاد کرو) جب اللہ تم سے وعدہ کرتا تھا کہ (ابوسفیان اور ابوجہل کے) دو گروہوں میں سے ایک گروہ تمھارے لیے (مغلوب) ہو جائے گا اور تم چاہتے تھے کہ جو قافلہ بے شان و شوکت (یعنی بے ہتھیار) ہے وہ تمھارے ہاتھ آجائے اور اللہ چاہتا تھا کہ اپنے فرمان سے حق کو قائم رکھے اور کافروں کی جڑیں کاٹ دے۔7۔ تاکہ سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ کر دے گویا کہ مشرک ناخوش ہی ہوں۔8۔

تشریح:

کفار کے دو گروہ

1۔ابوسفیان کا قافلہ:

یہ قافلہ مال و اسباب سے لدا ہوا تھا۔ اِن کے پاس سامانِ جنگ بھی بہت مختصر تھا یوں یہ ایک آسان ہدف تھا۔

2۔ابوجہل کا لشکر:

ابوجہل اپنے ساتھ ایک قوی جنگ جو لشکر لے کر آیا تھا جو سامانِ جنگ سے لدا ہوا تھا۔ مکّہ کے طاقتور پہلوان، ماہر تلوار باز اور نشانچی نیزہ باز اُن کے ساتھ تھے، جوش بڑھانے کے لیے ڈھول تاشے لیے گانے والیاں بھی ساتھ تھیں۔

اللہ کا وعدہ:

اللہ تعالیٰ نے اِس آیتِ مبارکہ میں مسلمانوں سے اِن دو گروہوں میں سے ایک پر غلبہ اور برتری کے وعدہ کا بیان کیا ہے، مسلمان، چونکہ تعداد اور سامانِ حرب کی کمی کا شکار تھے اور اپنے گھروں سے ایک قافلے پر حملہ کرنے نکلے تھے چاہتے تھے، کہ ابوسفیان کا قافلہ اُن کے ہاتھ لگ جائے مگر اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ابوسفیان کے دنیاوی مال سے لدے قافلے کو بے شان و شوکت قرار دیتے ہوئے مسلمانوں کو دنیا کے مال کی بے وقعتی کا سبق دیا ہے اور بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی تھی کہ ابوجہل کی قیادت میں آنے والی فوج سے مسلمانوں کا مقابلہ ہو اور وہ اپنے فیصلے سے حق کو واضح کر دے اور کفار کی جڑیں کاٹ دے تاکہ کافروں اور مجرموں پر حق واضح ہو اور جھوٹ کو شکست ملے۔

آیت نمبر: 9-10

اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ
مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ۝ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى
وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ
اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

جب تم لوگ اپنے پروردگار سے فریاد کرتے تھے تو اُس نے تمھاری دعا قبول کر لی (اور فرمایا) کہ (تسلی رکھو) ہم ہزار فرشتوں سے جو ایک دوسرے کے پیچھے آتے جائیں گے تمھاری مدد کریں گے۔9۔ اور اس مدد کو اللہ نے محض بشارت بنایا تھا کہ تمھارے دل اس سے اطمینان حاصل کریں، اور مدد تو اللہ ہی کی طرف سے ہے بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے۔10۔

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

CamScanner

تشریح:

نبی کریم ﷺ کی بارگاہِ الٰہی میں دعا:

جنگ بدر کے موقعے پر مسلمان نہ صرف تعداد میں کم تھے بلکہ مال و اسباب بھی مختصر تھا۔ مسلمان مجاہدین کی تعداد صرف 313 تھی۔ ہر مجاہد کے پاس تلوار نہ تھی، صرف 70 اونٹ اور صرف 2 گھوڑے تھے جبکہ کفار کے لشکر کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ تھی، غرض یہ کہ دنیاوی جنگی پیمانوں کے مطابق مسلمانوں کا لشکر کفار کے لشکر کے مقابلے میں نہایت کمزور تھا۔ نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں میں پائے جانے والے اضطراب کو بھانپ لیا تھا۔ آپ ﷺ نے اپنے پروردگار کے آگے دستِ دعا دراز فرمائے اور مسلمانوں کی فتح کے لیے بارگاہِ الٰہی میں فریاد کی۔

رحمتِ الٰہی کا نزول:

محبوبِ خدا ﷺ کے سوال پر رحمتِ باری جوش میں آگئی اور وحی کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو تسلی دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ آپ ﷺ کے لشکر کی مدد ہزار فرشتوں کے لشکر سے کی جا رہی ہے اللہ تعالیٰ کی یہ مدد مسلمانوں کے لیے دلوں میں اطمینان پیدا کرنے اور خوشی پیدا کرنے کے لیے تھی۔ اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں تمام کامیابیاں ہیں اور وہ نہایت حکمت والا اور بڑا علیم ہے۔

مشق

(الف) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:

1۔ درج ذیل آیات میں سے کسی بھی ایک آیت کا ترجمہ اور تشریح لکھیے

(الف) وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۙ

ترجمہ: اور (اس وقت کو یاد کرو) جب اللہ تم سے وعدہ کرتا تھا کہ (ابوسفیان اور ابوجہل کے) دو گروہوں میں سے ایک گروہ تمھارے لیے (مغلوب) ہو جائے گا اور تم چاہتے تھے کہ جو قافلہ بے شان و شوکت (یعنی بے ہتھیار) ہے وہ تمھارے ہاتھ آ جائے اور اللہ چاہتا تھا کہ اپنے فرمان سے حق کو قائم رکھے اور کافروں کی جڑیں کاٹ دے۔7

تشریح:

اللہ کا وعدہ:

اللہ تعالیٰ نے اِس آیتِ مبارکہ میں مسلمانوں سے اِن دو گروہوں میں سے ایک پر غلبہ اور برتری کے وعدہ کو بیان کیا ہے۔ مسلمان چونکہ تعداد اور سامانِ حرب کی کمی کا شکار تھے اور اپنے گھروں سے ایک قافلے پر حملہ کرنے نکلے تھے اور چاہتے تھے کہ ابوسفیان کا قافلہ اُن کے ہاتھ لگ جائے۔ مگر اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ابوسفیان کے دنیاوی مال سے لدے قافلے کو بے شان و شوکت قرار دیتے ہوئے مسلمانوں کو دنیا کے مال کی بے وقعتی کا سبق دیا ہے اور بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی تھی کہ ابوجہل کی قیادت میں آنے والی فوج سے مسلمانوں کا مقابلہ ہو اور وہ اپنے فیصلے سے حق کو واضح کر دے اور کفار کی جڑیں کاٹ دے تاکہ کافروں اور مجرموں پر حق واضح ہو اور جھوٹ کو شکست ملے۔

(ب) اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ۝

ترجمہ: جب تم لوگ اپنے پروردگار سے فریاد کرتے تھے تو اُس نے تمھاری دعا قبول کر لی (اور فرمایا) کہ (تسلی رکھو) ہم ہزار فرشتوں سے جو ایک دوسرے کے پیچھے آتے جائیں گے تمھاری مدد کریں۔9

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

CamScanner

تشریح: نبی کریم ﷺ کی بارگاہِ الٰہی میں دعا:

مسلمانوں کا لشکر کفار کے لشکر کے مقابلے میں نہایت کمزور تھا۔ نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں میں پائے جانے والے اضطراب کو بھانپ لیا تھا آپ ﷺ نے اپنے پروردگار کے آگے دستِ دعا دراز فرمائے اور مسلمانوں کی فتح کے لیے بارگاہِ الٰہی میں فریاد کی۔

رحمتِ الٰہی کا نزول:

محبوبِ خدا ﷺ کے سوال پر رحمتِ باری جوش میں آگئی اور وحی کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو تسلی دیتے ہوئے ارشاد ہوا کہ آپ ﷺ کے لشکر کی مدد ہزار فرشتوں کے لشکر سے کی جارہی ہے اللہ تعالیٰ کی یہ مدد مسلمانوں کے لیے دلوں میں اطمینان پیدا کرنے اور خوشی پیدا کرنے کے لیے تھی۔ اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں تمام کامیابیاں ہیں اور وہ نہایت حکمت والا اور بڑا علیم ہے۔

(ب) درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے

1۔ انفال غنیمت اور فے کا مفہوم بیان کیجیے۔

جواب:

انفال (مالِ غنیمت) کے لغوی معنی:

انفال عربی زبان کا لفظ ہے اور 'نفل' کی جمع ہے جس کے معنی 'زائد مال'، اضافی مال'، غنیمت (یا مالِ غنیمت) کے ہیں۔

انفال کی اصطلاحی تعریف:

شریعت کی اصطلاح میں 'انفال' سے مراد وہ مال ہے جو کافروں کو جنگ میں شکست دینے کے بعد حاصل ہوا ہو۔ اردو میں اسے مالِ غنیمت یا اموالِ غنیمت کہا جاتا ہے۔

فے (مالِ فے):

فے کے لغوی معنی:

'فے' عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی 'لوٹانے' کے ہیں۔

مالِ فے کی اصطلاحی تعریف:

شریعت کی اصطلاح میں 'مالِ فے' سے مراد وہ مال ہے جو مسلمانوں کو کافروں (غیر مسلموں) سے جنگ (یا لڑائی) کے بعد حاصل ہو جائے چاہے انھیں جلاوطن کر کے حاصل ہو یا صلح کر کے یا ان کے ہار مان کر فرار ہو جانے کے بعد حاصل ہو۔

2۔ سورۃ الانفال کی پہلی آیت میں کون کون سی تین باتوں کا مومنوں کو حکم دیا گیا ہے؟

جواب:

☆ پہلا حکم:

تقویٰ (خوفِ الٰہی): اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو سب سے پہلے 'تقویٰ' (پرہیز گاری) اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔

☆ دوسرا حکم:

باہمی معاملات اصلاح: آیت مذکورہ بالا میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو دوسرا حکم یہ دیا ہے کہ وہ باہمی معاملات (یعنی آپس کے معاملات) کو درست رکھیں۔

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE
CamScanner

☆ اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت:

آیت مذکورہ میں اللہ تعالیٰ نے تیسرا حکم یہ دیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے آخری حضرت محمد رسول ﷺ کی مکمل اطاعت اور اتباع کریں۔

3۔ اس سبق میں مومنوں کی کون کون سی صفات بیان کی گئی ہیں؟

جواب:

سورۃ الانفال میں مذکور مومنین کی پانچ صفات

1۔ ذکرِ الٰہی اور اُس کا اثر:

جب ایمان والوں (اہل ایمان) کے سامنے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے تو اُن کے دلوں پر ہیبت طاری ہو جاتی ہے اور وہ کانپ اُٹھتے ہیں۔

2۔ تلاوتِ قرآن اور اضافہ ایمان:

اہل ایمان (مومنوں) کی ایک خوبی یہ ہے کہ جب اُن کے سامنے قرآن کی آیاتِ تلاوت کی جاتی ہیں تو اُن کے ایمان اور یقین میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔

3۔ اللہ تعالیٰ پر توکل:

اہل ایمان کی ایک خوبی یہ ہے کہ وہ اپنے رب اللہ کی ذات پر کامل بھروسہ کرتے ہیں۔

4۔ اقامتِ صلوٰۃ:

مومنین (اہل ایمان) کی ایک خوبی یہ ہے کہ وہ نماز پورے اہتمام کے قائم کرتے ہیں اور سُستی نہیں برتتے۔

5۔ اللہ کی راہ میں انفاق:

مومنین کی یہ خوبی ہے کہ جو رزق اللہ تعالیٰ نے اُن کو دیا ہے اس میں سے راہ حق میں خرچ کرتے ہیں، صدقہ اور خیرات میں کثرت کرتے ہیں۔

(ج) درست جوابات کے سامنے ( ) کا نشان لگائیے:

1۔ سورۃ الانفال اس موقع پر نازل ہوئی:

(الف) جنگِ بدر (ب) جنگِ احد (ج) جنگِ خندق (د) جنگِ خیبر

2۔ جنگ بدر میں مومنین کی مدد کا وعدہ کیا گیا:

(الف) ایک ہزار فرشتوں سے (ب) دو ہزار فرشتوں سے (ج) پانچ ہزار فرشتوں سے (د) دس ہزار فرشتوں سے

3۔ سورۃ الانفال نازل ہوئی:

(الف) 5 ہجری میں (ب) 4 ہجری میں (ج) 3 ہجری میں (د) 2 ہجری میں

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

آیت نمبر:11

إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِّنْهُ
وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ وَيُذْهِبَ
عَنكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ
الْأَقْدَامَ ۝

جب اس نے (تمھاری) تسکین کے لیے اپنی طرف سے تمھیں نیند (کی چادر) اوڑھادی اور تم پر آسمان سے پانی برسادیا تاکہ تم کو اُس سے (نہلا کر) پاک کردے اور شیطانی نجاست کو تم سے دور کردے اور اس لیے بھی کہ تمھارے دلوں کو مضبوط کردے اور اس سے تمہارے پاؤں جمائے رکھے۔11

تشریح:

جنگ بدر کے موقع پر اللہ تعالیٰ کے انعامات:

نیند:

میڈیکل سائنس کی رو سے نیند انسان کے جسم کو آرام دیتی ہے، تناؤ اور خوف کو کم کرتی ہے، نئے سرے سے کام کرنے کے لیے تیار کرتی ہے۔
جنگ بدر کے موقع پر ایک وقت ایسا آیا کہ مسلمانوں پر نیند غالب آگئی اور وہ کچھ وقت کے لیے سوگئے۔ اللہ کی اس نعمت (نیند) نے مسلمانوں کو ذہنی تناؤ سے نکال کر تازہ دم کردیا۔

بارش:

بدر کے میدان کا وہ حصہ جس میں مسلمان تھے خشک اور ریتیلا تھا یہاں مسلمانوں کو پیر جما کر کھڑے ہونے میں دشواری ہورہی تھی، پانی کی بھی شدید قلت تھی ایسے میں اللہ تعالیٰ کا ایک اور انعام مسلمانوں کو بارش کی صورت میں ملا، بارش سے ریت جم گئی یوں نہ صرف مسلمانوں کو پاؤں جمانا آسان ہوگیا بلکہ اُن کو پانی بھی مہیا ہوگیا جس سے وہ اپنی ضرورتیں پوری کرسکے۔

ذہنی سکون:

ابتداء ہی سے مسلمانوں کے دلوں میں شیطان یہ وسوسہ ڈال رہا تھا کہ کفار کا جنگی لشکر بڑا بھی ہے اور طاقتور بھی مسلمان اُس کے مقابلے میں کامیاب نہ ہوں گے مگر نیند اور بارش کی مدد نے مسلمانوں کے دلوں میں سکون پیدا کیا، اُن کے دل مضبوط ہوئے اور اُن کو اللہ کی مدد آنے کا یقین ہوگیا۔

آیت نمبر:12-13-14

إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا
الَّذِينَ آمَنُوا ۚ سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوا
فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ۝ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ
شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ وَمَن يُشَاقِقِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ
اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ ذَٰلِكُمْ فَذُوقُوهُ وَأَنَّ لِلْكَافِرِينَ
عَذَابَ النَّارِ ۝

جب تمہارا پروردگار فرشتوں کو ارشاد فرماتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم مومنوں کو تسلی دو کہ ثابت قدم رہیں۔ میں ابھی ابھی کافروں کے دلوں میں رعب و ہیبت ڈالے دیتا ہوں سو اُن کی گردنیں اُڑادو اور اُن کی پور پور توڑو۔12۔ یہ سزا اس لیے دی گئی کہ انہوں نے اللہ اور اُس کے رسول (ﷺ) کی مخالفت کی، اور جو شخص اللہ اور اُس کے رسول (ﷺ) کی مخالفت کرتا ہے تو اللہ بھی سخت عذاب دینے والا ہے۔13۔ یہ (مزہ تو یہاں) چکھو اور یہ سمجھ لو کہ کافروں کے لیے آخرت میں دوزخ کا عذاب (بھی تیار) ہے۔14۔

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI ☎: 34976530-34812547-34984762

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

CamScanner

تشریح:

اللہ تعالیٰ کا رعب:

غزوہ بدر کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی بے سروسامانی کے باوجود اُن کی فرشتوں، نیند، اور بارش جیسی نعمتوں سے مدد فرمائی وہاں ایک اور نعمت کا ذکر فرماتے ہیں کہ فرشتوں کے ذریعے مسلمانوں کو تسلی بھیجی کہ اللہ تمھارے ساتھ ہے اور ایک اور مہربانی اللہ تعالیٰ نے یہ فرمائی کہ کافروں کے دلوں میں مسلمانوں کا رعب اور اللہ کی ہیبت ڈال دی کہ وہ مسلح ہونے کے باوجود مسلمانوں کے آگے نہتے ہو گئے تھے۔

کافروں کے لیے سزا:

مسلمان کافروں کے سروں پر اللہ کا عذاب بن کر ٹوٹے۔ اللہ نے حکم دیا کہ اِن کی گردنیں اُڑاؤ اور ہڈیاں توڑ دو اور پور پور توڑ دو۔ یہاں تک کہ غزوہ بدر میں 70 سردارانِ قریش جنگ جو، پہلوان مارے گئے اور واصل جہنم ہوئے اور 70 مسلمانوں کے ہاتھ قیدی بنے جبکہ صحابہ میں سے 14 صحابہ نے جام شہادت نوش فرمایا اور جنت کے اعلیٰ مقام کے مستحق ہوئے۔

اللہ کے عذاب کی وجہ:

اِس آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے کافروں سے اپنی سخت ناراضگی اور بیزاری کی وجہ بیان فرمائی ہے۔ کافروں پر اللہ تعالیٰ کے شدید غضب کی وجہ نبی کریم ﷺ سے مخالفت ہے اور جو اللہ اور اُس کے رسول ﷺ سے مخالفت کرے گا وہ اللہ کے شدید عذاب کا مستحق ہو گا۔ غزوہ بدر کافروں کے لیے دنیا میں اللہ کا عذاب تھا اور اللہ تعالیٰ نے آخرت میں اُن کے لیے اِس سے کہیں زیادہ شدید عذاب تیار کیا گیا ہے۔

JOIN FOR MORE!!

آیت نمبر: 15-16

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ۝ وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

اے اہل ایمان جب میدانِ جنگ میں کفار سے تمہارا مقابلہ ہو تو ان سے پیٹھ نہ پھیرنا۔15۔

اور جو شخص جنگ کے روز اس صورت کے سوا کہ لڑائی کے لیے کنارے کنارے چلے (یعنی حکمتِ عملی سے دشمن کو مارے) یا اپنی فوج سے جا ملنا چاہے ان سے پیٹھ پھیرے گا (تو سمجھو کہ) وہ اللہ کے غضب میں گرفتار ہو گیا اور اُس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔16۔

تشریح:

ان آیات میں جنگ کے درج ذیل اصول سکھائے گئے ہیں؛

☆ میدان جہاد سے فرار کی ممانعت:

اہل ایمان کو میدان جہاد سے فرار کی ممانعت کرتے ہوئے فرمایا کہ ایمان والو! میدان جہاد میں جب کفاروں سے سامنا ہو تو ہرگز پیٹھ پھیر کر نہ بھاگیں۔ اور جو شخص ایسے موقع پر پیٹھ پھیر بھاگے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کے ساتھ لے کر لوٹے گا اور اِس کا ٹھکانہ جہنم ہو گا۔

☆ میدانِ جنگ سے پیچھے ہٹنے کی دو صورتیں

1۔ جنگی چال چلنے کے لیے، دشمن کو دھوکہ دینے کے لیے پیچھے ہٹنا (اس میں کوئی گناہ نہیں)

2۔ اپنے دوستوں سے ملنا یعنی اپنے ساتھوں کے ساتھ نئے انداز میں حملہ کرنے کے لیے تیار ہونا (اس میں کوئی حرج نہیں

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

آیت نمبر: 17-18

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۪ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ۚ
اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ
الْكٰفِرِيْنَ ۝

پس تم لوگوں نے کفار کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے انھیں قتل کیا، اور اے نبی (ﷺ) جس وقت تم نے کنکریاں پھینکی تھیں تو وہ تم نے نہیں پھینکی تھیں بلکہ اللہ نے پھینکی تھیں اس سے غرض تھی کہ مومنوں کو (اپنے احسانوں سے) اچھی طرح آزمالے بے شک اللہ سنتا اور جانتا ہے۔17۔(بات) یہ (ہے) کہ کچھ شک نہیں کہ اللہ کافروں کی تدبیر کو کمزور کر دینے والا ہے۔18۔

تشریح:

کامیابی کا انحصار:

مذکورہ آیت میں بتایا گیا کہ کامیابی اور کامرانی کا دارومدار اللہ تعالیٰ کی مدد و اعانت پر ہے ظاہری اسباب کے پیچھے اللہ تعالیٰ کی قدرت و طاقت کارفرما ہوتی ہے اس بات کو واضح کرنے کے لیے غزوہ بدر کے اُس واقعے کو یاد دلایا جب کفار مسلمانوں کے ہاتھوں مارے گئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کا مٹھی میں مٹی بھر کر پھینکنا دراصل وہ اللہ کے حکم کے مطابق تھا۔

پیغمبر ﷺ کی مشتِ خاک:

جنگ اپنے عروج پر تھی اور کفار نہایت تیزی سے پیش قدمی کر رہے تھے۔ ایسے میں نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک مشت مٹی کفار کے لشکر کی جانب پھینک دی جس کے بعد کوئی کافر ایسا نہ بچا جس کی آنکھوں میں مٹی نہ گئی ہو سب اپنی تلواریں چھوڑ کر اپنی آنکھیں ملنے لگے۔ اس واقعے کو تذکرہ ان آیاتِ مبارکہ میں کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اپنی مدد اور نصرت کا یقین دلایا اور فرمایا کہ آپ ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے کفار کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے قتل کیا ہے اور نبی کریم ﷺ آپ نے کنکریاں نہیں پھینکیں بلکہ اللہ نے پھینکیں ہیں۔ اس بات کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تاکہ اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو آزمالیں اور یہ بات ثابت ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کافروں کی تدبیروں کو کمزور کرنے والا ہے۔

آیت نمبر: 19

اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَاِنْ
تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ
فِئَتُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

(اے کافرو!) اگر تم فیصلہ چاہتے ہو تو لو! اب فیصلہ تمہارے سامنے آگیا۔ اب اگر تم باز آجاؤ تو یہ تمہارے لئے ہی بہتر ہو گا اور اگر تم پھر وہی کام کرو گے (اب تک کرتے رہے ہو) تو ہم بھی پھر وہی کام کریں گے (جو اب کیا ہے) اور تمہارا جتھہ تمہارے کچھ کام نہیں آئے گا، چاہے وہ کتنا زیادہ ہو، اور یاد رکھو اللہ مؤمنوں کے ساتھ ہے۔19

تشریح:

روسائے قریش کی دعا:

ابو جہل اور قریش کے سرداروں نے مکہ سے نکلتے وقت دعا کی تھی کہ "یا اللہ ہم میں سے جو تیرا زیادہ نافرمان اور قاطع رحم ہے، کل اسے ہلاک کر دے" اپنے طور پر وہ مسلمانوں کو قاطع رحم اور نافرمان سمجھتے تھے، اسلئے اس قسم کی دعا کی۔

JOIN FOR MORE!!!

گروہِ کفار کو اللہ تعالیٰ کا جواب:

جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح نصیب فرمادی تو اللہ تعالیٰ ان کافروں سے کہہ رہے ہیں کہ تم فتح یعنی حق اور باطل کے درمیان فیصلہ طلب کر رہے تھے تو وہ فیصلہ تمھارے سامنے آچکا ہے، اس لئے اب تم اپنے کفر سے باز آجاؤ تو تمہارے لئے بہتر ہو گا اگر پھر دوبارہ مسلمانوں کے مقابلہ میں آؤ گے تو ہم بھی دوبارہ ان کی مدد کریں گے اور تمہاری جماعت کثرت کے باوجود تمہارے کچھ کام نہ آئے گی۔

مشق

(الف) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:

1۔ درج ذیل آیات میں سے کسی بھی ایک آیت کا ترجمہ اور تشریح لکھیے

(الف)

إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ وَيُذْهِبَ عَنكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ ۝

ترجمہ: جب اس نے (تمھاری) تسکین کے لیے اپنی طرف سے تمھیں نیند (کی چادر) اوڑھادی اور تم پر آسمان سے پانی برسادیا تاکہ تم کو اُس سے (نہلا کر) پاک کردے اور شیطانی نجاست کو تم سے دور کردے اور اس لیے بھی کہ تمھارے دلوں کو مضبوط کردے اور اس تمہارے پاؤں جمائے رکھے۔ 11۔

تشریح:

جنگ بدر کے موقع پر اللہ تعالیٰ کے انعامات:

نیند:

میڈیکل سائنس کی رو سے نیند انسان کے جسم کو آرام دیتی ہے، تناؤ اور خوف کو کم کرتی ہے، نئے سرے سے کام کرنے کے لیے تیار کرتی ہے۔ جنگ بدر کے موقع پر ایک وقت ایسا آیا کہ مسلمانوں پر نیند غالب آگئی اور وہ کچھ وقت کے لیے سو گئے۔ اللہ کی اس نعمت نیند نے مسلمانوں کو تناؤ سے نکال کر تازہ دم کر دیا۔

بارش:

بدر کے میدان کا وہ حصہ جس میں مسلمان تھے خشک اور ریتیلا تھا یہاں مسلمانوں کو پیر جما کر کھڑے ہونے میں دشواری ہو رہی تھی، پانی کی بھی شدید قلت تھی ایسے میں اللہ تعالیٰ کا ایک اور انعام مسلمانوں کو بارش کی صورت میں ملا، بارش سے ریت جم گئی یوں نہ صرف مسلمانوں کو پاؤں جمانا آسان ہو گیا بلکہ اُن کو پانی بھی مہیا ہو گیا جس سے وہ اپنی ضرورتیں پوری کر سکے۔

ذہنی سکون:

ابتداء ہی سے مسلمانوں کے دلوں میں شیطان یہ وسوسہ ڈال رہا تھا کہ کفار کا جنگ جو لشکر بڑا بھی ہے اور طاقتور بھی، مسلمان اُس کے مقابلے میں کامیاب نہ ہوں گے مگر نیند اور بارش جیسی مدد نے مسلمانوں کے دلوں میں سکون پیدا کیا، اُن کے دل مضبوط ہوئے اور اُن کو اللہ کی مدد آنے کا یقین ہو گیا۔

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

(ب) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ۝

ترجمہ: اے اہل ایمان جب میدان جنگ میں کفار سے تمہارا مقابلہ ہو تو ان سے پیٹھ نہ پھیرنا۔15۔

تشریح:

☆میدان جہاد سے فرار کی ممانعت:

اہل ایمان کو میدان جہاد سے فرار کی ممانعت کرتے ہوئے فرمایا کہ ایمان والو! میدان جہاد میں جب کفاروں سے سامنا ہو تو ہرگز پیٹھ پھیر کر نہ بھاگیں۔ اور جو شخص ایسے موقع پر پیٹھ پھیر بھاگے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کے ساتھ لے کر لوٹے گا اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہو گا۔

2۔ جنگِ بدر کے موقع پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مومنوں کی خصوصی مدد کے متعلق تحریر کریں

جواب:

جنگِ بدر کے موقع پر اللہ تعالیٰ کے انعامات:

نیند:

جنگ بدر کے موقع پر ایک وقت ایسا آیا کہ مسلمانوں پر نیند غالب آگئی اور وہ کچھ وقت کے لیے سو گئے اللہ کی اس نعمت نیند نے مسلمانوں کو تناؤ سے نکال کر تازہ دم کر دیا۔

بارش:

بدر کے میدان کا وہ حصہ، جس میں مسلمان تھے، خشک اور ریتیلا تھا۔ یہاں مسلمانوں کو پیر جما کر کھڑے ہونے میں دشواری ہو رہی تھی، پانی کی بھی شدید قلت تھی۔ ایسے میں اللہ تعالیٰ کا ایک اور انعام مسلمانوں کو بارش کی صورت میں ملا، بارش سے ریت جم گئی یوں نہ صرف مسلمانوں کو پاؤں جمانا آسان ہو گیا بلکہ اُن کو پانی بھی مہیا ہو گیا جس سے وہ اپنی ضرورتیں پوری کر سکے۔

ذہنی سکون:

ابتداء ہی سے مسلمانوں کے دلوں میں شیطان یہ وسوسہ ڈال رہا تھا کہ کفار کا لشکر جو بڑا بھی ہے اور طاقتور بھی، مسلمان اُس کے مقابلے میں کامیاب نہ ہوں گے مگر نیند اور بارش جیسی مدد نے مسلمانوں کے دلوں میں سکون پیدا کیا، اُن کے دل مضبوط ہوئے اور ان کو اللہ کی مدد آنے کا یقین ہو گیا۔

(ب) درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے

1۔ جنگِ بدر کے موقع پر بارش ہونے کے کیا فوائد بتائے گئے ہیں۔

جواب:

میدان بدر میں ہونے والی بارش کے فوائد: ارشادِ ربّ العزّت ہے " تم پر آسمان سے پانی برسا دیا تاکہ تم کو اُس سے (نہلا کر) پاک کر دے اور شیطانی نجاست کو تم سے دور کر دے "۔ (سورۃ الانفال)

☆پہلا فائدہ:

میدانِ بدر میں جو بارش ہوئی اُس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ وافر مقدار میں پانی مل گیا جس کو مسلمانوں نے حوض بنا کر محفوظ کر لیا۔

☆دوسرا فائدہ:

مسلمان چونکہ بدر کی وادی کے بالائی حصے میں تھے اس لیے بارش کے پانی سے ریت جم گئی اور زمین اتنی مضبوط ہو گئی کہ قدم با آسانی جم گئے اور چلنا پھرنا آسان ہو گیا۔

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

CamScanner

☆تیسرا فائدہ:

کفار کا لشکر نشیب یعنی ڈھلان کی طرف تھا اس لیے وہاں بارش کی وجہ سے کیچڑ بن گئی اور پاؤں پھسلنے لگے اور اُن کا جم کے لڑنا مشکل ہو گیا۔

2۔ جنگ بدر کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کا کیا حکم فرمایا؟

جواب:

1۔ پہلا حکم یہ ملا کہ مسلمانوں کو تسلیاں دو تا کہ وہ ثابت قدم رہیں۔

2۔ اور وعدہ فرمایا، میں ابھی ابھی کافروں کے دل میں اپنا رعب طاری کر دوں گا

3۔ حکم ملا کہ کافروں کی گردنیں مارو،

4۔ جوڑ جوڑ کو توڑ دو

3۔ کفار کے مقابلے کی صورت میں الانفال کی اوپر بیان کردہ آیات میں کیا ہدایات دی گئی ہیں؟

جواب:

☆کفار کے مقابلے میں میدان جہاد سے فرار کی ممانعت:

اہل ایمان کو میدان جہاد سے فرار کی ممانعت کرتے ہوئے فرمایا کہ ایمان والو! میدان جہاد میں جب کفاروں سے سامنا ہو تو پیٹھ پھیر کر نہ بھاگیں۔ اور جو شخص ایسے موقع پر پیٹھ پھیر کر بھاگے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کے ساتھ لے کر لوٹے گا اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہو گا۔

☆میدانِ جنگ سے پیچھے ہٹنے کی دو صورتیں

1۔ جنگی چال چلنے کے لیے، دشمن کو دھوکا دینے کے لیے پیچھے ہٹنا

2۔ اپنے دوستوں سے ملنا یعنی اپنے ساتھیوں کے ساتھ نئے انداز میں حملہ کرنے کے لیے تیار ہونا

JOIN FOR MORE!!!

آیت نمبر:20 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ۝

اے ایمان والو! اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے حکم پر چلو اور اس سے منہ نہ موڑو جب کہ تم (قرآن) سنتے ہو۔20۔

تشریح:

اطاعتِ رسول ﷺ:

اِس آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت محمد ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری کا حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے احکامات کی فرمانبرداری کرو، کتنے بھی مشکل حالات اور مصیبتوں کا سامنا ہو حق کا دامن نہ چھوڑو کیونکہ تم تو شب و روز بارگاہ نبوی ﷺ کی صحبت میں رہتے ہو اُن کی مجالس سے فیض یاب ہوتے رہتے ہو اور قرآن کی دولت سے مستفید ہوتے رہتے ہو، قرآن لسانِ نبوی ﷺ سے سنتے ہو تم جیسے (یعنی صحابہ کرامؓ) دنیا کے افضل ترین لوگوں کو اطاعت و فرمانبرداری میں کوئی کسر نہیں چھوڑنی چاہیے۔

دینِ حق سے روگردانی کی ممانعت:

اس آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت و اتباع سے روگردانی کرنے (یعنی منہ پھیرنے) سے منع کیا گیا ہے۔ اور زندگی کے ہر معاملہ میں اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ نیز زندگی کے ہر معاملہ رسول اکرم ﷺ کے اسوہ حسنہ کو اختیار کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE
CamScanner

آیت نمبر: 21-22-23

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا
يَسْمَعُوْنَ ۝ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ
الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ
وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝

اور اُن لوگوں جیسے نہ ہو جانا جو کہتے ہیں کہ ہم نے (اللہ کا حکم) سن لیا، مگر (حقیقت میں) نہیں سنتے۔21۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ کے نزدیک تمام جانداروں سے بدترین وہ بہرے گونگے ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے۔22۔ اور اگر اللہ اُن میں نیکی (کا مادہ) دیکھتا تو اُن کو سننے کی توفیق بخشتا، اور اگر (بغیر صلاحیت کے ہدایت کے) سماعت دیتا تو وہ منہ پھیر کر بھاگ جاتے۔23۔

تشریح:

کافرانہ طرزِ عمل سے بچنے کا حکم:

اِس آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو کافروں اور منافقوں کے طرزِ عمل سے بچنے کا حکم دیا ہے فرمایا، "تم اِن لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو کہتے ہیں ہم نے اللہ تعالیٰ کا حکم سن لیا حالانکہ انہوں نے نہیں سنا، واضح ہو کہ یہاں سننے سے مراد سمجھنا ہے۔ یعنی وہ سننے کا دعویٰ ضرور کرتے ہیں لیکن سمجھتے نہیں نہ ہی سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں چنانچہ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ منافقین کے اِس طرزِ عمل سے بچیں۔

شرّ الدّوآب:

'شرّ' عربی لفظ ہے جس کے معنی بُرا، بد، اور بدتر، اور 'دَابَّۃ' عربی میں چوپائے کو کہتے ہیں اور دَوَآبّ اسکی جمع ہے جس کے معنی ہیں 'چوپائے' یا 'بدترین جانور' بتایا یہ جارہا ہے کہ کفار اور منافقین اللہ تعالیٰ کی نظر میں 'بدترین جانور' کی طرح ہیں بلکہ جانوروں سے بھی بدتر ہیں۔ بے زبان جانور اگر کسی بات کو نہ سمجھیں تو کوئی بُری بات نہیں کیونکہ ان میں یہ صلاحیت ہی پیدا نہیں کی گئی لیکن انسانوں میں تو سمجھنے کی صلاحیت پیدا کی گئی ہے اگر انسان پھر بھی نہ سمجھیں تو جانوروں سے بدتر ہیں کیونکہ حق اور سچائی کے معاملے میں بہرے ہوگئے اور عقل سے فارغ ہیں۔

کافروں کی حق سے محرومی کی وجہ:

اس آیتِ مبارکہ میں بتایا جارہا ہے کہ کفار و منافقین کے دل میں اگر کسی قسم کی بھلائی، نیکی یعنی حق کی طلب اور جستجو ہوتی تو اللہ تعالیٰ ان کو سننے اور سمجھنے کی توفیق دے دیتا اور اگر اللہ تعالیٰ انہیں توفیق دے بھی دے تو وہ اس سے منہ ہی موڑیں گے۔ اس لئے کہ ان میں حق و سچائی کو پانے کی طلب ہی نہیں ہے۔ لہٰذا وہ ہمیشہ ہدایت اور سچائی سے محروم ہی رہیں گے۔

آیت نمبر 27،24،25،26

اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ
وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗٓ اِلَيْهِ
تُحْشَرُوْنَ ۝ وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝
وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِى الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ
اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ
مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا
تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

مومنو! اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم قبول کرو جب کہ رسول خدا تمھیں ایسے کام کے لیے بلاتے ہیں جو تم کو زندگی (جاوداں) بخشتا ہے اور جان رکھو کہ اللہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور یہ بھی کہ

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

تم سب اس کے روبرو جمع کیے جاؤ گے۔24۔ اور اُس فتنے سے ڈرو جو خصوصیت کے ساتھ اُن ہی لوگوں پر واقع نہ ہو گا جو تم میں گناہگار ہیں اور جان رکھو کہ اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔25۔ اور (اس وقت کو) یاد کرو جب تم زمین (مکہ) میں قلیل اور ضعیف سمجھے جاتے تھے اور ڈرتے رہتے تھے کہ لوگ تمھیں اُڑا نہ لے جائیں (یعنی بے خانماں نہ کر دیں) تو اُس نے تمھیں جگہ دی اور اپنی مدد سے تم کو تقویت بخشی اور پاکیزہ چیزیں کھانے کو دیں تا کہ (اس کا) شکر کرو۔26۔ اے ایمان والو! نہ تو اللہ اور رسول ﷺ کی امانت میں خیانت کرو اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو اور تم (ان باتوں کو) جانتے ہو۔27۔

تشریح

پیغمبر ﷺ کی دعوت کو قبول کرنے کا حکم:

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی دعوت کو قبول کرنے، آپ ﷺ کی پکار پر لبیک کہنے کا حکم دیا ہے۔ کہ جب رسول اکرم ﷺ تمھیں حیات بخش زندگی یعنی دین اسلام اور جہاد فی سبیل اللہ، کی دعوت دیں تو اس کو بخوشی قلب کر لو۔ اور یاد رکھو دین اسلام اور جہاد فی سبیل اللہ کی دعوت تو تمہارے لئے پر سکون اور حیات بخش زندگی کی ضمانت ہیں۔

قلوب (دلوں) کا اختیار اللہ کے پاس:

آیت مبارکہ میں واضح کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ انسان اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے، یعنی مومن کے دل میں ایمان کی برکت سے کفر و شرک اور گناہ و نافرمانی کو آنے نہیں دیتا۔ کافر کے دل میں حق کی مخالفت کی وجہ سے ایمان و اطاعت کو آنے نہیں دیتا۔ اللہ تعالیٰ ہی تمام انسانوں کے قلوب (دلوں) پر اختیار رکھنے والا ہے۔ وہی 'مصرف القلوب' (دلوں کو پھیرنے والا) اور 'مقلب القلوب' (دلوں کو پلٹنے والا) ہے۔

جہاد کا راستہ اختیار کرو فتنہ سے بچو:

مذکورہ بالا آیت میں ایک نہایت اہم ہدایت اہل ایمان کو یہ دی گئی ہے کہ جہاد کرو۔ اللہ کی راہ میں فرمایا واتقوا فتنۃ (ڈرو اس فتنے سے (آزمائش سے) اور عذاب سے جو صرف ان ہی لوگوں پر نہیں آئے گا جو ظالم ہیں بلکہ وہ لوگ بھی اس عذاب میں پکڑے جائیں گے جو اس ظلم اور برائی کو دیکھتے رہے اور لوگوں کو برائی سے نہیں روکا اور خاموش تماشائی بنے رہے۔

اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم:

آیت مذکورہ بالا میں 'واذکروا' کہہ کر اللہ تعالیٰ نے اپنے اُس عظیم احسان کو یاد دلایا ہے جب کہ مسلمان (اہل ایمان) مکہ مکرمہ میں تھے بہت تھوڑی تعداد میں اور کمزور تھے پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مدینہ منورہ میں بہترین ٹھکانہ عطا فرمادیا اور اپنی مدد و نصرت سے اُن کو مضبوط کر دیا اور انھیں وافر مقدار میں پاکیزہ رزق بھی عطا کیا۔

امانت میں خیانت کی ممانعت:

آیت بالا میں اللہ تعالیٰ نے، اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی امانت میں خیانت کرنے سے منع فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کی امانت سے مراد اللہ تعالیٰ کے حقوق ہیں مثلاً توحید پر ایمان شرک سے اجتناب، اللہ کی عبادت وغیرہ اور رسول اللہ ﷺ کی امانت سے مراد رسول اللہ ﷺ کے حقوق ہیں مثلاً رسول اللہ ﷺ پر بحیثیت خاتم النبیین اور خاتم المرسلین ہونے پر ایمان، آپ ﷺ کی اطاعت اور پیروی اور آپ ﷺ کی سچائی پر یقین وغیرہ، علاوہ زیں آپس میں ایک دوسرے کی امانتوں کا خیال رکھنے اور خیانت کرنے سے بچنا۔

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

CamScanner

آیت نمبر:28

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝

اور جان رکھو کہ تمھارا مال اور اولاد بڑی آزمائش ہے اور یہ کہ اللہ کے پاس (نیکیوں کا) بڑا ثواب ہے۔28۔

تشریح:

مال و اولاد کی آزمائش:

آیت مذکورہ میں اللہ تعالیٰ نے مال و اولاد کو فتنہ، آزمائش قرار دیا ہے۔ مال اور اولاد کی محبت فطری ہے اور اسی محبت کے ذریعہ انسان کی آزمائش ہوتی ہے اور یہ آزمائش ایسی پُر خطر ہے کہ انسان کو احساس ہی نہیں ہوتا کہ وہ آزمائش میں پڑا ہے۔ مال کی کثرت انسان کو بے راہ روی میں مبتلا کر دیتی ہے اور اولاد کی محبت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی اور گناہوں کے ارتکاب پر آمادہ کرتی ہے چنانچہ اولاد کی خواہشات پوری کرنے کے لیے حرام و ناجائز طریقوں سے مال حاصل کرنا اسکی ایک مثال ہے۔

اجرِ عظیم اللہ کے پاس:

آیتِ مذکورہ بالا میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ نیکیوں کی جزا اور اس کا اجر اللہ رب العزت کے پاس ہے۔ تم اگر مال و اولاد کی محبت کو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی محبت پر قربان کرو اور اللہ کی راہ میں جہاد کا فریضہ انجام دو، اعمال صالحہ کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کرو، یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے پاس 'اجر عظیم' یعنی بہت بڑا اجر و ثواب موجود ہے۔

JOIN FOR MORE!!!

مشق

(الف) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:

1۔ درج ذیل آیات میں سے کسی بھی ایک آیت کا ترجمہ اور تشریح لکھیے

(الف)

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝

ترجمہ: اور اُن لوگوں جیسے نہ ہو جانا جو کہتے ہیں کہ ہم نے (اللہ کا حکم) سن لیا، مگر (حقیقت میں) نہیں سنتے۔21۔

تشریح:

کافرانہ طرزِ عمل سے بچنے کا حکم:

اس آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو کافروں اور منافقوں کے طرزِ عمل سے بچنے کی تاکید فرمائی فرمایا، "تم اِن لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو کہتے ہیں ہم نے اللہ تعالیٰ کا حکم سن لیا حالانکہ انہوں نے نہیں سنا، واضح ہو کہ یہاں سننے سے مراد سمجھنا ہے۔ یعنی وہ سننے کا دعویٰ ضرور کرتے ہیں لیکن سمجھتے نہیں نہ ہی سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں چنانچہ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ منافقین کے اِس طرزِ عمل سے بچیں۔

(ب)

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝

ترجمہ: اور جان رکھو کہ تمھارا مال اور اولاد بڑی آزمائش ہے اور یہ کہ اللہ کے پاس (نیکیوں کا) بڑا ثواب ہے۔28۔

تشریح:

مال و اولاد کی آزمائش:

آیت مذکورہ میں اللہ تعالیٰ نے مال و اولاد کو فتنہ، آزمائش قرار دیا ہے مال اور اولاد کی محبت فطری ہے اور اسی محبت کے ذریعہ انسان کی

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

CamScanner

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

آزمائش ہوتی ہے اور یہ آزمائش ایسی پُر خطر ہے کہ انسان کو احساس ہی نہیں ہوتا کہ وہ آزمائش میں پڑا ہے مال کی کثرت انسان کو بے راہ روی میں مبتلا کر دیتی ہے اور اولاد کی محبت اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کی نافرمانی اور گناہوں کے ارتکاب پر آمادہ کرتی ہے چنانچہ اولاد کی خواہشات پوری کرنے کے لیے حرام و ناجائز طریقوں سے مال حاصل کرنا اسکی ایک مثال ہے۔

(ب) درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے

1۔ منافقین میں کیا خرابیاں تھی جن کے بارے میں کہا گیا کہ آپ ان جیسے نہ بنیں؟۔

جواب: منافقین کی خرابیاں (بُری صفات)

ظاہر میں دوست، باطن میں دشمن:

منافقین اپنے عمل اور رویّے کے اعتبار سے مختلف ہو سکتے ہیں مگر اپنی برائیوں اور خرابیوں میں ایک جیسے ہوتے ہیں۔ منافقین کی چند خرابیاں جو کلام اللہ میں مذکور ہیں حسبِ ذیل ہیں۔

1۔ برائی کا حکم دینا:

منافقین کی پہلی خرابی یہ ہے کہ لوگوں کو اور ایک دوسرے کو برائی کا مشورہ دیتے ہیں جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے؛

"وہ برائی کا حکم دیتے ہیں" (سورۃ التوبہ، آیت 67)

2۔ نیکی سے روکنا:

منافقین کی دوسری خرابی یہ ہے کہ وہ نیکی اور بھلائی سے لوگوں کو روکتے ہیں ارشادِ باری تعالیٰ ہے؛

"اور وہ (منافقین) نیکی (بھلائی) سے روکتے ہیں (سورۃ التوبہ، آیت 67)

3۔ راہِ خدا میں خرچ نہ کرنا:

منافقین کی تیسری خرابی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے بلکہ جب اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا موقع آیا ہے تو بخل سے کام لیتے ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے؛

"اور منافقین اپنی مٹھی بند رکھتے ہیں (یعنی بخل سے کام لیتے ہیں) (سورۃ التوبہ، آیت 67)

4۔ جھوٹی قسمیں کھانا:

منافقین کی ایک اور خرابی جھوٹی قسمیں کھانا ہے وہ مسلمانوں کو خوش کرنے کے لیے جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے؛

"وہ محض تم کو خوش کرنے کے لیے جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں" (سورۃ التوبہ، آیت 67)

5۔ خوف اور اندیشہ میں رہنا:

منافقین کی پانچویں خرابی یہ ہے کہ وہ ہمیشہ خوف (اندیشے) میں رہتے اور تذبذب کی کیفیت کا شکار رہتے ہیں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

"منافقین کو ہر وقت اس بات کا کھٹکا لگا رہتا ہے کہ کہیں مسلمانوں پر کوئی سورت نہ اُترے جو اُن کے دلوں کی بات انھیں بتلا دے"۔ (سورۃ التوبہ، آیت 64)

2۔ وہ کونسا وقت مراد ہے جب مومنوں کی تعداد کم تھی؟

جواب: اللہ تعالیٰ کا احسانِ عظیم:

آیت مذکورہ بالا میں 'واذکروا' کہ کر اللہ تعالیٰ نے اپنے اُس عظیم احسان کو یاد دلایا ہے جب کہ مسلمان (اہل ایمان) مکّہ مکرمہ میں تھے بہت تھوڑی تعداد میں اور کمزور تھے پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مدینہ منوّرہ میں بہترین ٹھکانہ عطا فرما دیا اور اپنی مدد و نصرت سے اُن کو مضبوط

JOIN FOR MORE!!!

کر دیا اور انھیں وافر مقدار میں پاکیزہ رزق بھی عطا کیا۔

3۔ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ سے خیانت کا کیا مطلب ہے؟

جواب: امانت میں خیانت کی ممانعت:

آیتِ بالا میں اللہ تعالیٰ نے، اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی امانت میں خیانت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی امانت سے مراد اللہ تعالیٰ کے حقوق ہیں مثلاً توحید پر ایمان شرک سے اجتناب، اللہ کی عبادت وغیرہ اور رسول اللہ ﷺ کی امانت سے مراد رسول اللہ ﷺ کے حقوق ہیں مثلاً رسول اللہ ﷺ پر بحیثیت خاتم النبیین اور خاتم المرسلین ہونے پر ایمان، آپ ﷺ کی اطاعت اور پیروی اور آپ ﷺ کی سچائی پر ایمان وغیرہ، علاوہ زیں آپس میں ایک دوسرے کی امانتوں کا خیال رکھنے اور خیانت کرنے سے بچنا۔

4۔ مؤمنوں کے لیے کون سی چیز آزمائش ہیں؟

جواب:

مال واولاد کی آزمائش:

آیتِ مذکورہ میں اللہ تعالیٰ نے مال واولاد کو فتنہ، آزمائش قرار دیا ہے۔ مال اور اولاد کی محبت فطری ہے اور اِسی محبت کے ذریعے انسان کی آزمائش ہوتی ہے اور یہ آزمائش ایسی پُر خطر ہے کہ انسان کو احساس ہی نہیں ہوتا کہ وہ آزمائش میں پڑا ہے۔ مال کی محبت انسان کو بے راہ روی میں مبتلا کر دیتی ہے اور اولاد کی محبت اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کی نافرمانی اور گناہوں کے ارتکاب پر آمادہ کرتا ہے چنانچہ اولاد کی خواہشات پوری کرنے کے لیے حرام وناجائز طریقوں سے مال حاصل کرنا اسکی ایک مثال ہے۔

اجرِ عظیم اللہ کے پاس:

آیتِ مذکورہ بالا میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ نیکیوں کی جزا اور اس کا اجر اللہ رب العزت کے پاس ہے۔ تم مال واولاد کی محبت کو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی محبت پر قربان کرو اور اللہ کی راہ میں جہاد کا فریضہ انجام دو، اعمال صالحہ کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کرو، یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے پاس اجرِ عظیم یعنی بہت بڑا اجر وثواب موجود ہے۔

(ج) درست جوابات کے سامنے ( ) کا نشان لگائیے:

1۔ "شَرَّ الدَّوَآبِّ" کے معنی ہیں:

(الف) بُرا جانور (ب) بُرے سے بُرا جانور (ج) جانوروں میں سب سے بُرا (د) جانوروں میں سب سے زیادہ بُرا

2۔ "لِمَا تُحْيِيكُمْ" سے مراد ہے:

(الف) زندگی (ب) دُنیا (ج) جہاد (د) موت

3۔ "فِتْنَةٌ" سے مراد ہے:

(الف) آزمائش (ب) عذاب (ج) جنگ (د) موت

JOIN FOR MORE!!!

آیت نمبر: 29

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ
يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝

مومنو! اگر تم اللہ سے ڈرو گے تو وہ تمھارے لیے حق و باطل کا فرق ظاہر کر دے گا (یعنی تم کو ممتاز کر دے گا)
اور تمھارے گناہ مٹا دے گا اور تمھیں بخش دے گا اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔29۔

تشریح:

حق و باطل میں فرق کا پیمانہ:

مذکورہ بالا آیت میں اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان کو حق و باطل (سچ اور جھوٹ) میں امتیاز کا پیمانہ یعنی تقویٰ کا حکم دیتے ہوئے فرما رہے ہیں کہ اگر تقویٰ (خوفِ الٰہی) اختیار کرو گے تو وہ تمھارے لیے برائیوں کا کفارہ بن جائے گا اور تمھیں مغفرت اور بخشش سے ہم کنار کرے گا۔

اللہ صاحبِ فضل ہیں:

آیتِ مذکورہ میں حق و باطل کے امتیاز کا پیمانہ 'تقویٰ' عطا فرمانے کے بعد اہلِ ایمان کو یقین دلایا جا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ عظیم فضل والا اور بے انتہا مہربان ہے تم اللہ تعالیٰ کی ذاتِ عالی پر بھروسہ رکھو اور تقویٰ اختیار کرو۔

JOIN FOR MORE!!!

آیت نمبر: 30

وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ۭ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝

اے محمد ﷺ (اس وقت کو یاد کرو) جب کافر لوگ تمھارے بارے میں چال چل رہے تھے کہ تم کو قید
کر دیں یا جان سے مار ڈالیں یا (وطن سے) نکال دیں تو (اُدھر تو) وہ چال چل رہے تھے اور (اِدھر) اللہ تدبیر
کر رہا تھا اور اللہ بہترین تدبیر کرنے والا ہے۔30۔

تشریح:

مشرکین و کفار کے منصوبے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ "وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا" (اے رسول اللہ ﷺ وہ وقت یاد کیجیے کہ جب کافر لوگ آپ ﷺ کے خلاف منصوبے بنا رہے تھے) اس آیتِ مبارکہ میں دراصل ہجرت کے واقعے کی طرف اشارہ ہے کفار و مشرکین نے جب یہ دیکھا کہ مسلمانوں کی تعداد روز بہ روز بڑھتی جا رہی ہے تو ان کافروں اور مشرکوں نے ایک مجلسِ مشاورت منعقد کی اُس میں رسول کریم ﷺ کی دعوتِ حق روکنے کے لیے مختلف تجاویز پیش کی گئی مثلاً "نعوذ باللہ" یا تو پیغمبر ﷺ کو گرفتار کر لیا جائے، یا قتل کر دیا جائے، یا جلاوطن کر دیا جائے۔

ہجرت کا حکم:

دینِ حق اور رسول اللہ ﷺ کے خلاف کافروں مشرکوں کی ان چالوں اور شرارتوں کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے بہترین یہ تدبیر فرمائی کہ اپنے محبوبِ مکرم ﷺ کو مدینے ہجرت کرنے کا حکم دے دیا۔ یوں مشرکین و کفار اپنے ہر منصوبے میں ناکام و نامراد ہو گئے اور اس طرح اللہ ربّ العزت نے اپنے پیارے رسول ﷺ کو باحفاظت مدینہ منورہ پہنچا دیا۔

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

CamScanner

آیت نمبر: 31-32

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا
قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ
اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ
الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ
اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝

اور جب ان کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں۔ تو کہتے ہیں (یہ کلام) ہم نے سُن لیا ہے اگر ہم چاہیں تو اسی طرح کا (کلام) ہم بھی کہہ دیں اور یہ ہے ہی کیا صرف اگلے لوگوں کی حکایتیں ہیں۔ 31۔ اور جب انہوں نے کہا کہ اے اللہ اگر یہ (قرآن) تیری طرف سے برحق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسایا کوئی اور تکلیف دینے والا عذاب بھیج۔ 32۔

تشریح:

مشرکین کا مخالفانہ رویہ:

اِن آیات میں کفار و مشرکین کے مخالفانہ رویّے کے بارے میں ارشاد فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا؛ اِن بد بختوں (مشرکین و کفار) کے سامنے جب قرآن کریم کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو ان کا مذاق اڑاتے ہیں اور کہتے ہیں ہم نے سُن لیا ایسا کلام تو ہم بھی بنا کر لا سکتے ہیں۔ یہ تو صرف پرانے وقتوں کے قصّے ہیں اور کہانیاں ہیں ایسی تو ہم بھی گھڑ سکتے ہیں (نعوذ باللہ)، دراصل قرآن کریم کے بارے میں یہ الفاظ "اِن هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ" النضر بن حارث نامی مشرک نے کہے تھے۔

عذاب الٰہی کی دعا:

کفار و مشرکین اپنی جہالت، ضد، ہٹ دھرمی اور دین دشمنی میں اِس قدر اندھے ہو چکے تھے کہ ہر اچھے بُرے کی تمیز ختم ہو گئی تھی۔ اپنی جہالت میں اللہ تعالیٰ سے عذاب کا مطالبہ کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ اگر اللہ کا یہ کلام سچا ہے تو جیسا پچھلی اقوام کی نافرمانیوں کی وجہ سے اُن پر عذاب آیا ایسا ہی عذاب ہم پر بھی نازل فرما، آسمان سے پتھر برسایا کوئی اور تکلیف دینے والا عذاب نازل فرما۔

آیت نمبر 33-34

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ
فِيْهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝
وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ ۭ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

اور اللہ ایسا نہ تھا کہ جب تک (اے پیغمبر ﷺ) تم اِن میں تھے انھیں عذاب دیتا۔ اور نہ ایسا تھا کہ وہ تو بخشش مانگیں اور اللہ انھیں عذاب دے۔ 33۔ اور اب اِن کے لیے کونسی وجہ ہے کہ وہ انھیں عذاب نہ دے جبکہ مسجدِ حرام (میں نماز پڑھنے) سے روکتے ہیں اور وہ اِس مسجد کے متولی بھی نہیں۔ اس کے متولی تو صرف پرہیز گار ہیں لیکن ان میں کے اکثر نہیں جانتے۔ 34۔

رحمتِ عالم ﷺ کا وجود مبارک:

مشرکین و کفار نے قرآن کریم اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا انکار کرتے ہوئے اپنے لئے نزول عذاب کی دعا مانگی تو بارگاہِ رب العزت سے جواب آیا کہ اللہ تعالیٰ مشرکوں اور کافروں پر عذاب اس لئے نازل نہیں کرتے کہ اے پیغمبر ﷺ آپ ﷺ جو ان کے درمیان میں

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

CamScanner

موجود ہیں، آپ کے وجود کی برکت سے ان پر عذاب نازل نہیں ہوتا، نیز اہل ایمان استغفار کرتے ہیں اور بعض کافر طواف کرتے ہوئے "غفرانک، غفرانک" (اے اللہ آپ سے بخشش کی طلب ہے) جیسے کلمات کہا کرتے تھے۔

کفار کو مہلت:

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح کیا ہے کہ اب کفار کو دی گئی مہلت ختم ہوگئی کیونکہ رسول اکرم ﷺ مدینہ ہجرت فرما چکے ہیں، اہل ایمان جو جو بارگاہِ الٰہی میں استغفار کیا کرتے تھے۔ وہ بھی مدینہ ہجرت کر گئے۔ اور ان کفار و مشرکین کا یہ حال ہے کہ مسلمانوں کو مسجد الحرام میں عبادت کرنے سے روکتے ہیں اور وہ اُس کے متولی (مسجد کے منتظم) بھی نہیں ہیں، تو پھر کیوں کر اللہ کا عذاب نہ آئے چنانچہ جب رسول اکرم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب مدینہ منورہ ہجرت کر گئے تو بدر کے مقام پر اللہ تعالیٰ کا فیصلہ سچ ثابت ہوا اور حق و باطل کے درمیان فیصلہ فرما دیا گیا۔

آیت نمبر: 35 وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَتَصْدِيَةً ۚ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۝

اور اُن لوگوں کی نماز خانہ کعبہ کے پاس سیٹیاں اور تالیاں بجانے کے سوا کچھ نہ تھی۔ تو تم جو کفر کرتے تھے اب اس کے بدلے عذاب کا مزہ چکھو۔35۔

تشریح:

خود ساختہ عبادت کی حقیقت:

آیت مذکورہ بالا میں کفار و مشرکین کی خود ساختہ اور من گھڑت عبادت کی حقیقت بیان کی جا رہی ہے۔ وہ اللہ کی عبادت نہیں کیا کرتے تھے بلکہ بے لباس ہو کر کعبہ کا طواف کرتے، سیٹیاں مارتے، اور اپنے ہاتھوں سے تالیاں بجاتے، یہ ان کی عبادت نہیں تھی بلکہ خرافات کا مجموعہ تھی۔

عذاب الٰہی:

آیت مذکورہ بالا میں اللہ تعالیٰ نے کافروں اور مشرکوں کی بداعمالیوں کا ذکر کر کے بتایا ہے کہ ان کی شرارتوں اور بداعمالیوں، ان کی سیٹیوں اور تالیوں اور حق کا راستہ روکنے کی وجہ سے بدر کے میدان میں عذاب کا مزہ چکھایا گیا۔

آیت نمبر 37-36

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۚ فَسَيُنْفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ ۗ وَالَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ ۝ لِيَمِيزَ اللَّهُ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيثَ بَعْضَهُ عَلَىٰ بَعْضٍ فَيَرْكُمَهُ جَمِيعًا فَيَجْعَلَهُ فِي جَهَنَّمَ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝

جو لوگ کافر ہیں اپنا مال خرچ کرتے ہیں کہ (لوگوں کو) اللہ کے راستے سے روکیں، سو ابھی اور بھی خرچ کریں مگر آخر وہ (خرچ کرنا) ان کے لیے (موجب) افسوس ہوگا اور وہ مغلوب ہو جائیں گے اور کافر لوگ دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے۔36۔ تاکہ اللہ ناپاک سے پاک کو الگ کر دے اور ناپاک کو ایک دوسرے پر رکھ کر ایسا ڈھیر بنا دے پھر اس کو دوزخ میں ڈال دے یہ ہی لوگ خسارہ پانے والے ہیں۔37۔

تشریح:

راہ حق سے لوگوں کو روکنا: اس آیت مبارکہ میں میدانِ بدر میں شکست کھانے کے بعد بچے کچے کافر سرداروں نے مال (پیسہ) جمع کرنا شروع کر دیا تاکہ مسلمانوں سے بدلہ لے سکیں اور کفار کے لشکر کی مدد و اعانت کر سکیں تاکہ وہ مسلمانوں سے جنگ کر سکیں اور اہل ایمان کو

JOIN FOR MORE!!!
PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762
PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

مسجد الحرام میں جانے سے روک سکیں۔

پاک وناپاک میں امتیاز:

مذکورہ بالا آیت میں اللہ تعالیٰ واضح فرمارہے ہیں ان کافروں اور مشرکوں کو جہنم میں داخل کیا جائے گا تاکہ ناپاک (گنہ گاروں) کو پاک (نیکوکاروں) سے الگ اور ممتاز کر دیا جائے۔ اور بدکاروں کو ڈھیر کر کے جہنم رسید کر دیا جائے۔

مشق

(الف) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:

1۔ مدینہ کی طرف ہجرت کے وقت مشرکین نے حضور کریم ﷺ کے خلاف کیا ارادہ کیا اور اس کا انجام کیا ہوا؟

جواب: مشرکین وکفار کے منصوبے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ " وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا" (اے رسول اللہ ﷺ وہ وقت یاد کیجیے کہ جب کافر لوگ آپ ﷺ کے خلاف منصوبے بنا رہے تھے) اِس آیتِ مبارکہ میں دراصل ہجرت کے واقعے کی طرف اشارہ ہے۔ کفار ومشرکین نے جب یہ دیکھا کہ مسلمانوں کی تعداد روز بہ روز بڑھتی جارہی ہے تو اِن کافروں اور مشرکوں نے ایک مجلس مشاورت منعقد کی۔ اُس میں رسول کریم ﷺ کی دعوت روکنے کے لیے مختلف تجاویز پیش کی گئی مثلاً.. نعوذ باللہ.. یا تو پیغمبر ﷺ کو گرفتار کر لیا جائے، یا قتل کر دیا جائے، یا جلاوطن کر دیا جائے۔

1۔ درج ذیل آیات میں سے کسی بھی ایک آیت کا ترجمہ اور تشریح لکھیے

(الف) وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْکَ اَوْ یَقْتُلُوْکَ اَوْ یُخْرِجُوْکَ ؕ وَیَمْکُرُوْنَ وَیَمْکُرُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَیْرُ الْمٰکِرِیْنَ ۝

ترجمہ: اے محمد ﷺ (اس وقت کو یاد کرو) جب کافر لوگ تمھارے بارے میں چال چل رہے تھے کہ تمھیں قید کر دیں یا جان سے مار ڈالیں یا (وطن سے) نکال دیں تو (اُدھر تو) وہ چال چل رہے تھے اور ادھر اللہ تدبیر کر رہا تھا اور اللہ بہترین تدبیر کرنے والا ہے۔30۔

تشریح:

مشرکین وکفار کے منصوبے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ " وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا" (اے رسول اللہ ﷺ وہ وقت یاد کیجیے کہ جب کافر لوگ آپ ﷺ کے خلاف منصوبے بنا رہے تھے) اِس آیتِ مبارکہ میں دراصل ہجرت کے واقعے کی طرف اشارہ ہے۔ کفار ومشرکین نے جب یہ دیکھا کہ مسلمانوں کی تعداد روز بہ روز بڑھتی جارہی ہے تو اِن کافروں اور مشرکوں نے ایک مجلس مشاورت منعقد کی۔ اُس میں رسول کریم ﷺ کی دعوت روکنے کے لیے مختلف تجاویز پیش کی گئی مثلاً.. نعوذ باللہ.. یا تو پیغمبر ﷺ کو گرفتار کر لیا جائے، یا قتل کر دیا جائے، یا جلاوطن کر دیا جائے۔

ہجرت کا حکم:

دینِ حق اور رسول اللہ ﷺ کے خلاف کافروں مشرکوں کی اِن چالوں شرارتوں کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے بہترین یہ تدبیر فرمائی کہ اپنے محبوب مکرم ﷺ کو مدینے ہجرت کرنے کا حکم دے دیا۔ یوں مشرکین وکفار اپنے ہر منصوبے میں ناکام ونامراد ہو گئے اور اِس طرح اللہ ربّ العزت نے اپنے پیارے رسول ﷺ کو باحفاظت مدینہ منورہ پہنچا دیا۔

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE ▣ SESSION 2023-2024 ▣

(ب) إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ فَسَيُنفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ ۗ وَالَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ ۝

ترجمہ: جو لوگ کافر ہیں اپنا مال خرچ کرتے ہیں کہ (لوگوں کو) اللہ کے راستے سے روکیں، سو ابھی اور بھی خرچ کریں مگر وہ (خرچ کرنا) ان کے لیے (موجب) افسوس ہو گا اور وہ مغلوب ہو جائیں گے اور کافر لوگ دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے 36۔

تشریح:

راہ حق سے لوگوں کو روکنا:

اس آیت مبارکہ میں میدانِ بدر میں شکست کھانے کے بعد بچے کھچے کافر سرداروں نے مال (پیسہ) جمع کرنا شروع کر دیا کہ مسلمانوں سے بدلہ لے سکیں اور کفار کے لشکر کی مدد و اعانت کر سکیں تاکہ وہ مسلمانوں سے جنگ کر سکیں اور اہل ایمان کو مسجد الحرام میں جانے سے روک سکیں۔

پاک و ناپاک میں امتیاز:

مذکورہ بالا آیت میں اللہ تعالیٰ واضح فرما رہے ہیں ان کافروں اور مشرکوں کو جہنم میں داخل کیا جائے گا تاکہ ناپاک (گنہ گاروں) کو پاک (نیکوکاروں) سے الگ اور ممتاز کر دیا جائے۔ اور بدکاروں کو ڈھیر کر کے جہنم رسید کر دیا جائے۔

(ب) درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے

1۔ تقویٰ اختیار کرنے کے کیا کیا فوائد اور انعامات ہیں؟

جواب: تقویٰ کے معنی:

تقویٰ کے معنی خوف الٰہی، پرہیز گاری اور راست بازی کے ہیں۔

تقویٰ کی اصطلاحی تعریف:

شریعت کی اصطلاح میں تقویٰ دل کی اُس کیفیت کا نام ہے جو انسان کو نیکی کی طرف راغب کرتی ہے اور برائیوں سے روکتی ہے۔ تقویٰ دراصل تمام انبیاء کی تعلیمات کا نچوڑ ہے۔ یہ وہ قیمتی سرمایہ ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور قرب نصیب ہوتا ہے۔ قرآنِ کریم میں سیکڑوں آیات تقویٰ سے متعلق موجود ہیں۔ تمام عبادات کا مقصد بھی حصولِ تقویٰ ہے۔

تقویٰ کے فوائد

قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ سورۃ الانفال کی آیت نمبر 29 میں تقویٰ کے فائدے بتاتے ہوئے فرمایا؛

1۔ تقویٰ حق و باطل میں تمیز (فرق) کرنے کا پیمانہ ہے یعنی جھوٹ اور سچ کو پہچاننے کا ذریعہ ہے۔

2۔ گناہوں سے بچنے کا ذریعہ ہے یعنی خوف خدا اگر دل میں ہو تو انسان اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچا رہتا ہے۔

تقویٰ حاصل کرنے والے کے لیے انعامات:

1۔ تقویٰ برائیوں کا کفارہ ہے یعنی تقویٰ کی بدولت نامہ اعمال سے گناہ مٹا دیے جائیں گے۔

2۔ تقویٰ گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے معافی کا پروانہ ہو گا۔

2۔ مشرکین، قرآن مجید "إن هذا الا اساطير الاولين" کو کیوں کہہ رہے تھے؟

جواب:

"اساطیرُ الاوّلین" ایک عربی اصطلاح ہے جو قرآنِ کریم میں مذکور ہے۔ یہ دو الفاظ سے مرکب ہے یعنی "اَساطِیرُ" جس معنی قصہ یا داستان جبکہ "الاوّلین" کے معنی پہلے یا گزشتہ لوگ کے ہیں۔ اس طرح "اَساطِیرُ الاوّلین" کے معنی ہیں گزشتہ لوگوں کے قصے کہانیاں یا گزشتہ

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

CamScanner

اقوام کی داستانیں، کفار و مشرکین قرآن کی آیات سن کر چیلنج کے انداز میں یہ بات کہا کرتے تھے۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔ قرآن گذشتہ لوگوں کے قصے اور کہانیاں نہیں بلکہ یہ تو اللہ کا کلام اور اسکی وحی ہے جو اس نے اپنے رسول ﷺ پر جبریل امین کے ذریعہ نازل فرمایا ہے۔

کفار و مشرکین کے مخالفانہ رویّے کے بارے میں ارشاد فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا؛ ان بد بختوں (مشرکین و کفار) کے سامنے جب قرآن کریم کی تلاوت کی جاتی ہے تو اس کا تمسخر کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہم نے سُن لیا ایسا کلام تو ہم بھی بنا کر لا سکتے ہیں یہ تو صرف پرانے وقتوں کے قصّے ہیں اور کہانیاں ہیں ایسی تو ہم بھی گھڑ سکتے ہیں (نعوذ باللہ)، دراصل قرآن کریم کے بارے میں یہ الفاظ " اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ "نضر بن حارث نامی مشرک نے کہے تھے۔

3۔ کفار اپنا مال و دولت کس مقصد کے لیے خرچ کرتے ہیں؟

جواب:

قریش مکہ (کفار و مشرکین) کو جب میدان بدر میں شکستِ فاش ہوئی اور ان کے شکست خوردہ لوگ مکہ واپس ہوئے، ادھر سے ابو سفیان بھی اپنا قافلہ لے کر مکہ پہنچ گئے تو کچھ لوگ، جن کے باپ، بیٹے اور بھائی غزوہ بدر میں مارے گئے تھے، ابو سفیان کے پاس آئے اور ان سے درخواست کی کہ وہ اس مال کو مسلمانوں سے بدلہ لینے کے لئے استعمال کریں، کیونکہ مسلمانوں نے ہمیں بڑا نقصان پہنچایا ہے۔ اس لیے ان سے انتقامی جنگ ضروری ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانفال کی آیت نمبر 36 میں ان ہی لوگوں کے بارے میں فرمایا کہ یہ لوگ اللہ کے راستے سے لوگوں کو ایمان کو روکنے کے لیے خرچ کرتے ہیں لیکن ان کافروں اور مشرکوں کے حصّے میں سوائے حسرت، افسوس اور شکست کے کچھ بھی نہیں ہے اور آخرت میں جہنم کی آگ ان کا ٹھکانہ ہے۔

(ج) درست جوابات کے سامنے ( ) کا نشان لگائیے:

1۔ تقویٰ اختیار کرنے سے حاصل ہوتی ہے:

(الف) دولت (ب) عزت (ج) قوت (د) تمیز

2۔ قریش نے حضور ﷺ کو قید کرنے، شہید کرنے یا جلاوطن کرنے کا ارادہ اس موقع پر کیا:

(الف) ہجرتِ حبشہ (ب) جنگ بدر (ج) ہجرتِ مدینہ (د) غزوہ تبوک

3۔ مشرکین نے دعا مانگی کہ ہم پر آسمان سے برسا:

(الف) بارش (ب) پتھر (ج) ہوا (د) طوفان

آیت نمبر 38: قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

(اے پیغمبر) کفار سے کہ دو کہ اگر وہ اپنے افعال سے باز آجائیں تو جو ہو چکا انہیں معاف کر دیا جائے گا اور اگر پھر (وہی حرکات) کرنے لگیں گے تو اگلے لوگوں کا (جو) طریقہ جاری ہو چکا ہے (وہی اُن کے حق میں برتا جائے گا)۔38۔

تشریح:

کافروں کو نصیحت:

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ ناصحانہ انداز میں کافروں اور مشرکوں کو ایک بار پھر سمجھاتے ہوئے فرمایا کہ؛ "اے پیغمبر ﷺ آپ ان

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE
CamScanner

کافروں سے کہہ دیجئے کہ اگر یہ لوگ باز آجائیں اور آپ ﷺ کی اطاعت قبول کرلیں تو ہم ان کی تمام نافرمانیوں کو معاف کر دیں گے"، اور جیسا کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے" انّ الاسلام یھدم ماکان قبلہ" (بے شک اسلام سابقہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے) (صحیح مسلم)

آخری تنبیہ:

آیت مبارکہ کے اِس حصّے میں اللہ تعالیٰ نے مشرک و کفار کو یہ تنبیہ فرمائی ہے کہ وہ اپنی ان کافرانہ اور مشرکانہ حرکات سے باز نہ آئے تو یاد رکھیں کہ اُن کا حشر بھی وہی ہو گا جو سابقہ نافرمان اقوام کا ہوا یا جیسا غزوہ بدر میں اللہ کے دشمنوں کو سزا دی گئی۔

آیت نمبر: 39 وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

اور اُن لوگوں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ (یعنی کفر کا فساد) باقی نہ رہے اور دین سب اللہ ہی کا ہو جائے اور اگر وہ باز آجائیں تو اللہ اُن کے کاموں کو دیکھ رہا ہے-39-

تشریح:

فتنہ کا خاتمہ:

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے جہاد کا حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ اِن کافروں اور مشرکوں میں سے جہاد و قتال جاری رکھو یہاں تک کہ فتنہ و فساد ختم ہو جائے اور کفر و شرک کی جڑیں اکھڑ جائیں اور دین سارا کا سارا اللہ کے لیے ہو جائے یعنی توحید کا پیغام پوری دنیا میں پھیل جائے۔

اللہ تعالیٰ خوب دیکھنے والا:

آیت مبارکہ کے اِس حصّے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرما رہے ہیں اگر مشرکین و کفار اپنے غلط عقائد و نظریات اور کافرانہ اعمال و حرکات سے باز آجائیں تو یاد رکھو اللہ تعالیٰ اُن کے اعمال حرکات و سکنات خوب دیکھ رہا ہے۔

آیت نمبر 40 وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ۭ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝

اور اگر منہ پھیر لیں (اور باز نہ آئیں) تو جان رکھو کہ اللہ تمہارا حامی ہے (اور) خوب حمایتی اور مددگار ہے۔40۔

تشریح:

کفار کی روگردانی:

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی ہے اگر کفار و مشرکین اپنی سابقہ روش پر قائم رہیں اور کفر و شرک سے توبہ نہ کریں تو مسلمانوں کو سمجھ لینا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ اہل ایمان کا کارساز ہے ان کا والی وارث ہے۔

کارساز و مددگار:

آیت مبارکہ کے اس حصہ میں اللہ تعالیٰ اہل ایمان، یعنی مسلمانوں کو ہدایت فرما رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کا کارساز (ولی)، سارے کام بنانے والا ہے اور مددگار (نصیر) ہے اور ہمہ وقت ان کی مدد کرنے والا ہے۔ چنانچہ مسلمانوں کو بالکل مطمئن رہنا چاہیئے۔

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

CamScanner

آیت نمبر:41

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

اور جان رکھو جو مالِ غنیمت تم (کفار) سے لوٹ لاؤ اس میں سے پانچواں حصہ اللہ کا اور اُس کے رسول ﷺ کا اور اہلِ قرابت اور یتیموں کا اور محتاجوں کا اور مسافروں کا ہے۔ اگر تم اللہ پر اور اس نصرت پر ایمان رکھتے ہو جو (حق و باطل میں) فرق کرنے کے دن (یعنی جنگِ بدر میں) جس دن لشکروں میں مڈبھیڑ ہو گئی ہم نے اپنے بندے (محمد ﷺ) پر نازل فرمائی۔ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔41۔

تشریح:

مالِ غنیمت کا حکم:

اس آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے مالِ غنیمت کی مدات یعنی خرچ کرنے کی جگہ بیان فرمائی گئی ہیں ارشاد ہوتا ہے کہ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ (خوب اچھی طرح جان لو مالِ غنیمت) سورۃ الانفال کے شروع میں مالِ غنیمت کے بارے میں جو سوال کیا گیا تھا اُس کا جواب یہاں دیا جا رہا ہے کہ مالِ غنیمت پر اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کا اختیار ہے جیسے وہ چاہیں تقسیم کریں۔

مالِ غنیمت کی مدات:

آیتِ مبارکہ کے اس حصے میں اللہ تعالیٰ مالِ غنیمت کی تقسیم کی مدات بیان فرما رہے ہیں۔ مسلمانو! اچھی طرح سمجھ لو مالِ غنیمت میں جو کچھ ملے گا وہ پانچ حصوں میں تقسیم ہو گا چار حصے مجاہدین میں تقسیم ہوں گے اور پانچویں حصے کے پانچ حصے ہوں گے جن کی تفصیل یہ ہے۔

1۔ ایک حصہ رسول اللہ ﷺ کے لیے

2۔ دوسرا حصہ ﷺ کے قریبی رشتہ داروں کے لیے

3۔ تیسرا حصہ اُن یتیموں کے لیے جو غریب و نادار ہوں

4۔ چوتھا حصہ ضرورت مندوں کے لیے جو غریب و نادار ہوں

5۔ پانچواں حصہ مسافروں کے لیے جن کے سفر کے دوران اخراجات ختم ہو گئے ہوں

اللہ تعالیٰ اور اُسکی مدد پر بھروسہ:

آیتِ مبارکہ کے اِس حصہ میں بتایا جا رہا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ اور اُسکی مدد پر یقین رکھتے ہو تو اُن کے احکامات پر سختی سے عمل کرو، اور جو آیات ہم نے اپنے پیغمبر ﷺ پر نازل کی ہیں اُن پر عمل پیرا ہو جاؤ، جس دن دو جماعتیں آپس میں ٹکرائی تھیں اُس دن اللہ تعالیٰ نے اپنی آیات کے ذریعے اپنے نبی ﷺ کو سکون اور اطمینان عطا فرمایا اور اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے۔

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE
CamScanner

آیت نمبر:42-43-44

إِذْ أَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ
الْقُصْوَى وَالرَّكْبُ أَسْفَلَ مِنْكُمْ ۚ وَلَوْ تَوَاعَدْتُمْ
لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيعَادِ ۙ وَلَٰكِنْ لِيَقْضِيَ اللَّهُ أَمْرًا كَانَ
مَفْعُولًا ۙ لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَيَحْيَىٰ مَنْ
حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ ۗ وَإِنَّ اللَّهَ لَسَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ إِذْ يُرِيكَهُمُ
اللَّهُ فِي مَنَامِكَ قَلِيلًا ۖ وَلَوْ أَرَاكَهُمْ كَثِيرًا لَفَشِلْتُمْ
وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ سَلَّمَ ۗ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ
الصُّدُورِ ۝ وَإِذْ يُرِيكُمُوهُمْ إِذِ الْتَقَيْتُمْ فِي أَعْيُنِكُمْ قَلِيلًا
وَيُقَلِّلُكُمْ فِي أَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللَّهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا ۗ
وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ۝

جس وقت تم (مدینے سے) قریب نالے پر تھے اور کافر دور کے نالے پر اور قافلہ تم سے نیچے (اترا تھا) اور اگر تم (جنگ کے لیے) آپس میں قرارداد (طے) کر لیتے تو وقتِ مُعیّن (پر جمع ہونے) میں تقدیم و تاخیر ہو جاتی لیکن اللہ کو منظور تھا کہ جو کام ہو کر رہنے والا تھا اُسے کر ہی ڈالے تاکہ جو مرے بصیرت پر (یعنی یقین جان کر) مرے اور جو جیتا رہے وہ بھی بصیرت پر (یعنی حق پہچان کر) جیتا رہے بیشک اللہ سنتا جانتا ہے۔42۔ اُس وقت اللہ نے تمھیں خواب میں کافروں کو تھوڑی تعداد میں دیکھایا اور اگر بہت کر کے دیکھاتا تو تم جی چھوڑ دیتے اور (جو) کام (درپیش تھا اس) میں جھگڑنے لگتے لیکن اللہ نے (تمھیں اس سے) بچالیا۔ بیشک وہ سینوں کی باتوں تک سے واقف ہے۔43۔ اور اُس وقت جب تم ایک دوسرے کے مقابل ہوئے تو کافروں کو تمھاری نظروں میں تھوڑا کر کے دیکھتا تھا اور تم کو اُن کی نگاہوں میں تھوڑا کر کے دکھاتا تھا تاکہ اللہ کو جو کام کرنا منظور تھا اُسے کر ڈالے اور سب کاموں کا رجوع اللہ ہی کی طرف ہے۔44

JOIN FOR MORE!!!

تشریح:

بدر کے دن فیصلہ کُن جنگ۔

ان آیاتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ بدر کے دن ہونے والی فیصلہ کُن لڑائی کی صورتِ حال بیان فرما رہے ہیں۔ آپ ﷺ جنگ کے لیے مدینہ کے قریب تھے اور کفار کا لشکر دور تھا اِس آیت مبارکہ میں دو الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔

عُدْوَةِ الدُّنْيَا :

قریب والا کنارہ، یعنی وہ کنارہ جو مدینہ منورہ کے قریب تھا۔ اس سے مراد اسلام کا لشکر جو رسول اللہ ﷺ کی قیادت میں تھا اور مدینہ منورہ سے قریب تھا اِسی لیے قرآنِ کریم میں ' عُدْوَةِ الدُّنْيَا' کہا گیا ہے۔

عُدْوَةِ الْقُصْوَى:

دور والا کنارہ یعنی وہ کنارہ جو مدینہ منورہ سے دور تھا، اِس سے مراد وہ لشکر ہے جو ابو جہل کی قیادت میں مکّہ مکرمہ سے آیا تھا واضح ہو کہ ابو سفیان کا تجارتی قافلہ وادی کے نیچے کی جانب ساحل سمندر کی طرف بچ کر نکل گیا اور یوں آپ ﷺ کا مقابلہ مشرکین کے جنگی لشکر سے ہو گیا اس اچانک کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کے بے شمار راز پوشیدہ تھے مثلاً کفار کی جڑیں کاٹنا، مسلمانوں کو اپنی مدد اور نصرت کا کمال دیکھانا، حق کا علم بلند کرنا اور مسلمانوں کے دلوں کو ایمان پر مضبوط کرنا تھا بے شک اللہ تعالیٰ کا علم تمام عالم پر محیط ہے اور اُس کی حکمت لاجواب ہے۔

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI ☎: 34976530-34812547-34984762

آیت نمبر 42:

مذکورہ بالا آیت میں اللہ تعالیٰ، کفر و انکار، اور اسلام و ایمان کا تقابل کر کے ناکامی اور کامیابی فیصلہ فرما رہے ہیں۔

کفر و انکار:

جس شخص کو کفر و انکار پر قائم رہ کر بربادی ہونا ہے اور تباہی کی طرف جانا ہے تو وہ واضح دلیل دیکھ کر یعنی غلط کو غلط جان کر برباد ہو جائے۔

اسلام و ایمان:

اور جس شخص کو اسلام و ایمان پر قائم رہنا ہے دنیوی اور اُخروی کامیابی حاصل کرنی ہے وہ بھی واضح دلیل یعنی حق کو حق (سچ کو سچ) جان کر زندہ رہے۔

آیت نمبر 43:

کافروں کی تعداد کم دیکھانے کی حکمت:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے' وَاذْ يُرِيكَهُمْ اللہ' اور اے پیغمبر ﷺ وہ وقت یاد کیجئے جب اللہ تعالیٰ نے خواب میں آپ ﷺ کو اُن (دشمنوں) کی تعداد کم دکھائی، اِس آیت میں رسول اللہ ﷺ کے اُس خواب کی طرف اشارہ ہے جو آپ ﷺ نے غزوہ بدر سے پہلے دیکھا تھا جس میں رسول اللہ ﷺ کو کافروں کی تعداد بہت کم دکھائی گئی تھی جس سے اہل ایمان کے حوصلے بلند ہو گئے تعداد کم دکھانے کی حکمت یہ ہی تھی کہ مسلمان، اطمینان، دل جمعی اور ثابت قدمی سے کفار کا مقابلہ کر سکیں۔

اہل ایمان کی کی تعداد کم دیکھانے کی حکمت:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ اے پیغمبر ﷺ وہ وقت یاد کیجئے جب آپ ایک دوسرے کے مدِ مقابل تھے اور اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی نگاہوں میں اُن کی تعداد کم دکھا رہا تھا اور اُن کی نگاہوں میں آپ ﷺ کی تعداد کم دکھا رہا تھا تاکہ وہ کفار و مشرکین بھی ہمّت لگا کر لڑتے رہیں اور میدان چھوڑ کر نہ بھاگیں اور اُن کو پوری طرح وہ سزا مل جائے جو اللہ نے اُن کے لیے مقدر کی ہے۔

JOIN FOR MORE!!!

مشق

(الف) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:

۱۔ درج ذیل آیات میں سے کسی بھی ایک آیت کا ترجمہ اور تشریح لکھیے

(الف) وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ ۚ فَإِنِ انتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٣٩﴾

ترجمہ: اور اُن لوگوں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ (یعنی کفر کا فساد) باقی نہ رہے اور دین سب اللہ ہی کا ہو جائے اور اگر وہ باز آجائیں تو اللہ اُن کے کاموں کو دیکھ رہا ہے-39-

تشریح:

فتنہ کا خاتمہ:

اِس آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے جہاد کا حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ ان کافروں اور مشرکوں سے جہاد و قتال جاری رکھو یہاں تک کہ فتنہ و فساد ختم ہو جائے اور کفر و شرک کی جڑیں اکھڑ جائیں اور دین سارا کا سارا اللہ کے لیے ہو جائے یعنی توحید کا پیغام پوری دنیا میں پھیل جائے۔

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

اللہ تعالیٰ خوب دیکھنے والا:

آیتِ مبارکہ کے اِس حصّے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرمارہے ہیں اگر مشرکین و کفار اپنے غلط عقائد و نظریات اور کافرانہ اعمال و حرکات سے باز آجائیں تو یاد رکھو اللہ تعالیٰ اُن کے اعمال حرکات و سکنات کو خوب دیکھ رہا ہے۔

(ب)

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ
وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ
السَّبِيْلِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا
يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ۝

ترجمہ: اور جان رکھو جو مالِ غنیمت تم (کفار) سے لوٹ لاؤ اس میں سے پانچواں حصّہ اللہ کا اور اُس کے رسول ﷺ کا اور اہلِ قرابت اور یتیموں کا اور محتاجوں کا اور مسافروں کا ہے۔ اگر تم اللہ پر اور اس نصرت پر ایمان رکھتے ہو جو (حق و باطل میں) فرق کرنے کے دن (یعنی جنگِ بدر میں) جس دن لشکروں میں مڈ بھیڑ ہوگئی ہم نے اپنے بندے (محمد ﷺ) پر نازل فرمائی۔ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ 41۔

JOIN FOR MORE!!!

تشریح:

مالِ غنیمت کا حکم:

اِس آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے مالِ غنیمت کی مدات یعنی خرچ کرنے کی جگہ بیان فرمائی ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ (خوب اچھی طرح جان لو) سورۃ الانفال کے شروع میں مالِ غنیمت کے بارے میں جو سوال کیا گیا تھا اُس کا جواب یہاں دیا جارہا ہے کہ مالِ غنیمت پر اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کا اختیار ہے جسے وہ چاہیں تقسیم کریں۔

مالِ غنیمت کی مدات:

آیتِ مبارکہ کے اِس حصّے میں اللہ تعالیٰ مالِ غنیمت کی تقسیم کی مدات بیان فرمارہے ہیں۔ مسلمانو! اچھی طرح سمجھ لو مالِ غنیمت میں جو کچھ ملے گا وہ پانچ حصّوں میں تقسیم ہوگا چار حصّے مجاہدین میں تقسیم ہوں گے اور پانچواں حصّے کے پانچ حصّے ہوں گے جن کی تفصیل یہ ہے۔

1۔ ایک حصّہ رسول اللہ ﷺ کے لیے

2۔ دوسرا حصّہ ﷺ کے قریبی رشتہ داروں کے لیے

3۔ تیسرا حصہ اُن یتیموں کے لیے جو غریب و نادار ہوں

4۔ چوتھا حصّہ ضرورت مندوں کے لیے جو غریب و نادار ہوں

5۔ پانچواں حصّہ مسافروں کے لیے جن کے سفر کے دوران اخراجات ختم ہوگئے ہوں

اللہ تعالیٰ اور اُسکی مدد پر بھروسہ:

آیتِ مبارکہ کے اِس حصّہ میں بتایا جارہا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ اور اُسکی مدد پر یقین رکھتے ہو تو اُن کے احکامات پر سختی سے عمل کرو، اور جو آیات ہم نے اپنے پیغمبر ﷺ پر نازل کی ہیں اُن پر عمل پیرا ہو جاؤ، جس دن دو جماعتیں آپس میں ٹکرائی تھیں اُس دن اللہ تعالیٰ نے اپنی آیات کے ذریعے اپنے نبی ﷺ کو سکون اور اطمینان عطا فرمایا اور اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے۔

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE
PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

CamScanner

2۔ مالِ غنیمت کی تقسیم کار کا اختیار کس کو ہے اور اس کا طریقہ کار کیا ہے؟

جواب:

مالِ غنیمت کی تقسیم کا اختیار صرف اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے پاس ہے

مالِ غنیمت کا حکم:

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ (خوب اچھی طرح جان لو مالِ غنیمت) سورۃ الانفال کے شروع میں مالِ غنیمت کے بارے میں جو سوال کیا گیا تھا اُس کا جواب یہاں دیا جا رہا ہے کہ مالِ غنیمت پر اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کا اختیار ہے جسے وہ چاہیں تقسیم کریں۔

مالِ غنیمت کی مدات:

آیتِ مبارکہ کے اِس حصے میں اللہ تعالیٰ مالِ غنیمت کی تقسیم کی مدات بیان فرما رہے ہیں۔ مسلمانو! اچھی طرح سمجھ لو مالِ غنیمت میں جو کچھ ملے گا وہ پانچ حصوں میں تقسیم ہو گا چار حصے مجاہدین میں تقسیم ہوں گے اور پانچواں حصے کے پانچ حصے ہوں گے جن کی تفصیل یہ ہے۔

1۔ ایک حصہ رسول اللہ ﷺ کے لیے

2۔ دوسرا حصہ ﷺ کے قریبی رشتہ داروں کے لیے

3۔ تیسرا حصہ اُن یتیموں کے لیے جو غریب و نادار ہوں

4۔ چوتھا حصہ ضرورت مندوں کے لیے جو غریب و نادار ہوں

5۔ پانچواں حصہ مسافروں کے لیے جن کے سفر کے دوران اخراجات ختم ہو گئے ہوں

(ب) درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے

1۔ جہاد کب تک جاری رکھا جائے؟ اس کا مقصد کیا ہے؟ آیت کی روشنی میں واضح کریں۔

جواب: ارشادِ ربانی تعالیٰ ہے:

"اور ان لوگوں (کفار و مشرکین) سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ (کفر و فساد) باقی نہ رہے اور دین سب کا سب اللہ ہی کا ہو جائے" (سورۃ الانفال 39)۔

اس آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کافروں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے فتنہ سے کیا مراد ہے؟

فتنہ کے لغوی معنی:

فتنہ عربی لفظ ہے جس کے لغوی معنی "آزمائش، آفت، ہنگامہ اور فساد کے ہیں"۔

فتنہ کی اصطلاحی تعریف:

شریعت کی اصطلاح میں فتنہ سے مراد معاشرہ کی وہ حالت ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو بالاتر مان کر اُس کے احکام کی پیروی کی جائے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق زندگی گزارنا ناممکن ہو جائے یہ ہی چیز شریعت کی اصطلاح میں فتنہ کہلاتی ہے۔

جہاد کا مقصد:

جہاد کا اصل مقصد اِسی فتنہ و فساد کا خاتمہ ہے چنانچہ جہاد جب تک جاری رہے گا جب تک اللہ کی زمین سے فتنہ و فساد، کفر و شرک کا خاتمہ نہ ہو جائے۔

2۔ اللہ تعالیٰ نے غزوہ بدر میں مسلمانوں کی کامیابی کے لیے کون کون سے خصوصی انعامات اور احسانات کا ذکر فرمایا ہے؟

جواب: جنگِ بدر کے موقع پر اللہ تعالیٰ کے انعامات:

نیند:

میڈیکل سائنس کی رو سے نیند انسان کے جسم کو آرام دیتی ہے، تناؤ اور خوف کو کم کرتی ہے نئے سرے سے کام کرنے کے لیے تیار کرتی ہے۔

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

PRACTICAL CENTRE ▫ SESSION 2023-2024 ▫ PRACTICAL CENTRE ▫ SESSION 2023-2024 ▫ PRACTICAL CENTRE ▫ SESSION 2023-2024 ▫ PRACTICAL CENTRE ▫ SESSION 2023-2024 ▫ PRACTICAL CENTRE ▫ SESSION 2023-2024 ▫ PRACTICAL CENTRE

CamScanner

جنگ بدر کے موقع پر ایک وقت ایسا آیا کہ مسلمانوں پر نیند غالب آگئی اور وہ کچھ وقت کے لیے سو گئے۔ اللہ کی اس نعمت نیند نے مسلمانوں کو تناؤ سے نکال کر تازہ دم کر دیا۔

بارش:

بدر کے میدان کا وہ حصہ، جس میں مسلمان تھے، خشک اور ریتیلا تھا۔ یہاں مسلمانوں کو پیر جما کر کھڑے ہونے میں دشواری ہو رہی تھی، پانی کی بھی شدید قلت تھی۔ ایسے میں اللہ تعالیٰ کا ایک اور انعام مسلمانوں کو بارش کی صورت میں ملا، بارش سے ریت جم گئی۔ یوں نہ صرف مسلمانوں کو پاؤں جمانا آسان ہو گیا بلکہ اُن کو پانی بھی مہیا ہو گیا جس سے وہ اپنی ضرورتیں پوری کر سکے۔

ذہنی سکون:

ابتداء ہی سے مسلمانوں کے دلوں میں شیطان یہ وسوسہ ڈال رہا تھا کہ کفار کا جنگ جو لشکر بڑا بھی ہے اور طاقتور بھی۔ مسلمان اُس کے مقابلے میں کامیاب نہ ہوں گے مگر نیند اور بارش جیسی مدد نے مسلمانوں کے دلوں میں سکون پیدا کیا، اُن کے دل مضبوط ہوئے اور اُن کو اللہ کی مدد آنے کا یقین ہو گیا۔

فرشتوں کا نزول:

میدانِ بدر میں محبوبِ خدا ﷺ کے سوال پر رحمتِ باری جوش میں آگئی اور وحی کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو تسلی دیتے ہوئے ارشاد کیا کہ آپ ﷺ کے لشکر کی مدد ہزار فرشتوں کے لشکر سے کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی یہ مدد مسلمانوں کے لیے دلوں میں اطمینان پیدا کرنے اور خوشی پیدا کرنے کے لیے تھی۔ اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں تمام کامیابیاں ہیں اور وہ نہایت حکمت والا اور بڑا علیم ہے۔

JOIN FOR MORE!!!

3۔ 'العدوۃ الدنیا' اور 'العدوۃ قصویٰ' سے کیا ہے؟

جواب: العُدوَۃ الدُّنیا:

قریب والا کنارہ، یعنی وہ کنارہ جو مدینہ منورہ کے قریب تھا۔ اس سے مراد اسلام کا لشکر جو سول اللہ ﷺ کی قیادت میں تھا اور مدینہ منورہ سے قریب تھا۔ اس لیے قرآن کریم میں 'عُدوَۃ الدُّنیا' کہا گیا ہے۔

العُدوَۃ القُصویٰ:

دور والا کنارہ یعنی وہ کنارہ جو مدینہ منورہ سے دور تھا، اس سے مراد وہ لشکر ہے جو ابو جہل کی قیادت میں مکہ مکرمہ سے آیا تھا۔

(ج) درست جوابات کے سامنے (✓) کا نشان لگائیے:

1۔ 'یوم الفرقان' سے مراد ہے:

(الف) غزوہ بدر کا دن (ب) غزوہ احزاب کا دن (ج) صلح حدیبیہ کا دن (د) فتح مکہ کا دن

2۔ 'الرکب' سے مراد ہے:

(الف) ابو جہل کا لشکر (ب) ابو سفیان کا قافلہ (ج) مسلمانوں کا لشکر (د) میدانِ جنگ

3۔ 'خمس' کہا جاتا ہے:

(الف) تیسرے حصے کو (ب) چوتھے حصے کو (ج) پانچویں حصہ کو (د) چھٹے حصہ کو

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

PRACTICAL CENTRE

CLASS-XI

JOIN FOR MORE!!!

اسلامیات (لازمی)

سیٹ نمبر-۴

باب اوّل: القرآن الکریم (ب)

سورۃ الانفال حصہ دوم (آیات نمبر ۴۵ تا ۷۵)

ترجمہ و تشریح

2023-24

info@practicalcentre.edu.pk

021-34976530
021-34812547
021-34984762

B-14, Block-1,
Gulshan-e-Iqbal, Karachi.

www.practicalcentre.edu.pk

CamScanner

فہرست

بابِ اوّل: القرآن الکریم (ب)

"سورۃ الانفال (حصّہ دوم)"

- سورۃ الانفال رکوع نمبر 6 (آیات 45-48)
  مشق: (تفصیلی اور مختصر سوالات کے جوابات، کثیر الانتخابی سوالات)
- سورۃ الانفال رکوع نمبر 7 (آیات 49-58)
  مشق: (تفصیلی اور مختصر سوالات کے جوابات، کثیر الانتخابی سوالات)
- سورۃ الانفال رکوع نمبر 8 (آیات 59-64)
  مشق: (تفصیلی اور مختصر سوالات کے جوابات، کثیر الانتخابی سوالات)
- سورۃ الانفال رکوع نمبر 9 (آیات 65-69)
  مشق: (تفصیلی اور مختصر سوالات کے جوابات، کثیر الانتخابی سوالات)
- سورۃ الانفال رکوع نمبر 10 (آیات 70-75)
  مشق: (تفصیلی اور مختصر سوالات کے جوابات، کثیر الانتخابی سوالات)

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

PRACTICAL CENTRE ▫ SESSION 2023-2024 ▫ PRACTICAL CENTRE

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ الانفال

(حصہ دوم)

آیت نمبر 45

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

مومنو! جب (کفار کی) کسی جماعت سے تمھارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو بہت یاد کرو تاکہ مراد حاصل کرو۔45۔

تشریح:

1۔ ثابت قدمی کا حکم:

آیت بالا میں اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو کفار اور مشرکین سے مقابلے کے وقت ثابت قدمی اور پامردی کا حکم دے رہے ہیں اسی طرح سورۃ الانفال کی آیت نمبر 15 میں حق تعالیٰ نے ایمان والوں کو ہدایت کی تھی کہ وہ میدانِ جنگ میں جب کافروں سے مقابلہ ہو تو ہرگز پیٹھ نہ پھیرنا، اب دوبارہ اگر آیت میں وہی نصیحت کی جارہی ہے۔

2۔ ذکر الٰہی کی تلقین:

آیت مذکورہ میں اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو ثابت قدمی کی تلقین کے بعد ذکرِ الٰہی یعنی اللہ کی یاد اور اس کے ذکر کا حکم دے رہے ہیں کہ تم اپنے خالق و مالک اللہ رب العزت کو کثرت سے یاد کرتے رہو۔

3۔ فتح و نصرت کا وعدہ:

آیت مذکورہ میں باری تعالیٰ اہل ایمان سے فتح و نصرت، کامیابی و کامرانی کا وعدہ فرما رہے ہیں کہ اگر تم ثابت قدمی کے ساتھ ذکرِ الٰہی کی کثرت کروگے تو تم کامیاب اور بامراد ہوگے۔

آیت نمبر 46:

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝

اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم پر چلو اور آپس میں جھگڑا نہ کرنا کہ (ایسا کروگے تو) تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمھاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر سے کام لو کہ اللہ صبر کرنے والوں کا مددگار ہے۔46۔

تشریح:

1۔ اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کا حکم:

سورۃ الانفال کی مذکورہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے صاحبانِ ایمان کو اپنی اور اپنے رسولِ محترم ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا ہے کیونکہ مومن ہونے کی اولین شرط ہے کہ مومن ہر صورت میں اللہ تعالیٰ اور رسولِ مکرم ﷺ کی اطاعت کرتا رہے۔

2۔ اختلاف سے بچنے کا حکم:

سورۃ الانفال کی آیت بالا میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو باہمی اختلاف سے بچنے کا حکم دے رہے ہیں کہ اگر آپس میں اختلاف پیدا کروگے تو

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

تمھاری ہوا اکھڑ جائے گی (حوصلہ ہار جاؤ گے، کمزور پڑ جاؤ گے) بزدل ہو جاؤ گے۔

3۔ صبر کی تلقین:

آیتِ مذکورہ میں اللہ ربّ العزت اہلِ ایمان کو صبر کی تلقین کرتے ہوئے بتا رہے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

آیت نمبر 47-48

وَلَا تَكُوْنُوْا
كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ
وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝
وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ
الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّىْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَاۗءَتِ الْفِئَتٰنِ
نَكَصَ عَلٰي عَقِبَيْهِ وَقَالَ اِنِّىْ بَرِيْۗءٌ مِّنْكُمْ اِنِّىْٓ اَرٰي مَا لَا
تَرَوْنَ اِنِّىْٓ اَخَافُ اللّٰهَ ۭ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

اور اُن لوگوں جیسے نہ ہونا جو اتراتے ہوئے (یعنی حق کا مقابلہ کرنے کے لیے) اور لوگوں کو دکھانے کے لیے گھروں سے نکل آئے اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور جو اعمال یہ کرتے ہیں اللہ اُن کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ 47۔

اور جب شیطان نے ان کے اعمال ان کو آراستہ کر کے دکھائے اور کہا کہ آج کے دن لوگوں میں سے کوئی تم پر غالب نہ ہو گا اور میں تمھارا رفیق ہوں (لیکن) جب دونوں فوجیں ایک دوسرے کے مقابل (صف آرا) ہوئیں تو پسپا ہو کر چل دیا اور کہنے لگا کہ مجھے تم سے کوئی رابطہ نہیں میں تو ایسی چیزیں دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے مجھے تو اللہ سے ڈر لگتا ہے اور اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے۔ 48۔

تشریح:

1۔ کافرانہ طرزِ عمل سے بچنے کا حکم:

سورۃ الانفال کی مذکورہ آیات میں اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان کو مشرکین و کفار جیسا طرزِ عمل اختیار کرنے منع فرمایا ہے جس طرح جنگِ بدر کے موقع پر کفار و مشرکین لوگوں کو دکھاتے ہوئے، اکڑتے ہوئے اور اتراتے ہوئے اور اپنی شان و شوکت جتاتے ہوئے نکلے تھے تم ہرگز ایسا نہ کرنا وہ کافر اور مشرک تھے اُن کے تمام اعمال کا اللہ تعالیٰ احاطہ کیے ہوئے ہے۔

2۔ شیطان کی یقین دہانی:

سورۃ الانفال کی آیت نمبر 48 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ وقت بھی یاد کرنے کے قابل ہے جب شیطان نے اُن کافروں اور مشرکوں کو یقین دہانی کرائی کہ اُن کے اعمال بہت خوشنما ہیں اور اُس نے یہ بھی کہا کہ آج انسانوں میں کوئی بھی تم پر غالب نہیں آئے گا کیونکہ میں تمھارا محافظ ہوں مگر جب دونوں گروہوں میں مقابلے کے لیے آمنا سامنا ہوا تو شیطان ایڑیوں کے بل پیچھے ہٹ گیا اور کہنے لگا میں تمھاری حفاظت کی ذمہ داری نہیں لے سکتا مجھے نظر آ رہا ہے (کیا ہونے والا ہے) مجھے اللہ سے ڈر لگ رہا ہے اور اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے۔

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

مشق

(الف) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:

1۔ درج ذیل آیات میں سے کسی بھی ایک آیت کا ترجمہ اور تشریح لکھیے

(الف)

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝

ترجمہ: اور اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے حکم پر چلو اور آپس میں جھگڑا نہ کرنا کہ (ایسا کرو گے تو) تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمھاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر سے کام لو کہ اللہ صبر کرنے والوں کا مددگار ہے۔46-

تشریح:

1۔ اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کا حکم:

سورۃ الانفال کی مذکورہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے صاحبانِ ایمان کو اپنی اور اپنے رسولِ محترم ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا ہے کیونکہ مومن ہونے کی اولین شرط ہے کہ مومن ہر صورت میں اللہ تعالیٰ اور رسولِ مکرم ﷺ کی اطاعت کرتا رہے۔

2۔ اختلاف سے بچنے کا حکم:

سورۃ الانفال کی آیت بالا میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو باہمی اختلاف سے بچنے کا حکم دے رہے ہیں کہ اگر آپس مین اختلاف پیدا کرو گے تو تمھاری ہوا اکھڑ جائے گی (حوصلہ ہار جاؤ گے، کمزور پڑ جاؤ گے) بزدل ہو جاؤ گے۔

3۔ صبر کی تلقین:

آیت مذکورہ میں اللہ رب العزت اہل ایمان کو صبر کی تلقین کرتے ہوئے بتا رہے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

(ب)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

ترجمہ: مومنو! جب (کفار) کی جماعت سے تمھارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو بہت یاد کرو تاکہ مراد حاصل کرو۔45-

تشریح:

1۔ ثابت قدمی کا حکم:

آیت بالا میں اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو کفار اور مشرکین سے مقابلے کے وقت ثابت قدمی اور پامردی کا حکم دیا ہے اسی طرح سورۃ الانفال کی آیت نمبر 15 میں حق تعالیٰ نے ایمان والوں کو ہدایت کی تھی کہ وہ میدانِ جنگ میں جب کافروں سے مقابلہ ہو تو ہرگز پیٹھ نہ پھیرنا، اب دوبارہ اُس آیت میں وہی نصیحت کی جا رہی ہے۔

2۔ ذکرِ الٰہی کی تلقین:

آیت مذکورہ میں اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو ثابت قدمی کی تلقین کے بعد ذکرِ الٰہی یعنی اللہ کی یاد اور اُس کے ذکر کا حکم دے رہے ہیں کہ تم اپنے خالق و مالک اللہ رب العزت کو کثرت سے یاد کرتے رہو۔

3۔ فتح و نصرت کا وعدہ:

آیت مذکورہ میں باری تعالیٰ اہل ایمان سے فتح و نصرت، کامیابی و کامرانی کا وعدہ فرما رہے ہیں کہ اگر تم ثابت قدمی کے ساتھ ذکرِ الٰہی کی کثرت

JOIN FOR MORE!!!

کرو گے تو تم ہی کامیاب اور بامراد ہو گے۔

(ب) درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے

1۔ جنگ کے دوران مؤمنوں کو کس عمل کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے؟

جواب:

1۔ ثابت قدمی کا حکم:

آیتِ بالا میں اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان کو کفار اور مشرکین سے مقابلے کے وقت ثابت قدمی اور پامردی کا حکم دیا ہے اسی طرح سورۃ الانفال کی آیت نمبر 15 میں حق تعالیٰ نے ایمان والوں کو ہدایت کی تھی کہ وہ میدانِ جنگ میں جب کافروں سے مقابلہ ہو تو ہرگز پیٹھ نہ پھیرنا، اب دوبارہ اُس آیت میں وہی نصیحت کی جا رہی ہے۔

2۔ ذکرِ الٰہی کی تلقین:

آیتِ مذکورہ میں اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان کو ثابت قدمی کی تلقین کے بعد ذکرِ الٰہی (یادِ الٰہی) اللہ کی یاد اور اُس کے ذکر کا حکم دے رہے ہیں کہ تم اپنے خالق و مالک اللہ ربّ العزت کو کثرت سے یاد کرتے رہو۔

3۔ فتح و نصرت کا وعدہ:

آیتِ مذکورہ میں باری تعالیٰ اہلِ ایمان سے فتح و نصرت، کامیابی و کامرانی کا وعدہ فرما رہے ہیں کہ اگر تم ثابت قدمی کے ساتھ ذکرِ الٰہی کی کثرت کرو گے تو تم ہی کامیاب اور بامراد ہو گے۔

2۔ غزوہ بدر میں مسلمانوں کی مدد کو نازل ہونے والے فرشتوں کو شیطان نے دیکھا تو اُس کا ردِ عمل کیا تھا؟

جواب:

فرشتوں کو دیکھ کر شیطان کا ردِ عمل:

بدر کے میدان میں جہاد میں جب اہلِ ایمان و اہلِ کفر ایک دوسرے کے مقابلے میں آمنے سامنے ہو گئے، شیطان لعین نے جب یہ منظر دیکھا کہ مسلمانوں کے ساتھ تو اللہ کی مدد ہے اور مسلمانوں کی اعانت و نصرت کے لیے آسمان سے فرشتے (ملائکہ) نازل ہو رہے ہیں تو فوراً اپنی ایڑیوں کے بل پیچھے ہٹ گیا اور کافروں اور مشرکوں سے مخاطب ہو کر کہنے لگا، دیکھو! میں نے تمھاری حفاظت کی ذمہ داری نہیں لے سکتا مجھے تو صاف نظر آ رہا ہے کہ کیا ہونے والا ہے اور مجھے تو اللہ تعالیٰ سے ڈر لگ رہا ہے کہیں سخت عذاب اور شدید پکڑ نازل نہ ہو جائے۔

3۔ شیطان مشرکین کو کیا تسلیاں دے رہا تھا؟

جواب: غزوہ بدر میں شیطان معرکہ بدر شروع ہونے سے پہلے کفار اور مشرکین کو تسلّی دے رہا تھا بلکہ یہ یقین دہانی بھی کرا رہا تھا کہ تمھیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں تمھارے اعمال و اخلاق تو بہت خوشنما اور اچھے ہیں، انسانوں میں کسی ایک کی طاقت نہیں کہ تمھارا مقابلہ کر سکے اور یاد رکھو تم ہی غالب ہو گے اور تم ہی کامیاب و کامران ہو گے۔

(ج) درست جوابات کے سامنے ( ) کا نشان لگائیے:

1۔ "تَذْهَبَ رِيحُكُمْ" کا مطلب ہے:

(الف) آپ کی جسمانی قوت ختم ہو جائے گی (ب) آپ کی طاقت ختم ہو جائے گی

(ج) آپ کی ہوا الگ ہو جائے گی (د) آپ کی ہوا اکھڑ جائے گی

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

2۔ شیطان نے کہا "میں وہ چیزیں دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے" اس سے کیا مراد ہے:

(الف) ہر چیز (ب) فرشتے (ج) جن (د) لشکر

3۔ سورۃ الانفال نازل ہوئی:

(الف) 5 ہجری میں (ب) 4 ہجری میں (ج) 3 ہجری میں (د) 2 ہجری میں

آیت نمبر 49:

إِذْ يَقُولُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ ۭ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَي اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

اس وقت منافق اور (کافر) جن کے دلوں میں مرض تھا کہتے تھے کہ ان لوگوں کو ان کے دین نے مغرور کر رکھا ہے اور جو شخص اللہ پر بھروسا رکھتا ہے تو اللہ غالب حکمت والا ہے۔49۔

تشریح:

منافقین کا طنز:

سورۃ الانفال کی آیت نمبر 49 میں اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ وہ وقت بھی یاد کرو جب منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں روگ (مرض) تھا یہ کہہ رہے تھے کہ ان مسلمانوں کو اُن کے دین نے دھوکے میں ڈال دیا ہے منافقین اور کفار نے طنزیہ انداز میں یہ بات کہی کہ مسلمان ناتجربہ کار اور سادہ لوح ہیں اتنے بڑے لشکر کا سامنا کرنے کے لیے تیار ہو گئے ہیں۔ نعوذ باللہ۔۔ ان کو ان کے دین نے ان کو دھوکے میں ڈال دیا ہے۔

اہل ایمان کا بھروسہ:

آیت مذکورہ بالا میں مزید بتایا کہ اہل ایمان نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے مقابلے کی تیاری کی تھی اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ یقیناً غالب ہے اور بڑی حکمت والا ہے۔

آیت نمبر: 50-51

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا ۙ الْمَلٰۗىِٕكَةُ ۙ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝

اور کاش تم اُس وقت (کی کیفیت) دیکھو جب فرشتے کافروں کی جانیں نکالتے ہیں ان کے چہروں اور پیٹھوں (پشت) پر (کوڑے اور ہتھوڑے وغیرہ) مارتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اب آگ کے عذاب کا مزہ چکھو۔50۔ یہ اُن (اعمال) کی سزا ہے جو تمھارے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں۔ اور یہ (جان رکھو) کہ اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔51۔

تشریح:

کافروں کی موت کا منظر:

سورۃ الانفال کی آیت 50 میں اللہ تعالیٰ کافروں مشرکوں اور منافقوں کی موت کا منظر بیان فرما رہے ہیں ارشاد ہوتا ہے وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اگر آپ دیکھتے (تو وہ عجب منظر تھا) جب فرشتے ان کافروں کی روح قبض کر رہے تھے اور اُن کے چہروں اور پشت پر مارتے

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

جاتے تھے یعنی میدانِ بدر میں جب مشرکین مسلمانوں کی طرف آتے تو مسلمان ان کے چہروں پر تلواریں مارتے جس سے بچنے کے لیے وہ پیٹھ پھیر کر بھاگتے تو فرشتے ان کی کمروں پر تلواریں مارتے تھے اور کہتے تھے کہ اب اللہ کے عذاب کا مزہ چکھو۔

عذابِ الٰہی کا مزہ:

سورۃ الانفال کی آیت 51 اللہ تعالیٰ نے کافروں اور مشرکوں کو بتارہے ہیں سب کچھ تمھارے ان اعمال کا بدلہ ہے جو تم نے اپنے ہاتھوں سے آگے بھیجا ہے اور یہ بات طے شدہ ہے کہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

آیت نمبر:52-53-54

كَدَأْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝
ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰي قَوْمٍ حَتّٰى
يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ كَدَأْبِ اٰلِ
فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ
بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۝

جیسا حال فرعونیوں کا اور اُن سے پہلے لوگوں کا (ہوا تھا ویسا ہی اِن کا ہوا کہ) انھوں نے اللہ کی آیتوں سے کفر کیا تو اللہ نے ان کے گناہوں کی سزا میں ان کو پکڑ لیا۔ بیشک اللہ زبردست ہے سخت عذاب دینے والا ہے۔52۔ یہ اس لیے کہ جو نعمت اللہ کسی قوم کو دیا کرتا ہے جب تک وہ خود اپنے دلوں کی حالت نہ بدل ڈالیں اللہ اُسے نہیں بدلا کرتا اور اس لیے کہ اللہ سنتا جانتا ہے۔53۔ جیسا حال فرعونیوں اور اُن سے پہلے لوگوں کا ہوا تھا ویسا ہی اُن کا ہوا انھوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں کو جھٹلایا تو ہم نے اُن کو اُن کے گناہوں کے سبب ہلاک کر ڈالا اور فرعونیوں کو ڈبو دیا۔ اور وہ سب ظالم تھے۔54۔

JOIN FOR MORE!!!

تشریح:

قومِ فرعون کا انجام:

سورۃ الانفال کی آیت نمبر 52 میں اللہ تعالیٰ نے قومِ فرعون کے انجام کا ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ مکّہ کے مشرکین اور کفار کا حال بھی ایسا ہی ہے جیسا فرعون کی قوم اور اُن سے پہلے لوگوں کا حال ہوا تھا انھوں نے اللہ کی نشانیوں کو ماننے سے انکار کیا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ نے ان کے گناہوں کی وجہ سے اُنھیں برباد کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طاقت بڑی ہے اور اللہ کا عذاب بھی بڑا سخت ہے۔

کفرانِ نعمت کی سزا:

سورۃ الانفال کی آیت نمبر 53 میں اللہ تعالیٰ نے نعمت کی ناشکری کرنے اور ناقدری کے حوالے سے ایک اہم اصول بیان فرمایا ہے اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کا طریقہ یہ ہے کہ وہ اپنی نعمتوں کو عذاب سے اُس وقت بدلتا ہے جب تک کہ قوم ناشکری کر کے خود اپنی حالت کو نہیں بدلتی۔ مثلاً کفارِ مکّہ کو اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں عطا فرمائی تھیں اُن میں سب سے بڑی نعمت رسول اللہ ﷺ کا وجودِ مبارک تھا اگر وہ آپ ﷺ پر ایمان لاتے اور اِس عظیم نعمت کی قدر کرتے تو اللہ ہرگز اُن کی حالت نہ بدلتا اور اُن پر میدانِ بدر میں عذاب نازل نہ کرتا۔

اللہ کی نشانیوں سے انکار:

سورۃ انفال کی آیت 54 میں اللہ تعالیٰ نے قومِ فرعون اور دیگر قوموں کی ہلاکت کا سبب بیان فرمایا ہے انہوں نے اپنے ربّ کی نشانیوں کو جھٹلایا نتیجہ ہی ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے گناہوں کی وجہ سے اُن کو ہلاک کر دیا اور خاص طور پر فرعون کی قوم کو غرق کر دیا اور یقیناً یہ لوگ بڑے ظالم تھے۔

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024

آیت نمبر:55-56-57-58

إِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِندَ اللَّهِ الَّذِينَ كَفَرُوا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝
الَّذِينَ عَاهَدتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ
وَهُمْ لَا يَتَّقُونَ ۝ فَإِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِم
مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ۝ وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِن قَوْمٍ خِيَانَةً
فَانبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَىٰ سَوَاءٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ ۝

جانداروں میں سب سے بدتر اللہ کے نزدیک وہ لوگ ہیں جو کافر ہیں سو وہ ایمان نہیں لاتے۔55۔ جن لوگوں سے تم نے (صلح کا) عہد کیا ہے پھر وہ ہر بار اپنے عہد کو توڑ ڈالتے ہیں اور (اللہ سے) نہیں ڈرتے۔56۔ اگر تم لڑائی میں پاؤ تو انھیں ایسی سزا دو کہ جو لوگ اِن کی پشت ہیں وہ ان کو دیکھ کر بھاگ جائیں عجب نہیں کہ ان کو اس سے عبرت ہو۔57۔ اور اگر کسی قوم سے دغابازی کا خوف ہو تو (ان کا عہد) انھی کی طرف پھینک دو کہ (اور) برابر (کا جواب دو) کچھ شک نہیں کہ اللہ دغابازوں کو دوست نہیں رکھتا۔58۔

JOIN FOR MORE!!!

تشریح:

بدترین لوگ کون؟

سورۃ الانفال کی آیت نمبر 55 جس اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ بدترین لوگ کون ہیں شَرَّ الدَّوَآبِّ سے کون لوگ مراد ہیں۔ اِس حوالے سے یہ جاننا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک زمین پر چلنے والے جانداروں میں بدترین لوگ وہ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کے رسول ﷺ کے ساتھ اور روزِ آخرت کے ساتھ کفر کیا ہے تو اِس کفر و انکار کی پاداش میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں شَرَّ الدَّوَآبِّ کو بدترین مخلوق قرار دیا ہے۔

اللہ کا عہد کس نے توڑا؟

سورۃ الانفال کی آیت نمبر 56 میں اللہ تعالیٰ نے یہودِ مدینہ کا ذکر فرمایا ہے جن سے رسول اللہ ﷺ نے معاہدہ فرمایا تھا کہ وہ اور مسلمان آپس میں امن اور بھائی چارے سے رہیں گے اور ایک دوسرے کے دشمنوں کا ساتھ نہیں دیں گے چنانچہ یہودیوں نے بار بار اِس عہد کی خلاف ورزی کی اور بار بار عہد توڑتے رہے اور خفیہ طور پر کافروں سے ساز باز کرتے رہے۔

یہود کو سبق سکھانے کا حکم:

سورۃ الانفال کی آیت نمبر 57 میں اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی ہے کہ اگر وہ بد عہد یہود کھل کر مسلمانوں کے مقابلہ پر آجائیں تو انہیں ایسا سبق سکھایا جائے کہ نہ صرف اُن کو اپنی بد عہدی کا انجام معلوم ہو جائے بلکہ کفار مکّہ جو اُن کو پیچھے سے اکساتے رہتے ہیں اُن کو بھی ایسی عبرت ہو کہ اُن کے مستقبل کے منصوبے بکھر جائیں اور اُن کی چالیں تباہ و برباد ہو جائیں۔

بد عہدی اور معاہدہ کا خاتمہ:

سورۃ انفال کی آیت نمبر 58 میں اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ اگر لوگ (یہود) کی طرف سے کھلی بد عہدی نہ ہوئی ہو لیکن خطرہ موجود ہو کہ وہ کسی وقت بد عہدی کر کے مسلمانوں کو نقصان پہنچائیں گے تو ایسے موقع پر مسلمانوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ معاہدے کو ختم کرنے کا اعلان کر دیں اور انھیں بتا دیں کہ ہم میں سے کوئی اس معاہدہ کا پابند نہیں ہے اور ہر فریق ایک دوسرے کے خلاف کاروائی کرنے کے لیے آزاد ہے آیت کے اختتام پر فرمایا یاد رکھو اللہ تعالیٰ خیانت (بد عہدی) کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

CamScanner

مشق

(الف) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:

1۔ درج ذیل آیات میں سے کسی بھی ایک آیت کا ترجمہ اور تشریح لکھیے

(الف)

إِذْ يَقُولُ الْمُنٰفِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ غَرَّ هٰؤُلَاءِ دِينُهُمْ ۗ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝

ترجمہ:

اس وقت منافق اور (کافر) جن کے دلوں میں مرض تھا کہتے تھے کہ ان لوگوں کو ان کے دین نے مغرور کر رکھا ہے اور جو شخص اللہ پر بھروسا رکھتا ہے تو اللہ غالب حکمتوالا ہے۔49۔

تشریح: سورۃ الانفال کی آیت نمبر 49 میں اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ وہ وقت بھی یاد کرو جب منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں روگ (مرض) تھا یہ کہہ رہے تھے کہ ان مسلمانوں کو اُن کے دین نے دھوکے میں ڈال دیا ہے منافقین اور کفار نے طنزیہ انداز میں یہ بات کہی کہ مسلمان ناتجربہ کار اور سادہ لوح ہیں اتنے بڑے لشکر کا سامنا کرنے کے لیے تیار ہو گئے ہیں نعوذ باللہ ان کو ان دین نے دھوکے میں ڈال دیا ہے۔

اہل ایمان کا بھروسہ:

آیتِ مذکورہ بالا میں مزید بتایا کہ اہل ایمان نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے مقابلے کی تیاری کی تھی اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ یقیناً غالب ہے اور بڑی حکمت والا ہے۔

(ب)

كَدَأْبِ آلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝

ترجمہ: جیسا حال فرعونیوں کا اور اُن سے پہلے لوگوں کا (ہوا تھا ویسا ہی ان کا ہوا کہ) انھوں نے اللہ کی آیتوں سے کفر کیا تو اللہ نے ان کے گناہوں کی سزا میں ان کو پکڑ لیا بیشک اللہ زبردست ہے سخت عذاب دینے والا ہے۔52۔

تشریح:

اللہ کی نشانیوں سے انکار:

سورۃ انفال کی آیت 54 میں اللہ تعالیٰ نے قومِ فرعون اور دیگر قوموں کی ہلاکت کا سبب بیان فرمایا ہے انہوں نے اپنے ربّ کی نشانیوں کو جھٹلایا نتیجہ ہی ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے گناہوں کی وجہ سے اُن کو ہلاک کر دیا اور خاص طور پر فرعون کی قوم کو غرق کر دیا اور یقیناً یہ لوگ بڑے ظالم تھے۔

(ب) درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے

1۔ معاہدوں میں خیانت کرنے والوں کے لیے کیا ہدایات ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانفال کی آیت نمبر 56 میں یہود مدینہ کا ذکر فرمایا ہے جنھوں نے رسولِ اکرم ﷺ اور اہل ایمان سے بد عہدی کی یعنی امانت میں خیانت کی تھی ان کے بارے میں ہدایت دیتے ہوئے فرمایا اگر یہود بد عہدی کرتے ہوئے کھل کر مسلمانوں کے مقابل آجائیں تو۔

1۔ یہود کو ایسا سبق سکھائیں نہ صرف ان کو اپنی بد عہدی کا انجام معلوم ہو جائے۔

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

CamScanner

2۔ وہ کفار اور مشرکین جو انھیں در پردہ اکساتے رہتے ہیں اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرنے پر آمادہ کرتے ہیں اُن کو عبرت ہو جائے کہ وہ مستقبل میں اِس طرح کی سازشوں سے باز رہیں۔

3۔ اِس حوالے سے اللہ تعالیٰ نے تیسری ہدایت یہ دی ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ خیانت یعنی بد عہدی کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

2۔ سبق کی آیات میں گزشتہ قوموں کی بربادی کے کیا اسباب بتائے گئے ہیں؟

جواب:

پہلا سبب:

آیاتِ الٰہی کا انکار:

گزشتہ اقوام کی بربادی اور تباہی کا پہلا سبب آیتِ الٰہی کا انکار ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات اور احکام کا انکار اور اُس کی تکفیر ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے

" انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات سے کفر کیا تو اُن کے گناہوں کے سبب اللہ تعالیٰ نے انھیں پکڑ لیا"

(سورۃ الانفال آیت نمبر 53)

دوسرا سبب:

پیغامِ حق کی تکذیب:

اقوامِ سابقہ کی تباہی اور بربادی کا دوسرا سبب 'پیغامِ حق' کا جھٹلانا اور اُس کی تکذیب کرنا ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے؛

"انھوں نے اللہ تعالیٰ نے پروردگار کی آیات جھٹلایا تو ہم نے ان کو ہلاک کر دیا"

(سورۃ الانفال آیت 54)

تیسرا سبب:

کفرانِ نعمت (نعمت کی ناقدری):

اقوامِ گزشتہ کی بربادی کا تیسرا سبب کفرانِ نعمت یا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناقدری ہے جس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کو عذاب سے اُس وقت بدل دیتے ہیں جب کوئی قوم نعمتوں کا شکر کرنے کے بجائے ناشکری اور ناقدری پر آمادہ ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات اور قوانین کا انکار کرتی ہے تو ایسے میں اللہ تعالیٰ اُن سے اپنی نعمتیں چھین لیتا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے؛

یہ (اللہ کا دستور ہے) کہ جو نعمت اللہ کسی قوم کو دیا کرتا ہے جب تک وہ خود اپنے دلوں کی حالت نہ بدل ڈالیں اللہ اُسے نہیں بدلا کرتا اور اس لیے کہ اللہ سنتا جانتا ہے (سورۃ لانفال آیت 53)

3۔ معاہدہ توڑنے کی کیا سزا ہے؟

جواب:

یہود کو سبق سکھانے کا حکم:

سورۃ الانفال کی آیت نمبر 57 میں اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی ہے کہ اگر وہ بد عہد یہود کھل کر مسلمانوں کے مقابلہ پر آجائیں تو انہیں ایسا سبق سکھایا جائے کہ نہ صرف اُن کو اپنی بد عہدی کا انجام معلوم ہو جائے بلکہ کفار مکّہ جو اُن کو پیچھے سے اکساتے رہتے ہیں اُن کو بھی ایسی عبرت ہو کہ اُن کے مستقبل کے منصوبے بکھر جائیں اور اُن کی چالیں تباہ و برباد ہو جائیں۔

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE ▣ SESSION 2023-2024 ▣ PRACTICAL CENTRE ▣ SESSION 2023-2024 ▣ PRACTICAL CENTRE ▣ SESSION 2023-2024 ▣ PRACTICAL CENTRE ▣

CamScanner

(ج) درست جوابات کے سامنے ( ) کا نشان لگایئے:

1۔ سانس نکالتے وقت فرشتے مارتے ہیں:

(الف) جانوروں کو (ب) عام انسانوں کو (ج) آلِ فرعون کو (د) کفار کو

2۔ قوم کو ڈبو کر ہلاک کی گیا:

(الف) ثمود کی قوم کو (ب) ہود کی قوم کو (ج) آلِ فرعون کو (د) یہود قوم

3۔ 'برے جانور' میں شمار کیا گیا ہے:

(الف) حرام جانور کو (ب) وحشی جانور کو (ج) ایمان نہ لانے والوں کو (د) فساد پھیلانے والوں کو

آیت نمبر:59

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا ۭ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ۝

اور کافر یہ خیال ہر گز نہ کریں کہ وہ آگے نکل گئے ہیں یقیناً وہ ہمیں عاجز نہیں کر سکتے۔59۔

تشریح:

کفار کی خوش فہمی:

سورۃ الانفال کی اس آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کفار و مشرکین کو متنبہ فرما رہے ہیں، اے کافرو! ، مشرکو! تم ہر گز اس خوش فہمی میں نہ رہنا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محترم ﷺ سے عہد شکنی اور دیگر بد اعمالیاں کر کے تم بھاگ جاؤ گے یا تم اس کی گرفت سے پیچھا چھڑا لو گے تو یاد رکھو یہ محض تمھاری خوش فہمی ہے

اللہ تعالیٰ کو کوئی بے بس نہیں کر سکتا:

آیت کے اس حصہ میں بتایا جا رہا ہے گمراہ کافرو! ، مشرکو! یاد رکھو کہ -- نعوذ باللہ -- تم یہ سمجھتے ہو کہ تم اللہ تعالیٰ کو عاجز و بے بس اور مجبور کر دو گے۔ یہ تمھاری بہت بڑی بھول ہے اللہ تعالیٰ کی پکڑ بہت شدید ہے تم اللہ تعالیٰ کی سلطنت سے باہر نہیں جا سکتے خواہ کتنے سرکش، منہ زور اور باغی نہ ہو جاؤ اللہ تعالیٰ تمھیں ضرور پکڑیں گے اور تمھارے برے عقائد اور برے اعمال کی پوری پوری سزا دیں گے۔

آیت نمبر: 60

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ
تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ
لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝

اور جہاں تک ہو سکے (فوج کی جمعیت) کے زور سے اور گھوڑوں کے تیار رکھنے سے ان کے مقابلے کے لیے مستعد رہو کہ اس سے اللہ کے دشمنوں اور تمھارے دشمنوں اور ان کے سوا اور لوگوں پر جن کو تم نہیں جانتے اور اللہ جانتا ہے ہیبت بیٹھی رہے گی اور تم جو کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے اس کا ثواب تم کو پورا پورا دیا جائے گا اور تمھارا ذرا نقصان نہیں کیا جائے گا۔60۔

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE
CamScanner

تشریح:

جہاد کی تیاری کا حکم:

اِس آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو جہاد کی تیاری کا حکم دیا ہے اور فرمایا ہے کہ جہاں تک ہو سکے اپنی جنگی صلاحیتوں کو بہتر اور مضبوط کرنے کی پوری کوشش کریں خواہ وہ اسلحہ، جنگی ہتھیار، گھوڑے اور دیگر سامانِ حرب ہی کیوں نہ ہو، تاکہ بوقتِ ضرورت فوری جنگی کاروائی کی جاسکے ایسا نہ ہو کہ جب جنگ کے خطرات منڈلانے لگیں تب ہی اسلحہ اور جنگی سامان کی تیاری کی جائے مسلمانوں کو آج کل کے دور کے جدید جنگی ہتھیار، میزائل، ایٹم بم، ٹینک، جنگی جہاز، اور بحری بیڑہ تیار رکھنا چاہیے۔

دشمنوں پر ہیبت:

سورۃ الانفال کی آیت کے اِس حصّہ میں اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا کہ ان جنگی سامان اور ہتھیاروں کے ذریعہ تم اللہ کے دشمنوں پر نہ صرف کاری ضرب لگا سکو گے بلکہ جو بھی تمھارے دین کے خلاف غلط عزائم رکھتے ہیں جنھیں تم نہیں جانتے مگر اللہ تعالیٰ خوب واقف ہے کہ وہ کون ہیں اُن پر بھی تمھارا رعب قائم ہو گا اور تم جو کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے وہ تمھیں پورا پورا بدلہ دے گا اور تمھارے لیے کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔

JOIN FOR MORE!!!

آیت نمبر: 61

وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ
فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

اور اگر یہ لوگ صلح کی طرف مائل ہوں تو تم بھی اس کی طرف مائل ہو جاؤ اور اللہ پر بھروسہ رکھو
کچھ شک نہیں کہ وہ سب کچھ جانتا ہے۔ 61

تشریح:

کافروں سے صلح:

سورۃ الانفال کی آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے کافروں سے صلح کی اجازت دی ہے بشرطیکہ وہ ایسی شرائط پر ہوں جو مسلمانوں کی مصلحت کے مطابق ہوں۔

اللہ سب جاننے والا ہے:

سورۃ الانفال کی اِس آیتِ مبارکہ میں فرمایا ہے کہ اگر کفار صلح پر آمادہ ہوں تو اُن سے صلح کرنا جائز ہے لیکن اصل بھروسہ اللہ تعالیٰ کی ذاتِ مبارکہ پر ہونا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ خوب سننے والا اور جاننے والا ہے۔

آیت نمبر: 62

وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝

اور اگر یہ چاہیں کہ تم کو فریب دیں تو اللہ تمھیں کفالت کرنے گا وہی تو ہے جس نے تم کو اپنی مدد سے اور مسلمانوں (کی جمعیت) سے تقویت بخشی۔ 62

تشریح:

نبی محترم ﷺ کو تسلی:

سورۃ الانفال کی اِس آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ اپنے رسولِ مکرم ﷺ کو تسلی دیتے ہوئے اپنی مدد و اعانت کا وعدہ فرما رہے ہیں کہ رسول

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

محترم ﷺ آپ اطمینان رکھیں آپ کا رب آپ کے ساتھ ہے۔

خیانت و دھوکہ:

سورۃ الانفال کی آیت مبارکہ کے اس حصے میں اللہ تعالیٰ اپنے نبی محترم ﷺ کو یہ ہدایت دی ہے کہ اگر کفار و مشرکین آپ کو دھوکا دیں اور خیانت کریں تو آپ ﷺ بالکل فکر نہ کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے ساتھ ہے اور وہ آپ کی مدد کو کافی ہے اور اس نے آپ ﷺ کی فرشتوں اور مومنوں کے ذریعہ بہترین مدد کی ہے۔

آیت نمبر:63-64

وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ ۚ لَوْ أَنفَقْتَ
مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَّا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ
أَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٦٣﴾ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ
وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٦٤﴾

اور اُن کے دلوں میں الفت پیدا کر دی اور اگر تم دنیا بھر کی دولت خرچ کرتے تب بھی ان کے دلوں میں الفت پیدا نہ کر سکتے۔ مگر اللہ ہی نے ان میں الفت ڈال دی بیشک وہ زبردست ہے حکمت والا ہے۔63۔

اے نبی اللہ تم کو اور مومنوں کو جو تمھارے پیروکار ہیں کافی ہے۔64۔

تشریح:

اللہ تعالیٰ کا احسان:

سورۃ الانفال کی اس آیت میں اللہ تعالیٰ اپنے ایک بہت بڑے احسان کو بیان فرما رہے ہیں، وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے دلوں میں الفت و محبت پیدا کر دی ہے جس کی وجہ سے مومنوں کے درمیان باہمی اتحاد، اتفاق اور امن و سلامتی کی فضا قائم ہوئی ہے۔

الفت و محبت:

سورۃ الانفال کی مذکورہ آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی باہمی محبت و الفت اور اخوت و بھائی چارے کی اہمیت کو بیان فرمایا ہے اگر قبائل کی پرانی دشمنیاں اور نفرتیں قائم رہتیں تو اے پیغمبر آپ دنیا بھر کی دولت بھی خرچ کر دیتے مگر انکے دلوں میں الفت نہیں قائم کر سکتے تھے یہ تو محض اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور اُس کا احسان ہے کہ مومنوں کے دلوں میں آپس کی نفرت کو دور کر کے محبت و الفت ڈال دی یقیناً اللہ تعالیٰ زبردست اقتدار کا مالک اور حکمت والا ہے۔

مشق

(الف) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:

1۔ درج ذیل آیات میں سے کسی بھی ایک آیت کا ترجمہ اور تشریح لکھیے

(الف) وَإِن يُرِيدُوا أَن يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ اللَّهُ ۚ هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ ﴿٦٢﴾

ترجمہ: اور اگر یہ لوگ صلح کی طرف مائل ہوں تو تم بھی اس کی طرف مائل ہو جاؤ اور اللہ پر بھروسہ رکھو کچھ شک نہیں کہ وہ سب کچھ جانتا ہے۔61-

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

CamScanner

تشریح:

کافروں سے صلح:

سورۃ الانفال کی آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے کافروں سے صلح کی اجازت دی ہے بشرطیکہ وہ ایسی شرائط پر ہوں جو مسلمانوں کی مصلحت کے مطابق ہوں۔

اللہ سب جاننے والا ہے:

سورۃ الانفال کی اس آیت مبارکہ میں فرمایا ہے کہ اگر کفار صلح پر آمادہ ہوں تو ان سے صلح کرنا جائز ہے لیکن اصل بھروسہ اللہ تعالیٰ کی ذات مبارکہ پر ہونا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ خوب سننے والا اور جاننے والا ہے۔

(ب)

وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ۭ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

ترجمہ: اور اُن کے دلوں میں الفت پیدا کر دی اور اگر تم دنیا بھر کی دولت خرچ کرتے تب بھی ان کے دلوں میں الفت پیدا نہ کر سکتے۔ مگر اللہ ہی نے ان میں الفت ڈال دی بیشک وہ زبردست ہے حکمت والا ہے۔63-

JOIN FOR MORE!!!

تشریح:

اللہ تعالیٰ کا احسان:

سورۃ الانفال کی اس آیت میں اللہ تعالیٰ اپنے ایک بہت بڑے احسان کو بیان فرما رہے ہیں، وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے دلوں میں الفت و محبت پیدا کر دی ہے جس کی وجہ سے مومنوں کے درمیان باہمی اتحاد، اتفاق اور امن و سلامتی کی فضا قائم ہو گئی ہے۔

اُلفت و محبت:

سورۃ الانفال کی مذکورہ آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی باہمی محبت و الفت اور اخوت و بھائی چارے کی اہمیت کو بیان فرمایا ہے اگر قبائل کی پرانی دشمنیاں اور نفرتیں قائم رہتیں تو اے پیغمبر آپؐ دنیا بھر کی دولت بھی خرچ کر دیتے مگر اِنکے دلوں میں الفت نہیں قائم کر سکتے تھے یہ تو محض اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور اُس کا احسان ہے کہ مومنوں کے دلوں میں آپس کی نفرت کو دور کر کے محبت و اُلفت ڈال دی یقیناً اللہ تعالیٰ زبردست اقتدار کا مالک اور حکمت والا ہے۔

(ب) درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ موجودہ دور میں جہاد کے لیے کس ساز و سامان کی ضرورت ہے واضح کریں۔

جواب:

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جہاد کی تیاری کا حکم دیتے ہوئے سورۃ الانفال کی آیت نمبر 60 میں ارشاد فرمایا ہے۔

"اور اے مسلمانو! جس قدر طاقت اور گھوڑوں کی جس قدر چھاؤنیاں تم سے بن پڑیں

ان سے (کفار و مشرکین) سے مقابلے (جہاد) کے لیے تیار رہو"

آیت مذکورہ بالا میں اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو کافروں سے جہاد کی تیاری نیز جہاد کے لیے ساز و سامان تیار کرنے کا واضح طور پر حکم دیا ہے۔

ممکنہ جنگی صلاحیت:

آیت مذکورہ میں جنگی صلاحیت حاصل کرنے کا حکم دیا ہے یعنی جہاں تک ہو سکے اپنی جنگی صلاحیتوں کو بہترین اور مضبوط کرنے کی کوشش کرو خواہ وہ اسلحہ، جنگی ہتھیار، گھوڑے تلوار، نیزہ، کمان اور دیگر سامانِ حرب ہی کیوں نہ ہوں تاکہ تم بوقتِ ضرورت فوری جنگی کاروائی کر سکو ایسا

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

نہ ہو کہ جب جنگ کے خطرات منڈلانے لگیں تب ہی اسلحہ اور جنگی سامان کی تیاری کی جائے مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ تمام ضروری جنگی ہتھیار اور آلات کے ساتھ ہر وقت جہاد فی سبیل اللہ کے لیے تیار رہیں۔

دورِ جدید کا سامانِ جنگ:

آج کل کے دور کے جدید جنگی ہتھیار، میزائل، ایٹم بم، ٹینک، ڈرون، جنگی جہاز، جنگی بحری جہاز، آب دوز وغیرہ اور دیگر جدید آلات مسلمانوں کو تیار رکھنا چاہیے۔

خلاصہ:

مختصراً یہ کہ مسلمانوں کو اللہ کے حکم کے مطابق کافروں اور مشرکوں سے جہاد کرنے کے لیے ہمہ وقت تیار رہنا چاہیے۔

2۔ اگر کفار صلح پر آمادہ ہوں تو اس کے لیے مسلمانوں کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب:

کافروں سے صلح:

سورۃ الانفال کی آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے کافروں سے صلح کی اجازت دی ہے اگر کفار اور مشرکین صلح کرنے پر آمادہ ہوں تو اُن سے صلح کرنے میں کوئی ہرج نہیں بشرطیکہ وہ ایسی شرائط پر ہوں جو مسلمانوں کی مصلحت کے مطابق ہوں

اللہ سب جاننے والا ہے:

سورۃ الانفال کی اِس آیتِ مبارکہ میں فرمایا ہے کہ اگر کفار صلح پر آمادہ ہوں تو اُن سے صلح کرنا جائز ہے لیکن اصل بھروسہ اللہ تعالیٰ کی ذاتِ مبارکہ پر ہونا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ خوب سننے والا اور جاننے والا ہے۔

3۔ لوگوں کی دلوں میں ایک دوسرے کے لیے محبت کا بڑا سبب کیا ہے؟

جواب:

اللہ تعالیٰ کا احسان:

سورۃ الانفال کی اِس آیت میں اللہ تعالیٰ اپنے ایک بہت بڑے احسان کو بیان فرما رہے ہیں، وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے دلوں میں الفت و محبت پیدا کر دی ہے جس کی وجہ سے مومنوں کے درمیان باہمی اتحاد، اتفاق اور امن و سلامتی کی فضا قائم ہو گئی ہے۔

اُلفت و محبت:

سورۃ الانفال کی مذکورہ آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی باہمی محبت و الفت اور اخوت و بھائی چارے کی اہمیت کو بیان فرمایا ہے اگر قبائل کی پرانی دشمنیاں اور نفرتیں قائم رہتیں تو اے پیغمبر آپ دنیا بھر کی دولت بھی خرچ کر دیتے مگر اِنکے دلوں میں الفت نہیں قائم کر سکتے تھے یہ تو محض اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور اُس کا احسان ہے کہ مومنوں کے دلوں میں آپس کی نفرت کو دور کر کے محبت و اُلفت ڈال دی یقیناً اللہ تعالیٰ زبردست اقتدار کا مالک اور حکمت والا ہے

(ج) درست جوابات کے سامنے ( ) کا نشان لگائیے:

1۔ مسلمانوں کو جنگی ہتھیاروں کی تیاری کرنی چاہیے:

(الف) کم (ب) زیادہ (ج) درمیانی (د) جتنی ہو سکے

2۔ اللہ کی راہ میں خرچ کیا ہوا پورا پورا واپس ملے گا:

(الف) مال و دولت (ب) سونا (ج) ہر چیز (د) وقت

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

CamScanner

3۔ نبی کریم ﷺ اور مومنوں کے لیے کافی ہے:

(الف) اللہ تعالیٰ (ب) کتاب اللہ (ج) سنت (د) اسوہ حسنہ

آیت نمبر:65

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ
عَلَى الْقِتَالِ ۭ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا
مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ۝

اے نبی ﷺ! مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو۔ اگر تم میں بیس آدمی ثابت و دم رہنے والے ہوں گے تو دو سو کافروں پر غالب رہیں گے۔ اور اگر سو (ایسے) ہوں گے تو ہزار پر غالب رہیں گے اس لیے کہ کافر ایسے لوگ ہیں کہ کچھ بھی نہیں سمجھ رکھتے۔65۔

JOIN FOR MORE!!!

تشریح:

جہاد کی ترغیب:

سورۃ الانفال کی اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کو حکم دے رہے ہیں کہ آپ مومنوں کو جہاد کی ترغیب دیجئے اہل ایمان میں جہاد کا جزبہ پیدا کیجئے۔ ان کو بتایئے کہ اگر تم میں سے بیس ثابت قدم مجاہدین دشمن سے جہاد کریں گے تو وہ دو سو پر غالب آجائیں گے اور اگر تم میں سے مجاہدین کفار سے جہاد کریں گے تو ایک ہزار کفار پر غالب آجائیں گے۔

جہاد لازم ہے:

سورۃ الانفال کی آیت مذکورہ میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ جہاد و قتال تم پر لازم ہے اور اصول یہ ہے کہ اگر کفار مسلمانوں سے دس گنا تک تعداد میں زیادہ ہوں تو مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ ان سے مقابلہ کریں کیونکہ یہ (کفار و مشرکین) وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی مدد سے ناواقف اور محروم ہیں ان کو نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت کس قدر عظیم ہے۔

آیت نمبر:66

اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ
وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ۭ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا
مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ
وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝

اب اللہ نے تم پر سے بوجھ ہلکا کر دیا اور معلوم کر لیا (ابھی) تم میں کس قدر کمزوری ہے۔ پس اگر تم میں ایک سو ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو دو سو پر غالب رہیں گے اور اگر ایک ہزار ہوں گے تو اللہ کے حکم سے دو ہزار پر غالب رہیں گے اور اللہ ثابت قدم رہنے والوں کا مددگار ہے۔66۔

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762
PRACTICAL CENTRE ⊡ SESSION 2023-2024 ⊡ PRACTICAL CENTRE ⊡ SESSION 2023-2024 ⊡ PRACTICAL CENTRE ⊡ SESSION 2023-2024 ⊡ PRACTICAL CENTRE ⊡
CamScanner

تشریح:

تعداد میں کمی:

سورۃ الانفال کی اِس آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کفار سے مقابلے کے حوالے سے مسلمان مجاہدین پر سے بوجھ ہلکا کر دیا اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ (اب اللہ تعالیٰ نے تم پر سے بوجھ ہلکا کر دیا) پس اب حکم یہ ہے کہ ثابت قدم مجاہدین میں سے سو آدمی ہوں گے تو وہ دو سو پر غالب آجائیں گے اور اگر ایک ہزار ہوں گے تو وہ اللہ کے حکم سے دو ہزار پر غالب آجائیں گے۔

صابرین (صبر کرنے والے):

سورۃ الانفال کی آیت کے اِس حصّہ میں اللہ تعالیٰ صبر کرنے والے مجاہدین کو خوشخبری سنا رہے ہیں کہ تم گھبراؤ نہیں اللہ تعالیٰ تم جیسے صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ثابت قدم رہو تمھاری تعداد کم بھی ہو گی تو فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں اللہ تعالیٰ کی مدد تمھارے شامل حال رہے گی۔

آیت نمبر: 67-68

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى
حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ ۭ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۤ وَاللّٰهُ
يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ
سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

پیغمبر کو یہ شایاں شان نہیں کہ اس کے قبضے میں قیدی رہیں جب تک (کافروں کو قتل کرکے) زمین میں کثرت سے خون نہ بہا دیں تم لوگ دنیا کے مال کے طالب ہو اور اللہ آخرت (کی بھلائی) چاہتا ہے اور اللہ غالب ہے حکمت والا ہے۔67۔ اگر اللہ کا حکم پہلے نہ ہو چکا ہوتا تو جو (فدیہ) تم نے لیا ہے اس کے بدلے تم پر بڑا عذاب نازل ہوتا۔68۔

تشریح:

غزوہ بدر کے قیدی

سورۃ الانفال کی آیت نمبر 67 میں اللہ تعالیٰ نے بدر کے قیدیوں کے بارے میں جو ہدایت دی ہے اُس کا ذکر ہے غزوہ بدر کا نتیجہ کچھ اِس طرح سے ظاہر ہوا کہ قریش یعنی کفار و مشرکین کے ستر (70) مارے گئے اور ستر (70) ہی قید ہو کر مسلمانوں کی تحویل میں آگئے جب اُن کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ فرمایا کہ اِن کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے ایسے میں بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے تھی کہ اِن کو قتل کر دیا جائے کیونکہ انھوں نے مسلمانوں پر بہت ظلم کئے ہیں اِن کو عبرت ناک انجام تک پہنچایا جائے، لیکن بعض صحابہ کی رائے تھی کہ اِن کو جزیہ لے کر چھوڑ دیا جائے چونکہ زیادہ تر صحابہ کی یہ ہی رائے تھی کہ اِن کو جزیہ لے کر چھوڑ دیا جائے چنانچہ آپ ﷺ نے اِسی کے مطابق فیصلہ فرما دیا اور قیدیوں کو فدیہ لے کر چھوڑ دیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اِس میں اللہ تعالیٰ نے اِس معاملے پر اپنی ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا۔

نوشتہ تقدیر:

اِس آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرمایا کہ غزوہ بدر کے قیدیوں کے فدیہ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی بڑی آزمائش (یا عذاب) نہ آنے کی وجہ کیا ہے؟ اس حوالے سے متفرق وجوہات بیان فرمائی ہیں۔

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

CamScanner

1۔ پہلی وجہ:

پہلی وجہ آنحضرت محمد ﷺ کا وجود مبارک ہے جو رحمت للعالمین ہیں اُن کی موجودگی میں اللہ تعالیٰ نے کسی قسم کی آزمائش یا عذاب سے محفوظ رکھا۔

2۔ دوسری وجہ:

دوسری وجہ یہ تھی کہ بدر کے قیدیوں میں سے بعض کے لیے مسلمان ہونا اللہ تعالیٰ نے مقدر میں لکھ دیا تھا، اسی بناء پر عذاب نہیں آیا۔

آیت نمبر: 69

فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

اب جو مالِ غنیمت تمھیں ملا ہے اُسے کھاؤ (کہ وہ تمھارے لیے حلال طیب ہے) اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔69-

تشریح:

مالِ غنیمت:

اس آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی ہے کہ اب جو مالِ غنیمت اللہ تعالیٰ کے فضل و مہربانی سے عطا ہوا ہے اُسے خوش دلی سے کھاؤ، یہ تمھارے لیے حلال اور پاکیزہ ہے۔

اللہ بخشنے والا مہربان:

آیتِ مبارکہ کے اس حصہ میں بتایا جا رہا ہے کہ دیکھو! اللہ تعالیٰ بہت بخشش فرمانے والا اور اپنے بندوں پر نہایت مہربان ہے، پس اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اُس کی مغفرت، بخشش اور رحمت سے ناامید نہ ہو، مزید ارشاد فرمایا کہ جو مال فدیہ کی صورت میں حاصل ہوا ہے وہ حلال اور پاک ہے اسے اہل ایمان اپنے استعمال میں لا سکتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں۔

آیت نمبر: 70-71

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

اے پیغمبر ﷺ جو قیدی تمھارے قبضے میں (یعنی گرفتار) ہیں ان سے کہہ دو کہ اگر اللہ تمھارے دلوں میں نیکی معلوم کرے گا جو مال تم سے چھن گیا ہے اس سے بہتر تمھیں عنایت فرمائے گا اور تمھارے گناہ بھی معاف کر دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔70- اور اگر یہ لوگ تم سے دغا کرنا چاہیں گے تو یہ پہلے ہی اللہ سے دغا کر چکے ہیں تو اس نے ان کو تمھارے قبضے میں کر دیا۔ اور اللہ دانا ہے حکمت والا ہے۔71-

تشریح:

بدر کے قیدیوں کے لیے ہدایت:

سورۃ الانفال کی آیت نمبر 70 میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ بدر کے قیدیوں سے خطاب فرمایا ہے کہ اے نبی ﷺ آپ کے ہاتھوں جو قیدی ہوئے ہیں اور جنہوں نے مسلمان ہونے کا ارادہ ظاہر کیا ہے اُن سے کہہ دیجئے، اگر اللہ تعالیٰ تمھارے دلوں میں بھلائی

JOIN FOR MORE!!!

CamScanner

دیکھے گا تو جو مال تم سے (فدیہ میں) لیا گیا ہے اس سے بہتر تمھیں دے گا اور تمھاری بخشش بھی کرے گا کیونکہ اللہ بڑا مہربان ہے۔

اگر بدر کے قیدی خیانت کریں:

سورۃ الانفال کی آیت نمبر 71 میں اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ اگر بدر کے قیدیوں نے اے نبی ﷺ آپ سے خیانت کا ارادہ کیا تو یہ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ سے خیانت کر چکے ہیں جس کا نتیجہ ہی ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو آپؐ کے قابو میں دے دیا، اور یقیناً اللہ تعالیٰ کا علم بھی کامل ہے اور اُس کی حکمت بھی کامل ہے۔

آیت نمبر: 72

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوا وَّنَصَرُوا أُولَٰئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يُهَاجِرُوا مَا لَكُم مِّن وَلَايَتِهِم مِّن شَيْءٍ حَتَّىٰ يُهَاجِرُوا ۚ وَإِنِ اسْتَنصَرُوكُمْ فِي الدِّينِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ إِلَّا عَلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝

جو لوگ ایمان لائے اور جنھوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے لڑے۔ وہ اور جنھوں نے (ہجرت کرنے والوں کو) جگہ دی اور اُن کی مدد کی وہ آپس میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں اور جو لوگ ایمان تو لے آئے لیکن ہجرت نہیں کی تو جب تک وہ ہجرت نہ کریں تم کو اُن کی رفاقت سے کچھ سروکار نہیں اور اگر وہ تم سے دین (کے معاملات) میں مدد طلب کریں تو تم کو مدد کرنی لازم ہے مگر اُن لوگوں کے مقابلے میں کہ تم میں اور اُن میں (صلح کا) عہد ہو مدد نہیں کرنی چاہیے) اور اللہ تمھارے سب کاموں کو دیکھ رہا ہے 72۔

JOIN FOR MORE!!!

تشریح:

مہاجر و انصار صحابہ:

سورۃ الانفال کی آیت نمبر 72 میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدینہ منورہ ہجرت، اور انصار کی مدد و نصرت کا ذکر فرمایا ہے اور اِس حوالے سے مسلمانوں کو ہدایت دے رہے ہیں، جیسا کہ فرمایا جو لوگ ایمان لائے ہیں اور انھوں نے ہجرت کی ہے اور اپنے جانوں اور مالوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا ہے اور جنھوں نے اُن کو مدینہ میں آباد کیا اور یہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کے والی اور وارث ہیں اِس حکم کے نتیجے میں مہاجر اپنے بھائی انصار صحابہ کے وارث ہو گئے۔

جنھوں نے ہجرت نہیں کی:

آیت مذکورہ بالا میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو لوگ ایمان تو لائے مگر انھوں نے ہجرت نہیں کی تو وہ مسلمانوں کے وارث نہیں ہو سکتے جب تک کہ وہ ہجرت نہ کر لیں اور نہ تم اُن کے وارث ہو سکتے ہو لیکن اگر وہ تم سے دین کے معاملے میں مدد طلب کریں تو اُن کی مدد کرنا تم پر فرض ہے لیکن جب لوگوں (قوموں) سے تم نے معاہدہ کیا ہے تم اُن کی مخالفت میں اپنے مسلمانوں کی مدد نہیں کرو گے اور اللہ تعالیٰ تمھارے تمام معاملات کو خوب دیکھ رہا ہے۔

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

آیت نمبر 73:

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۭ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ۝

اور جو لوگ کافر ہیں (وہ بھی) ایک دوسرے کے رفیق ہیں تو (مومنو!) اگر تم یہ (کام) نہ کرو گے تو ملک میں فتنہ برپا ہو جائے گا اور بڑا فساد مچے گا۔73-

تشریح:

کافر ایک دوسرے کے دوست:

سورۃ الانفال کی اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جن لوگوں نے کفر اپنا رکھا ہے وہ آپس میں ایک دوسرے کے ولی وارث ہیں ایمان والوں کا اُن سے کوئی تعلق نہیں

فتنہ وفساد:

اِس آیتِ مبارکہ کے اگلے حصے میں اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی سے زمین میں فتنہ وفساد پھیلتے ہیں اگر کافروں کے ساتھ قطع تعلق اور مسلمانوں کے ساتھ دوستی کے اصول پر عمل نہ کیا تو اِس کا نتیجہ فتنہ وفساد کی صورت میں ظاہر ہو گا۔

JOIN FOR MORE!!!

آیت نمبر: 73-74-75

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ مِنْكُمْ ۭ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

اور جو لوگ ایمان لائے اور وطن سے ہجرت کر گئے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہے اور جنھوں نے (ہجرت کرنے والوں کو) جگہ دی اور اُن کی مدد کی یہ ہی لوگ سچے مومن ہیں اُن کے لیے (اللہ کے ہاں) بخشش اور عزت کی روزی ہے۔74- اور جو لوگ بعد میں ایمان لائے اور وطن سے ہجرت کر گئے اور تمھارے ساتھ ہو کر جہاد کرتے رہے وہ بھی تم ہی میں سے ہیں اور رشتہ دار اللہ کے حکم کی رُو سے ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں کچھ شک نہیں کہ اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔75-

تشریح:

مہاجرین وانصار کے فضائل:

سورۃ الانفال کی آیت نمبر 74 میں اللہ تعالیٰ مہاجرین اور انصار کے فضائل بیان فرما رہے ہیں مہاجرین کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو لوگ ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے ہجرت کی اور اللہ کے راستے میں جہاد کیا، پھر انصار کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اور وہ جنہوں نے انہیں (مہاجرین) آباد کیا، جگہ دی، مدد کی دراصل یہ دونوں ہی سچے مومن ہیں اور ان کے لیے مغفرت اور باعزت روزی ہے۔

بعد میں ہجرت کرنے والا مہاجر:

سورۃ الانفال کی آیت نمبر 75 میں اللہ تعالیٰ نے بعد میں ہجرت کر کے آنے والوں کے لیے ہدایت فرمائی ہے کہ وہ بھی تمھارے بھائی ہیں ان میں سے جو لوگ پرانے مہاجرین کے رشتہ دار ہیں وہ اللہ کے حکم کے مطابق ایک دوسرے کی میراث کے زیادہ حق دار ہیں اور یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز کا پورا پورا علم رکھتا ہے۔

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

CamScanner

مشق

(الف) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:

1۔ درج ذیل آیات میں سے کسی بھی ایک آیت کا ترجمہ اور تشریح لکھیے

(الف)

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ
فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

ترجمہ: اے پیغمبر ﷺ جو قیدی تمھارے قبضے میں (یعنی گرفتار) ہیں ان سے کہہ دو کہ اگر اللہ تمھارے دلوں میں نیکی معلوم کرے گا جو مال تم سے چھن گیا ہے اس سے بہتر تمھیں عنایت فرمائے گا اور تمھارے گناہ بھی معاف کر دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔70

تشریح:

بدر کے قیدیوں کے لیے ہدایت:

سورۃ الانفال کی آیت نمبر 70 میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ بدر کے قیدیوں سے خطاب فرمایا ہے کہ اے نبی ﷺ آپ کے ہاتھوں جو قیدی ہوئے ہیں اور جنہوں نے مسلمان ہونے کا ارادہ ظاہر کیا ہے اُن سے کہہ دیجئے، اگر اللہ تعالیٰ تمھارے دلوں میں بھلائی دیکھے گا تو جو مال تم سے (فدیہ میں) لیا گیا ہے اُس سے بہتر تمھیں دے گا اور تمھاری بخشش بھی کرے گا کیونکہ اللہ بڑا مہربان ہے۔

(ب)

وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

ترجمہ: اور اگر یہ لوگ تم سے دغا کرنا چاہیں گے تو یہ پہلے ہی اللہ سے دغا کر چکے ہیں تو اس نے ان کو تمھارے قبضے میں کر دیا۔ اور اللہ دانا اور حکمت والا ہے۔71

تشریح:

گر بدر کے قیدی خیانت کریں:

سورۃ الانفال کی آیت نمبر 71 میں اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ اگر بدر کے قیدیوں نے اے نبی ﷺ آپ سے خیانت کا ارادہ کیا تو یہ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ سے خیانت کر چکے ہیں جس کا نتیجہ ہی ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو آپؐ کے قابو میں دے دیا، اور یقیناً اللہ تعالیٰ کا علم بھی کامل ہے اور اُس کی حکمت بھی کامل ہے

(ب) درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے

1۔ اس سبق میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانفال کی ان آیات میں قیدیوں کے متعلق کیا ارشاد فرمایا ہے؟

جواب:

بدر کے قیدیوں سے متعلق اللہ تعالیٰ کے ارشادات:

پہلا ارشاد:

"اے محمد رسول اللہ ﷺ بدر کے اِن قیدیوں سے کہہ دیجئے جنہوں نے مسلمان ہونے کا ارادہ ظاہر کیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں میں بھلائی (خیر) دیکھی تو جو مال تم فدیہ میں لیا گیا ہے (اللہ تعالیٰ) اُس سے بہتر دے دے گا"۔

JOIN FOR MORE!!!
PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762
PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE
CamScanner

دوسرا ارشاد:

"اے رسول اللہ ﷺ اِن بدر کے قیدیوں سے کہہ دیجئے کہ، اللہ تعالیٰ تمھاری بخشش اور مغفرت بھی کرے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بے حد مہربان ہے"

تیسرا ارشاد:

بدر کے قیدیوں کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانفال کی آیت نمبر 71 میں ارشاد فرمایا ہے؛

اور اگر یہ لوگ تم سے دغا کرنا چاہیں گے تو یہ پہلے ہی اللہ سے دغا کر چکے ہیں تو اس نے
ان کو تمھارے قبضے میں کر دیا اور اللہ دانا ہے حکمت والا ہے۔71-

یعنی یہ لوگ (بدر کے قیدی) پہلے ہی آپ سے خیانت کر چکے ہیں جس کا مزہ اللہ تعالیٰ نے اِن کو بدر کے میدان میں بدترین شکست کی شکل میں دیا اگر یہ نبی محترم ﷺ کی جناب میں پھر خیانت کریں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ کا علم بھی کامل ہے اور اُس کی حکمت بھی کامل ہے وہ اِن کے لیے کافی ہے۔

2۔ مہاجر اصحاب سے مراد کون سے صحابی ہیں؟

جواب:

مہاجر صحابہ سے مراد وہ صحابہ اکرام ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم ﷺ کی محبت میں مکہ مکرمہ میں اپنا گھر بار چھوڑ کر مدینہ منورہ ہجرت فرمائی ان جلیل القدر اصحاب رسول ﷺ کو مہاجر صحابہ کہتے ہیں۔

مہاجرین صحابہ وہ جلیل القدر ہستیاں ہیں کہ جنہوں نے اپنا وطن، گھر بار اور اپنا خاندان محض اللہ تعالیٰ اور رسول مکرم ﷺ کی محبت کی خاطر چھوڑ دیا تکالیف اور سختیوں کو گوارہ کیا۔ اسلام دین حق قبول کرنے کی وجہ سے جو مصائب و مشکلات پیش آئیں اُن پر صبر کیا، فاقے کئے، گھر کے آرام سے محروم ہوئے مگر ہر حال میں استقامت کے ساتھ صبر کا دامن تھامے رکھا۔

3۔ مومنوں اور کفار کا ایک دوسرے کے وارث بننے کے کیا اصول ہیں؟

جواب:

سورۃ الانفال کی آخری آیات میں اللہ تعالیٰ میراث (وراثت) کے احکام بیان فرماتے ہیں جن کا تعلق مہاجرین صحابہ، انصار صحابہ اور مکہ میں رہ جانے والے اُن کے رشتہ داروں سے ہے

1۔ اللہ تعالیٰ نے یہ اصول پہلے سے طے فرما دیا ہے کہ مسلمان اور کافر ایک دوسرے کے وارث نہیں ہو سکتے۔

2۔ مہاجرین صحابہ جو مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آگے تھے اُن کے دو قسم کے رشتہ دار تھے ایک وہ جو مسلمان تھے دوسرے وہ جو کافر تھے اِن میں جو مسلمان تھے وہ بھی اِن کے وارث نہیں ہو سکتے تھے کیونکہ انھوں نے ہجرت نہیں کی تھی اور ہجرت کرنا اُس وقت فرض تھا مہاجرین صحابہ کے وہ رشتہ دار جو کافر تھے وہ بھی اُن کے وارث نہیں ہو سکتے تھے۔

3۔ واضح ہو کہ مہاجر صحابہ مدینہ منورہ میں تھے جو دارالاسلام تھا اور اُن کے رشتہ دار دار الحرب میں تھے چنانچہ درمیان میں بہت سی رکاوٹیں تھیں۔

4۔ قرآن کریم میں واضح کر دیا گیا ہے کہ مہاجرین صحابہ کے وارث ان کے مکی رشتہ دار نہیں بلکہ انصاری صحابہ ہیں جن کی مہاجرین صحابہ کے ساتھ نبی کریم ﷺ مواخات قائم فرمائی تھی۔

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

CamScanner

(ج) درست جوابات کے سامنے ( ) کا نشان لگائیے:

1۔ بدر کے قیدیوں میں سے اکثر قیدیوں کو فدیے کے بدلے ملی:

(الف) آزادی (ب) غلامی (ج) بخشش (د) مالی مدد

2۔ "اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ" سے کیا مراد ہے

(الف) مہاجر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (ب) انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

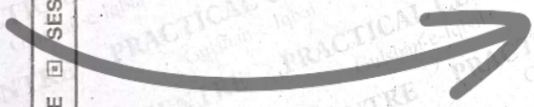
(ج) عشرہ مبشرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (د) السابقون الاولون صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

3۔ "وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا" سے کیا مراد ہے:

(الف) مسلمان (ب) مومن (ج) انصار (د) مہاجر

JOIN FOR MORE!!!







PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

CamScanner

PRACTICAL CENTRE

CLASS-XI

JOIN FOR MORE!!!

اسلامیات (لازمی)

سیٹ نمبر - ۵

باب دوم: الحدیث النبوی ﷺ

حدیث نبوی ﷺ کا تعارف

(الف) حدیث کی حفاظت، تدوین اور حجیت

(ب) 20 منتخب احادیث مبارکہ (ترجمہ وتشریح)

2023-24

info@practicalcentre.edu.pk

021-34976530
021-34812547
021-34984762

B-14, Block-1,
Gulshan-e-Iqbal, Karachi.

www.practicalcentre.edu.pk

CamScanner

فہرست

عنوانات

بابِ دوم: الحدیث النّبوی ﷺ

- حدیث کا مفہوم
- حدیث کے لغوی معنی
- حدیث کی اصطلاحی تعریف
- سنّت کا مفہوم
- سنّت کے لغوی معنی
- سنّت کی اصطلاحی تعریف
- حدیث کی شرعی حیثیت اور حجیّت
- حفاظتِ حدیث
- تدوینِ حدیث
- تدوینِ حدیث کا پہلا دور
- تدوینِ حدیث کا دوسرا دور
- تدوینِ حدیث کا تیسرا دور
- صحاح ستّہ اور اُن کے مؤلفین / مصنفین
- اصولِ اربعہ اور اُن کے مؤلفین / مصنفین
- حدیث کی اقسام اور اُن کے احکام
- 20 منتخب احادیث ترجمہ و تشریح

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

PRACTICAL CENTRE

B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI ☎: 34976530-34812547-34984762

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بابِ دوم: الحدیث النبوی ﷺ

حدیث نبوی ﷺ کا تعارف

حدیث کا مفہوم: (لغوی معنی اور اصطلاحی تعریف)

حدیث کے لغوی معنی:

حدیث عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی 'خبر، گفتگو' (یا بات چیت) کے ہیں۔

حدیث کی اصطلاحی تعریف:

شریعت کی اصطلاح میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے قول، فعل اور تقریر کو' حدیث' کہتے ہیں۔

('قول' کے معنی ہیں رسول اللہ ﷺ کی گفتگو یا بات چیت')

('فعل' کے معنی ہیں رسول اللہ ﷺ کا عمل مبارک)

(اور 'تقریر' کے معنی ہیں رسول اللہ ﷺ کی خاموشی یا سکوت)

رسول اللہ ﷺ کی حدیثِ مبارکہ کے لئے درج ذیل الفاظ بھی استعمال ہوتے ہیں:

☆وحی متلو ☆خبر ☆اثر ☆سنّت

روایت:

روایت بھی عربی لفظ ہے جس کے معنی ہیں، 'دوسرے کی بات نقل کرنا'، 'دوسرے کے الفاظ بیان کرنا' اسی سے لفظ 'راوی' بنا ہے۔ جس کے معنی ہیں دوسرے کے الفاظ بیان کرنے والا۔ "راوی" کی جمع "رُواۃ" ہے۔

روایت حدیث:

آپ ﷺ کے زمانے سے لے کر آخری زمانے تک جن لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی احادیث بیان کیں انھیں 'راوی' کہتے ہیں۔ راوی کے معنی ہیں "روایت کرنے والا" "نقل کرنے والا"۔ 'راوی' کی جمع 'رُواۃ' ہے (جس کے معنی ہیں "روایت نقل کرنے والے لوگ")۔

اس طرح حدیث بیان کرنے کے عمل کو "روایتِ حدیث" کہتے ہیں۔

سنّت کا مفہوم (لغوی معنی اور اصطلاحی تعریف):

سنّت کے لغوی معنی:

سنّت بھی عربی لفظ ہے جس کے لغوی معنی، 'عادت، طریقہ اور راستے کے ہیں۔

سنّت کی اصطلاحی تعریف:

شریعت کی اصطلاح میں رسول کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ کا ہر پہلو، آپ ﷺ کی عادتِ شریفہ، آپ ﷺ کی زندگی کی ہر جھلک اور ہر ادا جو کسی قول، فعل، تقریر یا صفت کی صورت میں ہو اُسے سنّت کہتے ہیں۔ سنّت کو قرآنِ مجید میں 'اُسوہ حسنہ'' کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

CamScanner

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

یقیناً تم لوگوں کے لیے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے (سورۃ الاحزاب آیت نمبر 21)

اسلامی شریعت کے مآخذ (مصادر)

حدیث کی شرعی حیثیت اور حجیت:

اسلامی شریعت کے چار بنیادی مآخذ ہیں۔ شریعت اسلام میں کسی بھی مسئلے کا حکم چار بنیادی مآخذ (صادر) سے معلوم کیا جاتا ہے۔ وہ چار مآخذ حسب ذیل ہیں۔

☆ قرآن مجید:

شریعتِ اسلامی کا پہلا بنیادی ماخذ "قرآنِ کریم" ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اور ہر قسم کے شک وشبہ سے پاک ہے۔

☆ حدیث وسنّت:

شریعتِ اسلامی کا دوسرا بنیادی ماخذ "حدیث وسنّت" یعنی رسولِ محترم ﷺ کا قول اور عمل جو قرآنِ مجید کے بعد سب سے معتبر دلیل ہے۔

☆ اجماع:

شریعتِ اسلامی کا تیسرا بنیادی ماخذ اجماعِ صحابہ ہے۔ اجماع سے مراد یہ ہے کہ اگر کسی مسئلہ کا حل قرآن وسنّت میں موجود نہیں تو اجماع صحابہ میں اس مسئلہ کا حل تلاش کیا جائے گا۔

☆ قیاس:

قیاس شریعتِ اسلامی کا چوتھا بنیادی ماخذ ہے۔ قیاس سے مراد یہ ہے کہ اگر کسی مسئلہ کا حل قرآن کریم، سنّتِ رسول اللہ، اور اجماعِ صحابہ میں نہ ہو تو اُس مسئلہ کا حل تلاش کرنے کے لیے 'قیاس' کیا جاتا ہے۔

حدیث وسنّت کی شرعی حیثیت اور حجیت:

(یعنی شریعت میں حدیث وسنّت کا مقام ومرتبہ اور اس کے یقینی دلیل ہونے کا ثبوت)

اللہ تعالیٰ کی طرف رسول کریم ﷺ پر دو قسم کی وحی نازل ہوتی تھی، ایک وہ وحی جس کے حروف، الفاظ، کلمات اور مفہوم، اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کے قلب مبارک پر نازل ہوتے تھے۔ جسے 'وحی متلو' کہا جاتا ہے۔ اور دوسری وہ 'وحی' جو حروف، الفاظ اور کلمات کے بغیر رسول اللہ کے قلب مبارک پر نازل ہوتی تھی جسے 'وحی غیر متلو' کہا جاتا ہے۔ اسی 'وحی غیر متلو' کو حدیث وسنّت بھی کہا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی "حدیث وسنّت" کو شریعت کے بنیادی ماخذ میں دوسرا درجہ حاصل ہے۔ اس بات پر پوری اسلم امت کا اجماع ہے کہ 'حدیث وسنّت کی پیروی واجب (لازم) ہے۔ اور اس کی خلاف ورزی حرام (ممنوع) ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

اور جو کچھ تمھیں رسول ﷺ دیں اُسے لے لو اور جس سے تمھیں روکیں اُسے چھوڑ دو بے شک اللہ شدید (سخت)، سزا دینے والا ہے (سورۃ الحشر آیت نمبر 7)

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

آیت مذکورہ بالا میں اللہ تعالیٰ نے رسول کریم ﷺ کے تمام احکام و ہدایات کو ماننے کا حکم دیا ہے اور آپ ﷺ کی منع کی ہوئی تمام چیزوں سے بچنے کا حکم دیا ہے اور بتایا ہے کہ اگر تم ایسا نہ کرو گے تو یاد رکھو اللہ تعالیٰ انتہائی سخت سزا دینے والا ہے۔

علاوہ ازیں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی فرمانبرداری دراصل اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:

"جس نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی اس نے (دراصل) اللہ ہی کی اطاعت کی"۔ (سورۃ النساء آیت نمبر 80)

آیت مذکورہ بالا میں اللہ تعالیٰ نے پیغمبر ﷺ کی اطاعت کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری قرار دیا ہے۔ انبیاء و رسل چونکہ معصوم ہوتے ہیں لہٰذا وہ ہر قسم کی غلطی، لغزش اور خطا سے پاک ہوتے ہیں۔ اسی لئے پیغمبر ﷺ کی اطاعت و اتباع اللہ ہی کی اطاعت ہوتی ہے۔ شرعی معاملات میں رسول ﷺ کا ہر قول، ہر عمل اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہوتا ہے۔ اس میں ان کی ذاتی خواہش، چاہت یا وسوسہ کا دخل نہیں ہوتا۔ پیغمبر ﷺ کو ہر معاملہ میں اللہ تعالیٰ کی مکمل تائید حاصل ہوتی ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:

"اور یہ (رسول ﷺ) اپنی خواہش نفس سے کچھ نہیں بولتے، یہ تو خالص وحی ہے جو ان کے پاس بھیجی جاتی ہے" (سورۃ النجم آیت نمبر 3-4)

شریعت اسلام میں 'حدیث و سنّت' کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ حدیث و سنّت کے بغیر قرآنی احکام و تعلیمات کو سمجھنا ممکن نہیں۔ قرآن حکیم کے بہت سے احکامات ہیں جن کی تشریح و توضیح اور نفاذ کا طریقہ رسول کریم ﷺ کے سمجھائے بغیر سمجھا نہیں جاسکتا۔ مثلاً نماز کی ادائیگی کا طریقہ، اسکے آداب و شرائط، زکوٰۃ کا نصاب، اس کو ادا کرنے کا طریقہ، صوم (روزہ) کی حقیقت، حج کی تفصیلات وغیرہ بغیر حدیث و سنّت کی رہنمائی کے سمجھنا ناممکن ہے۔

JOIN FOR MORE!!!

حفاظت حدیث:

قرآن کریم میں دین اسلام کی تمام بنیادی احکام و تعلیمات موجود ہیں۔ نبوت کے بابرکت زمانے میں صحابہ نے قرآن مجید کا ایک ایک لفظ زبانی یاد کیا اور رسول اللہ ﷺ کو سنایا اور اللہ کے رسول ﷺ نے قرآنِ مجید کو کاتبینِ وحی کے ذریعہ لکھوا کر محفوظ بھی کروا دیا جبکہ حدیثِ مبارکہ میں اسلامی شریعت کے تمام اعتقادی اور عملی مسائل کی تفصیل موجود ہے، چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کے قولی حصے (حدیث) کو زبانی یاد کر لیا اور اس کے عملی حصے (سنت) کو اپنے عمل میں لاکر محفوظ کر دیا۔

دورِ رسالت میں حدیث کا ابتدائی سرمایہ:

رسول کریم ﷺ نے بہت سے مواقع پر ضروری احکام اور ہدایات تحریر کروائے تھے۔ جن کا ذکر احادیث کی مستند اور معتبر کتابوں میں موجود ہے، اس کے علاوہ مختلف قبائل کے لئے تحریریں مثلاً:

- ☆ تحریری ہدایات
- ☆ خطوط کے جوابات
- ☆ مدینہ منورہ کی مردم شماری پر مشتمل تحریر
- ☆ بادشاہوں اور سرداروں کے نام دعوت نامے (دعوتی خطوط)
- ☆ امان نامے وغیرہ---اس طرح کی دیگر سینکڑوں تحریریں موجود تھیں جو رسول اللہ ﷺ نے مختلف مواقع پر لکھوائی تھیں۔

غزوہ بدر کے بعد بہت سے مسلمانوں نے لکھنا پڑھنا سیکھ لیا تھا جس کے بعد حدیث لکھنے کا سلسلہ جاری ہو گیا۔ اگرچہ اسلام سے پہلے عربوں میں لکھنے پڑھنے کا رواج زیادہ نہ تھا لیکن اسلام کی برکت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دلوں میں لکھنے پڑھنے سے خاص دلچسپی پیدا ہو گئی تھی۔ اس طرح بہت سے صحابہؓ رسول اللہ ﷺ کی زبانِ مبارک سے جو کچھ سنتے اُسے لکھ لیا کرتے تھے۔ اس سے واضح ہوا کہ صحابہ کرامؓ

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

آپ ﷺ کے زمانے میں احادیث کو حفظ کرنے اور جمع کرنے کا ذوق و شوق رکھتے تھے۔ صحابہ کرام کے اسی جذبہ کو دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔

"اللہ تعالیٰ اُس شخص کو سلامت رکھے جس نے میری حدیث کو یاد کیا اور اُسے اُسی انداز میں دوسروں تک بھی پہنچا دیا" (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

تدوینِ حدیث

تدوینِ حدیث کے لغوی معنی:

تدوین عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی جمع کرنا، مرتب کرنا اور حدیث بھی عربی لفظ زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی گفتگو اور بات چیت کے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے قول و ارشاد کو حدیث کہتے ہیں۔ اس طرح 'تدوین حدیث' کے معنی ہیں رسول اللہ ﷺ کے اقوال و ارشادات کو جمع کرنا، مرتب کرنا۔

تدوینِ حدیث کی تعریف:

شریعت کی اصطلاح میں رسول اکرم ﷺ کے اقوال و ارشادات کو تحریری صورت میں جمع کرنے یا کتابی شکل میں مرتب کرنے کا عمل تدوین حدیث کہلاتا ہے۔ تدوینِ حدیث کے تین دور ہیں جو حسب ذیل ہیں

تدوینِ حدیث کا پہلا دور:

دینِ اسلام کے ابتدائی دور میں پڑھنے لکھنے کا رواج نہیں تھا۔ اُس وقت صحابہ کرامؓ آپ ﷺ کی احادیث زبانی روایت (نقل) اور حافظہ کے ذریعہ محفوظ کیا کرتے تھے۔ جب ہم احادیث کے مجموعہ پر نظر ڈالتے ہیں تو دو قسم کی احادیث ملتی ہیں:

☆ پہلی قسم: ان احادیث کی ہے جن میں رسول اللہ ﷺ نے احادیث لکھنے سے منع فرمایا تھا۔

☆ دوسری قسم: وہ احادیث جن میں رسول اللہ ﷺ نے نہ صرف احادیث لکھنے کی اجازت مرحمت فرمائی بلکہ احادیث لکھنے کی ترغیب بھی بیان فرمائی۔

رسول اللہ ﷺ نے پہلے ممانعت فرمائی پھر اجازت عطا فرمائی۔۔۔ اس کی کیا وجہ تھی؟ واضح ہو کہ اس کی بہت سی مصلحتیں اور وجوہات تھیں جن میں سے چند حسب ذیل ہیں:

پہلی وجہ:

اس کی پہلی وجہ یہ تھی کہ قرآن مجید کا نزول جاری تھا۔ قرآن مجید کی طرف سب سے زیادہ توجہ کی ضرورت تھی تاکہ قرآنِ مجید قلب و ذہن میں اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔

دوسری وجہ:

دوسری وجہ یہ تھی کہ قرآن مجید کے ساتھ حدیث کے الفاظ خلط ملط نہ ہو جائیں کہ لوگ قرآن و حدیث کا فرق ملحوظ رکھ سکیں۔

تیسری وجہ:

تیسری وجہ یہ تھی کہ اُس وقت لکھنے پڑھنے کا رواج زیادہ نہیں تھا اِس لیے حدیث کو حفظ (یاد) کرنے پر زیادہ زور دیا گیا تاکہ لوگ زیادہ سے زیادہ حدیث سے فائدہ اُٹھا سکیں۔ یادداشت اور حافظے کی صلاحیت مزید تیز ہو جائے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،

"قرآنِ مجید کے علاوہ جو کچھ تم مجھ سے سنو اُسے نہ لکھو، جس شخص نے قرآن مجید کے علاوہ

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024

اور کچھ لکھا ہے وہ اُسے مٹادے" (صحیح مسلم)

مذکورہ وجوہات کی بنا پر یہ پابندی عارضی تھی۔ جب حالات ساز گار ہو گئے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قرآن کریم کے اسلوب کو اچھی طرح سمجھ گئے تو حدیث تحریر کرنے کی بھی اجازت مرحمت فرمادی گئی۔

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، "اللہ تعالیٰ اُس شخص کو سلامت رکھے جس نے میری حدیث کو یاد کیا اور اُسے اُسی انداز میں دوسروں تک بھی پہنچادیا" (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)۔

آپ ﷺ نے مزید فرمایا، "مجھ سے (سن کر) حدیث بیان کرو (اِس میں کوئی حرج نہیں) (صحیح مسلم)۔

آپ ﷺ نے مزید فرمایا، "میری طرف سے لوگوں کو میرا پیغام پہنچادو خواہ ایک آیت (بات) ہی کیوں نہ ہو" (صحیح بخاری)۔

دور رسالت میں احادیث کے تحریری مجموعے

☆ صحیفہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنی روایت کردہ احادیث محفوظ کرلی تھیں، جب آپ کو کسی حدیث میں شک ہوتا تو اُسکی تصدیق اُس نسخے سے کرلیا کرتے تھے۔

☆ صحیفہ الصادقہ:

حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی احادیث کا ایک صحیفہ مرتب کیا تھا جسے صحیفہ الصادقہ کہا جاتا ہے۔

☆ صحیفہ کتاب الصدقہ:

حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے کتاب الزکوٰۃ لکھوائی تھی جس میں زکوٰۃ سے متعلق احکام موجود تھے جسے صحیفہ الصدقہ کہا جاتا ہے۔

☆ صحیفہ علی رضی اللہ عنہ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "ہمارے پاس کچھ نہیں سوائے کتاب اللہ (قرآن کریم) اور اُس صحیفہ کے جو نبی ﷺ سے منقول ہے۔

☆ صحیفہ انس رضی اللہ عنہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمتِ بابرکت میں دس سال رہے۔ آپ نے عہدِ رسالت میں حدیث کے کئی مجموعے تیار کیے۔ علاوہ ازیں رسول اللہ ﷺ کے تبلیغی اور دعوتی خطوط جو آپ ﷺ نے اُس وقت دنیا کے چھ مشہور حکمرانوں کے نام روانہ فرمائے اور اِن خطوط پر مہر بطور دستخط ثبت فرمائی، اِس کے علاوہ تحریری معاہدے، امان نامے وغیرہ زمانہ رسالت میں تحریر کردہ احادیث میں شامل ہیں۔

تدوینِ حدیث کا دوسرا دور:

تدوین حدیث کا دوسرا دور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کا دور تھا، ذیل میں دورِ صحابہ میں تیار کئے جانے والے حدیث کے چند مجموعوں کا مختصر تذکرہ کیا جارہا ہے۔

☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "علم کو (لکھ کر) مقید کرلو" (سنن دارمی)۔

☆ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی احادیث کو عروہ بن زبیر نے لکھ لیا تھا (الکفایہ)۔

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے محمود بن ربیع سے عتبان کی ایک طویل حدیث سنی تو اپنے صاحبزادے کو حکم دیا اسے لکھ لو، چنانچہ صاحبزادے نے لکھ لیا۔ (صحیح مسلم)

☆ ابان مشہور تابعی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی مجلس میں ساگوان کی تختیوں پر احادیث لکھا کرتے تھے (سنن دارمی)۔

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024

☆ عبداللہ بن عقیل کہتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبداللہ کی خدمت میں بیٹھ کر آپ سے پوچھ کر لکھا کرتے تھے۔

☆ سعید بن جبیر نے فرمایا میں ابن عمر سے جو حدیث سنتا وہ لکھ لیتا۔ (سنن دارمی)

حضرت عمر بن عبدالعزیز اور تدوینِ حدیث:

تدوینِ حدیث کا دوسرا دور باقاعدہ طور پر اس وقت شروع ہوا جب 99 ہجری میں حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کو خلیفہ مقرر کیا گیا تو اس وقت تمام صحابہ کرام وفات پا چکے تھے۔ اعلیٰ درجہ کے تابعین دنیا سے رخصت ہو چکے تھے چنانچہ حضرت عمر عبدالعزیز نے حدیث کی حفاظت کی نیت سے تمام شہروں کے گورنروں کو فرمان جاری کیا کہ وہ حدیثِ نبوی کو تلاش کریں اور جمع کریں اور یہ حکم بھی دیا گیا کہ احادیث کے ساتھ اثار خلفائے راشدین کو جمع کیا جائے تاکہ احکام شریعت پر عمل کرنے کی مثالیں جمع ہوں۔

امام محمد بن شہاب زہریؒ کی خدمتِ حدیث:

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے جاری کردہ احکام کی بجاآوری میں محدث کبیر حضرت امام محمد بن شہاب زہریؒ (وفات 124ھ) نے دن رات محنت کر کے احادیث کی ایک کتاب مرتب کی جس کے بہت سے نقوش (نقول) حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے مختلف شہروں میں بھجوائے۔ علاوہ ازیں مدینہ منورہ میں حضرت امام سعید بن المسیبؒ، کوفہ میں حضرت امام شعبیؒ اور شام میں حضرت امام مکحولؒ جیسے جید علمائے حدیث موجود تھے، جنہوں نے احادیث نبوی ﷺ کی جمع وتدوین میں نہایت اہم کردار ادا کیا۔ اس کے بعد ان جلیل القدر آئمہ کے شاگردوں نے بڑا اہم کردار ادا کیا۔ بعد ازاں پوری اسلامی دنیا میں احادیث کے مطالعے، فقہی ترتیب اور جمع حدیث کے کام پر توجہ دی گئی۔ اس کی وجہ سے بہت سی ضخیم اور مستند احادیث کی تالیف ہوئیں۔ جن میں 'صحاح ستہ' زیادہ مشہور ہیں، جو اسلامی دنیا میں ایک عرصے سے نصابی کتب کے بطور پڑھی اور پڑھائی جا رہی ہیں اور شروحات، حواشی، وضاحات، اور تشریحات میں ہر دور میں بے مثال خدمات انجام دی گئی ہیں

تدوینِ حدیث کا تیسرا دور:

تیسری صدی ہجری میں علم حدیث کا ایک شعبہ مکمل ہوا، محدثین کرام، حدیث کی تلاش کے لئے عالم اسلام کے کونے کونے میں گئے اور بکھری روایات کو اکٹھا کیا اور صحیح احادیث کو الگ سے جمع کیا، اسماء الرّجال، جرح اور تعدیل کا مستقل فن تشکیل پایا۔ اس دور میں حدیث کے فن میں "صحاح ستہ" جیسی بلند پایہ تصانیف منظر عام پر آگئیں، احادیث کی چھ کتابوں کو 'صحاحِ ستہ" کہا جاتا ہے۔ صحاح ستہ اہل سنّت والجماعت کی مستند و معتبر ذخائر حدیث ہیں۔ صحاح ستہ اور ان کے مؤلفین کے نام حسب ذیل ہیں۔

صحاح ستہ:

کتاب	مصنف	ولادت	وفات
صحیح بخاری	امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری	194ہجری	256ہجری
صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج بن مسلم قشیری	206ہجری	261ہجری
جامع ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی	209ہجری	279ہجری
سُنن ابی داؤد	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی	202ہجری	275ہجری
سُنن نسائی	امام ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی نسائی	215ہجری	303ہجری
سُنن ابن ماجہ	امام ابو عبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی	209ہجری	273ہجری

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

CamScanner

اصولِ اربعہ:

فقہ جعفریہ کی چار مستند احادیث کی کتابوں کو 'اصولِ اربعہ' کہتے ہیں جو درج ذیل ہیں:

کتاب	مصنف	ولادت	وفات
الکافی	ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی	250ہجری	329ہجری
من لایحضرہ الفقیہ	ابو جعفر محمد علی بن بابویہ قمی	306ہجری	381ہجری
الاستبصار	ابو جعفر محمد بن حسن طوسی	385ہجری	460ہجری
تہذیب الاحکام	ابو جعفر محمد بن حسن طوسی	385ہجری	460ہجری

حدیث کی اقسام اور ان کے احکام:

بنیادی طور سے حدیث مبارکہ کی دو بڑی اقسام ہیں:

الف۔ خبر متواتر (حدیثِ متواتر)

وہ حدیث ہے جس کی روایت کرنے والے ہر زمانے میں اتنے زیادہ ہوں کہ اُن سب کا جھوٹ پر متفق ہونا ناممکن ہو۔

ب۔ خبر واحد (حدیث آحاد)

وہ حدیث جس کی روایت کرنے والے اتنے زیادہ نہ ہوں جیسے خبر متواتر کے ہوتے ہیں۔

خبر واحد کی راویوں کی تعداد کے اعتبار سے تین قسمیں ہیں:

1۔ مشہور:

وہ حدیث جس کے راوی ہر زمانے میں تین سے کم نہ ہوں۔

2۔ عزیز:

وہ حدیث ہے جس کے راوی ہر زمانہ ہر زمانے میں دو سے کم کہیں نہ ہوں۔ یہ حدیث مبارکہ "لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِن وَالِدِہٖ وَ الِدِہٖ و النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ" حدیث عزیز کی مثال ہے۔

3۔ غریب:

وہ حدیث ہے جس کا راوی کہیں نہ کہیں ایک ہو۔

خبر واحد کی اپنے راویوں کی صفات (خوبیوں) کے اعتبار سے بہت سی اقسام ہیں جن میں سے تین مشہور ہیں:

1۔ حدیثِ صحیح:

وہ حدیث جس کی سند رسول اللہ ﷺ تک پہنچتی ہو اور ہر دور میں اس کے تمام راوی 'عادل' (متقی پرہیز گار)، 'ضابط' (مضبوط حافظے والے) ہوں اور وہ حدیث روایت کی تمام کمزوریوں سے محفوظ ہو۔

2۔ حدیث حسن:

وہ حدیث ہے جس کی سند رسول ﷺ تک پہنچتی ہو، اور اس کے راوی 'عادل' (متقی، پرہیز گار) ہوں لیکن اُن میں سے کسی ایک کے حافظہ (ضبط) میں کمزوری ہو۔

3۔ حدیث ضعیف:

وہ حدیث ہے جس میں حدیثِ حسن کی خوبیوں (صفات) میں سے کوئی خوبی (صفت) نہ پائی جاتی ہو۔

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. : 34976530-34812547-34984762

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

حدیثِ ضعیف کی بہت سی اقسام ہیں جن میں سے چند حسب ذیل ہیں:

1۔ حدیثِ مُرسَل:

وہ حدیث ہے جس کی 'سند' کے آخر میں صحابی رضی اللہ عنہ کا نام نہ ہو۔

2۔ حدیثِ موضوع:

وہ حدیث جسے راوی نے اپنی طرف سے بنا کر رسول ﷺ کی طرف منسوب کیا ہو (یعنی جھوٹی، من گھڑت حدیث)

مشق

(الف) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:

1۔ حدیث کی کسی بھی تین اقسام کی تعریف (وصف) تحریر کیجیے۔

جواب: خبر واحد (اخبارِ آحاد / حدیث واحد):

خبر واحد وہ حدیث ہے جس کو (ہر دور اور ہر طبقہ میں) راویوں کی کم تعداد نے روایت کیا ہو۔

خبر واحد کی تین اقسام ہیں 1۔ حدیثِ مشہور، 2۔ حدیثِ عزیز، 3۔ حدیثِ غریب۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہیں:

حدیث مشہور:

حدیث مشہور جسے تواتر کی حد سے کچھ کم لوگوں نے ہر دور میں روایت کیا ہو۔ لیکن وہ دو سے زیادہ ہوں۔

حدیث عزیز:

وہ حدیث جس میں راوی کی کمی کسی دور میں آئی ہوں یہ حدیث مبارکہ "لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ" حدیثِ عزیز کی مثال ہے۔

حدیث غریب:

وہ حدیث جسے کسی زمانے میں صرف ایک راوی نے روایت کیا ہو۔ حدیثِ مشہور، حدیثِ عزیز اور حدیثِ غریب کو خبرِ واحد بھی کہا جاتا ہے۔

2۔ حدیث کی شرعی حیثیت اور حجیت بیان کیجیے۔

جواب: حدیث و سنّت کی شرعی حیثیت اور حجیت:

(یعنی شریعت میں حدیث و سنّت کا مقام و مرتبہ اور اس کے یقینی دلیل ہونے کا ثبوت)

اللہ تعالیٰ کی طرف رسول کریم ﷺ پر دو قسم کی 'وحی' نازل ہوتی تھی، ایک وہ وحی جس کے حروف، الفاظ، کلمات اور مفہوم، اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کے قلب مبارک پر نازل ہوتے تھے۔ جسے 'وحی متلو' کہا جاتا ہے۔ اور دوسری وہ 'وحی' جو حروف، الفاظ اور کلمات کے بغیر رسول اللہ کے قلب مبارک پر نازل ہوتی تھی جسے 'وحی غیر متلو' کہا جاتا ہے۔ اسی وحی غیر متلو کو حدیث و سنّت بھی کہا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی "حدیث و سنّت" کو شریعت کے بنیادی ماخذ میں دوسرا درجہ حاصل ہے۔ اس بات پر پوری اسلم امت کا اجماع ہے کہ 'حدیث و سنّت کی پیروی واجب (لازم) ہے۔ اور اس کی خلاف ورزی حرام (ممنوع) ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE
CamScanner

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا
نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

اور جو کچھ تمھیں رسول ﷺ دیں اُسے لے لو اور جس سے تمھیں روکیں اُسے چھوڑ دو بے شک
اللہ شدید سزا دینے والا ہے (سورۃ الحشر آیت نمبر 7)

آیتِ مذکورہ بالا میں اللہ تعالیٰ نے رسول کریم ﷺ کے تمام احکام وہدایات کو ماننے کا حکم دیا ہے اور آپ ﷺ کی منع کی ہوئی تمام چیزوں سے بچنے کا حکم دیا ہے اور بتایا ہے کہ اگر تم ایسا نہ کروگے تو یاد رکھو اللہ تعالیٰ انتہائی سخت سزا دینے والا ہے۔

علاوہ ازیں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی فرمانبرداری دراصل اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:

" جس نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی اس نے (دراصل) اللہ ہی کی اطاعت کی " (سورۃ النساء آیت نمبر 80)

آیتِ مذکورہ بالا میں اللہ تعالیٰ نے پیغمبر ﷺ کی اطاعت کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری قرار دیا ہے۔ انبیاء ورُسل چونکہ معصوم ہوتے ہیں لہٰذا وہ ہر قسم کی غلطی، لغزش اور خطا سے پاک ہوتے ہیں۔ اسی لئے پیغمبر ﷺ کی اطاعت واتباع اللہ ہی کی اطاعت ہوتی ہے۔ شرعی معاملات میں رسول ﷺ کا ہر قول، ہر عمل اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہوتا ہے۔ اس میں ان کی ذاتی خواہش، چاہت یا موسسہ کا دخل نہیں ہوتا۔ پیغمبر ﷺ کو ہر معاملہ میں اللہ تعالیٰ کی مکمل تائید حاصل ہوتی ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:

"اور یہ (رسول ﷺ) اپنی خواہش نفس سے کچھ نہیں بولتے، یہ تو خالص وحی ہے جو ان کے پاس بھیجی جاتی ہے" (سورۃ النجم آیت نمبر 3-4)

شریعت اسلامیہ میں 'حدیث وسنت' کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ حدیث وسنت بغیر قرآنی احکام وتعلیمات کو سمجھنا ممکن نہیں۔ قرآن حکیم کے بہت سے احکامات میں جن کی تشریح وتوضیح، اور نفاذ کا طریقہ رسول کریم ﷺ کے سمجھائے بغیر سمجھا نہیں جاسکتا۔ مثلاً نماز اور بندگی کا طریقہ، اسکے آداب وشرائط، زکوٰۃ کا نصاب، اس کو ادا کرنے کا طریقہ، صوم (روزہ) کی حقیقت، حج کی تفصیلات وغیرہ بغیر حدیث وسنت کی رہنمائی کے سمجھنا ناممکن ہے۔

3۔ تدوینِ حدیث تفصیل سے بیان کیجئے

تدوینِ حدیث

تدوینِ حدیث کے لغوی معنی:

تدوین عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی جمع کرنا، مرتب کرنا اور حدیث بھی عربی لفظ زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی گفتگو اور بات چیت کے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے قول وارشاد کو حدیث کہتے ہیں۔ اس طرح 'تدوینِ حدیث' کے معنی ہیں رسول اللہ ﷺ کے اقوال و ارشادات کو جمع کرنا، مرتب کرنا۔

تدوینِ حدیث کی تعریف:

شریعت کی اصطلاح میں رسول اکرم ﷺ کے اقوال وارشادات کو تحریری صورت میں جمع کرنے یا کتابی شکل میں مرتب کرنے کا عمل تدوینِ حدیث کہلاتا ہے۔ تدوینِ حدیث کے تین دور ہیں جو حسبِ ذیل ہیں:-

تدوینِ حدیث کا پہلا دور:

دینِ اسلام کے ابتدائی دور میں پڑھنے لکھنے کا رواج نہیں تھا۔ اس وقت صحابہ اکرام آپ ﷺ کی احادیث زبانی روایت (نقل) اور حافظہ کے ذریعہ محفوظ کیا کرتے تھے۔ جب ہم احادیث کے مجموعہ پر نظر ڈالتے ہیں تو دو قسم کی احادیث ملتی ہیں:

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

CamScanner

☆ پہلی قسم: ان احادیث کی ہے جن میں رسول اللہ ﷺ نے احادیث لکھنے سے منع فرمادیا تھا۔

☆ دوسری قسم: وہ احادیث جن میں رسول اللہ ﷺ نے نہ صرف احادیث لکھنے کی اجازت مرحمت فرمائی بلکہ احادیث لکھنے کی ترغیب بھی بیان فرمائی۔

رسول اللہ ﷺ نے پہلے ممانعت فرمائی پھر اجازت عطا فرمائی۔۔۔اس کی کیا وجہ تھی؟ واضح ہو کہ اس کی بہت سی مصلحتیں اور وجوہات تھیں جن میں سے چند حسب ذیل ہیں:

پہلی وجہ: اس کی پہلی وجہ یہ تھی کہ قرآن مجید کا نزول جاری تھا۔ قرآن مجید کی طرف سب سے زیادہ توجہ کی ضرورت تھی تاکہ قرآن مجید قلب و ذہن میں اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔

دوسری وجہ: دوسری وجہ یہ تھی کہ قرآن مجید کے ساتھ حدیث کے الفاظ خلط ملط نہ ہو جائیں کہ لوگ قرآن و حدیث کا فرق ملحوظ رکھ سکیں۔

تیسری وجہ: تیسری وجہ یہ تھی کہ اُس وقت لکھنے پڑھنے کا رواج زیادہ نہیں تھا اس لیے حدیث کو حفظ (یاد) کرنے پر زیادہ زور دیا گیا تاکہ لوگ زیادہ سے زیادہ حدیث سے فائدہ اُٹھا سکیں۔ یادداشت اور حافظے کی صلاحیت مزید تیز ہو جائے۔

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، " قرآنِ مجید کے علاوہ جو کچھ تم مجھ سے سنو اُسے نہ لکھو، جس شخص نے قرآن مجید کے علاوہ اور کچھ لکھا ہے وہ اُسے مٹادے" (صحیح مسلم)

مذکورہ وجوہات کی بنا پر یہ پابندی عارضی تھی۔ جب حالات سازگار ہو گئے اور صحابہ اکرام قرآنِ کریم کے اسلوب کو اچھی طرح سمجھ گئے تو حدیث تحریر کرنے کی بھی اجازت مرحمت فرمادی گئی۔

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" اللہ تعالیٰ اُس شخص کو سلامت رکھے جس نے میری حدیث کو یاد کیا اور اُسے اُسی انداز میں دوسروں تک بھی پہنچادیا" (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

آپ ﷺ نے مزید فرمایا؛

"مجھ سے (سن کر) حدیث بیان کرو (اس میں کوئی حرج نہیں) (صحیح مسلم)

آپ ﷺ نے مزید فرمایا؛

"میری طرف سے لوگوں کو میرا پیغام پہنچادو خواہ ایک آیت (بات) ہی کیوں نہ ہو" (صحیح بخاری)

دورِ رسالت میں احادیث کے تحریری مجموعے

☆ صحیفہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنی روایت کردہ احادیث محفوظ کرلی تھیں، جب آپ کو کسی حدیث میں شک ہوتا تو اُسکی تصدیق اُس نسخے سے کرلیا کرتے تھے۔

☆ صحیفہ الصادقہ:

حضرت عبد اللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی احادیث کا ایک صحیفہ مرتب کیا تھا جسے صحیفہ الصادقہ کہا جاتا ہے۔

☆ صحیفہ کتاب الصدقہ:

حضرت عبد اللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ نے کتاب الزکوٰۃ لکھوائی تھی جس میں زکوٰۃ سے متعلقہ احکام موجود تھے جسے صحیفہ الصدقہ کہا جاتا ہے۔

JOIN FOR MORE!!!

CamScanner

☆ صحیفہ علی رضی اللہ عنہ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں " ہمارے پاس کچھ نہیں سوائے کتاب اللہ (قرآنِ کریم) اور اُس صحیفہ کے جو نبی ﷺ سے منقول ہے۔

☆ صحیفہ انس رضی اللہ عنہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمتِ بابرکت میں دس سال رہے۔ آپ نے عہدِ رسالت میں حدیث کے کئی مجموعے تیار کئے علاوہ ازیں رسول اللہ ﷺ کے تبلیغی اور دعوتی خطوط جو آپ ﷺ نے اُس وقت دنیا کے چھ مشہور حکم رانوں کے نام روانہ فرمائے اور اِن خطوط پر مہر بطور دستخط ثبت فرمائی، اِس کے علاوہ تحریری معاہدے، امان نامے وغیرہ زمانہ رسالت میں تحریر کردہ احادیث میں شامل ہیں۔

تدوینِ حدیث کا دوسرا دور:

تدوین حدیث کا دوسرا دور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کا دور تھا، ذیل میں دورِ صحابہ میں تیار کئے جانے والے حدیث کے چند مجموعوں کا مختصر تذکرہ حسبِ ذیل ہے۔

☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ " علم کو (لکھ کر) مقید کرلو" (سنن دارمی)

☆ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی احادیث کو عروہ بن زبیر نے لکھ لیا تھا (الکفایہ)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے محمود بن ربیع سے عتبان کی ایک طویل حدیث سنی تو اپنے صاحبزادے کو حکم دیا اس لکھ لو، چنانچہ صاحبزادے نے لکھ لیا۔ (صحیح مسلم)

☆ ابان مشہور تابعی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی مجلس میں ساگوان کی تختیوں پر احادیث لکھا کرتے تھے (سنن دارمی)

☆ عبداللہ بن عقیل کہتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبداللہ کی خدمت میں بیٹھ کر آپ سے پوچھ کر لکھا کرتے تھے۔

☆ سعید بن جبیر نے فرمایا میں ابن عمر سے جو حدیث سنتا وہ لکھ لیتا۔ (سنن دارمی)

JOIN FOR MORE!!!

حضرت عمر بن عبدالعزیز اور تدوینِ حدیث:

تدوین حدیث کا دوسرا دور اس وقت شروع ہوا جب 99 ہجری میں حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کو خلیفہ مقرر کیا گیا۔ اُس وقت تمام صحابہ کرام وفات پا چکے تھے۔ اعلیٰ درجہ کے تابعین دنیا سے رخصت ہو چکے تھے چنانچہ حضرت عمر عبدالعزیز نے حدیث کی حفاظت کی نیت سے تمام شہروں کے گورنروں کو فرمان جاری کیا کہ وہ حدیثِ نبوی کو تلاش کریں اور جمع کریں اور یہ حکم بھی دیا گیا کہ احادیث کے ساتھ اثار خلفائے راشدین کو جمع کیا جائے تاکہ احکام شریعت پر عمل کرنے کی مثالیں جمع ہوں۔

امام محمد بن شہاب زہریؒ کی خدمتِ حدیث:

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے جاری کردہ احکام کی بجاآوری میں محدث کبیر حضرت محمد بن شہاب زہریؒ (وفات 124ھ) نے دن رات محنت کرکے احادیث کی ایک کتاب مرتب کی جس کے بہت سے نقوش (نقول) حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے مختلف شہروں میں بھجوائے۔ علاوہ ازیں مدینہ منورہ میں حضرت سعید بن المسیبؒ، کوفہ میں حضرت امام شعبیؒ اور شام میں حضرت امام مکحولؒ جیسے جید علمائے حدیث موجود تھے، جنہوں نے احادیث نبوی ﷺ کی جمع و تدوین میں بڑا کردار ادا کیا۔ اس کے بعد ان جلیل القدر آئمہ کے شاگردوں نے بڑا اہم کردار ادا کیا۔ بعد ازاں پوری اسلامی دنیا میں احادیث کے مطالعے، فقہی ترتیب اور جمع حدیث کے کام پر توجہ دی گئی۔ اس کی وجہ سے بہت سی ضخیم

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762
PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE
CamScanner

اور مستند احادیث کی تالیف ہوئیں۔ جن میں 'صحاح ستہ' زیادہ مشہور ہیں، جو اسلامی میں ایک عرصے سے نصابی کتب کے بطور پر پڑھی پڑھائی جارہی ہیں اور شروحات، حشایہ، وضاحات، اور تشریحات میں ہر دور میں بے مثال خدمات انجام دی گئی ہیں۔

تدوین حدیث کا تیسرا دور:

تیسری صدی ہجری میں علم حدیث کا ایک شعبہ مکمل ہوا، محدثین کرام، حدیث کی تلاش کے لئے عالم اسلام کے کونے کونے میں گئے اور بکھری روایت کو اکٹھا کیا اور صحیح احادیث، کو الگ سے جمع کیا، اسماءالرّجال، جرح اور تعدیل کا مستقل فن تشکیل پایا۔ اس دور میں حدیث کے فن میں "صحاحِ ستہ" جیسی بلند پایہ تصانیف منظر عام پر آگئیں، احادیث کی چھ کتابوں کو 'صحاح ستہ" کہا جاتا ہے۔ 'صحاح ستہ' اہل سنّت والجماعت کی مستند و معتبر ذخائر حدیث ہیں۔ صحاح ستہ اور ان کے مؤلفین کے نام حسب ذیل ہیں۔

(ب) درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ حدیث کے لغوی اور اصطلاحی معنی لکھئے۔

جواب: حدیث کا مفہوم: (لغوی معنی اور اصطلاحی تعریف)

حدیث کے لغوی معنی:

حدیث عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی 'خبر' گفتگو' (بیان چیت) کے ہیں۔

حدیث کی اصطلاحی تعریف:

شریعت کی اصطلاح میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے قول، فعل اور تقریر کو 'حدیث' کہتے ہیں۔

2۔ سنّت کا مفہوم بیان کیجئے

جواب: سنّت کا مفہوم: (لغوی معنی اور اصطلاحی تعریف):

سنّت کے لغوی معنی:

سنّت بھی عربی لفظ ہے جس کے لغوی معنی 'عادت، طریقہ اور راستے کے ہیں۔

سنّت کی اصطلاحی تعریف:

شریعت کی اصطلاح میں رسول کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ کا ہر پہلو، آپ ﷺ کی عادتِ شریفہ، آپ ﷺ کی زندگی کی ہر جھلک اور ہر ادا جو کسی قول، فعل، تقریر یا صفت کی صورت میں ہو اُسے سنّت کہتے ہیں۔ سنّت کو قرآنِ مجید میں 'اُسوہ حسنہ "" کے لفظ سے تعبر کیا گیا ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے؛

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

یقیناً تم لوگوں کے لیے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے (سورۃ الاحزاب آیت نمبر 21)

3۔ حدیث کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

حدیث وسنّت کی شرعی حیثیت اور حجیت: (یعنی شریعت میں حدیث وسنّت کا مقام ومرتبہ اور اس کے یقینی دلیل ہونے کا ثبوت)

اللہ تعالیٰ کی طرف رسول کریم ﷺ پر دو قسم کی 'وحی' نازل ہوتی تھی، ایک وہ وحی جس کے حروف، الفاظ، کلمات اور مفہوم، اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کے قلب مبارک پر نازل ہوتے تھے۔ جسے 'وحی متلو' کہا جاتا ہے۔ اور دوسری وہ 'وحی' جو حروف، الفاظ اور کلمات کے بغیر رسول اللہ کے قلب مبارک پر نازل ہوتی تھی جسے 'وحی غیر متلو' کہا جاتا ہے۔ اسی وحی غیر متلو کو حدیث وسنّت بھی کہا جاتا ہے۔

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

CamScanner

4۔ اصولِ اربعہ اور اُن کے نام تحریر کیجیے

اصولِ اربعہ: فقہ جعفریہ کی چار مستند احادیث کی کتابوں کو 'اصولِ اربعہ' کہتے ہیں جو درج ذیل ہیں:

کتاب	مصنف
الکافی	ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی
من لایحضرہ الفقیہ	ابو جعفر محمد علی بن بابویہ قمی
الاستبصار	ابو جعفر محمد بن حسن طوسی
تہذیب الاکلام	ابو جعفر محمد بن حسن طوسی

5۔ صحاح ستّہ اور اُن کے نام تحریر کیجیے

صحاح ستّہ:

احادیث کی چھ کتابوں کو 'صحاح ستّہ" کہا جاتا ہے۔ 'صحاح ستّہ' اہلِ سنّت والجماعت کی مستند و معتبر ذخائرِ حدیث ہیں۔ صحاح ستّہ اور ان کے مؤلفین کے نام حسب ذیل ہیں۔

کتاب	مصنف
صحیح بخاری	امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری
صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج بن مسلم قشیری
جامع ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی
سُنن ابی داؤد	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی
سُنن نسائی	امام ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی نسائی
سُنن ابن ماجہ	امام ابو عبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی

(ج) درست جوابات کے سامنے (✓) کا نشان لگائیے:

1۔ اثر اور سنّت ہم معنی الفاظ ہیں:

(الف) قرآن کے (ب) الہام کے (ج) وحی کے (د) حدیث کے

2۔ اسلام کا دوسرا ماخذ ہے:

(الف) قرآن (ب) سنّت (ج) اجماع (د) قیاس

3۔ حدیث کی کتاب 'صحیفہ صادقہ' کو جمع کیا:

(الف) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے (ب) علی کرم اللہ وجہہ نے

(ج) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے (د) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے

4۔ اصول اربعہ حدیث کی چار مستند ترین کتاب ہیں

(الف) فقہ جعفریہ کی (ب) فقہ حنفیہ (ج) فقہ مالکیہ (د) فقہ شافعیہ کی

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

منتخب احادیثِ مبارکہ

(ترجمہ و تشریح)

حدیث نمبر 1

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَ اِنَّمَا لِامْرِیٍٔ مَّانَوٰی

(صحیح بخاری:1)

بے شک اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے بے شک ہر شخص کو وہی کچھ ملے گا جس کی اُس نے نیت کی (ہو گی)

(صحیح بخاری:1)

تشریح:

نیت کی اہمیت:

اِس حدیثِ مبارکہ میں رسول کریم ﷺ نے نیت (دل کے ارادے) کی اہمیت کو بیان فرماتے ہوئے واضح کیا ہے بارگاہ الٰہی میں قول و عمل کی قبولیت کا معیار "نیت" ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک انسان کے قول و عمل اس کے ظاہری و باطنی اعمال اور رویوں کے معتبر ہونے کا دارومدار خلوصِ نیت (یعنی سچی نیت) پر ہے۔

نیت خالص:

واضح ہو کہ نیت عربی میں "دل میں چھپے ہوئے ارادے" کو کہتے ہیں، مذکورہ بالا حدیث مبارکہ کے مطابق اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کو اس کے اعمال کا اجر و ثواب اُس وقت ملے گا جب کوئی بھی عمل اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا حاصل کرنے کے لیے خالص نیت سے کیا جائے۔

JOIN FOR MORE!!!

حدیث نمبر 2

اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الْاَخْلَاقِ

(مؤطا امام مالک: 8)

مجھے حُسنِ اخلاق کو کمال تک پہنچانے کے لیے نبی بنا کر بھیجا گیا ہے

(المؤطا، امام مالک:8)

تشریح:

حسنِ اخلاق کی اہمیت:

اس حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ نے اخلاق حسنہ کی اہمیت اور فضیلت کو بیان فرمایا ہے۔ دینِ اسلام میں اخلاق حسنہ کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اخلاق حسنہ سے مراد انسانی سیرت کی وہ خوبیاں جو اللہ تعالیٰ کو پسند اور انسانی شخصیت کو نکھارتی ہیں۔

بعثتِ نبوی اور حسنِ اخلاق:

اس حدیث مبارکہ میں حضور اکرم ﷺ کی بعثت کا ایک مقصد حسنِ اخلاق کی تکمیل بھی بتایا گیا ہے چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا "میں لوگوں کو اعلیٰ اخلاق سے آراستہ کرنے کے لیے بھیجا گیا ہوں کہ انھیں بہترین اخلاق کا مالک بناؤں، جنہیں وہ بھول گئے ہیں"۔ جیسے۔ سچ بولنا،

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

CamScanner

مہمان نوازی کرنا، بہادری اختیار کرنا، مظلوم کی مدد کرنا، والدین کی فرمانبرداری کرنا، وعدہ کو پورا کرنا، امانت میں خیانت نہ کرنا اور پناہ دینا وغیرہ۔

حدیث نمبر 3

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ هَوَاهُ تَبَعاً لِّمَاجِئْتُ بِهٖ

(الجامع الکبیر للسیوطی: 62624)

تم میں سے کوئی اس وقت تک (کامل) مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کی خواہشات میری (لائی ہوئی) شریعت کے تابع نہ ہو جائیں

(الجامع الکبیر للسیوطی)

تشریح:

ایمان کا کمال اطاعت نبویؐ:

اِس حدیثِ مبارکہ میں ایمان کا کمال کی اور اُس برکات کا دارومدار نبی کریم ﷺ کی اطاعت کو قرار دیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے مکمل محبت اور عقیدت کے بغیر کوئی بھی شخص مومن نہیں ہو سکتا اسی طرح کوئی بھی شخص آپ ﷺ کی لائی ہوئی تعلیمات پر عمل کیے بغیر کامل مومن نہیں ہو سکتا۔

زندگی کے ہر پہلو میں اتباعِ نبویؐ:

سچا مومن بننے کے لیے ضروری ہے کہ زندگی کے ہر شعبہ میں نبی کریم ﷺ کی کامل اتباع (پیروی) کی جائے، اپنی ہر خواہش، دل کی ہر چاہت اور نفس کی ہر ترغیب کو رسول اللہ ﷺ کے حکم کے سامنے قربان کر دیا جائے۔ کوئی بھی کام کرنے سے پہلے یہ دیکھا جائے کہ یہ کام اللہ کے محبوب ﷺ کی تعلیم کے خلاف تو نہیں ہے۔

حدیث نمبر 4

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ

(صحیح بخاری: 13، صحیح مسلم: 76)

تم میں سے کوئی بھی اُس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہی کچھ پسند نہ کرے جو کہ وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے

(صحیح البخاری، صحیح مسلم)

تشریح:

اخوتِ ایمانی کا تقاضا:

اِس حدیثِ مبارکہ میں واضح کیا جا رہا ہے کہ اسلامی اخوت کا بنیادی تقاضہ کیا ہے؟ اہل ایمان کو ہمیشہ یہ بات پیش نظر رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان بھائی چارہ کا اسلامی اور ایمانی رشتہ قائم کیا ہے جو خونی رشتوں سے زیادہ مضبوط ہوتا ہے۔

اخوت کی لازمی شرط خیر خواہی:

قرآن مجید اور حدیثِ مبارکہ کے مطابق تمام مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اس لیے کوئی بھی شخص اُس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

CamScanner

جب تک کہ وہ اپنے دوسرے مومن بھائی کے بارے میں وہی خیالات اور فکر نہ رکھے جیسا کہ وہ اپنے بارے میں رکھتا ہے جس نیکی اور بھلائی کا وہ اپنے آپ کو حقدار سمجھتا ہے، دوسرے مومن بھائی کو بھی اس کا حقدار سمجھے، جس قدر اسے خود برائی اور نقصان سے بچنے کی ضرورت ہے دوسرے مومن کو بھی اس کا ضرورت مند سمجھے۔ یہ اسلام کا واحد اصول ہے جو ہمدردی، خیر خواہی اور باہمی محبت کا سرچشمہ ہے۔

حدیث نمبر 5

اَلْمُسْلِمُ اَخُوالْمُسْلِمِ، لَایَخُوْنُہٗ وَلَایَکْذِبُہٗ وَلَایَخْذُلُہٗ، کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ عِرْضُہٗ وَمَالُہٗ وَدَمُہٗ، اَلتَّقْوٰی ھَاھُنَا، بِحَسْبِ امْرِیٍٔ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ یَّحْقِرَاَخَاہُ الْمُسْلِمَ۔

(سنن ترمزی: 19117)

مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے وہ اس سے خیانت نہیں کرتا، اُس سے جھوٹ نہیں بولتا اور اُس کی تذلیل نہیں کرتا، ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کی عزت، مال اور جان حرام ہے تقویٰ یہاں ہوتا ہے (یہ کہہ کر نبی اکرم ﷺ نے دل کی طرف اشارہ فرمایا) ایک آدمی کے بُرا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔

(سنن الترمذی:19117)

JOIN FOR MORE!!!

تشریح:

اخوتِ باہمی:

اس حدیث میں مبارکہ میں بتایا گیا ہے کہ مسلمان آپس میں دینی بھائی ہیں۔ جس طرح سگے بھائی ایک دوسرے کے لیے تعاون اور محبت کا ذریعہ ہوتے ہیں، اسی طرح ہر مسلمان کو اپنے دینی بھائی کے لیے بھی ہونا چاہیے۔ ایک دوسرے سے بغض و عداوت، نفرت، حسد، کینہ، بدگمانی اور بدکلامی سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے

اخوتِ باہمی کے اصول:

اس حدیث مبارکہ میں اخوتِ باہمی کے اصول بتاتے ہوئے فرمایا کہ مسلمان کو کسی صورت دوسرے مسلمان کو دھوکہ نہیں دینا چاہیے، نہ اس کا کوئی حق غصب کرنا چاہیے، نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑنا چاہیے، کیونکہ کسی مسلمان کے ساتھ نامناسب سلوک کرنا، بغیر اجازت کے کسی کا مال غصب کرنا اور کسی کے قتل کرنے کی سازش کرنا ناجائز اور حرام کام ہیں۔ ایسے کاموں سے بچنا چاہیے۔

اخوتِ باہمی اور تقویٰ:

اس حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ نے اللہ سے ڈرنے کا حکم دیا ہے اور فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا خوف دراصل دل میں ہوتا ہے، انسان کے برے ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ کسی مسلمان کو رنگ، نسل، علم، عقیدے، کردار، اور سمجھ کے اعتبار سے حقیر سمجھے، اُس کی توہین کرے اور لوگوں کے سامنے اسے ذلیل کرے۔

CamScanner

مشق

(الف) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:

1۔ درج ذیل احادیث میں سے کسی بھی ایک حدیث کا ترجمہ اور تشریح لکھیے

(الف) اِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ حُسْنَ الْأَخْلَاقِ

جواب: مجھے حُسنِ اخلاق کو کمال تک پہنچانے کے لیے نبی بنا کر بھیجا گیا ہے (المؤطا، امام مالک:8)

تشریح:

نیت کی اہمیت:

اِس حدیثِ مبارکہ میں رسول کریم ﷺ نے نیت (دل کے ارادے) کی اہمیت کو بیان فرماتے ہوئے واضح کیا ہے بارگاہِ الٰہی میں قول و عمل کی قبولیت کا معیار 'نیت' ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک انسان کے قول و عمل اس کے ظاہری و باطنی اعمال اور رویوں کے معتبر ہونے کا دارومدار خلوص نیت (یعنی سچی نیّت) پر ہے۔

نیتِ خالص:

واضح ہو کہ 'نیّت' عربی میں "دل میں چھپے ہوئے ارادے" کو کہتے ہیں، مذکورہ بالا حدیث مبارکہ کے مطابق اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کو اس کے اعمال کا اجر و ثواب اُس وقت ملے گا جب کوئی بھی عمل اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا حاصل کرنے کے لیے 'خالص نیت' سے کیا جائے۔

(ب) اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَخُوْنُهُ وَلَا يَكْذِبُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ عِرْضُهُ وَمَالُهُ وَدَمُهُ، اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا، بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ يَّحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ

ترجمہ: مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے وہ اس سے خیانت نہیں کرتا، اُس سے جھوٹ نہیں بولتا اور اور اُس کی تذلیل نہیں کرتا، ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کی عزت، مال اور جان حرام ہے۔ تقویٰ یہاں (دل میں) ہوتا ہے۔ ایک آدمی کے بُرا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ (سنن الترمذی۔19117)

تشریح:

اخوتِ باہمی:

اس حدیث میں مبارکہ میں بتایا گیا ہے کہ مسلمان آپس میں دینی بھائی ہیں۔ جس طرح سگے بھائی ایک دوسرے کے لیے تعاون اور محبت کا ذریعہ ہوتے ہیں، اسی طرح ہر مسلمان کو اپنے دینی بھائی کے لیے بھی ہونا چاہیے۔ ایک دوسرے سے بغض و عداوت، نفرت، حسد، کینہ، بدگمانی اور بدکلامی سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے

اخوتِ باہمی کے اصول:

اس حدیث مبارکہ میں اخوتِ باہمی کے اصول بتاتے ہوئے فرمایا کہ مسلمان کو کسی صورت دوسرے مسلمان کو دھوکہ نہیں دینا چاہیے، نہ اس کا کوئی حق غصب کرنا چاہیے، نہ اسے بے یارومددگار چھوڑنا چاہیے، کیونکہ کسی مسلمان کے ساتھ نامناسب سلوک کرنا، بغیر اجازت کے کسی کا مال غصب کرنا اور کسی کے قتل کرنے کی سازش کرنا، ناجائز اور حرام کام ہیں۔ ایسے کاموں سے بچنا چاہیے۔

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

CamScanner

اخوت باہمی اور تقویٰ:

اس حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ نے اللہ سے ڈرنے کا حکم دیا ہے اور فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا خوف دراصل دل میں ہوتا ہے، انسان کے برے ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ کسی مسلمان کو رنگ، نسل، علم، عقیدے، کردار، اور سمجھ کے اعتبار سے حقیر سمجھے، اس کی توہین کرے اور لوگوں کے سامنے اسے ذلیل کرے۔

(ب) درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے:

1۔ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔ کی تشریح کیجیے:

نیت کی اہمیت:

حدیثِ مبارکہ میں رسول کریم ﷺ نے نیت (دل کے ارادے) کی اہمیت کو بیان فرماتے ہوئے واضح کیا ہے۔ بارگاہِ الٰہی میں قول و عمل کی قبولیت کا معیار 'نیت' ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک انسان کے قول و عمل اس کے ظاہری و باطنی اعمال اور رویوں کے معتبر ہونے کا دارومدار خلوصِ نیت (یعنی سچی نیت) پر ہے۔

نیتِ خالص:

واضح ہو کہ "نیت" عربی میں "دل میں چھپے ہوئے ارادے" کو کہتے ہیں، مذکورہ بالا حدیث مبارکہ کے مطابق اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کو اس کے اعمال کا اجر و ثواب اس وقت ملے گا جب کوئی بھی عمل اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا حاصل کرنے کے لیے خالص نیت سے کیا جائے۔

2۔ کامل مومن ہونے کے لیے کون سے کام ضروری ہیں؟

جواب: ایمان کا کمال اطاعت ہے:

اس حدیث مبارکہ میں ایمان کا کمال اور اُس کی برکات کا دارومدار نبی کریم ﷺ کی اطاعت کو قرار دیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ جس طرح رسول اللہ ﷺ سے مکمل محبت اور عقیدت کے بغیر کوئی بھی شخص مومن نہیں ہو سکتا اسی طرح کوئی بھی شخص آپ ﷺ کی لائی ہوئی تعلیمات پر عمل کیے بغیر کامل مومن نہیں ہو سکتا۔

زندگی کے ہر پہلو میں اتباعِ نبوی:

کامل مومن بننے کے لیے ضروری ہے کہ زندگی کے ہر شعبہ میں نبی کریم ﷺ کی کامل اتباع (پیروی) کی جائے، اپنی ہر خواہش، دل کی ہر چاہت اور نفس کی ہر ترغیب کو رسول اللہ ﷺ کے حکم کے سامنے قربان کر دیا جائے۔ کوئی بھی کام کرنے سے پہلے یہ دیکھا جائے یہ کام اللہ کے محبوب ﷺ کی تعلیم کے خلاف تو نہیں ہے۔

3۔ مسلمان سے مسلمان کا رویہ کیسا ہونا چاہیے؟

اخوتِ باہمی:

حدیث مبارکہ میں بتایا گیا ہے کہ مسلمان آپس میں دینی بھائی ہیں۔ جس طرح سگے بھائی ایک دوسرے کے لیے تعاون اور محبت کا ذریعہ ہوتے ہیں، اسی طرح ہر مسلمان کو اپنے دینی بھائی کے لیے بھی ہونا چاہیے۔ ایک دوسرے سے بغض و عداوت، نفرت، حسد، کینہ، بدگمانی اور بدکلامی سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے۔

اخوتِ باہمی کے اصول:

حدیثِ مبارکہ میں اخوتِ باہمی کے اصول بتاتے ہوئے فرمایا کہ مسلمان کو کسی صورت دوسرے مسلمان کو دھوکہ نہیں دینا چاہیے، نہ اس کا کوئی حق غصب کرنا چاہیے، نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑنا چاہیے، کیونکہ کسی مسلمان کے ساتھ نامناسب سلوک کرنا، بغیر اجازت کے کسی کا

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

CamScanner

مال غصب کرنا اور کسی کے قتل کرنے کی سازش کرنا، ناجائز اور حرام کام ہیں۔ ایسے کاموں سے بچنا چاہیئے۔

اخوت باہمی اور تقویٰ:

اس حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ نے اللہ سے ڈرنے کا حکم دیا ہے اور فرمایا ہے کہ اللہ تعالی کا خوف دراصل دل میں ہوتا ہے، انسان کے برے ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ کسی مسلمان کو رنگ، نسل، علم، عقیدے، کردار، اور سمجھ کے اعتبار سے حقیر سمجھے، اس کی توہین کرے اور لوگوں کے سامنے اسے ذلیل کرے۔

(ج) درست جوابات کے سامنے ( ) کا نشان لگایئے:

1۔ لفظ نیت کے معنی ہے:

(الف) دل کا ارادہ (ب) دعا پڑھنا (ج) توجہ دینا (د) عمل کرنا

2۔ تقویٰ اس جگہ ہے:

(الف) دماغ (ب) بدن (ج) دل (د) روح

3۔ حدیث کے مطابق "جو خود کے لیے پسند کرتے ہو اپنے مسلمان بھائی کے لیے بھی پسند کرو" وہ:

(الف) اس سے کم ہو (ب) اس جیسا ہو (ج) اس سے زیادہ ہو (د) بالکل نہ ہو

JOIN FOR MORE!!!

حدیث نمبر6

مَاعَالَ مَنِ اقْتَصَدَ

(المعجم الاوسط للطبرانی:5094)

جو میانہ روی اختیار کرے گا وہ کبھی محتاج نہ ہو گا

(المعجم الاوسط اللطبرانی)

تشریح:

میانہ روی:

اس حدیثِ مبارکہ میں میانہ روی کے بارے میں تاکید کی گئی ہے، میانہ روی سے مراد ہے اخراجات میں نہ تو اسراف سے کام لینا نہ ہی بخل کی عادت اپنانا۔

معاشی استحکام:

دین اسلام نے انسان کی معاشی زندگی کو بہتر بنانے کا راز بتایا ہے کہ جو شخص معاشی پریشانیوں سے بچنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے اخراجات کو اعتدال میں رکھے اور اپنی آمدنی کو اس طرح استعمال کرے کہ اس کے اخراجات پورے ہوں، اس میں نہ وہ بخل کرے اور نہ اصرف۔ اس لیے فرمایا کہ وہ شخص جو میانہ روی کی زندگی بسر کرے گا وہ کبھی محتاج نہیں ہو گا۔

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

CamScanner

حدیث نمبر7

مَن يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ، وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِي

(بخاری:71، ترمذی:2645)

اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے اور بے شک میں (حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ) تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھے عطا کرنے والا ہے

(بخاری، ترمذی)

تشریح:

دین کا فہم (دین کی سمجھ):

اس حدیثِ مبارکہ میں نبی محترم ﷺ علم و حکمت کے فضائل بیان فرمارہے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ جس بندے کے ساتھ خیر خواہی اور بھلائی کرنا چاہتا ہے اُسے دین سمجھنے کی توفیق عطا فرماتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ قاسمِ علم و حکمت:

حضور اکرم ﷺ کے مبارک ناموں میں سے ایک نام قاسم بھی ہے جس کے معنی تقسیم کرنے والا، بانٹنے والا کے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنے آپ کو علم و حکمت اور نیکی کو تقسیم کرنے والا بیان فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ علم و حکمت اور ہر قسم کی بھلائی عطا فرماتا ہے اور آپ ﷺ اسے لوگوں میں تقسیم فرمانے والے ہیں۔

JOIN FOR MORE!!!

حدیث نمبر8

مَنْ اَحْيَا سُنَّتِي فَقَدْ اَحَبَّنِي، وَمَنْ اَحَبَّنِي كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ

(المعجم الاوسط للطبرانی:9439)

جس نے میری سنّت کو زندہ رکھا اُس نے مجھ سے سچی محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا

(المعجم الاوسط للطبرانی)

تشریح:

محبت کا پیمانہ:

نبی کریم ﷺ سے محبت ایمان کا لازمی جزو ہے اور آپ ﷺ سے محبت کا تقاضا ہے۔ حدیثِ وسنّت مبارکہ کو یاد کرنا اور ان پر عمل کرنا قربتِ مصطفیٰ ﷺ کی علامت ہے۔

احیاء سنّت

'احیاء سنّت' سے مراد رسول اکرم ﷺ کی سنّت مبارکہ کو زندہ رکھنا ہے۔ ایک حدیث مبارکہ کے مطابق فساد کے وقت جو شخص سنّت رسول ﷺ پر عمل کرتے ہوئے اُسے زندہ کرے گا اُس کے لیے شہید کے برابر اجر کا وعدہ فرمایا گیا ہے۔ احیاء سنّت (یعنی سنّت کو زندہ کرنے) کو حضور کریم ﷺ کی محبت اور جنت میں آپ ﷺ کی قربت کا سبب قرار دیا گیا ہے۔

احیاء سنّت کا طریقہ:

اپنی روزمرہ کی زندگی میں مسنون اعمال انجام دینا، مسواک کرنا، خوشبو لگانا، والدین اور بزرگوں کا احترام کرنا، بیماروں کی عیادت کرنا،

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

CamScanner

مظلوموں کی مدد کرنا، نیکی کی تلقین کرنا اور برائی سے روکنا وغیرہ جیسی سنتوں کو اپنانے سے انسان اجر و ثواب حاصل کرنے کے ساتھ سنت کو زندہ رکھنے والا بھی بن سکتا ہے۔

حدیث نمبر 9

لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ؛ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ

(صحیح بخاری: 6114)

کشتی دوسرے کو پچھاڑنے میں نہیں ہوتی بلکہ اصل پہلوان وہ ہے جو غصے میں اپنے آپ پر قابو رکھے

(صحیح بخاری)

تشریح:

اصل طاقتور انسان:

انسان کا حقیقی دشمن، اس کا حریف اور اس کا مقابل اس کا نفس امارہ (خواہش نفس) ہے، جو غصہ کے دوران انسان کو بے قابو کر دیتا ہے ایسی حالت میں جو انسان اپنے نفس (خواہشات) پر غالب آجاتا ہے اس شخص کو اِس حدیث میں حقیقی پہلوان قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ دنیا کی پہلوانی کا فائدہ عارضی ہے جب کہ اپنے نفس کو قابو میں رکھنے کا فائدہ آخرت میں بھی انسان کو ملے گا۔

غصّہ پر قابو اور عفو و درگزر:

اِس حدیث میں ضبطِ نفس یعنی غصہ پر قابو پانے اور معاف کرنے اور درگزر سے کام لینے کی ہدایت کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھنا، غصے کو پی جانا، صبر و برداشت کا معاملہ کا اختیار کرنا اور معافی کو ترجیح دینا، اصل بہادری اور دلیری ہے۔

حدیث نمبر 10

مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ، وَأَنْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ

(صحیح بخاری: 5986)

جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اُس کا رزق بڑھے اور اُس کی عمر بڑھے اسے چاہیے کہ اپنے رشتے داروں سے اچھا سلوک کرے

(صحیح بخاری)

تشریح:

صلہ رحمی:

صلہ رحمی سے مراد ہے خونی اور حقیقی رشتے داروں سے تعلق جوڑنا اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا۔

صلہ رحمی کی اہمیت:

اس حدیثِ مبارکہ میں صلہ رحمی کے چند دنیوی فوائد اور برکات بیان کئے گئے ہیں۔ انسان ہمیشہ سے دو چیزوں کا حریص رہا ہے ایک دولت، دوسری عمر۔ اِس حدیث مبارکہ میں اِن دونوں چیزوں کے حصول لیے ایک اکسیر نسخہ بتایا گیا ہے۔ وہ ہے رشتے داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنا، جو اسلام میں سب سے اہم عبادت ہے اور جس کی بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے۔

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

CamScanner

عمر، اور رزق کی برکت:

صلہ رحمی کا مطلب ہے اپنے رشتہ داروں کی مدد کرنا، خوشی و غمی میں اُن کے ساتھ رہنا، ضرورت کے وقت ان کی خبر گیری اور مدد کرنا اور آپس میں تعلق برقرار رکھنے کے لیے دعا و سلام کرنا وغیرہ۔ یعنی جو شخص صلہ رحمی کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی عمر اور رزق میں برکت عطا فرمائیں گے۔

مشق

(الف) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:

1۔ درج ذیل احادیث میں سے کسی بھی ایک حدیث کا ترجمہ اور تشریح لکھیے۔

(الف) مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ، وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِي

ترجمہ: اللہ جس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے اور بے شک میں (حضرت محمد رسول اللہ خاتم النّبیین ﷺ) تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھے عطا کرنے والا ہے (بخاری، ترمذی)

تشریح:

دین کا فہم (دین کی سمجھ):

اس حدیثِ مبارکہ میں نبی محترم ﷺ علم و حکمت کے فضائل بیان فرما رہے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ جس بندے کے ساتھ خیر خواہی اور بھلائی کرنا چاہتا ہے اُسے دین سمجھنے کی توفیق عطا فرماتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ قاسمِ علم و حکمت:

حضور اکرم ﷺ کے مبارک ناموں میں سے ایک نام قاسم بھی ہے جس کے معنی تقسیم کرنے والا، بانٹنے والا کے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنے آپ کو علم و حکمت اور نیکی کو تقسیم کرنے والا بیان فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ علم و حکمت اور ہر قسم کی بھلائی عطا فرماتا ہے اور آپ ﷺ اسے لوگوں میں تقسیم کرنے والے ہیں۔

(ب) لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ؛ اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ

ترجمہ: کُشتی دوسرے کو پچھاڑنے میں نہیں ہوتی بلکہ اصل پہلوان وہ ہے جو غصّے میں اپنے آپ پر قابو رکھے۔ (صحیح بخاری 6114)

تشریح: اصل طاقتور انسان:

انسان کا حقیقی دشمن، اس کا حریف اور اس کا مقابل اس کا نفس امارہ (خواہشِ نفس) ہے، جو غصہ کے دوران انسان کو بے قابو کر دیتا ہے۔ ایسی حالت میں جو انسان اپنے نفس (خواہشات) پر غالب آجاتا ہے اُس شخص کو اِس حدیث میں حقیقی پہلوان قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ دنیا کی پہلوانی کا فائدہ عارضی ہے جب کہ اپنے نفس کو قابو میں رکھنے کا فائدہ آخرت میں بھی انسان کو ملے گا۔

غصہ پر قابو اور عفو و درگزر:

اِس حدیث میں ضبطِ نفس یعنی غصہ پر قابو پانے اور معاف کرنے و درگزر سے کام لینے کی ہدایت کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھنا، غصے کو پی جانا، صبر و برداشت کا معاملہ کا اختیار کرنا اور معافی کو ترجیح دینا؛ اصل بہادری اور دلیری ہے۔

JOIN FOR MORE!!!

CamScanner

(ب) درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے

1۔ میانہ روی کا کیا مطلب ہے اور اس کے فوائد کیا ہیں؟

میانہ روی:

میانہ روی کے معنی ہیں 'اعتدال اور توازن اختیار کرنا۔ یہاں 'میانہ روی' سے مراد اخراجات میں درمیانہ انداز اختیار کرنا ہے یعنی نہ تو فضول خرچی کرنا اور نہ ہی کنجوسی سے کام لینا۔

معاشی استحکام:

دین اسلام نے انسان کی معاشی زندگی کو بہتر بنانے کا راز بتایا ہے کہ جو شخص معاشی پریشانیوں سے بچنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے اخراجات کو اعتدال میں رکھے اور اپنی آمدنی کو اس طرح استعمال کرے کہ اس کے اخراجات پورے ہوں، اس میں نہ وہ بخل کرے اور نہ اسراف (فضول خرچی)۔ اس لیے فرمایا کہ جو شخص میانہ روی کی زندگی بسر کرے گا وہ کبھی محتاج نہیں ہو گا۔

2۔ دین کی سمجھ سے کیا مراد ہے؟

دین کی سمجھ اور اُس کا فہم اللہ تعالیٰ کی جانب سے بڑی خیر اور رحمت ہے۔ دین کی سمجھ سے مراد قرآنِ کریم اور سنّتِ رسول ﷺ کا علم ہے۔

JOIN FOR MORE!!!

قرآن مجید کا فہم:

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور ساری انسانیت کی فلاح کامیابی اور کامرانی کے لیے آخری ھدایت ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کے احکام و قوانین کو سمجھنا انسان کے لیے نہایت ضروری ہے شریعت اسلامی کے احکام، حلال و حرام، جائز، ناجائز، فرض، وواجب، مکروہ، مباح کو سمجھنا نہایت ضروری ہے۔

سنّتِ رسول اللہ ﷺ کا فہم:

سنّت رسول ﷺ اور حدیث کو سمجھنا اور فہم رکھنا بھی لازم ہے کیونکہ قرآن مجید کے احکام و قوانین کی تفصیل حدیث اور سنّت کے بغیر ممکن نہیں۔ لہٰذا قرآن و سنّت دونوں کا علم سیکھنا ایک سچے مسلمان کے لیے لازم ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اللہ جس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے"

3۔ صلہ رحمی کا مطلب اور فوائد بتائیے۔

صلہ رحمی: صلہ رحمی سے مراد ہے خونی اور حقیقی رشتے داروں سے تعلق جوڑنا اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔

صلہ رحمی کی اہمیت: انسان ہمیشہ سے دو چیزوں کا حریص رہا ہے ایک دولت، دوسری عمر۔ اِس حدیثِ مبارکہ میں اِن دونوں چیزوں کے حصول لیے ایک اکسیر نسخہ 'صلہ رحمی' ہے۔ جس کا مطلب ہے خونی رشتوں، یعنی عزیز و اقارب کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ رشتوں کو جوڑنا، صلہ رحمی کہلاتا ہے، رشتوں کو قائم رکھنا۔ اسلام میں سب سے اہم عبادت ہے۔ جس کی بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے۔

صلہ رحمی عمر، اور رزق کی برکت: صلہ رحمی کا مطلب ہے اپنے رشتہ داروں کی مدد کرنا، خوشی و غمی میں اُن کے ساتھ رہنا، ضرورت کے وقت ان کی خبر گیری اور مدد کرنا اور آپس میں تعلق برقرار رکھنے کے لیے دعا و سلام کرنا وغیرہ۔ یعنی جو شخص صلہ رحمی کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی عمر اور رزق میں برکت عطا فرمائیں گے۔

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

(ج) درست جوابات کے سامنے ( ) کا نشان لگائیے:

1۔ میانہ روی کے لیے عربی لفظ استعمال ہوتا ہے:

(الف) انصاف (ب) ایمان (ج) احسان (د) اقتصاد

2۔ حدیث کی روشنی میں رزق کی کشادگی کے لیے ذریعہ بیان کیا گیا ہے:

(الف) سچ بولنا (ب) صلہ رحمی کرنا (ج) بڑوں کا ادب کرنا (د) بچوں پر شفقت کرنا

3۔ احیاء سنّت سے مراد ہے:

(الف) سنّت کو ماننا (ب) سنّت کو بیان کرنا (ج) سنّت پر عمل کرنا (د) سنّت کو چھوڑنا

حدیث نمبر 11

اُنْصُرْ اَخَاکَ ظَالِماً اَوْمَظْلُوماًفَقَالَ رَجُلٌ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنْصُرُہٗ اِذَا کَانَ مَظْلُوْماًاَرَایْتَ اِنْ کَانَ ظَالِماً کَیْفَ اَنْصُرُہٗ؟ قَالَ: تَحْجُزُہٗ اَوْتَمْنَعُہٗ مِنَ الظُّلْمِ فَاِنَّ ذٰلِکَ نَصْرُہٗ (بخاری:6952)

اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جب کوئی مظلوم ہو تو میں اُس کی مدد کروں لیکن اگر وہ ظالم ہے تو اس کی مدد کیسے کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمھارا اسے ظلم سے روکنا بھی اُس کی مدد ہے۔ (بخاری)

تشریح:

مظلوم اور ظالم کی مدد:

مذکورہ بالا حدیث پاک میں رسول اکرم ﷺ نے مظلوم کی مدد کے ساتھ ظالم کی مدد کی بھی ہدایت فرمائی ہے۔ حکم دیا ہے کہ مسلمان چاہے مظلوم ہو یا ظالم، اُس کی مدد کی جائے۔ مظلوم کی مدد اسے ظلم سے بچانا ہے اور ظالم کی مدد اُسے ظلم سے روکنا ہے۔

ظلم سے پاک معاشرہ:

جب ظالم کو ظلم سے روکا جائے گا اور مظلوم کو اس کی زیادتیوں سے بچایا جائے گا تو اِس اصول پر عمل کرنے سے معاشرہ ظلم و ستم سے پاک ہو جائے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ظلم کی سزا ضرور ملے گی۔ ارشادِ نبوی ﷺ کے مطابق ظالم قیامت کے دن اندھیروں میں ہو گا۔

حدیث نمبر 12

لَاتَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ حَتّٰی تُؤْمِنُوا، وَلَا تُؤْمِنُوا حَتّٰی تَحَابُّوا، اَوَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی شَیْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْہُ تَحَابَبْتُمْ؟ اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ

(مسلم: 54، ابو داؤد: 5193)

تم اُس وقت تک جنّت میں داخل نہیں داخل ہو سکتے جب تک تم مومن نہ ہو جاؤ اور تم اُس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپس میں محبت کے ساتھ نہ رہو۔ کیا میں تمھیں وہ چیز نہ بتاؤں جس سے تم میں آپس میں محبّت ہو جائے۔ آپس میں سلام کو عام کرو (مسلم، ابو داؤد)

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE
CamScanner

تشریح:

دخول جنّت کی شرط لازم:

مذکورہ حدیث مبارکہ میں رسول کریم ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ہرگز جنّت میں داخل نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ وہ ایمان و یقین سے بہرہ ور نہ ہو جائے، اور کوئی انسان سچا مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ آپس میں محبت اور بھائی چارہ سے نہ رہے۔ معلوم ہوا کہ ایمان و یقین اور باہم الفت و محبت، دخولِ جنّت کا ذریعہ ہے۔

سلام عام کرنے کی ترغیب:

اس حدیث مبارکہ میں دراصل سلام کو عام کرنے کی ہدایت کی جارہی ہے نیز اسلامی معاشرے سلام کو رواج دینے کی ترغیب دی جارہی ہے۔ واضح ہو کہ سلام عبادت ہے اور اس کو پھیلانا ایک ایسی عبادت ہے جس سے ایمان و یقین بھی مضبوط ہوتا ہے اور برکات و رحمت کا نزول بھی ہوتا ہے۔ سلام کرنا شعائرِ اسلام (اسلام کی نشانیوں) میں ایک نشانی ہے۔ سلام کرنا نبی کریم ﷺ کی سنّت ہے۔ جب کہ اس کا جواب دینا واجب ہے۔ سلام کو عام کرنا ایسی عبادت ہے جو دخول جنّت کا سبب ہے۔

JOIN FOR MORE!!!

حدیث نمبر 13

عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ قُلْ لِّيْ فِي الْاِسْلَامِ قَوْلًا لَا اَسْاَلُ عَنْهُ اَحَدًا غَيْرَكَ۔ قَالَ: قُلْ اٰمَنْتُ بِاللهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ

(مسلم: 159-62-38)

حضرت سفیان بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اسلام کے بارے میں اس طرح بتائیے کہ مجھے کسی اور سے پوچھنے کی ضرورت نہ رہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور پھر اُس پر مضبوطی سے قائم رہو (مسلم)

تشریح:

اللہ پر ایمان دین اسلام کا خلاصہ:

اس حدیث مبارکہ میں واضح کیا گیا حضرت سفیان بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے جب رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے دینِ اسلام کے بارے میں اس طرح بتائیے کہ پھر مجھے کسی اور سے دین اسلام کے بارے میں کچھ نہ پوچھنا پڑے، رسول اللہ ﷺ نے اسلام کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے فرمایا، کہو میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور اور پھر اس پوری استقامت کے ساتھ قائم رہو۔ یہی دین کا خلاصہ ہے۔

اللہ پر ایمان کامیابی واحد ضمانت:

اس حدیث مبارکہ میں رسول اکرم ﷺ نے 'ایمان باللہ' (یعنی اللہ پر ایمان) کو اصل دین قرار دیا ہے۔ ایک دوسری حدیث میں واضح فرمایا کہ "لوگو! 'لا الہ الا اللہ' کہو تم فلاح و کامیابی سے ہمکنار ہو جاؤ گے۔"

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

حدیث نمبر 14

مَا اَكَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ اَنْ يَاكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ وَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَاْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ

(صحیح بخاری: 2073)

تم میں سے کوئی بھی اس سے بہتر کھانا نہیں کھاتا جو وہ اپنے ہاتھ سے کماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی محنت سے کما کر کھاتے تھے۔ (صحیح بخاری)

تشریح:

محنت کی عظمت:

اس حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ نے محنت کی عظمت بیان فرمائی ہے۔ کیونکہ ہر انسان کو اپنی گزر بسر کے اور کھانے پینے کے لئے کوئی نہ کوئی پیشہ اختیار کرنا پڑتا ہے تاکہ وہ رزق حلال حاصل کر سکے۔ چنانچہ روزگار کے حصول کے لئے کی جانے والی محنت اور مشقت کی فضیلت اس حدیث مبارکہ کا بنیادی موضوع ہے، رزق حلال کے لئے کی جانے والی اس محنت میں جسمانی محنت اور دماغی محنت دونوں شامل ہیں۔

بہترین رزق:

اس حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ کی کمائی کو بہترین رزق قرار دیا ہے۔ اس حوالے سے رسول اللہ ﷺ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی مثال بیان فرمائی جو اپنے ہاتھ کی محنت سے رزقِ حلال کماتے تھے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے لیے اللہ تعالیٰ نے لوہے کو نرم کر دیا تھا وہ لوہے کی زرہیں (لوہے کا جنگی لباس) تیار کیا کرتے تھے۔

کھانے پینے کا انتظام کرتا ہے لیکن اچھا اور بابرکت کھانا وہ ہے جو انسان اپنی محنت کی کمائی سے حاصل کرے۔ جس میں ہاتھ کی ہنرمندی یا ذہنی صلاحیت کا استعمال شامل ہو جسے عام محاورے میں 'خون پسینے کی کمائی' کہا جاتا ہے۔ اپنی محنت کی کمائی سے کھانا انبیاء کی سنت بھی ہے۔

JOIN FOR MORE!!!

حدیث نمبر 15

مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ وَالْجَهْلَ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَ شَرَابَهٗ

(صحیح بخاری: 1903)

جو شخص (روزہ کی حالت میں) جھوٹ بولنا اور اُس پر عمل کرنا اور نافرمانی کرنا نہ چھوڑے تو اللہ کو اس کی ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔ (صحیح بخاری)

تشریح

روزے کی حالت میں معصیت سے بچنے کا حکم:

اس حدیث مبارکہ میں رسول مکرم ﷺ نے بالخصوص روزہ کی حالت میں گناہوں سے بچنے کا حکم دیا ہے، جھوٹ بولنے، جھوٹی گواہی دینے اور اس پر عمل کرنے سے بچنے کا حکم دیا ہے نیز روزے کی حالت میں تقویٰ اختیار کرنے کی تاکید فرمائی ہے کیونکہ قرآن مجید میں روزے کا اصل مقصد تقویٰ بتایا گیا ہے یعنی خدا خوفی اختیار کر کے متقی بننا۔

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

CamScanner

گناہ آلود روزوں کی ممانعت:

اس حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ نے تاکید فرمائی ہے کہ اگر انسان روزے میں بھی گناہ کا ارتکاب کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ کو ایسے روزے کی ضرورت نہیں۔ لہٰذا اگر کوئی شخص دن بھر کھانے پینے سے پرہیز کرتا رہے لیکن جھوٹ، چغل خوری، غیبت، بہتان طرازی، گالم گلوچ اور فضول باتوں سے باز نہ آئے تو اسے روزے کا ثواب نہیں ملے گا۔

مشق

(الف) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:

1۔ درج ذیل احادیث میں سے کسی بھی ایک حدیث کا ترجمہ اور تشریح لکھیے

(الف) عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ قُلْ لِي فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا غَيْرَكَ۔ قَالَ: قُلْ آمَنْتُ بِاللهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ (مسلم: 159-62-38)

جواب: حضرت سفیان بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ اسلام کے بارے میں اس طرح بتائیے کہ مجھے کسی اور سے پوچھنے کی ضرورت نہ رہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور پھر اس پر مضبوطی سے قائم رہو (مسلم 159-62-38)

تشریح:

اللہ پر ایمان دین اسلام کا خلاصہ:

اس حدیث مبارکہ میں واضح کیا گیا حضرت سفیان بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے جب رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے دین اسلام کے بارے میں اس طرح بتائیے کہ پھر مجھے کسی اور سے دین اسلام کے بارے میں کچھ نہ پوچھنا پڑے، رسول اللہ ﷺ نے اسلام کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے فرمایا، کہو میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور پھر اس پوری استقامت کے ساتھ قائم رہو۔ یہی دین کا خلاصہ ہے۔

اللہ پر ایمان کامیابی واحد ضمانت:

اس حدیث مبارکہ میں رسول اکرم ﷺ نے 'ایمان باللہ' (یعنی اللہ پر ایمان) کو اصل دین قرار دیا ہے۔ ایک دوسری حدیث میں واضح فرمایا کہ "لوگو! لا الہ الا اللہ" کہو تم فلاح و کامیابی سے ہمکنار ہو جاؤ گے۔

(ب) مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالعَمَلَ بِهِ وَالجَهْلَ فَلَيْسَ لِلهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَ شَرَابَهُ (صحیح بخاری: 1903)

جو شخص (روزہ کی حالت میں) جھوٹ بولنا اور اُس پر عمل کرنا اور نافرمانی کرنا نہ چھوڑے تو اللہ کو اس کی ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے (صحیح بخاری: 1903)

تشریح:

روزے کی حالت میں معصیت سے بچنے کا حکم:

اس حدیث مبارکہ میں رسول مکرم ﷺ نے بالخصوص روزہ کی حالت میں گناہوں سے بچنے کا حکم دیا ہے، جھوٹ بولنے، جھوٹی گواہی دینے اور اس پر عمل کرنے سے بچنے کا حکم دیا ہے نیز روزے کی حالت میں تقویٰ اختیار کرنے کی تاکید فرمائی ہے کیونکہ قرآن مجید میں روزے کا اصل مقصد تقویٰ بتایا گیا ہے یعنی خدا خوفی اختیار کر کے متقی بننا۔

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE
CamScanner

گناہ آلود روزوں کی ممانعت:

اس حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ نے تاکید فرمائی ہے کہ اگر انسان روزے میں بھی گناہ کا ارتکاب کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ کو ایسے روزے کی ضرورت نہیں۔ لہٰذا اگر کوئی شخص دن بھر کھانے پینے سے پرہیز کرتا رہے لیکن جھوٹ، چغل خوری، غیبت، بہتان طرازی، گالم گلوچ اور فضول باتوں سے باز نہ آئے تو اسے روزے کا ثواب نہیں ملے گا۔

(ب) درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے

1۔ حدیث کی روشنی میں ظالم اور مظلوم کی مدد کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: رسول کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ؛

اپنے بھائی کی مدد کرو چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم (بخاری)

مظلوم اور ظالم کی مدد:

مذکورہ بالا حدیثِ پاک میں رسول اکرم ﷺ نے مظلوم کی مدد کے ساتھ ظالم کی مدد کی بھی ہدایت فرمائی ہے۔ حکم دیا ہے کہ مسلمان چاہے مظلوم ہو یا ظالم، اُس کی مدد کی جائے۔ مظلوم کی مدد اسے ظلم سے بچانا ہے اور ظالم کی مدد اُسے ظلم سے روکنا ہے۔

ظلم سے پاک معاشرہ:

جب ظالم کو ظلم سے روکا جائے گا اور مظلوم کو اُس کی زیادتیوں سے بچایا جائے گا تو اِس اصول پر عمل کرنے سے معاشرہ ظلم و ستم سے پاک ہو جائے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ظلم کی سزا ضرور ملے گی۔ ارشادِ نبوی ﷺ کے مطابق ظلم قیامت کے دن اندھیروں میں ہو گا۔

2۔ سلام کرنا کیوں اہم ہے؟ اس کا سبب بتائیے۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے؛

کیا میں تمھیں وہ چیز نہ بتاؤں جس سے تم میں آپس میں محبت ہو جائے؟ آپس میں سلام کو عام کرو (مسلم، ابوداؤد)

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں رسول اکرم ﷺ نے اسلام کو محبت قائم ہونے اور محبت بڑھنے کا سبب بتایا ہے۔ حدیث مبارکہ میں سلام کو پھیلانے اور عام کرنے کا حکم اسی لئے دیا ہے کہ اس سے محبت اور الفت بڑھتی ہے۔ اور مسلمانوں کے درمیان بھائی چارہ قائم ہوتا ہے۔

3۔ محنت مزدوری اور ہاتھ کے ہنر کی کتنی فضیلت ہے؟

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے؛

تم میں سے کوئی بھی اِس سے بہتر کھانا نہیں کھاتا جو وہ اپنے ہاتھ سے کماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی محنت سے کما کر کھاتے تھے

(صحیح بخاری)

محنت کی عظمت:

مذکورہ بالا حدیثِ مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ نے محنت کی عظمت بیان فرمائی ہے۔ کیونکہ ہر انسان کو اپنی گزر بسر کے اور کھانے پینے کے لئے کوئی نہ کوئی پیشہ اختیار کرنا پڑتا ہے تاکہ وہ رزقِ حلال حاصل کر سکے۔ چنانچہ روزگار کے حصول کے لئے کی جانے والی محنت اور مشقت کی فضیلت اس حدیث مبارکہ کا بنیادی موضوع ہے، رزقِ حلال کے لئے کی جانے والی اس محنت میں جسمانی محنت اور دماغی محنت دونوں شامل ہیں۔

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

CamScanner

بہترین رزق:

اِس حدیثِ مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ کی کمائی کو بہترین رزق قرار دیا ہے۔ اِس حوالے سے رسول اللہ ﷺ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی مثال بیان فرمائی جو اپنے ہاتھ کی محنت سے رزقِ حلال کماتے تھے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے لیے اللہ تعالیٰ نے لوہے کو نرم کر دیا تھا۔ وہ لوہے کی زرہیں (لوہے کا جنگی لباس) تیار کیا کرتے تھے۔ اچھا اور بابرکت کھانا وہ ہے جو انسان اپنی محنت کی کمائی سے حاصل کرتا ہے۔ جس میں ہاتھ کی ہنر مندی یا ذہنی صلاحیت کا استعمال شامل ہے جسے عام محاورے میں 'خون پسینے کی کمائی' کہا جاتا ہے۔ اپنی محنت کی کمائی سے کھانا انبیاء کی سنّت بھی ہے۔

(ج) درست جوابات کے سامنے ( ) کا نشان لگائیے:

1۔ میانہ روی کے لیے عربی لفظ استعمال ہوتا ہے:

(الف) انصاف (ب) ایمان (ج) احسان (د) اقتصاد

2۔ حدیث کی روشنی میں رزق کی کشادگی کے لیے ذریعہ بیان کیا گیا ہے:

(الف) سچ بولنا (ب) صلہ رحمی کرنا (ج) بڑوں کا ادب کرنا (د) بچوں پر شفقت کرنا

3۔ احیاءِ سنّت سے مراد ہے:

(الف) سنّت کو ماننا (ب) سنّت کو بیان کرنا (ج) سنّت پر عمل کرنا (د) سنّت کو چھوڑنا

JOIN FOR MORE!!!

حدیث نمبر 16

اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ قُلْنَا: لِمَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ: لِلّٰہِ، وَلِکِتَابِہٖ، وَلِرَسُوْلِہٖ، وَلِاَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِہِمْ۔

(مسلم: 194، 55، 95)

دین خیر خواہی کا نام ہے۔ ہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ خیر خواہی کس کے لیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے لیے، اس کی کتاب کے لیے، اس کے رسول کے لیے، مسلمان حکمرانوں کے لیے اور عام مسلمانوں کے لیے (مسلم)

تشریح:

اللہ کا دین سراسر خیر خواہی:

اس حدیث میں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ 'دین نصیحت' یعنی خیر خواہی کا نام ہے، خیر خواہی کے معنی ہیں 'بھلائی چاہنا' 'بہتری چاہنا' دین کے نصیحت ہونے کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کا دین وہ سچا دین ہے جو ساری انسانیت کے لئے خیر، بھلائی، اور بہتری کا پیغام ہے۔ دین اسلام وہ عظیم نعمت ہے جو اس کے دامن مین پناہ لیتا ہے وہ دین و دنیا کی کامیابیوں سے ہمکنار ہو جاتا ہے۔

دین اسلام بھلائی کا ضامن:

اِس حدیثِ مبارکہ میں بتایا گیا ہے کہ دین اسلام اللہ تعالیٰ، اُس کے رسول حضرت محمد ﷺ اور قرآن مجید، فرقانِ حمید کی طرف سے خیر خواہی اور بھلائی کا پیغام ہے۔ مسلمان حکمرانوں کے لیے، علماء کے لیے، اور عام مسلمانوں کے لیے یکساں طور پر پیام نصیحت اور خیر خواہی کی نوید ہے۔

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

CamScanner

حدیث نمبر 17

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خِبٌّ وَلَا مَنَّانٌ وَلَا بَخِيلٌ

(جامع ترمذی: 1812)

دھوکے باز، احسان جتلانے والا اور کنجوس جنّت میں نہیں جائے گا (جامع ترمذی)

تشریح:

جنّت سے محرومی:

اس حدیث مبارکہ میں رسول محترم ﷺ نے ان "اخلاقی رذائل" یعنی اخلاقی برائیوں کی مذمت بیان فرمائی ہے جن کی وجہ انسان جنّت جیسے عظیم مقام میں داخلہ سے محروم رہے گا۔

دھوکے باز، اور بخیل:

اس حدیث مبارکہ میں رسول اکرم ﷺ نے واضح فرمایا ہے کہ دھوکے باز، نیکی کر کے جتلانے والا، اور بخیل ہمیشہ شخص جنّت اور اسکی نعمتوں سے محروم رہے گا۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ دھوکہ بازی، احسان جتلانے اور بخل و کنجوسی سے اپنے آپ کو بچائیں۔ تاکہ انسانی معاشرہ فساد و بگاڑ سے محفوظ رہے اور مسلمان اخروی زندگی میں کامیاب و کامران ہو سکیں۔

JOIN FOR MORE!!!

حدیث نمبر 18

اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُودُوا الْمَرِيضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ۔

(صحیح بخاری: 5373)

بھوکے کو کھانا کھلاؤ بیمار کی مزاج پرسی کرو اور قیدی کو (کافروں کی) قید سے آزاد کراؤ (صحیح بخاری)

تشریح:

انسانیت کے ساتھ ہمدردی:

اس حدیث مبارکہ رسول مکرم ﷺ نے انسانوں کے ساتھ ہمدردی، ایک دوسرے کی تکلیف کا احساس، دوسروں کے دکھ درد میں شریک ہونے، نیز مسلمان بھائی کو پریشانی میں تنہا نہ چھوڑنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

کھانا کھلانا اور مزاج پرسی کرنا:

اس حدیث مبارکہ میں رسول مکرم ﷺ نے بھوکے، غریب، اور ناداروں کو کھانا کھلانے، اور بیماروں کی مزاج پرسی (یعنی عیادت) کرنے اور قیدیوں کو کافروں کی قید سے آزاد کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ واضح ہو کہ بھوکے کو کھانا کھلانا بہترین صدقہ ہے۔ سب سے پہلے انسان کی خدمت کا بہت اجر و ثواب ہے۔ اس کے بعد جانوروں، چرند پرند کے کھانے پینے کا خیال کرنا بھی ضروری ہے۔ اس حدیث پاک میں تین باتوں کی خصوصی نشاندہی کی گئی ہے

1۔ بھوک کی وجہ سے مجبور لوگوں کو کھانا کھلانا

2۔ بیماروں کی دیکھ بھال کرنا انہیں جینے کا حوصلہ دینا

3۔ جو مسلمان مشرکوں کی قید میں ہیں اُن کو قید سے آزاد کرانا

یہ تمام اعمال مومن ہونے کی نشانی ہیں۔

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE
CamScanner

حدیث نمبر 19

اِنَّ مِنْ اِجْلَالِ اللّٰهِ: اِكْرَامَ ذِى الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ

(الادب المفرد:273)

اللہ تعالیٰ کی عظمت کو بیان کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ بوڑھے مسلمان کا احترام کیا جائے (الادب المفرد)

تشریح:

اللہ تعالیٰ کی عظمت:

اس حدیث مبارکہ میں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی کے بیان کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ عمر رسیدہ مسلمان کی عزت و توقیر کی جائے۔ بوڑھوں اور طویل العمر لوگوں کی تکریم کی جائے۔ ضعیف العمر لوگوں کی تعظیم دراصل اللہ رب العزت کی تعظیم و توقیر بیان کرنے کا ایک طریقہ ہے۔

بزرگوں کا احترام:

اس حدیث مبارکہ میں واضح کیا گیا ہے کہ اپنے خاندان کے بزرگوں، مثلاً والدین، اور دیگر ضعیف العمر افراد کا احترام کیا جائے۔ ان سے حسن سلوک سے پیش آیا جائے، گفتگو کرتے ہوئے ادب و لحاظ کا خاص خیال رکھا جائے۔ بالخصوص والدین کو اُف تک بھی کہنا یا جھڑک کر بات کرنا بھی گناہ ہے۔ قرآن کریم میں اس کی سخت ممانعت ہے۔ بلکہ والدین کی تکریم کا حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ جب ان کے پاس جاؤ تو کندھے جھکا کر عاجزی سے نرم لہجہ میں ادب و احترام کے ساتھ بات کیا کرو۔

JOIN FOR MORE!!!

حدیث نمبر 20

مَنْ صَمَتَ نَجَا

(ترمذی: 2501)

جس نے خاموشی اختیار کی وہ کامیاب ہو گیا (ترمذی)

تشریح:

خاموشی کی فضیلت:

اس حدیث مبارکہ میں سکوت اور خاموشی کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ انسان کو چاہیے کہ اچھی بات کو عام کرے ورنہ خاموش رہے۔ انسان کو چاہیے اپنی زبان تلاوت قرآن، ذکر الٰہی، استغفار میں مصروف رکھے، بات کرے تو حکمت و دانائی، حق و صداقت یا خیر خواہی کی باتیں کرے

نجات کی ضمانت:

بری گفتگو اور فضول باتوں پر پہیز کر کے خاموشی اختیار کرنا افضل ہے۔ خاموش رہ کر نہ صرف گناہ اور لغو باتوں سے بچا جا سکتا ہے بلکہ خاموشی سوچنے تدبر کرنے اور اللہ کی تخلیقات پر غور کرنے میں بھی مدد کرتی ہے اسی لیے نبی کریم ﷺ نے فرمایا، "جو چپ رہا وہ نجات پا گیا"۔

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

مشق

(الف) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:

1۔ درج ذیل احادیث میں سے کسی بھی ایک حدیث کا ترجمہ اور تشریح لکھیے

(الف) اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ قُلْنَا: لِمَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ؟قَالَ: لِلّٰہِ، وَلِکِتَابِہٖ، وَلِرَسُوْلِہٖ، وَلِاَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِھِمْ ۔(مسلم:194،55،95)

ترجمہ: دین خیر خواہی کا نام ہے۔ ہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ خیر خواہی کس کے لیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے لیے، اس کی کتاب کے لیے، اُس کے رسول کے لیے، مسلمان حکمرانوں کے لیے اور عام مسلمانوں کے لیے (مسلم 194،55،95)

تشریح:

اللہ کا دین سراسر خیر خواہی:

اس حدیث میں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ 'دین نصیحت' یعنی خیر خواہی کا نام ہے، خیر خواہی کے معنی ہیں 'بھلائی چاہنا' 'بہتری چاہنا'۔ دین کے نصیحت ہونے کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کا دین وہ سچا دین ہے جو ساری انسانیت کے لئے خیر، بھلائی، اور بہتری کا پیغام ہے۔ دین اسلام وہ عظیم نعمت ہے جو اس کے دامن میں پناہ لیتا ہے وہ دین و دنیا کی کامیابیوں سے ہمکنار ہو جاتا ہے۔

دینِ اسلام بھلائی کا ضامن:

اس حدیث مبارکہ میں بتایا گیا ہے کہ دینِ اسلام اللہ تعالیٰ، اُس کے رسول حضرت محمد ﷺ اور قرآن مجید، فرقانِ حمید کی طرف سے خیر خواہی اور بھلائی کا پیغام ہے۔ مسلمان حکمرانوں کے لیے، علماء کے لیے، اور عام مسلمانوں کے لیے یکساں طور پر پیامِ نصیحت اور نویدِ خیر خواہی ہے۔

(ب) اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِیْضَ وَفُکُّوا الْعَانِیَ۔ (صحیح بخاری: 5373)

ترجمہ: بھوکے کو کھانا کھلاؤ بیمار کی مزاج پرسی کرو اور قیدی کو (کافروں کی) قید سے آزاد کراؤ (صحیح بخاری 5373)

تشریح:

انسانیت کے ساتھ ہمدردی:

اس حدیث مبارکہ رسول مکرم ﷺ نے انسانوں کے ساتھ ہمدردی، ایک دوسرے کی تکلیف کا احساس، دوسروں کے دکھ درد میں شریک ہونے، نیز مسلمان بھائی کو پریشانی میں تنہا نہ چھوڑنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

کھانا کھلانا اور مزاج پرسی کرنا:

اس حدیث مبارکہ میں رسول مکرم ﷺ نے بھوکے، غریب، اور ناداروں کو کھانا کھلانے، اور بیماروں کی مزاج پرسی (یعنی عیادت) کرنے اور قیدیوں کو کافروں کی قید سے آزاد کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ واضح ہو کہ بھوکے کو کھانا کھلانا بہترین صدقہ ہے۔ سب سے پہلے انسان کی خدمت کا بہت اجر و ثواب ہے۔ اس کے بعد جانوروں، چرند پرند کھانے پینے کا خیال کرنا بھی ضروری ہے۔ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر جو حقوق ہیں ان میں بیمار کی مزاج پرسی، جو لوگ غربت یا قرض کی وجہ سے پریشان ہیں، یا جو مشرکوں اور کافروں کی قید میں ہیں اُن کے لیے وسائل مہیا کرنا بھی احسن عمل ہے۔ اس حدیث پاک میں تین باتوں کی خصوصی نشاندہی کی گئی ہے۔

1۔ بھوک کی وجہ سے مجبور لوگوں کو کھانا کھلانا۔

2۔ بیماروں کی دیکھ بھال کرنا۔ انہیں جینے کا حوصلہ دینا۔

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE
CamScanner

3۔ جو مسلمان مشرکوں کی قید میں ہیں اُن کو قید سے آزاد کرانا۔ یہ تمام اعمال مومن ہونے کی نشانی ہیں۔

(ب) درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے

1۔ آپ کی نظر میں دوسروں کی مدد کرنے کے کیا کیا طریقے ہیں؟

دوسروں کی مدد اور اعانت کے مختلف طریقے حدیث میں مذکور ہیں جیسا کہ حضور اکرم ﷺ کی حدیث میں ذکر کیے گئے ہیں بھوکے کو کھانا، کھلاؤ بیمار کی مزاج پُرسی کرو اور قیدی کو (کافروں کی) قید سے آزاد کراؤ۔ (صحیح بخاری)

حدیثِ بالا کے مطابق:

1۔ بھوکے کو کھانا کھلانا:

غریب، نادار، تنگ دست، قرض کے بوجھ میں دبے ہوئے لوگوں کو کھانا کھلانا بڑی نیکی ہے۔

2۔ بیمار کی عیادت:

اسلامی تعلیمات کے مطابق بیمار لوگوں کی عیادت کرنا بہت بڑی نیکی اور باعث اجر و ثواب عمل ہے۔

3۔ قیدی کو رہائی دلانا:

حدیث بالا کی رو سے قیدی کو رہائی دلانا بھی اعلیٰ درجے کی نیکی ہے۔

علاوہ ازیں رسول اللہ ﷺ نے مسلمان کے مسلمان پر پانچ حقوق بیان فرمائے ہیں:

☆ سلام کا جواب دینا۔

☆ بیمار کی عیادت کرنا۔

☆ دعوت کو قبول کرنا۔

☆ انتقال ہو جائے تو جنازہ میں شریک ہونا۔

☆ چھینک کا جواب دینا

2۔ معاشرے میں بزرگوں کی عزت نہ ہونے کی کیا وجوہات ہیں ہے؟ آپ کی نظر میں اِس کا کیا حل ہے؟

معاشرہ میں بزرگوں کی عزت و توقیر نہ ہونے کی چند وجوہات حسب ذیل ہیں:

☆ دین اسلام کی بنیادی تعلیمات سے دوری نیز اسلامی اخلاقیات سے لاعلمی بھی اس کا ایک بہت بڑا سبب ہے۔

☆ بزرگوں کی نصیحت آمیز باتوں کو نظر انداز کرنا نیز اپنے آپ کو زیادہ قابل تصور کرنا۔

☆ بچوں کا اپنے آپ کو والدین اور بزرگوں سے زیادہ لائق و فائق سمجھنا۔

☆ مغربی تہذیب کے خراب اثرات سوشل میڈیا کے باعث پہلے سے کہیں زیادہ ہو گئے ہیں۔

☆ ہمارے نوجوانوں کا بیش تر وقت موبائل میں مصروف رہنے میں گزرتا ہے۔

☆ بزرگوں کے پاس بیٹھ کر علم و حکمت کے سبق سیکھنے کے بجائے موبائل سے حاصل ہونے والی ہر جھوٹی سچی بات پر یقین کر لینا بھی بزرگوں سے دوری ایک سبب ہے۔

☆ برے دوستوں کی خراب صحبت بھی بزرگوں کی عزت میں کمی کی ایک وجہ ہے۔

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

CamScanner

والدین اور بزرگوں اور بڑوں کی عزت اور ان کا احترام کیسے بحال ہو سکتا ہے؟ اس کے حل کی چند صورتیں حسب ذیل ہیں:

☆ والدین اور بزرگوں کا یہ فرض ہے کہ وہ نوجوان نسل کے کردار کو اسلامی تعلیمات اور اسلامی اخلاقیات سے مزین کریں۔

☆ نئی نسل کی تربیت اس انداز سے کریں کہ وہ اچھی اور بری صحبت کو پہچان سکیں۔ اچھے دوستوں کی صحبت اختیار کریں اور بُرے دوستوں کی صحبت سے بچیں۔

☆ نوجوان نسل کو مغربی تہذیب کے اثرات سے بچائیں کیونکہ مغربی تہذیب اپنے ساتھ جو عریانی اور فحاشی کا سیلاب لیکر آئی ہے اس نے ہماری نوجوان نسل کے اخلاق و کردار کو بگاڑ دیا ہے۔ اس حوالے سے موبائل فون کا تذکرہ ضروری ہے کہ آج نوجوان تعلیمی اداروں میں موبائل فون ضرور لاتے ہیں لیکن درسی کتاب لانا بھول جاتے ہیں افسوس یہ ہے کہ والدین بھی اس معاملے کی سنگینی سے ناآشنا ہیں۔

☆ والدین کو دور جدید کے دجالی فتنے کے مکر و فریب سے آگاہ ہونا ضروری ہے تاکہ وہ اپنی نئی نسل کو اُس سے بچا سکیں

3۔ خاموشی کے فائدے بیان کیجئے

خاموشی کے فائدے: نبی کریم ﷺ نے فرمایا، "جو چُپ رہا وہ نجات پا گیا"۔

☆ انسان جھوٹ جیسے گناہ کبیرہ سے بچتا ہے

☆ لوگوں کا مذاق اُڑانے اور بُرے القابات سے بچتا ہے

☆ غیبت اور عیب جوئی سے بچتا ہے

☆ الزام تراشی اور بہتان طرازی جیسے ظلم سے بچتا ہے

☆ سوچنے اور کائنات کی تخلیق پر غور کرنے سے بچتا ہے

(ج) درست جوابات کے سامنے ( ) کا نشان لگائیے:

1۔ احسانات گنوانے کا مطلب ہے:

(الف) مزید احسان کرنا (ب) زیادہ مدد کرنا (ج) بھلائی کر کے جتانا (د) شکریہ ادا نہ کرنا

2۔ حدیث کے مطابق جس نے خاموشی اختیار کی وہ گویا کہ:

(الف) کامیاب ہوا (ب) ناکام ہوا (ج) گونگا ہوا (د) ناسمجھ ہوا

3۔ حدیث کے مطابق دین نام ہے:

(الف) عمل کا (ب) کمانے کا (ج) خیر خواہی کا (د) علم کا

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

PRACTICAL CENTRE

CLASS-XI

JOIN FOR MORE!!!

اسلامیات (لازمی)

سیٹ نمبر - ٦

باب سوم: مضوعاتی مطالعہ

(الف): ایمانیات (عقائد)

2023-24

info@practicalcentre.edu.pk

021-34976530
021-34812547
021-34984762

B-14, Block-1,
Gulshan-e-Iqbal, Karachi.

www.practicalcentre.edu.pk

PRACTICAL CENTRE ▫ SESSION 2023-2024 ▫ PRACTICAL CENTRE ▫ SESSION 2023-2024 ▫ PRACTICAL CENTRE ▫ SESSION 2023-2024 ▫ PRACTICAL CENTRE

فہرست

ایمانیات (بنیادی عقائد)

- عقیدہ توحید
- توحید کا مفہوم
- وجودِ باری تعالیٰ
- توحید کے دلائل
- توحید کی اقسام
- شرک
- شرک کی اقسام
- انفرادی اور اجتماعی زندگی پر عقیدہ توحید کے اثرات
- مشق (تفصیلی اور مختصر سوالات کے جوابات، کثیر الانتخابی سوالات)

عقیدۂ رسالت

- رسالت و نبوت کا تعارف
- عقیدہ رسالت کے تقاضے
- منصبِ رسالت کی صفات
- حضور محمد ﷺ کی رسالت کی خصوصیات
- عقیدۂ رسالت کے تقاضے
- مشق (تفصیلی اور مختصر سوالات کے جوابات، کثیر الانتخابی سوالات)

فرشتوں پر ایمان لانا

- تعارف
- فرشتوں پر ایمان
- فرشتوں کی ذمے داریاں
- چار افضل فرشتے اور اُن کی ذمے داریاں
- مشق

عقیدۂ آخرت

- عقیدہ آخرت معنی و مفہوم
- آخرت کے مراحل اور اہم تصورات
- عقیدۂ آخرت کے دلائل
- عقیدۂ آخرت کے انسانی زندگی پر اثرات
- مشق (تفصیلی اور مختصر سوالات کے جوابات، کثیر الانتخابی سوالات)

الہامی کتابوں پر ایمان لانا

- آسمانی یا الہامی کتابیں
- الہامی کتابوں پر ایمان لانا
- مشق (تفصیلی اور مختصر سوالات کے جوابات، کثیر الانتخابی سوالات)

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بابِ سوم: ایمانیات

مفہوم: (لغوی معنی، اصطلاحی تعریف)

'ایمانیات' کا لفظ جمع ہے۔ اس کا واحد 'ایمان' ہے۔ جس کے لغوی معنی 'یقین کرنے' اور تصدیق کرنے، اور دل سے کسی بات کو تسلیم کرنے کے ہیں۔ انسان کے پختہ، مضبوط اور غیر متزلزل یقین کو 'ایمان' کہتے ہیں۔

اصطلاحی تعریف:

شریعت کی اصطلاح میں 'ایمان' سے مراد بنیادی عقائد (مثلاً توحید، رسالت، آخرت) ہیں جن کی تصدیق کو قرآن و حدیث میں مسلمان ہونے کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے۔ 'ایمان' اور 'عقیدہ' کے تفصیلی مجموعہ کو 'ایمانیات' یا 'عقائد' کہتے ہیں۔

ایمان اور عقیدہ:

واضح ہو کہ 'ایمان' اور 'عقیدہ' باہم مترادف الفاظ ہیں جو ایک دوسرے کی جگہ استعمال ہوتے ہیں۔

JOIN FOR MORE!!!

عقائد:

مفہوم:

لغوی معنی:

عقیدہ عربی زبان کا لفظ ہے اور 'عقد' سے بنا ہے جس کے لغوی معنی 'مضبوط باندھنے' اور 'گرہ لگانے' کے ہیں۔ عقیدہ کے معنی 'مضبوط باندھی ہوئی چیز' یا 'گرہ لگائی ہوئی چیز' کے ہیں۔ عقیدے کا مطلب ہے وہ مضبوط نظریہ جو دل و دماغ پر حاوی ہو جائے۔ عقیدے کی جمع عقائد ہے۔

اصطلاحی تعریف:

شریعت کی اصطلاح میں عقائد سے مراد انسان کے وہ مضبوط، مستحکم اور غیر مشکوک 'نظریات' ہیں جو دل کی گہرائیوں میں اتر جائیں، دل و دماغ پر حاوی ہو جائیں یہاں تک کہ انسان کے تمام اعمال و اخلاق اِن نظریات (عقائد) کے تابع ہو جائیں۔

ایمان و عقیدہ کا مرکز:

ایمان و عقیدہ کا مرکز قلب (دل) ہے۔ انسان کے تمام اعمال اس کے دل کے تابع ہوتے ہیں اور انسان کا دل نظریات و عقائد کے تابع ہوتا ہے۔ جیسا کہ ارشادِ نبوی ﷺ ہے؛

" انسان کے جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ صحیح ہوتا ہے تو انسان کا پورا جسم صحیح ہو جاتا ہے اور جب وہ خراب ہوتا ہے تو پورے جسم میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے، یاد رکھو کہ وہ دل (قلب) ہے۔"

ایمان اور عقیدہ کی اہمیت کلام اللہ کی روشنی میں:

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں 'ایمانیات' (عقائد) کی اہمیت بیان کرتے ہوئے اس پر پختہ یقین کو سب سے بڑی نیکی قرار دیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"بلکہ (اصل) نیکی یہ ہے کہ لوگ اللہ پر، یوم آخرت پر، فرشتوں پر، اللہ کی کتابوں پر، اس کے نبیوں پر ایمان لائیں"

(سورۃ البقرہ آیت نمبر 177)

PRACTICAL CENTRE ▣ SESSION 2023-2024 ▣ PRACTICAL CENTRE ▣ SESSION 2023-2024 ▣ PRACTICAL CENTRE ▣ SESSION 2023-2024 ▣ PRACTICAL CENTRE ▣ SESSION 2023-2024 ▣ PRACTICAL CENTRE

PRACTICAL CENTRE ◻ SESSION 2023-2024 ◻ PRACTICAL CENTRE ◻ SESSION 2023-2024 ◻ PRACTICAL CENTRE ◻ SESSION 2023-2024 ◻ PRACTICAL CENTRE

ایمانیات (عقائد) کی اہمیت حدیث کی روشنی میں:

رسول کریم ﷺ نے ایمانیات کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"تم ایمان لاؤ اللہ پر، اُس کے ملائکہ پر، اُس کی کتابوں پر، اُس کے رسولوں پر، اور یوم آخرت پر اور اچھی اور بری تقدیر پر" (صحیح مسلم)

ایمانیات (بنیادی عقائد):

اسلام کے بنیادی عقائد (بنیادی ایمانیات) کے نام حسب ذیل ہیں

1۔ ایمان باللہ۔۔۔۔۔۔۔۔(اللہ پر ایمان)

2۔ ایمان بالملائکہ۔۔۔۔۔۔۔۔(فرشتوں پر ایمان)

3۔ ایمان بالکُتُب۔۔۔۔۔۔۔۔(آسمانی کتابوں پر ایمان)

4۔ ایمان بالرُسُل۔۔۔۔۔۔۔۔(تمام رسولوں اور نبیوں پر ایمان)

5۔ ایمان بالیوم الاخر۔۔۔۔۔۔۔(آخرت کے دن پر ایمان)

6۔ ایمان بالقدر۔۔۔۔۔۔۔۔(اچھی اور بری تقدیر پر ایمان)

7۔ ایمان بالبعث۔۔۔۔۔۔۔۔(موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان)

خلاصہ:۔ مختصراً یہ کہ 'ایمان' عقائد کی ایسی تصدیق کا نام ہے جس میں شک وشبہ کی گنجائش نہ رہے۔

JOIN FOR MORE!!!

عقیدۂ توحید

توحید کا مفہوم:

توحید کے لغوی معنی:

توحید عربی زبان کا لفظ ہے اور 'وَحَّدَ یُوَحِّدُ' سے بنا ہے جس کے لغوی معنی ہیں، 'اکیلا ماننا، ایک ماننا اور یکتا جاننا' یعنی اللہ تعالیٰ کے بارے میں یہ یقین رکھنا کہ وہ ایک ہے، اکیلا ہے یکتا ہے اور بے مثال ہے اُس کا کوئی شریک نہیں۔

توحید کی اصطلاحی تعریف:

شریعت کی اصطلاح میں "اللہ تعالیٰ کو اُس کی ذات، صفات، تصرُّف (اختیار) اور عبادت (بندگی) میں ایک، اکیلا، یکتا اور بے مثال ماننے کا نام توحید ہے"۔

توحید کے دلائل:

توحید کے دلائل سے مراد اللہ تعالیٰ کی 'وحدانیت' اس کے 'اکیلے' اور 'یکتا' ہونے کے وہ دلائل (شواہد) ہیں جن سے اس کی توحید، یکتائی، انفرادیت، اور اکیلاپن، ثابت ہو جائے۔

توحید کے دلائل قرآنِ کریم کی روشنی میں:

☆ **اللہ تنہا خالق وناظم:**

اس کائنات عالم کو پیدا کرنے والا، اور اس کے نظام کو چلانے والا 'اللہ' ہے۔ وہ ایک ہے اکیلا ہے یکتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اگر آسمان وزمین میں اللہ کے سوا دوسرے خدا ہوتے تو دونوں درہم برہم ہو جاتے۔

(سورۃ الانبیاء آیت نمبر 22)

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

آیت بالا سے واضح ہوا کہ کائنات میں اگر ایک سے زیادہ خدا ہوتے تو ہر خدا اس کو اپنی مرضی سے چلاتا اور کوئی خدا کسی کا ماتحت نہ ہوتا، تو پھر ان سب خداؤں کے فیصلوں میں اختلاف پیدا ہو جاتا، جس سے کائنات میں فساد (بگاڑ) برپا ہو جاتا۔ اس کائنات عالم کا توازن و تناسب بتا رہا ہے کہ یہ پوری کائنات ایک خالق کے حکم، ارادے، اور منصوبے پر چل رہی ہے۔

☆الٰہ (معبود) حقیقی:

اللہ تعالیٰ ہی معبودِ حقیقی ہے یعنی عبادت و بندگی کے لائق ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ رحمٰن و رحیم ہے اور سب کا معبود ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور معبود ایک ہی ہے سوائے اس کے کوئی معبود نہیں ہے۔

(سورۃ البقرہ آیت نمبر 163)

آیت مذکورہ سے ثابت ہوا کہ تمام انسانوں کو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی عبادت کرنی چاہئے، اور ہر گز کسی دوسرے خود ساختہ اور جھوٹے معبود کی پرستش نہیں کرنی چاہئے۔

توحید کے دلائل احادیث کی روشنی میں:

توحید کامیابی کی ضمانت:

رسول کریم ﷺ نے عقیدۂ توحید کو کامیابی اور کامرانی کی ضمانت قرار دیا ہے:

يَاَيُّهَاالنَّاسُ ! قُولُوا لَا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ تُفْلِحُوا۔

(مسند احمد بن حنبل)

اے لوگو! لا الٰہ الا اللہ کہہ دو کامیاب ہو جاؤ گے۔

توحید اسلام کا خلاصہ:

رسول کریم ﷺ نے ایک حدیث مبارکہ میں 'توحید' کو دینِ اسلام کا خلاصہ قرار دیا ہے:

حضرت سُفیان بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اسلام کے بارے میں اسطرح بتایئے کہ مجھے کسی اور سے پوچھنے کی ضرورت نہ رہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا، کہو میں اللہ پر ایمان لایا اور پھر اس پر مضبوطی سے قائم رہے۔

(مسلم)

وجودِ باری تعالیٰ:

عقل:

عقل اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی انمول اور بیش بہا نعمت ہے۔، جو انسان کو دیگر مخلوقات سے ممتاز کرتی ہے۔ عقل نہ صرف انسان کو غور و فکر پر آمادہ کرتی ہے بلکہ اسے شعور و تمیز بھی عطا کرتی ہے۔

عقلی دلائل:

عقلی دلائل سے مراد اللہ تعالیٰ کے وجود برحق کے وہ دلائل (شواہد) ہیں جنھیں انسانی عقل آسانی سے سمجھ کر قبول کرلے اور وجودِ برحق کو تسلیم کرلے۔

وجود باری تعالیٰ پر عقلی دلائل:

انسان اگر اپنی عقل کو صحیح استعمال کرے تو کائنات کے ذرّے ذرّے میں اسے اللہ تعالیٰ کے وجود کی نشانیاں واضح نظر آئیں گی، قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے جگہ جگہ عقلی دلائل بیان فرمائے ہیں اور اِنسان کو اُن پر غور و فکر کی دعوت دی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

JOIN FOR MORE!!!

سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ

ترجمہ: ہم انہیں اپنی نشانیاں کائنات میں بھی دیکھائیں گے اور خود اُن کت اپنے وجود میں بھی یہاں تک کہ اُن پر یہ بات کھل کر سامنے آجائے گی کہ یہ ہی حق ہے (حٰمٓ سجدہ آیت 53)

مذکورہ آیت سے واضح ہوا کہ عقلی دلائل کی دو اقسام ہیں:

(الف) آفاقی دلائل (ب) انفسی دلائل

(الف) آفاقی دلائل:

آفاقی دلائل سے مراد اللہ تعالیٰ کے وجود کی وہ نشانیاں جو پوری کائنات میں پھیلی ہوئی ہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: بھلا کیا انہوں نے اپنے اوپر آسمان کو نہیں دیکھا ہم نے انہیں اسے کیسا بنایا؟ ہم نے اسے خوبصورتی بخشی ہے اور اُس میں کسی قسم کے رخنے نہیں ہیں۔ (سورہ قٓ آیت نمبر 6)

اللہ تعالیٰ کا مزید ارشاد ہے کہ:

ترجمہ :اور اسی طرح زمین ہے کہ ہم نے اس پھیلا دیا ہے اور اس میں پہاڑوں کے لنگر ڈال دیئے ہیں اور اس میں ہر طرح کی خوش نما چیزیں اگائیں ہیں۔ (سورہ قٓ آیت نمبر 7)

JOIN FOR MORE!!!

(ب) انفسی دلائل:

انفسی دلائل سے مراد اللہ تعالیٰ کے وجود کی وہ نشانیاں ہیں جو انسان کے پورے جسم میں پھیلی ہوئی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اور خود تمہارے (اپنے) وجود میں بھی (بہت سی نشانیاں ہیں) کیا پھر بھی تمھیں دکھائی نہیں دیتا"

(سورۃ الذاریات آیت نمبر 12)

فطرت:

فطرت عربی لفظ ہے' پیدائشی خوبی یا وصف کو 'فطرت' کہتے ہیں۔ انسان کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ پیدائشی خوبی یا صفت کو 'فطرت' کہتے ہیں۔

فطری دلائل:

فطری دلائل سے مراد اللہ تعالیٰ کے موجود ہونے کے وہ دلائل ہیں جو قدرتی اور پیدائشی طور پر انسان کی فطرت، روح اور اس کے دل و جان میں سمائے ہوئے ہیں۔

فطری دلائل کی اقسام:

فطری دلائل کی دو اقسام حسب ذیل ہیں:

(الف) انسانی فطرت کی پکار

(ب) روح کا سکون.. (قلب کا اطمینان)

(الف) انسانی فطرت کی پکار:

اللہ تعالیٰ کے وجود پر انسانی فطرت کی پکار، وہ پکار ہے جو اس کے اندر سے بلند ہوتی ہے اور انسان کے دل اور ضمیر کو بیدار کر کے اسے ایمان لانے پر مجبور کرتی ہے۔ فطرت کی اس پکار کا انسان ہر گز انکار نہیں کر سکتا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

"لہٰذا تم یک سو ہو کر اپنا رخ اس دین کی طرف قائم رکھو (اور) اللہ کی بنائی ہوئی اس فطرت پر چلو جس پر اس نے تمام لوگوں کو پیدا کیا ہے اللہ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں لائی جا سکتی" (سورۃ الرّوم آیت نمبر 30)

(ب) روح کا سکون (اور قلب کا اطمینان):

انسان کی روح ایک خالق حقیقی کو تسلیم کیے بغیر سکون نہیں پا سکتی۔ روح مضطرب رہتی ہے وہ اللہ پر ایمان سے بہرہ ور ہونا چاہتی ہے۔ روح کی حقیقت یہ کہ وہ تو اللہ کا حکم ہے اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والی ہے۔ ارشادِ باری ہے:

"اے مطمئن نفس (مطمئن روح) چل اپنے رب کی طرف"

(سورہ الفجر آیت نمبر 27)

اور اسی طرح اللہ کی یاد سے غافل ہو کر انسان کا دل بھی بے چین رہتا ہے۔ کیونکہ دلوں کو اطمینان تو اللہ ذکر ہی سے حاصل ہوتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"خبردار ہو جاؤ اللہ کی یاد ہی وہ چیز ہے جس سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے"

(سورہ الرّعد آیت نمبر 28)

مذکورہ دلائل سے واضح ہوا کہ عقل اور فطرت دونوں کا تقاضہ ہے کہ انسان اللہ کے وجودِ برحق پر ایمان ضرور لائے۔

JOIN FOR MORE!!!

سائنس:

سائنس وہ علم ہے کہ جس کی بنیاد تجربہ اور مشاہدے پر قائم ہے۔

سائنسی دلائل:

سائنسی دلائل سے مراد وہ دلائل ہیں جو انسان کے محسوسات کے دائرہ میں آسکیں اور انسان کے لئے قابل قبول بھی ہوں۔ اس حوالے سے سائنسدانوں کا دعویٰ ہے کہ سائنس وہ علم ہے جس کی بنیاد محض تجربہ اور مشاہدہ پر ہے۔ مگر تجربہ اور مشاہدہ کے لیے کسی چیز کا موجود ہونا ضروری ہے اور کسی چیز کے موجود ہونے کے لیے اس کے خالق کا وجود لازم ہے۔ کیونکہ بغیر خالق کے مخلوق کا وجود ناممکن ہے۔ چنانچہ انسان کا جسم اور اس کی روح، انسانی جسم کا حیرت انگیز اور پیچیدہ نظام، کائنات اور اس کا زبردست توازن اور اس میں موجود تمام مخلوقات کا 'خالق' صرف اور صرف 'اللہ' ہے۔ مگر حیرت ہے کہ سائنس اس حقیقت کو نظر انداز کرتی ہے۔

وجود باری تعالیٰ پر سائنسی دلائل:

وجودِ باری اور تخلیق کائنات:

فلکی طبیعات کے ماہرین کائنات کے آغاز کے حوالے سے 'بگ بینگ' (Big Bang) کا نظریہ پیش کرتے ہیں اور بگ بینگ کے نظریہ کے مطابق ابتداء میں کائنات ایک ستاروں کے گچھے کی شکل میں تھی پھر بگ بینگ نامی عظیم دھماکہ ہوا جس کا نتیجہ کہکشاں کی شکل میں ظاہر ہوا پھر یہ کہکشائیں تقسیم ہو کر ستاروں اور سیاروں، سورج اور چاند کی شکل میں ظاہر ہوئیں، یہ تو ایک سائنسی نظریہ ہے اب ذرا اِس کائنات کے خالق و مالک اللہ ربّ العالمین کہ جس نے اِس کائنات کو لفظ 'کُن' سے پیدا کیا ہے اس کے درجِ ذیل ارشاد پر غور کیجئے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"کیا کافروں نے نہیں دیکھا کہ یہ سب آسمان و زمین باہم ملے ہوئے تھے پھر ہم نے انہیں جدا کیا اور پانی سے ہر زندہ چیز پیدا کی، کیا وہ نہیں مانتے" (سورۃ الانبیاء آیت 30)

وجودِ باری اور علم طبعیات (Physics):

زمانہ قدیم میں تصور تھا کہ مادہ (Atom) کی مختصر اکائی ایٹم (ذرّہ) ہے جو ناقابلِ تقسیم ہے مگر حالیہ سائنسی تحقیق نے دریافت کیا ہے کہ ایٹم (ذرّہ) بھی قابلِ تقسیم ہے۔ آج سے چودہ سو سال پہلے نازل ہونے والی کتاب قرآن مجید نے واضح طور پر بتا دیا تھا کہ کائنات اور اُس میں موجود چیزیں حتیٰ کہ ایک ذرّہ (Atom) اور ایک سالمہ (Molecule) بھی اللہ کے علم محیط سے باہر نہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے؛

"اُس پروردگار کے علم سے کوئی ذرّہ (رائی برابر) چیز خواہ آسمانوں میں ہو یا زمین میں غائب نہیں ہے اس سے چھوٹی یا بڑی چیز (بھی) غائب نہیں ہے بلکہ کھلی کتاب میں موجود ہے" (سورۃ سبا، آیت نمبر 3)

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا سچا کلام ہے اس کی سچائی کا اندازہ اِس بات سے ہوتا ہے کہ آیتِ مذکورہ بالا میں اللہ تعالیٰ نے ذرّات (Atoms) کی تین اقسام کا ذکر فرمایا ہے جس سے پوری کائنات تخلیق فرمائی ہے۔

1۔ رائی یعنی ایٹم (ذرّہ)

2۔ رائی سے چھوٹا یعنی ایٹم کے اندرونی اجزاء جیسے الیکٹران (Electron)، پروٹان (Proton)، نیوٹران (Neutron)

3۔ اس سے ذرا بڑا یعنی ایٹم کے مرکبات (Compound)

JOIN FOR MORE!!!

وجودِ باری، نظام کائنات اور سائنس:

زمین کی گردش:

جدید سائنسی تحقیق کے مطابق زمین اپنے محور پر تقریباً 1600 کلو میٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے گھومتی ہے، زمین کی گردش کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے،

"یہ سب (ستارے اور سیارے) ایک مدار میں تیر رہے ہیں" (سورۃ یٰسٓ آیت نمبر 40)

سورج کا زمین سے فاصلہ:

سورج زمین سے تقریباً 152 کلو میٹر دور ہے اِس فاصلے میں چند انچ بھی تبدیلی دنیا کو تباہی سے دوچار کر سکتی ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے؛

"یہ سب اُس ذات کا مقرر کیا ہوا نظام ہے جس کا اقتدار بھی کامل ہے اور جس کا علم بھی کامل ہے" (سورۃ یٰسٓ آیت نمبر 38)

یہ ہی عالم چاند کا ہے کہ اُس کی معمولی سی بھی گردش کی تبدیلی دنیا کے ماحولیاتی نظام کو تہہ و بالا کر سکتی ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے؛

"اور چاند ہے کہ ہم نے اُس کی منزلیں ناپ تول کر مقرر کر دی ہیں یہاں تک کہ وہ جب لوٹ کر آتا ہے تو کھجور کی پرانی ٹہنی کی طرح پتلا ہو کر رہ جاتا ہے" (سورۃ یٰسٓ آیت نمبر 39)

نظام کائنات کا یہ توازن، یہ تناسب، یہ اعتدال بتا رہا ہے کہ اِس عظیم الشان کائنات کو کوئی ضرور کسی باریک بیں، دانا اور حکمت والے نے تخلیق کیا ہے اور مسلسل اِس نظام کی نگہبانی کر رہا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے،

"اے پیغمبر ﷺ اِن (کافروں) سے پوچھیے کہ کون ہے جو آسمان اور زمین کی پرورش کرتا ہے؟ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ ہے" (سورۃ الراعد آیت نمبر 16)

وجود باری اور علم نباتات (Botany):

پودوں کے جوڑے:

قدیم زمانہ میں انسان کو یہ معلوم نہیں تھا کہ پودوں اور درختوں میں بھی جانوروں کی طرح نر (Male) اور مادہ (Female) ہوتے ہیں جبکہ آج سے چودہ سو سال پہلے نازل ہونے والے کلام برحق قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"ہم نے آسمان سے پانی برسایا اور اس میں ہم نے مختلف اقسام کے پودوں کے جوڑے پیدا کئے جو ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں" (سورۃ سورۃ طٰہٰ آیت 53)

پھلوں میں جوڑے:

پودوں اور درختوں کی طرح پھلوں میں اللہ تعالیٰ نے جوڑے بنائے ہیں جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور اُس نے زمین میں پھلوں کے دو دو جوڑے پیدا کئے (سورۃ الرّعد آیت نمبر 3)

یعنی جب پھول سے پھل کا مرحلہ آتا ہے تو اس وقت نر (Male) اور مادہ (Female) کا ظہور ہوتا ہے جس کے نتیجہ میں پھل بنتا ہے۔

وجود باری اور علم حیوانیات: (Zoology)

جانوروں کے جوڑے:

جانور اور پرندوں کی بھی کالونیاں ہوتی ہیں اور وہ بھی انسانوں کی طرح معاشرتی گروہوں کی صورت میں رہتے ہیں، ارشادِ ربّ العزت ہے؛

"زمین میں چلنے والے کسی جانور اور ہوا میں پروں سے اُڑنے والے کسی پرندے کو دیکھ لو، یہ سب تمھاری طرح کے معاشروں میں (رہتے) ہیں" (سورۃ انعام آیت 38)

پرندوں کی پرواز:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے؛

"کیا یہ لوگ اپنے اوپر پرواز کرنے والے پرندوں کو پر پھیلائے اور سکیڑتے نہیں دیکھا، رحمان کے سوا کوئی نہیں ہے جو انھیں تھامے ہوئے ہو وہ ہر چیز کا نگہبان ہے۔ (سورۃ الملک آیت 19)

اس آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے 'مَا یُمۡسِکُهُنَّ' تھام لینے یا پکڑ لینے کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں جس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت اور اختیار سے پرندوں کو ہوا میں تھامے رکھتا ہے۔

جدید سائنسی معلومات سے واضح ہوتا ہے بعض پرندوں میں پرواز کی حیرت انگیز صلاحیت ہوتی ہے، پروفیسر ہمبرگ نے اپنی کتاب پاور اینڈ فرجیلیٹی میں، 'مٹن برڈ' نامی ایک پرندہ کی مثال دی ہے جو بحرالکاہل ساحلی کے علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ نقل مکانی کرنے والا یہ پرندہ 24000 (چوبیس ہزار) کلومیٹر کا فاصلہ ہندسہ 8 کی شکل میں چھ مہینے میں چکر لگا کر طے کرتا ہے۔

شہد اور شہد کی مکھی:

شہد کی مکھی کس طرح کے پھولوں کا رس چوستی ہے اور اُسے اپنے اندر شہد میں تبدیل کرتی ہے اِس شہد کو وہ اپنے چھتے میں بنے خانوں (Combs) میں جمع کرتی ہے آج سے کچھ عرصہ پہلے انسان کو یہ معلوم ہوا کہ شہد اصل میں مکھیوں کے پیٹ (Belly) سے نکلتا ہے مگر یہ حقیقت قرآن نے آج سے 1400 سال پہلے بتادی تھی ارشاد باری ہے؛

"اِس مکھی کے پیٹ کے اندر سے رنگ برنگ کا ایک شربت نکلتا ہے جس میں لوگوں کے لیے شفاء ہے۔" (سورۃ النحل آیت 68)

JOIN FOR MORE!!!

توحید کی اقسام:

توحید کی درج ذیل تین اقسام ہیں:

1۔ توحید ذاتی (ذات میں توحید)

توحیدِ ذاتی سے مراد اللہ تعالیٰ کو اُس کی ذات اور حقیقت میں اکیلا ماننا اور اِس بات پر کامل یقین رکھنا کہ اللہ تعالیٰ کے نہ ماں باپ ہیں نہ اولاد اُس کا نہ کوئی ہمسر ہے نہ ہی اُس کا کوئی رشتہ دار اور ثانی ہے، یعنی اللہ تعالیٰ ہر طرح کے انسانی رشتوں اور ہر طرح کمزوریوں اور احتیاج سے پاک ہے؛

" (اے محمد ﷺ) کہہ دیجئے اللہ ہر لحاظ سے ایک ہے، اللہ ہی ایسا ہے کہ سب اُس کے محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں نہ اُس کی کوئی اولاد ہے نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور اُس کے جوڑ کا کوئی بھی نہیں "

(سورۃ الاخلاص آیت نمبر 1۔4)

2۔ توحید صفاتی (صفات میں توحید)

توحیدِ صفاتی سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی تمام صفات کمال میں واحد اور اکیلا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کی طرح اس کی تمام صفات بھی عظیم ہیں اور ایسی بلند و بالا صفات کسی اور میں نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کیچند عظیم و برتر صفات حسبِ ذیل ہیں۔۔۔ مثلاً

صفاتِ باری تعالیٰ:

☆ حیات۔۔۔ یعنی اللہ تعالیٰ 'الحی' اور 'القیوم' ہے۔

☆ علم۔۔۔ یعنی اللہ تعالیٰ 'عالم الغیب والشہادہ' ہے تمام پوشیدہ اور ظاہر کا علم رکھنے والا ہے۔

☆ ارادہ۔۔۔ یعنی کائنات علم اور اس کی ہر چیز کو اللہ تعالیٰ نے اپنے 'ارادہ' اور 'حکم' سے پیدا فرمایا ہے۔

☆ قدرت۔۔۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو اپنی قدرت و طاقت سے پیدا کیا ہے کیونکہ وہ 'القادر' اور 'القدیر' ہے۔

☆ کلام۔۔۔ یعنی یہ کہ اللہ تعالیٰ کلام کرتا ہے۔ اپنے کلام کے ذریعہ اپنے حکم نافذ کرتا ہے۔ جیسے "کُن فیکُون"۔

☆ سمع۔۔۔ یعنی اللہ تعالیٰ 'السمیع' ہے تمام مخلوقات کی دعا، پکار، اور فریاد کو سنتا ہے۔ قریب اور دور کوئی اس کے لئے کوئی معنی نہیں رکھتا۔

☆ بصر۔۔۔ یعنی اللہ تعالیٰ 'البصیر' ہے تمام مخلوقات کو بیک وقت دیکھتا ہے۔ اندھیرا اجلا اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی معنی نہیں رکھتا ہے۔

☆ خلق۔۔۔ یعنی اللہ تعالیٰ 'الخالق' ہے۔ اپنے 'حکم' 'ارادہ' اور حکمت سے ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے، یعنی ہر شے (چیز) کا خالق ہے۔

☆ تکوین۔۔۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے سارے جہاں کی تکوین و تخلیق فرمائی ہے اور جس چیز کو پیدا کرنا چاہتا ہے اُس کو 'کُن' (ہو جا) کہہ کر پیدا کر دیتا ہے اُس کو کسی مدد اور آلے کی ضرورت نہیں۔

3۔ توحیدِ فعلی (افعال میں توحید):

توحید فعلی سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے اعمال اور افعال میں بھی یکتا اور اکیلا ہے وہ اپنے کاموں میں کسی دوسرے کے مشورے یا مدد کا محتاج نہیں ہے جیسے کائنات کی تخلیق انسانوں اور جانوروں کے لیے رزق کے وسائل پیدا کرنا، موت اور زندگی کا اختیار، بیماری یا صحت دینا، رزق کی کمی اور کشادگی، اولاد کی نعمت دینا یا بے اولاد رکھنا اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔

توحید کے تقاضے:

توحید کا پہلا۔۔۔ تقاضا یہ ہے اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات، صفات، اور اوصاف و کمالات میں ایک، اکیلا اور یکتا مانا جائے۔

JOIN FOR MORE!!!

توحید کا دوسرا۔۔ اتقاضا یہ ہے اللہ تعالیٰ پوری دنیا کو بنانے، پالنے، سنبھالنے اور چلانے والا ہے۔ اور وہ اللہ کسی کا محتاج نہیں۔ اس کسی نے پیدا نہیں کیا، وہ ازلی ہے، ابدی ہے، سب کا رب اور خالق ہے، اس جیسا کوئی نہیں۔

توحید کا تیسرا۔۔۔ تقاضا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے۔ وہی عبادت و بندگی کے لائق ہے۔

توحید کا چوتھا۔۔۔ تقاضا یہ کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں، اس کا کوئی حصہ دار نہیں۔

توحید کا پانچواں۔۔ تقاضا یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے اسماء اور صفات میں اکیلا ہے

توحید کی اہمیت قرآنِ کریم کی روشنی میں:

عقیدۂ توحید قرآنِ کریم کی تعلیمات کا مرکزی مضمون اور بنیادی موضوع ہے چنانچہ قرآنِ کریم کے ہر حکم اور ہدایت کا اختتام توحید کے مضمون پر ہی ہوتا ہے۔ قرآن وضاحت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی خالق و مالک، معبودِ برحق، بہترین رازق اور بے مثال ربّ ہے۔ جس نے اپنے حکم سے اس کائنات عالم کو پیدا کیا ہے ہے۔

عقیدۂ توحید کے حوالے سے چند قرآنی آیات حسب ذیل ہیں:

(۱) خالقِ حقیقی:

اللہ تعالیٰ خالقِ حقیقی ہے۔ وہ انسان، جنات، اور دیگر آبی، خاکی، نوری اور ناری تمام مخلوقات کا تنہا خالق ہے۔ زمین و آسمان، سورج چاند، پہاڑ اور درخت، سمندر، ہوا، آگ، پانی یہ سب اللہ تعالیٰ کی تخلیق کے شاہکار ہیں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لوگو! وہ ہے اللہ جو تمھارا پالنے والا ہے اُس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہر چیز کا خالق ہے لہٰذا اُسی کی عبادت کرو وہ ہر چیز کی نگرانی کرنے والا ہے (سورۃ الانعام آیت 102)

(۲) معبودِ برحق:

اللہ تعالیٰ معبودِ برحق ہے یعنی اللہ ہی کی ذات وہ ہے جس کی بندگی کی جائے اُس کے سوا کوئی عبادت و بندگی کے لائق نہیں۔ وہ تمام انسانوں کا سچا معبود ہے انسان کو چاہیے اُسی کے لیے جیے اور اُسی کے لیے مرے۔ اور اپنی تمام امیدوں اور تمناؤں کو اُسی سے وابستہ کرے ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

(اے محمد ﷺ) کہہ دیجئے بے شک میری نماز، میری عبادت میرا مرنا اور میرا جینا سب کچھ اللہ ہی کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے (سورۃ الانعام آیت 162)

(۳) بہترین رازق:

اللہ تعالیٰ محض روزی دینے والا ہی نہیں بلکہ بہترین روزی دینے والا ہے وہ اپنی ساری مخلوقات کو اُن کی ضرورت کے مطابق روزی عطا کرتا ہے۔ رزق کا معاملہ صرف اور صرف اللہ کے اختیار میں ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ جس کی رزق کو چاہتا ہے کشادہ کر دیتا ہے اور جس کی رزق کو چاہتا ہے کم کر دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے اُس کو بے حساب رزق عطا کرتا ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اور اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے (سورۃ الجمعہ آیت 11)

(۴) بے مثال رب:

اللہ تعالیٰ کی ذات بے مثال اور بے نظیر ہے یعنی اُس جیسا اور اُس کی طرح کوئی دوسرا نہیں۔ کائنات کی کوئی چیز اُس کے مشابہ نہیں اللہ تعالیٰ کی ذات ہر اعتبار سے منفرد اور یکتا ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے؛

کوئی چیز اُس کے مثل (مشابہ) نہیں (وہ اللہ) ہر بات سنتا ہے اور سب کچھ دیکھتا ہے (سورۃ الشوریٰ آیت 11)

JOIN FOR MORE!!!

توحید کی اہمیت احادیث مبارکہ کی روشنی میں:

رسول کریم ﷺ نے بہت سی احادیث مبارکہ میں.. توحید.. کی اہمیت بیان فرمائی ہے۔ آپ ﷺ نے.. توحید.. پر ایمان کو دین پر استقامت، دنیا و آخرت میں کامیابی، جنت کی کنجی، اور عذاب دوزخ سے حفاظت کا اہم ذریعہ قرار دیا ہے۔ توحید کی اہمیت کو حوالے سے چند احادیث مبارکہ حسبِ ذیل ہیں:

(۱) دین پر استقامت کا ذریعہ:

توحید پر ایمان دین پر ثابت قدمی کا اور استقامت کا بہترین ذریعہ اور وسیلہ ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

"حضرت سفیان بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا 'کہو میں اللہ پر ایمان لایا' پھر (اس) پر ثابت قدم رہو۔" (صحیح بخاری)

(۲) کامیابی اور کامرانی کی ضمانت:

توحید پر ایمان دنیا و آخرت میں کامیابی اور کامرانی کی واحد ضمانت ہے۔ رسولِ کریم ﷺ کا ارشادِ مبارک ہے:

"لوگو! اس بات کا اقرار کرو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تم (دنیا و آخرت میں) فلاح پا جاؤ گے۔" (مسند احمد بن حنبل)

(۳) دخولِ جنت کی کنجی:

توحید پر ایمان جنت میں داخلے کی واحد کنجی ہے، جس کے بغیر کوئی شخص جنت داخل نہیں ہو سکتا۔ نبی محترم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

"حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے کہا' اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جنت میں ضرور داخل ہو گا۔ (صحیح مسلم)

(۴) عذابِ دوزخ سے نجات:

توحید پر ایمان عذابِ دوزخ (جہنم کے عذاب) سے نجات کا اہم ترین وسیلہ ہے۔ رسولِ محترم ﷺ کا ارشادِ مبارک ہے:

"حضرت عتبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے 'لا الٰہ الا اللہ' کا اقرار کیا اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کو حرام کر دیتا ہے" (صحیح البخاری)

اللہ کی صفات و خصائص:-

ایک سچا مسلمان اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ (اچھے ناموں) اور بلند صفات پر ایمان رکھتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:

ترجمہ: "اور اللہ کے سب ہی نام اچھے ہیں۔" (سورۃ الاعراف آیت نمبر 180)

اللہ تعالیٰ کی چند "صفاتِ عُلیا" (بلند صفات) حسب ذیل ہیں۔

(۱) وہ ازلی اور ابدی ہے (۲) وہ خالق حقیقی ہے (۳) وہ ربّ العٰلمین ہے (۴) وہ حاکم و قادر مطلق ہے
(۵) وہ علیم و خبیر ہے (۶) وہ حکیم و بصیر ہے (۷) وہ سمیع و عزیز ہے (۸) وہ عادل ہے، وہ رحمن و رحیم ہے
(۹) وہ مالک یوم الدّین ہے (یعنی روز جزا کا مالک ہے) (۱۰) وہ معبودِ برحق ہے

اللہ تعالیٰ اپنی ذات و صفات میں یکتا اور بے مثل ہے، اسکی تمام صفات و کمالات ذاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

ترجمہ: "اسکی مانند و مثل کوئی چیز نہیں اور وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے"۔

(سورہ الشوریٰ آیت نمبر 11)

JOIN FOR MORE!!!

توحید کے اثرات انسانی زندگی پر:

انفرادی اثرات:

(۱) تعلق باللہ:

تعلق باللہ، کے معنی ہیں، اللہ تعالیٰ سے مضبوط تعلق اور لگاؤ قائم رکھنا۔ اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت بٹھانا۔ اللہ پر پختہ یقین رکھنا، اور ہمہ وقت اس کی اطاعت و فرمانبرداری میں لگے رہنا۔ اور اللہ کی محبت میں ہر انسانی چاہت کو قربان کرنا۔

(۲) حریت و آزادی:

حریت، عربی زبان کا لفظ ہے، جس کے لغوی معنی ہیں غلامی اور محکومی سے آزادی یہ دراصل غلامی کی ضد ہے، یہاں حریت سے مراد ہر ایک غیر اللہ کی غلامی سے چھٹکارا حاصل کرنا یقیناً ایک مومن ایک اللہ کی غلامی میں آکر تمام مخلوقات کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے اُس کا سر صرف اللہ تعالیٰ کے آگے ہی جھکتا ہے۔

(۳) صبر:

صبر کے معنی ہیں برداشت کرنا روکنا اور اپنی طبیعت کو قابو میں رکھنا، صبر سے مراد کسی خوشی، غم، مصیبت، پریشانی کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھنا نیز خلافِ شریعت کاموں سے اللہ کے لیے اپنے آپ کو بچانا، اللہ تعالیٰ پر یقین رکھنے سے انسان کو صبر جیسی عظیم اخلاقی نعمت حاصل ہو جاتی ہے۔

(۴) عزتِ نفس:۔

توحید پر یقین رکھنے والا شخص خوددار، بے نیاز ہو جاتا ہے۔ اسے یقین ہو جاتا ہے کہ قدرت رکھنے والا صرف اللہ ہے۔ باقی سب میرے جیسے انسان ہیں، ضعیف، کمزور اور بے بس، اس لیے اس کا سر صرف اللہ کے سامنے جھکتا ہے۔ وہ نہ اپنے جیسے انسانوں کے دروازوں پر حاضری دیتا ہے نہ انسانوں کی بنائی ہوئی بے جان مورتوں کو سجدہ کرتا ہے۔ اس کے لئے ایک خدا ہی کافی ہے۔

(۵) انکساری:۔

عقیدۂ توحید سے تواضع و انکسار پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ توحید پر یقین رکھنے والا جانتا ہے کہ وہ اللہ کے سامنے بے بس ہے۔ اس کے پاس جو کچھ ہے سب اسی کا دیا ہوا ہے۔ اللہ تعالےٰ دینے پر قادر ہے وہ چھین لینے پر بھی قادر ہے۔ لہٰذا بندے کے لیے تکبر و غرور کی کوئی گنجائش نہیں۔ اسے تواضع ہی زیب دیتا ہے۔

(۶) وسیع النظری:۔

عقیدۂ توحید کا قائل تنگ نظر اور تنگ دل نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ اس رحمن و رحیم پر ایمان رکھتا ہے۔ جو کائنات کی ہر چیز کا خالق اور سب جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اسکی رحمتوں سے سب فیضیاب ہوتے ہیں۔ اس عقیدۂ کے نتیجہ میں مومن کی ہمدردی، محبت اور خدمت عالمگیر ہو جاتی ہے۔

(۷) استقامت و بہادری:۔

اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے سے استقامت و بہادری پیدا ہوتی ہے۔ مومن جانتا ہے کہ ہر چیز اللہ تعالےٰ کی مخلوق اور محتاج ہے۔ اللہ تعالےٰ ہی کو سب قدرت حاصل ہے۔ لہٰذا اس کے سامنے جھکنا چاہیے اور اسی سے ڈرنا چاہیے۔ اس عقیدے کے ذریعہ مومن کے دل سے دوسروں کا خوف نکل جاتا ہے۔ وہ استقامت و بہادری کی تصویر بن جاتا ہے اور کسی بڑے سے بڑے فرعون کا خوف اپنے دل میں نہیں لاتا۔ خواہ بدر و اُحد

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

کی لڑائی ہو حنین و خندق کے معرکے، وہ ہر جگہ "لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ" (نہ ان پر کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمزدہ ہوتے ہیں) کا پیکر بن جاتا ہے۔

(۸) رجائیت واطمینانِ قلب:۔

عقیدۂ توحید کا ماننے والا مایوس اور ناامید نہیں ہوتا۔ وہ ہر وقت باری تعالیٰ کی رحمت پر آس لگائے رکھتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ وہ بڑا رحیم و کریم ہے۔ وہ تمام خزانوں کا مالک ہے۔ اور اس کا فضل و کرم بے حد و بے حساب ہے۔ انسان جس قدر اللہ تعالےٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اسکے دل کو اتنا ہی اطمینان نصیب ہوتا ہے۔

(۹) تقویٰ (پرہیز گاری):۔

عقیدۂ توحید سے انسان کے دل میں پرہیز گاری پیدا ہوتی ہے کیوں کہ ہر مومن کا ایمان ہے کہ اللہ تعالےٰ تمام ظاہر و پوشیدہ باتوں کو جاننے والا ہے اگر بندہ پوشیدگی میں کوئی جرم کرلے تو ممکن ہے لوگوں کی نگاہوں سے چھپ جائے۔ مگر اپنے اللہ کی نظر سے نہیں چھپ سکتا کیوں کہ وہ تو دلوں کے ارادوں کو بھی جانتا ہے یہ ایمان انسان میں یہ جذبہ پیدا کرتا ہے کہ وہ خلوت و جلوت میں کہیں بھی گناہ ارتکاب نہ کرے اور ہمیشہ نیک اعمال بجالائے۔ کیونکہ معاشرہ اس وقت ہی معنوں میں صحیح انسانی معاشرہ بن سکتا ہے جب لوگوں کے اعمال درست ہوں توحید پر ایمان عمل صالح کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ کیونکہ انسان کے تمام اعمال اس کے دل کے تابع ہوتے ہیں۔ اگر دل میں ایمان کی روشنی موجود ہو تو عمل صالح (یعنی نیک) ہوگا۔

نجات و فلاح کے لیے ایمان و عمل صالح دونوں کا ہونا ضروری ہے اس لیے قرآن مجید میں جابجا ارشاد ہوا:

ترجمہ: "سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے"۔ (سورۃ العصر آیت 3)

(۱۰) توکل علی اللہ:۔

مومن دنیا کے اسباب کو ترک نہیں کرتا بلکہ اُن سے پورا پورا استفادہ کرتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ مؤثر حقیقی صرف اللہ تعالیٰ کو جانتا ہے اور ہر حال میں اسکی ذات پر بھروسہ کرتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "اگر تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو تو اسی پر بھروسہ کرو۔" (سورۃ یونس آیت 84)

(ii) اجتماعی اثرات:۔

(۱) اللہ کی حاکمیت کا قیام:۔

عقیدۂ توحید سے ایک معاشرہ تشکیل پاتا ہے جس میں اللہ کے قوانین کی بالادستی ہوتی ہے۔ نظام شریعت کا نفاذ ہوتا ہے امن و امان اور خوشحالی کا دور دورہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے احکام و قوانین کی پاسداری انسانیت کو معراج پر پہنچا سکتی ہے۔

(۲) پاکیزہ معاشرہ کی تشکیل:۔

اللہ کی وحدانیت پر یقین ہی مومن کو دوسروں کا خیر خواہ اور ہمدرد بناتا ہے۔ جب کوئی شخص بنی نوع انسان کے ساتھ احسان، خیر، خدمت، محبت، مودت رکھے تو یہ وہ اسباب ہیں جو انسان کے انجام کو بہتر بناتے ہیں اور معاشرہ کو پاکیزہ رکھتے ہیں۔

(۳) عالمی امن واتحاد:۔

یہ ایک عالمگیر حقیقت ہے کہ اسلام دین امن و پیغام سلامتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرنے والوں سے ایک ایسا معاشرہ وجود میں آتا ہے جو عالمی امن و سکون اور ترقی کی ضمانت دیتا ہے۔ اسلام کا مطلب ہی سلامتی ہے۔

JOIN FOR MORE!!!

(۴) باہمی تعاون و امداد:-

عقیدۂ توحید مسلمانوں کو رشتہ اخوت سے منسلک کر دیتا ہے اور یہ ایمانی اور اسلامی رشتہ اخوت وہ خوبصورت رشتہ ہے جو مسلمانوں کے درمیان محبت، ہمدردی اور خیر سگالی اور باہمی تعاون کے جذبات کو فروغ دیتا ہے۔

خلاصہ کلام:-

مختصر یہ کہ عقیدۂ توحید پر ایمان دنیا و آخرت میں کامیابی کی وہ شاہ کلید ہے کہ جس کو یہ نصیب ہو جائے وہ ابدی راحت سے ہمکنار ہو جاتا ہے۔

شرک کا مفہوم:-

لغوی معنی:-

شرک عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی، حصہ داری.. اور.. ساجھے پن..(یعنی شریک کرنے اور حصے دار ٹھہرانے) کے ہیں۔

اصطلاحی تعریف:-

شریعت کی اصطلاح میں شرک سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات یا اس کی صفات کے تقاضوں میں کسی کو اُس کا حصہ دار یا شریک ٹھہرانے کے ہیں۔ شرک کرنے والے شخص کو" مشرک" کہا جاتا ہے جس کی جمع.. مشرکین..ہے۔

JOIN FOR MORE!!!

شرک کی اقسام:-

شرک کی تین قسمیں ہیں وہ یہ ہیں:

(۱) شرک فی الذات:-

یعنی خدا کی ذات میں کسی کو شریک کرنا۔

(۲) شرک فی الصفات:-

یعنی خدا کی صفات میں کسی کو شریک ٹھہرانا۔

(۳) صفاتِ الٰہی کے تقاضوں میں شرک:-

یعنی صفاتِ خداوندی کے تقاضوں میں کسی کو شریک کرنا۔

(۱) شرک فی الذات:-

اس سے مراد یہ ہے کہ:-

- کسی کو اللہ تعالیٰ کا ہم جنس قرار دینا۔
- کسی کو اللہ تعالیٰ کا باپ یا اس کی اولاد سمجھنا۔
- یہ ماننا کہ خدا کسی اور ہستی کے ساتھ مل کر ایک قالب ہو گیا ہے۔
- یہ تصور کرنا کہ خدا کسی مخلوق کی شکل اختیار کر کے نمودار ہوا کرتا ہے یعنی کوئی مخلوق اس کا اوتار ہو سکتی ہے جیسے اہلِ عرب فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں، عیسائی حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا اور یہودی حضرت عزیرؑ کو خدا کا بیٹا مانتے تھے۔

شرک فی الذات کی تردید:-

شرک فی الذات کی تردید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: "نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا اور نہ ہی کوئی اس کا ہمسر ہے۔" (سورۃ الاخلاص آیت نمبر 03)

(۲) شرک فی الصفات:- (یعنی خدا کی صفات میں کسی کو شریک ٹھہرانا۔)

اس کا مفہوم یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی جیسی صفات کو کسی دوسرے میں ماننا اور اس جیسا علم، قدرت یا ارادہ کو کسی دوسرے کے لئے ثابت کرنا کسی دوسرے کو ازلی و ابدی سمجھنا یا کسی دوسرے کو قادر مطلق تصور کرنا یہ سب شرک فی الصفات ہے۔

شرک فی الصفات کی تردید:-

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: "اسکی مانند و مثل کوئی چیز نہیں اور وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے"۔ (سورہ الشوریٰ آیت نمبر 11)

(۳) صفاتِ الٰہی کے تقاضوں میں شرک:-

صفاتِ الٰہی کے جو لازمی تقاضے ہیں ان سب کو اللہ ہی کیلئے خاص نہ سمجھنا بلکہ انھیں یا ان میں سے کسی کو بعض دوسری ہستیوں کیلئے بھی ثابت اور موجود ماننا جیسے صفاتِ الٰہی کا تقاضا یہ ہے کہ حقیقی اطاعت اور محبت صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ اب اگر کوئی شخص کسی اور سے بھی ایسی محبت اور عقیدت رکھے یا اسے اسی طرح کی اطاعت کا مستحق قرار دے تو یہ صفاتِ الٰہی کے تقاضوں میں غیر اللہ کو شریک ٹھہرانا ہو گا۔

اسی طرح صفاتِ الٰہی کے تقاضوں میں ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ اقتدارِ اعلیٰ صرف اللہ تعالیٰ ہی کا حق ہے اور یہ اسی کے ہاتھ میں ہے۔ حکم دینے اور قانون بنانے کا حق صرف اسی کو پہنچتا ہے اسی لئے اگر کسی اور کو بھی یہ حیثیت دے دی جائے خواہ وہ ایک فرد ہو یا جمعیت سے افراد کا مجموعہ ہو تو یہ شرک ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ ہی کو قادرِ مطلق اور مسبب الاسباب سمجھ کر اسی سے اپنے مسائل اور تکالیف کا حل مانگنا اور تلاش کرنا چاہیئے۔

صفاتِ الٰہی کے تقاضوں میں شرک کی تردید:-

ترجمہ: "تم صرف اسی کی عبادت کرو"۔ (سورۃ بنی اسرائیل آیت 23)

ترجمہ: "اور تمھارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں"۔ (سورۃ البقرہ آیت 163)

ترجمہ: "اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے وہ کفر والے ہیں"۔ (سورۃ المائدہ آیت 44)

ترجمہ: "حکم صرف اللہ کے لئے ہے"۔ (سورۃ یوسف آیت 40)

ترجمہ: "اور پکڑتے ہیں اللہ کے سوا دوسرے کارساز کہ شاید (ان کی طرف سے) اُن کو مدد پہنچے۔ (حالانکہ) وہ ان کی مدد کی (کوئی) طاقت نہیں رکھتے اور یہ ان کی فوج ہو کر پکڑے آئیں گے۔" (سورۃ یٰس آیت 75-74)

ترجمہ: "بھلا وہ کون ہے جو روزی دے تم کو۔ اگر وہ روک لے اپنی روزی۔" (سورۃ الملک آیت 21)

JOIN FOR MORE!!!

مشق

(الف) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:

۱۔ عقیدۂ توحید کو دلائل سے ثابت کیجئے۔

توحید کے دلائل:

توحید کے دلائل سے مراد اللہ تعالیٰ کی 'وحدانیت' اس کے 'اکیلے' اور 'یکتا' ہونے کے وہ دلائل (شواہد) ہیں جن سے اس کی توحید، یکتائی، انفرادیت، اور اکیلا پن، ثابت ہو جائے۔

توحید کے دلائل قرآن کریم کی روشنی میں:

☆ اللہ تنہا خالق و ناظم:

اس کائنات عالم کو پیدا کرنے والا، اور اس کے نظام کو چلانے والا 'اللہ' ہے۔ وہ ایک ہے اکیلا ہے یکتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اگر آسمان و زمین میں اللہ کے سوا دوسرے خدا ہوتے تو دونوں درہم برہم ہو جاتے۔

(سورۃ الانبیاء آیت نمبر 22)

آیت بالا سے واضح ہوا کہ کائنات میں اگر ایک سے زیادہ خدا ہوتے تو ہر خدا اس کو اپنی مرضی سے چلاتا اور کوئی خدا کسی کا ماتحت نہ ہوتا، تو پھر ان سب خداؤں کے فیصلوں میں اختلاف پیدا ہو جاتا، جس سے کائنات میں فساد (بگاڑ) برپا ہو جاتا۔ اس کائنات عالم کا توازن و تناسب بتا رہا ہے کہ یہ پوری کائنات ایک خالق کے حکم، ارادے، اور منصوبے پر چل رہی ہے۔

☆ الٰہ (معبود) حقیقی:

اللہ تعالیٰ ہی معبودِ حقیقی ہے یعنی عبادت و بندگی کے لائق ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ رحمٰن و رحیم ہے اور سب کا معبود ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور معبود ایک ہی ہے سوائے اس کے کوئی معبود نہیں ہے۔

(سورۃ البقرہ آیت نمبر 163)

آیت مذکورہ سے ثابت ہوا کہ تمام انسانوں کو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی عبادت کرنی چاہئے، اور ہر گز کسی دوسرے خود ساختہ اور جھوٹے معبود کی پرستش نہیں کرنی چاہئے۔

توحید کے دلائل احادیث کی روشنی میں:

توحید کامیابی کی ضمانت:

رسول کریم ﷺ نے عقیدۂ توحید کو کامیابی اور کامرانی کی ضمانت قرار دیا ہے:

يَاَيُّهَاالنَّاسُ ! قُولُوا لَا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ تُفْلِحُوا۔

اے لوگو! لاالٰہ الااللہ کہہ دو کامیاب ہو جاؤ گے (مسند احمد بن حنبل)

توحید اسلام کا خلاصہ:

رسول کریم ﷺ نے ایک حدیث مبارکہ میں 'توحید' کو دینِ اسلام کا خلاصہ قرار دیا ہے:

حضرت سفیان بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ

JOIN FOR MORE!!!

اسلام کے بارے میں اسطرح بتائیے کہ مجھے کسی اور سے پوچھنے کی ضرورت نہ رہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا، کہو میں اللہ پر ایمان لایا اور پھر اس پر مضبوطی سے قائم رہے۔ (مسلم)

2۔ شرک کا مفہوم اور اس کی اقسام کی وضاحت کیجئے۔

شرک کا مفہوم:-

لغوی معنی:-

شرک عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی، حصہ داری.. اور.. ساجھے پن.. (یعنی شریک کرنے اور حصے دار ٹھہرانے) کے ہیں۔

اصطلاحی تعریف:-

شریعت کی اصطلاح میں شرک سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات یا اُس کی صفات کے تقاضوں میں کسی کو اُس کا حصہ دار یا شریک ٹھہرانے کے ہیں۔ شرک کرنے والے شخص کو "مشرک" کہا جاتا ہے جس کی جمع.. مشرکین.. ہے۔

شرک کی اقسام:-

شرک کی تین قسمیں ہیں وہ یہ ہیں:

(۱) شرک فی الذات:-
یعنی خدا کی ذات میں کسی کو شریک کرنا۔

(۲) شرک فی الصفات:-
یعنی خدا کی صفات میں کسی کو شریک ٹھہرانا۔

(۳) صفاتِ الٰہی کے تقاضوں میں شرک:-
یعنی صفاتِ خداوندی کے تقاضوں میں کسی کو شریک کرنا۔

(۱) شرک فی الذات:-

اس سے مراد یہ ہے کہ:-

- کسی کو اللہ تعالیٰ کا ہم جنس قرار دینا۔
- کسی کو اللہ تعالیٰ کا باپ یا اس کی اولاد سمجھنا۔
- یہ ماننا کہ خدا کسی اور ہستی کے ساتھ مل کر ایک قالب ہو گیا ہے۔
- یہ تصور کرنا کہ خدا کسی مخلوق کی شکل اختیار کر کے نمودار ہوا کرتا ہے یعنی کوئی مخلوق اس کا اوتار ہو سکتی ہے جیسے اہل عرب۔ فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں، عیسائی حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا اور یہودی حضرت عزیر کو خدا کا بیٹا مانتے تھے۔

شرک فی الذات کی تردید:-

شرک فی الذات کی تردید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: "نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا اور نہ ہی کوئی اس کا ہمسر ہے۔"

(سورۃ الاخلاص)

JOIN FOR MORE!!!

(۲) شرک فی الصفات:-(یعنی خدا کی صفات میں کسی کو شریک ٹھہرانا۔)
اس کا مفہوم یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی جیسی صفات کو کسی دوسرے میں ماننا اور اس جیسا علم، قدرت یا ارادہ کو کسی دوسرے کے لئے ثابت کرنا کسی دوسرے کو ازلی و ابدی سمجھنا یا کسی دوسرے کو قادر مطلق تصور کرنا یہ سب شرک فی الصفات ہے۔

شرک فی الصفات کی تردید:-
اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: "اسکی مانند و مثل کوئی چیز نہیں اور وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔" (سورہ الشوریٰ آیت نمبر 11)

(۳) صفاتِ الٰہی کے تقاضوں میں شرک:-
صفاتِ الٰہی کے جو لازمی تقاضے ہیں ان سب کو اللہ ہی کیلئے خاص نہ سمجھنا بلکہ انھیں یا ان میں سے کسی کو بعض دوسری ہستیوں کیلئے بھی ثابت اور موجود ماننا جیسے صفاتِ الٰہی کا تقاضا یہ ہے کہ حقیقی اطاعت اور محبت صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ اب اگر کوئی شخص کسی اور سے بھی ایسی محبت اور عقیدت رکھے یا اسے اسی طرح کی اطاعت کا مستحق قرار دے تو یہ صفاتِ الٰہی کے تقاضوں میں غیر اللہ کو شریک ٹھہرانا ہو گا۔
اسی طرح صفاتِ الٰہی کے تقاضوں میں ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ اقتدارِ اعلیٰ صرف اللہ تعالیٰ ہی کا حق ہے اور یہ اسی کے ہاتھ میں ہے۔ حکم دینے اور قانون بنانے کا حق صرف اسی کو پہنچتا ہے اسی لئے اگر کسی اور کو بھی یہ حیثیت دے دی جائے خواہ وہ ایک فرد ہو یا بہت سے افراد کا مجموعہ ہو تو یہ شرک ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ ہی کو قادرِ مطلق اور مسبب الاسباب سمجھ کر اسی سے اپنے مسائل اور تکالیف کا حل مانگنا اور تلاش کرنا چاہیئے۔

صفاتِ الٰہی کے تقاضوں میں شرک کی تردید:-
ترجمہ: "تم صرف اسی کی عبادت کرو"۔ (سورۃ بنی اسرآئیل آیت 23)
ترجمہ: "اور تمھارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں"۔ (سورۃ البقرہ آیت 136)
ترجمہ: "اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے وہ کفر والے ہیں"۔ (سورۃ المائدہ آیت 44)
ترجمہ: "حکم صرف اللہ کے لئے ہے"۔ (سورۃ یوسف آیت 40)
ترجمہ: "اور پکڑتے ہیں اللہ کے سوا دوسرے کارساز کہ شاید (ان کی طرف سے) اُن کو مدد پہنچے۔ (حالانکہ) وہ ان کی مدد کی (کوئی) طاقت نہیں رکھتے اور یہ ان کی فوج ہو کر پکڑے آئیں گے۔" (سورۃ یٰس آیت 75-74)
ترجمہ: "بھلا وہ کون ہے جو روزی دے تم کو۔ اگر وہ روک لے اپنی روزی"۔ (سورۃ الملک آیت 21)

(ب) درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔
1۔ وجودِ باری تعالیٰ کی وضاحت کیجیے۔

عقل:
عقل۔۔ اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی انمول اور بیش بہا نعمت ہے۔، جو انسان کو دیگر مخلوقات سے ممتاز کرتی ہے۔ عقل نہ صرف انسان کو غور و فکر پر آمادہ کرتی ہے بلکہ اسے شعور و تمیز بھی عطا کرتی ہے۔

عقلی دلائل:
عقلی دلائل سے مراد اللہ تعالیٰ کے وجود برحق کے وہ دلائل (شواہد) ہیں جنھیں انسانی عقل آسانی سے سمجھ کر قبول کرلے اور وجودِ برحق کو تسلیم کرلے۔

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

وجود باری تعالیٰ پر عقلی دلائل:

انسان اگر اپنی عقل کو صحیح استعمال کرے تو کائنات کے ذرّے ذرّے میں اسے اللہ تعالیٰ کے وجود کی نشانیاں واضح نظر آئیں گی، قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے جگہ جگہ عقلی دلائل بیان فرمائے ہیں اور انسان کو اُن پر غور و فکر کی دعوت دی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ

ترجمہ: ہم انہیں اپنی نشانیاں کائنات میں بھی دیکھائیں گے اور خود اُن کت اپنے وجود میں بھی یہاں تک کہ اُن پر یہ بات کُھل کر سامنے آجائے گی کہ یہ ہی حق ہے

(حٰمٓ سجدہ آیت 53)

مذکورہ آیت سے واضح ہوا کہ عقلی دلائل کی دو اقسام ہیں:

(الف) آفاقی دلائل (ب) انفسی دلائل

(الف) آفاقی دلائل:

آفاقی دلائل سے مراد اللہ تعالیٰ کے وجود کی وہ نشانیاں جو پوری کائنات میں پھیلی ہوئی ہیں۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: بھلا کیا انہوں نے اپنے اوپر آسمان کو نہیں دیکھا ہم نے انہیں اسے کیسا بنایا؟ ہم نے اسے خوبصورتی بخشی ہے اور اُس میں کسی قسم کے رخنے نہیں ہیں

(سورہ قٓ آیت نمبر 6)

اللہ تعالیٰ کا مزید ارشاد ہے کہ:

ترجمہ: اور اسی طرح زمین ہے کہ ہم نے اس پھیلا دیا ہے اور اس میں پہاڑوں کے لنگر ڈال دیئے ہیں اور اس میں ہر طرح کی خوش نما چیزیں اگائیں ہیں

(سورہ قٓ آیت نمبر 7)

(ب) انفسی دلائل:

انفسی دلائل سے مراد اللہ تعالیٰ کے وجود کی وہ نشانیاں ہیں جو انسان کے پورے جسم میں پھیلی ہوئی ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اور خود تمہارے (اپنے) وجود میں بھی (بہت سی نشانیاں ہیں) کیا پھر بھی تمھیں دکھائی نہیں دیتا"

(سورۃ الذاریات آیت نمبر 12)

2۔ توحید کی اقسام کی مختصر وضاحت کیجیے۔

توحید کی اقسام:

توحید کی درج ذیل تین اقسام ہیں:

1۔ توحید ذاتی (ذات میں توحید)

توحید ذاتی سے مراد اللہ تعالیٰ کو اُس کی ذات اور حقیقت میں اکیلا ماننا اور اِس بات پر کامل یقین رکھنا کہ اللہ تعالیٰ کے نہ ماں باپ ہیں نہ اولاد اُس کا نہ کوئی ہمسر ہے نہ ہی اُس کا کوئی رشتہ دار اور ثانی ہے، یعنی اللہ تعالیٰ ہر طرح کے انسانی رشتوں اور ہر طرح کمزوریوں اور احتیاج سے پاک ہے؛

"(اے محمد ﷺ) کہہ دیجئے اللہ ہر لحاظ سے ایک ہے، اللہ ہی ایسا ہے کہ سب اُس کے محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں نہ اُس کی کوئی اولاد ہے نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور اُس کے جوڑ کا کوئی بھی نہیں"

JOIN FOR MORE!!!

(سورۃ الاخلاص آیت نمبر 1 تا 4)

2۔ توحید صفاتی (صفات میں توحید)

توحید صفاتی سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی تمام صفات کمال میں واحد اور اکیلا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کی طرح اس کی تمام صفات بھی عظیم ہیں اور ایسی بلند و بالا صفات کسی اور میں نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کیچند عظیم و برتر صفات حسب ذیل ہیں۔۔۔ مثلاً

صفاتِ باری تعالیٰ:

☆ حیات۔۔۔ یعنی اللہ تعالیٰ 'الحی' اور 'القیوم' ہے۔ ب

☆ علم۔۔۔ یعنی اللہ تعالیٰ 'عالم الغیب والشہادہ' ہے تمام پوشیدہ اور ظاہر کا علم رکھنے والا ہے۔

☆ ارادہ۔۔۔ یعنی کائنات علم اور اس کی ہر چیز کو اللہ تعالیٰ نے اپنے 'ارادہ' اور 'حکم' سے پیدا فرمایا ہے۔

☆ قدرت۔۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو اپنی قدرت و طاقت سے پیدا کیا ہے کیونکہ وہ 'القادر' اور 'القدیر' ہے۔

☆ کلام۔۔۔ یعنی یہ کہ اللہ تعالیٰ کلام کرتا ہے۔ اپنے کلام کے ذریعہ اپنے حکم نافذ کرتا ہے۔ جیسے "کن فیکون"۔

☆ سمع۔۔۔ یعنی اللہ تعالیٰ 'السمیع' ہے تمام مخلوقات کی دعا، پکار، اور فریاد کو سنتا ہے۔ قریب اور دور کوئی اس کے لئے کوئی معنی نہیں رکھتا۔

☆ بصر۔۔ یعنی اللہ تعالیٰ 'البصیر' ہے تمام مخلوقات کو بیک وقت دیکھتا ہے۔ اندھیرا اجلا اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی معنی نہیں رکھتا ہے۔

☆ خلق۔۔ یعنی اللہ تعالیٰ 'الخالق' ہے۔ اپنے 'حکم' 'ارادہ' اور حکمت سے ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے، یعنی ہر شے (چیز) کا خالق ہے۔

☆ تکوین۔۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے سارے جہان کی تکوین و تخلیق فرمائی ہے اور جس چیز کو پیدا کرنا چاہتا ہے اُس کو 'کن' (ہو جا) کہہ کر پیدا کر دیتا ہے اُس کو کسی مدد اور آلے کی ضرورت نہیں۔

3۔ توحید فعلی (افعال میں توحید):

توحید فعلی سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے اعمال اور افعال میں بھی یکتا اور اکیلا ہے وہ اپنے کاموں میں کسی دوسرے کے مشورے یا مدد کا محتاج نہیں ہے جیسے کائنات کی تخلیق انسانوں اور جانوروں کے لیے رزق کے وسائل پیدا کرنا، موت اور زندگی کا اختیار، بیماری یا صحت دینا، رزق کی کمی اور کشادگی، اولاد کی نعمت دینا یا بے اولاد رکھنا اللہ ہی کے اختیار میں ہے

3۔ انسانی زندگی پر عقیدۂ توحید کے اثرات میں سے کسی بھی تین اثرات کی وضاحت کیجیے۔

توحید کے اثرات انسانی زندگی پر:

انفرادی اثرات:

(۱) تعلق باللہ:

تعلق باللہ، کے معنی ہیں، اللہ تعالیٰ سے مضبوط تعلق اور لگاؤ قائم رکھنا۔ اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت بٹھانا۔ اللہ پر پختہ یقین رکھنا، اور ہمہ وقت اس کی اطاعت و فرمانبرداری میں لگے رہنا۔ اور اللہ کی محبت میں ہر انسانی چاہت کو قربان کرنا۔

(۲) حریت و آزادی:

حریت، عربی زبان کا لفظ ہے، جس کے لغوی معنی ہیں غلامی اور محکومی سے آزادی یہ دراصل غلامی کی ضد ہے، یہاں حریت سے مراد ہر ایک غیر اللہ کی غلامی سے چھٹکارا حاصل کرنا یقیناً ایک مومن ایک اللہ کی غلامی میں آکر تمام مخلوقات کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے اُس کا سر صرف اللہ تعالیٰ کے آگے ہی جھکتا ہے۔

JOIN FOR MORE!!!

(۳) صبر:

صبر کے معنی ہیں برداشت کرنا رکنا اور اپنی طبیعت کو قابو میں رکھنا، صبر سے مراد کسی خوشی، غم، مصیبت، پریشانی کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھنا نیز خلافِ شریعت کاموں سے اللہ کے لیے اپنے آپ کو بچانا، اللہ تعالیٰ پر یقین رکھنے سے انسان کو صبر جیسی عظیم اخلاقی نعمت حاصل ہو جاتی ہے۔

(ج) درست جواب کے سامنے (✓) کا نشان لگایئے

1- اللہ تعالیٰ کو اُس کی ذات وصفات میں واحد ماننے کا نام ہے:

(الف) ایمان (ب) عقیدہ (ج) توکّل (د) توحید

2- شراکت داری اور حصّہ داری کے لیے کیا لفظ استعمال ہوتا ہے:

(الف) شرک (ب) نفاق (ج) فسق (د) کفر

3- شرک کی ضد ہے:

(الف) عقیدۂ توحید (ب) عقیدۂ رسالت (ج) عقیدۂ آخرت (د) عقیدۂ بعث بعد الموت

JOIN FOR MORE

عقیدۂ رسالت ﷺ

عقیدۂ رسالت:-

اسلام کے بنیادی.. عقائد.. میں.. عقیدۂ توحید.. کے بعد.. عقیدۂ رسالت.. (عقیدۂ نبوت) کا درجہ ہے۔ جو شخص... عقیدۂ رسالت.. کا انکار کرے وہ ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتا.. مسلمان ہونے کے لئے اسلام کے تمام.. عقائد.. پر ایمان لانا ضروری ہے۔

رسالت کا مفہوم:

رسالت.. اور.. نبوت.. ایک نہایت اہم فریضہ ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے.. انبیاء ورُسل.. کو عطا کیا جاتا ہے۔ تاکہ وہ لوگوں کو شیطان کی بندگی یعنی کفر و شرک اور بت پرستی کی گمراہیوں سے نکال کر اسلام، ایمان اور نجات کی طرف دعوت دیں تاکہ لوگ کامیابی سے ہمکنار ہو سکیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:

"اور ہم نے ہر امت میں کوئی نہ کوئی رسول (نبی) اِس ہدایت کے ساتھ بھیجا ہے کہ تم اللہ کی عبادت کرو، اور طاغوت (یعنی شیطان) کی بندگی سے بچو" (سورہ النحل آیت نمبر 36)

☆ رسالت:

رسالت کے معنی ہیں... پیغام پہنچانا... یعنی اللہ تعالیٰ کے احکام و قوانین اس کے بندوں تک پہنچانے کا مقدس فریضہ.. رسالت.. کہلاتا ہے۔

☆ نبوت:

نبوت کے معنی ہیں... خبر دینا... اہم خبر سے آگاہ کرنا... یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والے احکام و پیغامات اسکے بندوں تک پہنچانے کا مقدس فریضہ... نبوت.. کہلاتا ہے۔

رسول کے لغوی معنی:-

رسول عربی زبان کا لفظ ہے اور " رِسالۃ " سے ماخوذ ہے " رِسالۃ " عربی میں پیغام کو کہتے ہیں۔ رسول کے معنی ہیں پیغام پہنچانے والا۔ رسول کی جمع رُسُل ہے۔

رسول کی اصطلاحی تعریف:-

شریعت کی اصطلاح میں رسول اس معزز ہستی کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے مقدس پیغامات وصول کر کے اس کے بندوں تک پہنچائے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان کی رہنمائی بھی کرے۔

نبی کے لغوی معنی:-

نبی عربی زبان کا لفظ ہے اور " نَبَاءٌ " سے ماخوذ ہے۔ " نَبَأ " عربی میں اہم خبر کو کہتے ہیں۔ نبی کے معنی ہیں " اہم خبر دینے والا " اہم خبر سے آگاہ و آشنا کرنے والا۔ نبی کی جمع انبیآء ہے۔

نبی کی اصطلاحی تعریف:-

شریعت کی اصطلاحی میں نبی اس محترم ہستی کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہایت مقدس اور اہم خبریں لے کر آئے اور اللہ کے احکامات اس کے بندوں تک پہنچائے۔

انبیاء و رسل کی تعداد:-

اللہ تعالیٰ نے مختلف اقوام کی طرف نبی و رسول بھیجے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: "اور بلاشبہ ہم نے ہر قوم میں رسول بھیجے" (سورۃ النحل آیت نمبر 36)

انبیاء کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار بتائی گئی ہے۔ مگر قرآن مجید میں صرف چند ہی انبیاء رُسُل کا ذکر کیا گیا ہے۔ سلسلہ انبیاء کی ابتدا جناب آدم علیہ السّلام سے ہوئی اور اس سلسلہ کا اختتام جناب محمد رسول ﷺ پر ہوا۔ حدیث نبویؐ کے مطابق رُسل کی تعداد 313 اور دوسری حدیث کے مطابق 315 ہے۔

تمام انبیاو رُسل پر ایمان لانا واجب ہے:-

شریعت اسلامی کی رُو سے تمام انبیاء و رُسل پر ایمان لانا واجب ہے۔ اور انبیاو رُسل کی نبوت و رسالت پر ایمان لانے میں فرق کرنا جائز نہیں۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ۔

ترجمہ: "ہم اس کے رسولوں پر ایمان لانے میں کسی میں کوئی تفریق نہیں کرتے۔" (سورہ بقرہ آیت نمبر 285)

عقیدۂ رسالت کی اہمیت قرآنِ کریم کی روشنی میں:

عقیدۂ رسالت اسلام کے بنیادی عقائد میں سے نہایت اہم عقیدہ ہے۔ قرآن کریم میں جابجا اس عقیدۂ کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ اور اس پر ایمان لانے کی تاکید کی گئی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

" پس اللہ اور اس کے (تمام) رسولوں (اور نبیوں) ایمان لاؤ" (سورۃ النّسآء آیت نمبر 171)

اور مزید یہ کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت اور رسالت پر ایمان لانے کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا:

"اے ایمان والو! (پختہ یقین) رکھو اللہ پر، اور اس کے (آخری) رسول (اور نبی حضرت محمد ﷺ) پر،
اور اس کتاب پر جو اللہ نے اپنے رسول (حضرت محمد رسول اللہ ﷺ) پر نازل کی ہے"

(سورۃ النّسآء آیت نمبر 136)

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE ▫ SESSION 2023-2024 ▫ PRACTICAL CENTRE ▫ SESSION 2023-2024 ▫ PRACTICAL CENTRE ▫ SESSION 2023-2024 ▫ PRACTICAL CENTRE

عقیدۂ رسالت کی اہمیت احادیث مبارکہ کی روشنی میں:

رسولِ کریم ﷺ نے بکثرت احادیث میں۔ عقیدۂ رسالت۔ کی اہمیت بیان فرمائی ہے اور تمام انبیاء اور رُسل پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے، جیسا کہ ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ؛

"تم ایمان لاؤ اللہ پر اُس کے ملائکہ پر، اُس کی کتابوں پر اور اُسکے (تمام) رسولوں اور نبیوں پر، اور آخرت کے دن پر اور اچھی اور بری تقدیر پر" (صحیح مسلم)

ایک اور مقام پر رسول اللہ ﷺ نے اپنی محبت اور پیروی کو لازمی قرار دیتے ہوئے فرمایا؛

تم میں سے کوئی شخص اُس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں (یعنی حضرت محمد ﷺ) اُس کے والدین اور اولاد اور سب لوگوں سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں" (بخاری و مسلم)

منصب رسالت کے تقاضے:

اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے انبیاء اور رُسل اپنی امتوں میں اللہ تعالیٰ کے سفیر اور نمائندے ہوتے ہیں رسالت کسبی نہیں بلکہ عطائی (اللہ کی عطا کردہ) ہوتی ہے۔ رسول اللہ کا پیغام اُسکے بندوں تک پہنچاتے ہیں۔ انبیاء اور رُسل انسانیت کے لیے نہایت عمدہ اور مثالی خوبیوں کا نمونہ ہوتے ہیں اِن کا کردار بے داغ ہوتا ہے اِس حوالے سے انبیاء و رُسل کے چند خصائل حسبِ ذیل ہیں مثلاً

JOIN FOR MORE!!!

- ☆ فیاض (سخی، دریادل، فیض رساں)
- ☆ بردبار (متین، سنجیدہ)
- ☆ معصوم (گناہوں سے پاک)
- ☆ پاکیزہ کردار (پاک سیرت)
- ☆ نرم مزاج (رحم دل)
- ☆ دور اندیش (عقل مند، دانا، دور کی بات سوچنے والا)
- ☆ خیر خواہ (بھلا چاہنے والا)
- ☆ مہربان (شفقت کرنے والا)
- ☆ سچّا (راست گو، صادق القول)
- ☆ امانت دار (دیانت دار)

منصبِ نبوت و رسالت کی چند اہم صفات:

بشریت:

ایک نبی اور غیر نبی میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے اسکے باوجود انسانیت و بشریت میں دونوں یکساں ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی رہبری کے لیئے ہمیشہ انسان ہی کو پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔ کسی جن یا فرشتے کو نہیں، چنانچہ ہر نبی اپنے دور میں یہی اعلان کرتا ہے۔

" (اے پیغمبر) کہہ دو کہ اگر زمین میں فرشتے ہوتے کہ اس میں چلتے پھرتے اور رہتے بستے تو ہم اُن کے پاس کسی فرشتے کو پیغمبر بنا کر بھیجتے"

(سورۃ الاسراء آیت نمبر 95)

وہبیت:

وہبیت کے لغوی معنی عطا کرنا ہے نبوت و رسالت ذاتی عبادات، محنت و کوشش اور کمائی سے نہیں ملتی، بلکہ یہ اللہ کی عطا کردہ وہ ذمہ داری ہے

وہ جسے چاہتا ہے یہ منصب عطا فرما دیتا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ اپنے رسول کو کہاں بھیجے۔ (سورۃ الانعام آیت نمبر 124)

عصمت:

اس کا مطلب ہے کہ ہر نبی اخلاقی طور پر معصوم ہے یعنی گناہوں سے پاک ہے۔ اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء و رُسُل معصوم گناہوں اور خطاؤں سے پاک اور محفوظ ہوتے ہیں، ان کے اقوال و افعال شیطانی عمل دخل سے پاک ہوتے ہیں۔ ان کا کردار بے داغ اور بے عیب ہوتا ہے وہ بے حد روحانی قوت و طاقت کے مالک ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی خصوصی حفاظت اور نگرانی ہوتی ہے۔ یہی حفاظت و نگرانی ان کو فکر و اجتہاد اور اعمال و اخلاق کی لغزشوں سے محفوظ رکھتی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

ترجمہ: "اور بے شک وہ (سب انبیاء رُسُل) ہماری بارگاہ میں برگزیدہ اور منتخب ہوتے ہیں"

(سورۃ ص آیت 47)

وحی:

وحی بھی نبوت اور رسالت کی اہم خصوصیت ہے، نبی اور رسول کے علاوہ کسی انسان پر وحی نازل نہیں ہوتی۔

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت و رسالت کی امتیازی خصوصیات:

حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ رسول اکرم ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ آپ ﷺ کی شریعت آخری شریعت ہے۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔ اور یہ امت آخری امت ہے۔ رسالتِ محمدی کی چند امتیازی خصوصیات حسب ذیل ہیں:

آفاقیت: (وہ ہمہ گیر نبوت و رسالت جس کا تعلق پوری دنیا سے ہو):

سابقہ انبیاء اور رُسل کسی خاص قوم، خاص علاقے اور خاص مدت تک کے لیے بھیجے جاتے تھے اُن کی شریعت اُسی زمانے کی قوم یا وقت تک کے لیے محدود ہوتی تھی لیکن رسول اللہ ﷺ قیامت تک ہر دور ہر امت، ہر نسل اور ہر علاقے کے لوگوں کے لیے رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے؛

"اے رسول ﷺ کہہ دیجئے کہ، لوگو! میں تم سب کی طرف اُس اللہ کا بھیجا ہوا ہوں جو آسمان اور زمین کا بادشاہ ہے"

(سورۃ الاعراف آیت 158)

ابدیت: (وہ نبوت و رسالت جو قیامت تک کے لئے ہو)

رسول کریم ﷺ کی نبوت و رسالت قیامت تک رہنے والی ہے۔ اس سے پہلے جتنے بھی انبیآء و رسل تشریف لائے ان کی شریعتیں اب منسوخ ہو چکی ہیں۔ ایک مومن کے لئے یہ ماننا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو آخری نبی اور رسول بنا کر بھیجا ہے، لہٰذا آپ ﷺ پر بحیثیت خاتم النبیین ایمان لانا لازم ہے اگر کوئی شخص ایسا نہیں کرے تو وہ شخص مومن نہیں رہے گا، ارشادِ باری تعالیٰ ہے؛

ترجمہ: "اور جو کوئی اسلام کے سوا کسی اور دین کو تلاش کرے گا سو اسے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ شخص آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گا۔"

عملیت: (وہ نبوت و رسالت جو صرف نظریاتی نہ ہو بلکہ اس کی ہر تعلیم عملی بھی ہو)

حضرت محمد ﷺ کی نبوت و رسالت صرف نظریاتی نہیں بلکہ عملی ہے، آپ ﷺ نے سب سے پہلے خدا کے احکامات پر خود عمل کیا پھر اپنی امت کی راہنمائی فرمائی۔

JOIN FOR MORE!!!

ارشاد باری تعالیٰ:

حقیقت یہ ہے کہ تمھارے لیے رسول اللہ ﷺ کی ذات میں ایک بہترین نمونہ ہے۔ (سورۃ الاحزاب 21)

جامعیت: (وہ نبوت و رسالت جو ہر اعتبار مکمل اور کامل ہو)

اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرام کو جن صفات سے نوازا تھا رسول اکرم ﷺ کی ذاتِ مبارکہ میں اُن تمام صفات اور کمالات کو جمع کر دیا، ان تمام صفات اور خوبیوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ تمام جہان کے لیے ہدایت کا پیغام لے کر تشریف لائے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ کی رسالت جامع کامل اور تمام انسان اور جنّات کے لیے قیامت تک کے لیے کافی ہے۔

ترجمہ: "اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام انسانوں کی طرف خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے"

(سورۃ سبا آیت 28)

عقیدۂ رسالت کے تقاضے:

رسالت و نبوت اسلام کے بنیادی عقائد میں سے نہایت اہم ہے۔

رسالت کا پہلا تقاضہ یہ ہے کہ تمام انبیاء و رُسل پر بال تفریق ایمان لایا جائے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے

رسالت کا دوسرا تقاضہ یہ ہے کہ تمام انبیاء و رُسل کا احترام کیا جائے اور اُن کی شان میں ادنیٰ سی گستاخی بھی جائز نہیں کوئی مومن تحریر، تقریری یا نظریاتی طور پر اُن کی شان میں گستاخی کا مرتکب نہیں ہو سکتا بصورتِ دیگر وہ ایمان کے دائرے سے خارج ہو جاتا ہے۔

رسالت کا تیسرا تقاضہ یہ ہے نبی کریم ﷺ کی نبوت کے بعد سابقہ انبیاء کی شریعتیں چونکہ منسوخ ہو چکی ہیں لہٰذا آپ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت ہی آخرت تک نافذ اور قابلِ عمل رہے گی۔

رسالت کا پانچواں تقاضا یہ ہے کہ نبی کریم حضرت محمد ﷺ کو بحیثیت خاتم الرسل اور خاتم النبیین تسلیم کیا جائے اور دل اور جان سے آپ ﷺ کا احترام کیا جائے کیونکہ آپ ﷺ کی شانِ اقدس میں ادنیٰ سی گستاخی دنیا و آخرت کی تباہی اور بربادی کا سبب ہے۔

مشق

(الف) درجِ ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:

1۔ رسالت والے منصب کی خصوصیات کیا ہیں؟ واضح کریں۔

منصب رسالت کے تقاضے:

اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے انبیاء اور رُسل اپنی امتوں میں اللہ تعالیٰ کے سفیر اور نمائندے ہوتے ہیں رسالت کسبی نہیں بلکہ عطائی (اللہ کی عطا کردہ) ہوتی ہے۔ رسول اللہ کا پیغام اُسکے بندوں تک پہنچاتے ہیں۔ انبیاء اور رُسل انسانیت کے لیے نہایت عمدہ اور مثالی خوبیوں کا نمونہ ہوتے ہیں ان کا کردار بے داغ ہوتا ہے اس حوالے سے انبیاء و رُسل کے چند خصائل حسبِ ذیل ہیں مثلاً

☆ فیاض (سخی، دریادل، فیض رساں)

☆ بردبار (متین، سنجیدہ)

☆ معصوم (گناہوں سے پاک)

☆ پاکیزہ کردار (پاک سیرت)

☆ نرم مزاج (رحم دل)

JOIN FOR MORE!!!

☆ دور اندیش (عقل مند، دانا، دور کی بات سوچنے والا)

☆ خیر خواہ (بھلا چاہنے والا)

☆ مہربان (شفقت کرنے والا)

☆ سچا (راست گو، صادق القول)

☆ امانت دار (دیانت دار)

2۔ رسالتِ محمد ﷺ کی خصوصیات کیا ہیں؟ وضاحت کریں۔

ابدیت: (وہ نبوت و رسالت جو قیامت تک کے لئے ہو)

رسول کریم ﷺ کی نبوت و رسالت قیامت تک رہنے والی ہے۔ اس سے پہلے جتنے بھی انبیآء و رسل تشریف لائے ان کی شریعتیں اب منسوخ ہو چکی ہیں۔ ایک مومن کے لئے یہ ماننا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو آخری نبی اور رسول بنا کر بھیجا ہے، لہٰذا آپ ﷺ پر بحیثیت خاتم النبیین ایمان لانا لازم ہے اگر کوئی شخص ایسا نہیں کرے اتو وہ شخص مومن نہیں رہے گا، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "اور جو کوئی اسلام کے سوا کسی اور دین کو تلاش کرے گا سو اسے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ شخص آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گا۔"

عملیت: (وہ نبوت و رسالت جو صرف نظریاتی نہ ہو بلکہ اس کی ہر تعلیم عملی بھی ہو)

حضرت محمد ﷺ کی نبوت و رسالت صرف نظریاتی نہیں بلکہ عملی ہے، آپ ﷺ نے سب سے پہلے خدا کے احکامات پر خود عمل کیا پھر اپنی امت کی راہنمائی فرمائی۔

ارشادِ باری تعالیٰ:

حقیقت یہ ہے کہ تمھارے لیے رسول اللہ ﷺ کی ذات میں ایک بہترین نمونہ ہے۔ (سورۃ الاحزاب 21)

جامعیت: (وہ نبوت و رسالت جو ہر اعتبار مکمل اور کامل ہو)

اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرام کو جن صفات سے نوازا تھا رسول اکرم ﷺ کی ذاتِ مبارکہ میں اُن تمام صفات اور کمالات کو جمع کر دیا، اِن تمام صفات اور خوبیوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ تمام جہان کے لیے ہدایت کا پیغام لے کر تشریف لائے ہیں۔ رسولِ اکرم ﷺ کی رسالت جامع کامل اور تمام انسان اور جنّات کے لیے قیامت تک کے لیے کافی ہے۔

ترجمہ: "اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام انسانوں کی طرف خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے"

(سورۃ سبا آیت 28)

(ب) درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ رسالت کے معنی اور مفہوم کیا ہیں۔

☆رسالت:

رسالت کے معنی ہیں... پیغام پہنچانا... یعنی اللہ تعالیٰ کے احکام و قوانین اس کے بندوں تک پہنچانے کا مقدس فریضہ.. رسالت.. کہلاتا ہے۔

☆نبوت:

نبوت کے معنی ہیں... خبر دینا... اہم خبر سے آگاہ کرنا... یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والے احکام و پیغامات اسکے بندوں تک پہنچانے کا مقدس فریضہ... نبوت.. کہلاتا ہے۔

JOIN FOR MORE!!!

رسول کے لغوی معنی:-

رسول عربی زبان کا لفظ ہے اور " رِسَالَۃ سے ماخوذ ہے " رسالہ " عربی میں پیغام کو کہتے ہیں۔ رسول کے معنی ہیں پیغام پہنچانے والا۔ رسول کی جمع رُسُل ہے۔

رسول کی اصطلاحی تعریف:-

شریعت کی اصطلاح میں رسول اس معزز ہستی کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے مقدس پیغامات وصول کر کے اس کے بندوں تک پہنچائے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان کی رہنمائی بھی کرے۔

2۔ ختم نبوت کا مطلب کیا ہے؟

(۱) "خَتْم" کے لغوی معنی:-

عربی زبان میں "خَتْم" کے لغوی معنی" مہر لگانے" بند کرنے" " آخر تک پہنچانے" کسی کام کو پورا کر کے فارغ ہو جانے کے ہیں۔ "خاتَم" اور "خاتِم" کے الفاظ اسی لفظ "خَتْم" سے موخوذ ہیں۔ " خَاتَم" اسم(Noun) ہے جس کے معنی " مہر" (Seal) اور "خاتِم" اسم فاعل (Subject) ہے جس کے معنی ہیں ختم کرنے والے۔

(۲) خَاتَمُ النَّبِیّین اور خَاتِمُ النَّبِیّین کے لغوی معنی:-

خَاتَمُ النَّبِیّین کے معنی ہیں نبوت کے سلسلہ پر آخری مُہر اور خَاتِمُ النَّبِیّین کے معنی ہیں سلسلہ نبوت کو ہمیشہ کے لیے ختم کرنے والے یعنی رسول ﷺ نبوت و رسالت کے سلسلہ کو ختم کرنے والے ہیں۔

(۳) ختم نبوت کا مفہوم:-

ختم نبوت کا مفہوم یہ ہے کہ جناب آدم علیہ السلام سے نبوت و رسالت کا جو سلسلہ شروع ہوا اور کے بعد دیگرے کئی انبیاء آئے۔ کچھ کے پاس اپنی علیحدہ آسمانی کتابیں اور مستقل شریعتیں تھیں اور کچھ اپنے سے پہلے انبیاء کی کتابوں اور شریعتوں پر عمل پیرا تھے۔ یہ سلسلہ حضرت محمد مصطفی خاتم النّبیین ﷺ پر آکر ختم ہو گیا۔ آپ ﷺ پر ایک جامع اور ہمیشہ رہنے والی کتاب نازل ہوئی۔ " آپ ﷺ کو کامل شریعت دی گئی " آپ ﷺ آخری نبی ہیں، " آپ ﷺ پر دین کی تکمیل ہوئی "، آپ ﷺ کی شریعت نے پہلی تمام شریعتوں کو منسوخ کر دیا۔ لہٰذا اب آپ ﷺ کے بعد کسی قسم کا کوئی دوسرا نبی یا رسول قیامت تک نہیں آئے گا۔

3۔ عقیدۂ رسالت کے تقاضے کیا ہیں؟

عقیدۂ رسالت کے تقاضے:

رسالت و نبوت اسلام کے بنیادی عقائد میں سے نہایت اہم ہے۔

رسالت کا پہلا تقاضہ یہ ہے کہ تمام انبیاء و رُسل پر بال تفریق ایمان لایا جائے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے

رسالت کا دوسرا تقاضہ یہ ہے کہ تمام انبیاء و رُسل کا احترام کیا جائے اور اُن کی شان میں ادنیٰ سی گستاخی بھی جائز نہیں کوئی مومن تحریر، تقریری یا نظریاتی طور پر اُن کی شان میں گستاخی کا مرتکب نہیں ہو سکتا بصورتِ دیگر وہ ایمان کے دائرے سے خارج ہو جاتا ہے۔

رسالت کا تیسرا تقاضہ یہ ہے نبی کریم ﷺ کی نبوت کے بعد سابقہ انبیاء کی شریعتیں چونکہ منسوخ ہو چکی ہیں لہٰذا آپ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت ہی آخرت تک نافذ اور قابلِ عمل رہے گی۔

رسالت کا پانچواں تقاضا یہ ہے کہ نبی کریم حضرت محمد ﷺ کو بحیثیت خاتم الرسل اور خاتم النبیین تسلیم کیا جائے اور دل اور جان سے آپ ﷺ کا احترام کیا جائے کیونکہ آپ ﷺ کی شانِ اقدس میں ادنیٰ سی گستاخی دنیا و آخرت کی تباہی اور بربادی کا سبب ہے۔

JOIN FOR MORE!!!

(ج) درست جواب کے سامنے (✓) کا نشان لگائیے

1۔ نبوت لفظ کے معنی ہیں:

(الف) پیغام پہنچانا (ب) حکم کرنا (ج) انتخاب کرنا (د) خبر دینا

2۔ اولا العزم (بڑی ہمت والے) صفت ہے:

(الف) کچھ انبیائے کرام کی (ب) کچھ صحابہ کرام کی (ج) کچھ مومنوں کی (د) کچھ اولیاء کی

3۔ جس رسول کے بعد پچھلی شریعتیں منسوخ ہوں وہ ہیں:

(الف) حضرت محمد ﷺ (ب) حضرت ابراہیم علیہ السلام (ج) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (د) حضرت آدم علیہ السلام

فرشتوں پر ایمان لانا

فرشتوں کا تعارف:

لغوی معنی:

فرشتہ کو عربی میں 'ملک' کہتے ہیں جس معنی 'پیغام رساں' اور 'قاصد' کے ہیں اس کی جمع 'ملٰئکہ' آتی ہے

اصطلاحی تعریف:

شریعت کی اصطلاح میں ملائکہ سے مراد وہ پیغام رساں فرشتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے احکام اُس کے بندوں تک لاتے اور نافذ کرتے ہیں اور اُس کے حکم سے نظامِ کائنات چلاتے ہیں۔

فرشتوں پر ایمان:

فرشتوں پر ایمان لانا اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ

بلکہ نیکی یہ ہے کہ لوگ اللہ اور روزِ آخرت پر اور فرشتوں پر اور اللہ کی کتاب پر نبیوں پر ایمان لائیں

(سورۃ البقرۃ آیت 177)

فرشتوں کے امتیازی اوصاف:

فرشتے اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں جو کھانے پینے اور دیگر انسانی حوائج (ضروریات) سے پاک ہیں، انھیں نُور سے پیدا کیا گیا ہے، وہ اپنی اصلی شکل میں بازو اور پر بھی رکھتے ہیں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

" (اللہ وہ ہے) جس نے فرشتوں کو پیغام لے جانے کے مقرر کیا ہے جو دو دو، تین تین، چار چار پَر (ول) والے ہیں"

(سورۃ فاطر آیت نمبر 1)

اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنی صورت بدلنے کی طاقت دی ہے اور وہ انسانی صورت میں بھی ظاہر ہو سکتے ہیں۔ اُن کے کام درج ذیل ہیں:

☆ اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح بیان کرنا۔

☆ زمین و آسمان کے معاملات پر نظر رکھنا۔

☆ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی حفاظت کرنا۔

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

واضح ہو کہ فرشتے اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری میں مصروف رہتے ہیں اور کبھی اُس کی نافرمانی نہیں کرتے۔

چار مقرب فرشتوں کی ذمے داریاں:

اگرچہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی مدد اور محتاجی سے پاک ہے، لیکن اُس نے فرشتوں کو پیدا کیا ہے اور اُن پر کچھ ذمے داریاں عائد کی ہیں مثلاً

☆ بارش اور ہواؤں کی نگرانی کے لیے کچھ فرشتے مقرر ہیں۔

☆ انسانوں کی حفاظت اور اُن کے اعمال کی حفاظت کے لیے مقرر ہیں۔

☆ کچھ فرشتے اللہ کے حکم سے جانداروں کی روح قبض کرنے پر مقرر ہیں۔

☆ قبر میں انسانوں سے سوال کرنے پر مامور ہیں۔

☆ آخرت میں عذاب و جزاء کے لیے اور جنت و جہنم میں لے جانے کے لیے۔

چار افضل ترین فرشتے اور ان کے فرائض (ذمہ داریاں):

حضرت جبریل علیہ السلام:

☆ ان کا کام انبیاء اور رُسُل علیہم السلام پر وحی لانا۔

☆ نافرمان قوموں کو سزا دینا۔

☆ مظلوموں کی مدد کرنا ہے۔

حضرت میکائیل علیہ السلام:

☆ ان کے ذمہ بارش برسانا۔

☆ بادلوں اور ہواؤں کی نگرانی کرنا۔

☆ مخلوق کو رزق پہنچانا ہے۔

☆ ان کے ماتحت بہت سے فرشتے ہیں جو پوری تن دہی سے یہ کام انجام دیتے ہیں۔

حضرت عزرائیل علیہ السلام:

حضرت عزرائیل علیہ السلام کو 'ملک الموت' (یعنی موت کا فرشتہ) بھی کہا جاتا ہے۔ آپ کے ماتحت بہت سے فرشتے ہیں۔ جو مقررہ پر جانداروں کی روح قبض کرتے ہیں۔

حضرت اسرافیل علیہ السلام:

☆ حضرت اسرافیل علیہ السلام 'صور' پھونکنے کے انتظار میں آسمان پر تشریف فرما ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب انھیں حکم دیا جائے گا تو وہ صور پھونکیں گے۔

☆ اسرافیل علیہ السلام دو دفعہ صور پھونکیں گے۔

☆ پہلی بار تمام چیزوں کو فنا کرنے اور جانداروں کو مارنے کے لئے۔

☆ دوسری بار زندہ کرنے کے لئے۔

کراماً کاتبین:

☆ حضرات کراماً کاتبین، انسانی اعمال لکھنے والے دو معزز فرشتے ہیں۔ جو ہر انسان کے ہر چھوٹے بڑے عمل کو لکھنے پر مقرر ہیں۔

JOIN FOR MORE!!!

منکر نکیر:

☆ منکر نکیر قبر میں سوال کرنے والے دو فرشتے ہیں۔

طواف کرنے والے فرشتے۔

حاملین عرش فرشتے:

☆ وہ فرشتے جو عرش الٰہی کو سنبھالے ہوئے ہیں۔

جنت اور جہنم کی نگرانی کرنے والے فرشتے:

☆ جنت میں نیک لوگوں کی خدمت کرنے والے۔

☆ دوزخ میں مجرموں کو سزا دینے والے۔

خلاصہ: فرشتوں پر ایمان اسلام کے بنیادی عقائد میں سے نہایت اہم عقیدہ ہے جس پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مومن نہیں کہلا سکتا۔

JOIN FOR MORE!!!

مشق

(الف) درجِ ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:

۱۔ فرشتوں کا تعارف اور اُن پر ایمان لانے پر جامع نوٹ تحریر کیجیے۔

فرشتوں کا تعارف:

لغوی معنی:

فرشتہ کو عربی میں 'مَلَکٌ' کہتے ہیں جس معنی 'پیغام رساں' اور 'قاصد' کے ہیں اِس کی جمع 'ملٰئکہ' ہے

اصطلاحی تعریف:

شریعت کی اصطلاح میں ملائکہ سے مراد وہ پیغام رساں فرشتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے احکام اُس کے بندوں تک لاتے اور نافذ کرتے ہیں اور اُس کے حکم سے نظامِ کائنات چلاتے ہیں۔

فرشتوں پر ایمان:

فرشتوں پر ایمان لانا اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے؛

وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ

بلکہ نیکی یہ ہے کہ لوگ اللہ اور روزِ آخرت پر اور فرشتوں پر اور اللہ کی کتاب پر نبیوں پر ایمان لائیں

(سورۃ البقرۃ آیت 177)

فرشتوں کے امتیازی اوصاف:

فرشتے اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں جو کھانے پینے اور دیگر انسانی حوائج (ضروریات) سے پاک ہیں، انھیں نُور سے پیدا کیا گیا ہے، وہ اپنی اصلی شکل میں بازو اور پر بھی رکھتے ہیں ارشادِ باری تعالیٰ ہے؛

" (اللہ وہ ہے) جس نے فرشتوں کو پیغام لے جانے کے مقرر کیا ہے جو دو دو، تین تین، چار چار پَروں والے ہیں"

(سورۃ فاطر آیت نمبر ۱)

PRACTICAL CENTRE ⊡ SESSION 2023-2024 ⊡ PRACTICAL CENTRE ⊡ SESSION 2023-2024 ⊡ PRACTICAL CENTRE ⊡ SESSION 2023-2024 ⊡ PRACTICAL CENTRE

PRACTICAL CENTRE ⊡ SESSION 2023-2024 ⊡ PRACTICAL CENTRE ⊡ SESSION 2023-2024 ⊡ PRACTICAL CENTRE ⊡ SESSION 2023-2024 ⊡ PRACTICAL CENTRE ⊡ SESSION 2023-2024 ⊡ PRACTICAL CENTRE ⊡ SESSION 2023-2024 ⊡ PRACTICAL CENTRE

اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنی صورت بدلنے کی طاقت دی ہے اور وہ انسانی صورت میں بھی ظاہر ہو سکتے ہیں۔ اُن کے کام درج ذیل ہیں:

☆ اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح بیان کرنا

☆ زمین و آسمان کے معاملات پر نظر رکھنا

☆ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی حفاظت کرنا

واضح ہو کہ فرشتے اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری میں مصروف رہتے ہیں اور کبھی اُس کی نافرمانی نہیں کرتے۔

چار مقرب فرشتوں کی ذمے داریاں:

اگرچہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی مدد اور محتاجی سے پاک ہے، لیکن اُس نے فرشتوں کو پیدا کیا ہے اور اُن پر کچھ ذمے داریاں عائد کی ہیں مثلاً

☆ بارش اور ہواؤں کی نگرانی کے لیے کچھ فرشتے مقرر ہیں۔

☆ انسانوں کی حفاظت اور اُن کے اعمال کی حفاظت کے لیے مقرر ہیں۔

☆ کچھ فرشتے اللہ کے حکم سے جانداروں کی روح قبض کرنے پر مقرر ہیں۔

☆ قبر میں انسانوں سے سوال کرنے پر مامور ہیں۔

☆ آخرت میں عذاب و جزاء کے لیے اور جنت و جہنم میں لے جانے کے لیے۔

JOIN FOR MORE!!!

چار افضل ترین فرشتے اور ان کے فرائض (ذمہ داریاں):

حضرت جبریل علیہ السلام:

☆ ان کا کام انبیاء اور رُسُل علیہم السلام پر وحی لانا۔

☆ نافرمان قوموں کو سزا دینا۔

☆ مظلوموں کی مدد کرنا ہے۔

حضرت میکائل علیہ السلام:

☆ ان کے ذمہ بارش برسانا۔

☆ بادلوں اور ہواؤں کی نگرانی کرنا۔

☆ مخلوق کو رزق پہنچانا ہے۔

☆ ان کے ماتحت بہت سے فرشتے ہیں جو پوری تن دہی سے یہ کام انجام دیتے ہیں۔

حضرت عزرائیل علیہ السلام:

حضرت عزرائیل علیہ السلام کو 'ملک الموت' (یعنی موت کا فرشتہ) بھی کہا جاتا ہے۔ آپؑ کے ماتحت بہت سے فرشتے ہیں۔ جو مقررہ پر جانداروں کی روح قبض کرتے ہیں۔

حضرت اسرافیل علیہ السلام:

☆ حضرت اسرافیل علیہ السلام 'صور' پھونکنے کے انتظار میں آسمان پر تشریف فرما ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب انھیں حکم دیا جائے گا تو وہ صور پھونکیں گے۔

☆ اسرافیل علیہ السلام دو دفعہ صور پھونکیں گے۔

☆ پہلی بار تمام چیزوں کو فنا کرنے اور جانداروں کو مارنے کے لئے۔

☆ دوسری بار زندہ کرنے کے لئے۔

کراماکاتبین:

☆ حضرات کراماکاتبین، انسانی اعمال لکھنے والے دو معزز فرشتے ہیں۔ جو ہر انسان کے ہر چھوٹے بڑے عمل کو لکھنے پر مقرر ہیں۔

منکر نکیر:

☆ منکر نکیر قبر میں سوال کرنے والے دو فرشتے ہیں۔

طواف کرنے والے فرشتے۔

حاملین عرش فرشتے:

☆ وہ فرشتے جو عرش الٰہی کو سنبھالے ہوئے ہیں۔

جنت اور جہنم کی نگرانی کرنے والے فرشتے

☆ جنت میں نیک لوگوں کی خدمت کرنے والے۔

☆ دوزخ میں مجرموں کو سزا دینے والے۔

خلاصہ: فرشتوں پر ایمان اسلام کے بنیادی عقائد میں سے نہایت اہم عقیدہ ہے جس پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مومن نہیں کہلا سکتا۔

2۔ چار افضل فرشتوں کے نام اور اُن کی ذمے داریاں کیا ہیں؟ وضاحت کیجئے۔

چار افضل ترین فرشتے اور ان کے فرائض (ذمہ داریاں):

حضرت جبریل علیہ السلام:

☆ ان کا کام انبیاء اور رُسُل علیہم السلام پر وحی لانا۔

☆ نافرمان قوموں کو سزا دینا۔

☆ مظلوموں کی مدد کرنا ہے۔

حضرت میکائیل علیہ السلام:

☆ ان کے ذمہ بارش برسانا۔

☆ بادلوں اور ہواؤں کی نگرانی کرنا۔

☆ مخلوق کو رزق پہنچانا ہے۔

☆ ان کے ماتحت بہت سے فرشتے ہیں جو پوری تن دہی سے یہ کام انجام دیتے ہیں۔

حضرت عزرائیل علیہ السلام:

حضرت عزرائیل علیہ السلام کو 'ملک الموت' (یعنی موت کا فرشتہ) بھی کہا جاتا ہے۔ آپؑ کے ماتحت بہت سے فرشتے ہیں۔ جو مقررہ پر جانداروں کی روح قبض کرتے ہیں۔

حضرت اسرافیل علیہ السلام:

☆ حضرت اسرافیل علیہ السلام 'صور' پھونکنے کے انتظار میں آسمان پر تشریف فرما ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب انھیں حکم دیا جائے گا تو وہ صور پھونکیں گے۔

JOIN FOR MORE!!!

☆ اسرافیل علیہ السلام دو دفعہ صور پھونکیں گے۔

☆ پہلی بار تمام چیزوں کو فنا کرنے اور جانداروں کو مارنے کے لئے۔

☆ دوسری بار زندہ کرنے کے لئے۔

(ب) درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

ا۔ فرشتے انسانوں سے کون کون سی صفات میں مختلف ہیں۔

فرشتے اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں جو کھانے پینے اور دیگر انسانی حوائج (ضروریات) سے پاک ہیں، انھیں نُور سے پیدا کیا گیا ہے، وہ اپنی اصلی شکل میں بازو اور پر بھی رکھتے ہیں ارشادِ باری تعالیٰ ہے؛

"(اللہ وہ ہے) جس نے فرشتوں کو پیغام لے جانے کے مقرر کیا ہے جو دو دو، تین تین، چار چار پَروں والے ہیں۔"
(سورۃ فاطر آیت نمبر 1)

اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنی صورت بدلنے کی طاقت دی ہے اور وہ انسانی صورت میں بھی ظاہر ہو سکتے ہیں۔ اُن کے کام درجِ ذیل ہیں

☆ اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح بیان کرنا۔

☆ زمین و آسمان کے معاملات پر نظر رکھنا۔

☆ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی حفاظت کرنا۔

واضح ہو کہ فرشتے اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری میں مصروف رہتے ہیں اور کبھی اُس کی نافرمانی نہیں کرتے۔

چار مقرب فرشتوں کی ذمے داریاں:

اگرچہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی مدد اور محتاجی سے پاک ہے، لیکن اُس نے فرشتوں کو پیدا کیا ہے اور اُن پر کچھ ذمے داریاں عائد کی ہیں مثلاً

☆ بارش اور ہواؤں کی نگرانی کے لیے کچھ فرشتے مقرر ہیں۔

☆ انسانوں کی حفاظت اور اُن کے اعمال کی حفاظت کے لیے مقرر ہیں۔

☆ کچھ فرشتے اللہ کے حکم سے جانداروں کی روح قبض کرنے پر مقرر ہیں۔

☆ قبر میں انسانوں سے سوال کرنے پر مامور ہیں۔

☆ آخرت میں عذاب و جزاء کے لیے اور جنت و جہنم میں لے جانے کے لیے۔

2- فرشتے انسانوں کے کس کام آتے ہیں؟

اگرچہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی مدد اور محتاجی سے پاک ہے، لیکن اُس نے فرشتوں کو پیدا کیا ہے اور اُن پر کچھ ذمے داریاں عائد کی ہیں مثلاً

☆ بارش اور ہواؤں کی نگرانی کے لیے کچھ فرشتے مقرر ہیں۔

☆ انسانوں کی حفاظت اور اُن کے اعمال کی حفاظت کے لیے مقرر ہیں۔

☆ کچھ فرشتے اللہ کے حکم سے جانداروں کی روح قبض کرنے پر مقرر ہیں۔

☆ قبر میں انسانوں سے سوال کرنے پر مامور ہیں۔

☆ آخرت میں عذاب و جزاء کے لیے اور جنت و جہنم میں لے جانے کے لیے۔

JOIN FOR MORE!!!

(ج) درست جواب کے سامنے (✓) کا نشان لگایئے

1۔ فرشتے پیدائش ہیں۔

(الف) نور کی (ب) مٹی کی (ج) ہوا کی (د) آگ کی

2۔ قبر میں سوال کرنے والے فرشتے ہیں:

(الف) رضوان اور مالک (ب) کراماً کاتبین (ج) منکر نکیر (د) جبرائیل اور عزرائیل

3۔ حضرت اسرافیل صور پھونکیں گے:

(الف) دو بار (ب) تین بار (ج) چار بار (د) پانچ بار

عقیدۂ آخرت

آخرت کے لغوی معنی:-

"آخرت" عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی بعد میں "واقع ہونے والی" یا "سب سے آخر میں آنے والی چیز" کے ہیں۔ اس کے مقابلے میں لفظ دنیا ہے جو دُنُوّ سے ماخوذ ہے جس کے معنی "پہلے واقع ہونے والی" یا پہلے آنے والی چیز" کے ہیں۔ یقیناً دنیا کا حصول پہلے ہے اور آخرت کا ظہور بعد میں ہوگا۔

عقیدۂ آخرت کی اصطلاحی تعریف:- شریعت کی اصطلاح میں آخرت سے مراد ہے کہ انسان مرنے کے بعد ہمیشہ کے لیئے فنا نہیں ہوتا بلکہ اس کی روح باقی رہتی ہے اور ایک وقت ایسا آئے گا جب اللہ تعالیٰ اس کی روح کو جسم میں منتقل کر کے اسے دوبارہ زندہ کرے گا۔ پھر انسان کو اس کے نیک و بد اعمال کا حقیقی بدلہ دیا جائے گا۔ نیک لوگوں کو ایسی جگہ عنایت کی جائے گی جو اللہ کی نعمتوں سے بھرپور ہوگی۔ اس کا نام جنّت ہے اور بُرے لوگ انتہائی اذیت ناک جگہ میں رہیں گے جس کا نام جہنّم ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

ترجمہ: "بے شک نیک لوگ بہشت میں ہوں گے اور بے شک گناہ گار دوزخ میں ہونگے۔" (سورۃ الاِنفِطار آیت نمبر 14-13)

آخرت پر ایمان لانے کے مفہوم میں حساب، میزان، صراط، جنّت، جہنّم اور وہ تمام چیزیں شامل ہیں جن کا قرآن و حدیث میں ذکر آیا ہے"۔

آخرت کے مختلف نام:- قیامت ایک عظیم واقعہ کا نام ہے۔ قرآن کریم نے اس کے کئی نام بیان کئے ہیں۔ یہ اسماء قیامت سے پیش آنے والے حالات اور واقعات کی تشریح کرتے ہیں۔ قرآن کریم میں جملوں اور کلمات کی صورت میں کئی جگہ قیامت کی صفات بیان کی گئی ہیں اور ان کی ایک طویل فہرست ہے۔ چند مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) اَلْیَوْمُ الْاٰخِرُ (دنیا کا آخری دن)

(۲) یَوْمُ الْحَسْرَۃِ (حسرت و افسوس کا دن)

(۳) یَوْمُ الْحِسَابِ (حساب کتاب کا دن)

(۴) یَوْمُ الْفَصْلِ (قطعی فیصلہ کا دن)

(۵) یَوْمُ الْخُرُوْجِ (قبروں سے نکلنے کا دن)

عقیدۂ آخرت کے دلائل:

قرآن مجید کی آیات کا ایک بڑا حصہ 'عقیدۂ آخرت' سے متعلق ہے۔

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE ▣ SESSION 2023-2024 ▣ PRACTICAL CENTRE ▣ SESSION 2023-2024 ▣ PRACTICAL CENTRE ▣ SESSION 2023-2024 ▣ PRACTICAL CENTRE ▣

لوگ آخرت کے بارے میں غلط تصورات میں مبتلا تھے اس کے لیے قرآن مجید میں آخرت کی مکمل تفصیلات بیان کی گئی ہیں جبکہ نبی کریم ﷺ نے آخرت کے عذاب اور حساب کتاب کے بارے میں تفصیل سے بتایا ہے اور اُمت کو اعذابِ آخرت سے بچنے کے لیے تدابیر بیان فرمائی ہیں۔ عالم برزخ جنت اور جہنم کے مختلف مناظر معراج کی رات کو حضور ﷺ کو دیکھائے گئے۔ اس لیے ایمان کی شرائط میں یوم الآخرۃ پر مکمل ایمان اور یقین رکھنا شامل ہے جیسا کہ ﷺ قرآنِ کریم میں ارشادِ خداوندی ہے؛

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝

ترجمہ: اور وہ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں (سورۃ البقرۃ آیت نمبر 4)

عقیدۂ آخرت کے عقلی دلائل:

☆ انسان کی عقل اور اس کی صحیح سوچ اُسے عقیدۂ آخرت پر ایمان لانے کا تقاضہ کرتی ہے۔

☆ انسانی عقل اِس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ نیک عمل کا اچھا صلہ اور برے عمل کا برا بدلہ ہونا چاہیے۔

☆ انسان کی عقل سوال کرتی ہے کہ کیا مجرموں کو اُن کے جرائم کی سزا کبھی نہیں ملے گی؟

☆ کیا نیک لوگ اچھے اجر سے محروم رہیں گے؟

☆ کیا اللہ تعالیٰ کا نظامِ عدل مجرموں کے بارے میں ہمیشہ خاموش رہے گا؟

☆ کیا اشرف المخلوقات انسان کو عبث (بے کار) پیدا کیا گیا ہے؟

☆ کیا انسان کے اعمال کی کوئی قدر و قیمت نہیں؟

انسانی عقل جب اِس پہلو پر سوچتی ہے تو یہ بات ماننے پر مجبور ہو جاتی کہ آخرت کی زندگی برحق ہے، جس میں عدل کیا جائے گا انصاف ہو گا لوگوں کے اعمال کی جزا اور سزا کا فیصلہ ہو گا نیک لوگوں کو بہترین صلہ ملے گا ارشادِ باری ہے؛

"بھلا کیا تم یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ ہم نے تمہیں یونہی بے مقصد پیدا کر دیا ہے، اور تمہیں واپس ہمارے پاس نہیں لایا جائے گا"

(سورۃ المؤمنون آیت نمبر 115)

دلیل:

دلیل: پہلی بار انسان کی تخلیق:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے؛

"جس طرح اُس نے تمھیں پہلی بار پیدا کیا تھا اُسی طرح تم دوبارہ زندہ کیے جاؤ گے"۔

(سورۃ الاعراف آیت 29)

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے؛

"کیا انسان کو یہ بات یاد نہیں آتی کہ ہم نے اُسے شروع میں اُس وقت پیدا کیا تھا جب وہ کچھ نہیں تھا"

(سورۃ مریم آیت 67)

دلیل: دوسری بار انسان کی تخلیق:

ارشادِ باری ہے؛

"بھلا کیا اُن لوگوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ کس طرح مخلوق کو شروع میں پیدا کرتا ہے اور پھر وہی دوبارہ پیدا کرے گا یہ کام اللہ کے لیے بہت ہی آسان ہے" (سورۃ العنکبوت آیت 19)

JOIN FOR MORE!!!

مذکورہ بالا آیت میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق اور اُس کو دوبارہ زندہ کرنے کے حوالے سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے لیے یہ کام بہت آسان ہے حقیقت یہ ہے کہ یہ مثال اللہ تعالیٰ نے ہمیں سمجھانے کے لیے دی ہے ورنہ اُس عظیم ذات کے لیے نہ پہلی بار زندہ کرنا مشکل تھا نہ دوسری بار زندہ کرنا مشکل ہے۔

عقیدۂ آخرت کے سائنسی دلائل:

سائنسی تجربات اور مشاہدات سے ثابت ہوتا ہے کہ جاندار مختلف خلیات کے مرکب ہیں اور ایک وقت ایسا آتا ہے کہ جب وہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتے ہیں اس لیے یہ سمجھا جاسکتا ہے جو خالق انسان کی تخلیق پر قدرت رکھتا ہے اُسے دوبارہ زندہ کرنے کی بھی قدرت رکھتا ہے۔ خلیات سے تخلیق کیا گیا ہے اور عمومی طور پر سات سے دس سال کے عرصے میں انسانی جسم کے خلیات تبدیل کر دیئے جاتے ہیں یہ نہایت معلومات 37.2 انسانی جسم تقریباً ہر سیل کے ڈی۔ این۔ اے میں محفوظ ہوتی ہیں یہاں تک کہ یہ بھی محفوظ ہوتا ہے کہ کب تک یہ سیل زندہ رہے گا یعنی اُس کی موت کا وقت بھی معین کیا گیا ہے بلکل اسی طرح جیسے اللہ تعالیٰ نے ہر ذی روح کی زندگی متعین کر رکھی ہے۔ سائنس اِس نکتے کو بھی جان گئی ہے کہ اگر صرف ایک سیل کا ڈی۔ این۔ اے مل جائے تو مطالقہ پورے جسم کی معلومات مل سکتی ہے یہاں تک کہ پورا جسم اُس ڈی۔ این۔ اے کی معلومات پر دوبارہ تخلیق کیا جاسکتا ہے جو خالق اتنا بڑا منظم نظام بنا سکتا ہے وہ انسان کو دوبارہ بنانے پر قادر کیوں نہیں ہو سکتا؟

JOIN FOR MORE!!!

حساب و کتاب کا آغاز:

موت آتے ہی انسان کا حساب و کتاب شروع ہو جاتا ہے۔ موت کے بعد انسان کی اخروی زندگی شروع ہو جاتی ہے۔ وہاں صرف نیک اعمال ہی کام آتے ہیں لہٰذا دنیا کی زندگی وقت ضائع کرنے اور فضول کام کرنے کے لئے نہیں ہے، بلکہ یہ دنیا کی زندگی آزمائش (امتحان) کی جگہ ہے۔ انسان جو کچھ کرے گا اس کا اجر آخرت میں ملے گا۔ اس لئے کہا جاتا ہے:

اَلدّنیا مزرعۃ الآخرۃ

"دنیا آخرت کی کھیتی ہے" (الحدیث)

آخرت کے مختلف مراحل:

آخرت کے مختلف مراحل جو احادیث مبارکہ میں بیان کئے گئے ہیں، درج ذیل ہیں

موت: آخرت کے مراحل کا آغاز موت ہی سے شروع ہو جاتا ہے۔

عالم برزخ: موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کے درمیان کا وقت 'عالم برزخ' کہلاتا ہے۔

قبر: موت کے بعد کا دوسرا مرحلہ 'قبر' کی منزل ہے۔

منکر نکیر کے سوالات: پھر قبر میں منکر نکیر کے سوالات کے جوابات کا مرحلہ شروع ہو گا

راحت و عذاب: قبر میں راحتِ قبر یا عذاب قبر کا مرحلہ تا قیامت شروع ہو جاتا ہے۔

قیامت کا ظہور:

☆ پہلا صور:

قیامت کا آغاز اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت اسرافیل کے پہلی مرتبہ صور پھونکنے سے شروع ہو جائے گا۔ پہلی صور کی آواز اِسقدر ہولناک ہو گی کہ دنیا کی تمام ذی روح مخلوقات دفعتاً مر جائیں گے اور کائنات فنا ہو جائے گی۔

PRACTICAL CENTRE ▫ SESSION 2023-2024 ▫ PRACTICAL CENTRE ▫ SESSION 2023-2024 ▫ PRACTICAL CENTRE ▫ SESSION 2023-2024 ▫ PRACTICAL CENTRE

☆ دوسرا صور:

اللہ کے حکم سے حضرت اسرافیل دوسری مرتبہ صور پھونکیں گے پھر تمام لوگ دوبارہ زندہ کر دیئے جائیں گے اور اپنی اپنی قبروں سے اُٹھ کھڑے ہوں گے اسے بعث بعد الموت (یعنی مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا) کہتے ہیں۔

☆ میدان حشر:

اللہ کے حکم سے تمام انسان قبروں سے نکل کر میدانِ محشر میں جمع کر دیے جائیں گے۔

☆ قیامت:

یہ ایک طویل انتظار ہو گا لوگ خوف اور شرمندگی سے اپنے آنسوؤں میں ڈوبے ہوں گے پھر نبی محترم محمد ﷺ کی مناجات سُن کر اللہ تعالیٰ حساب شروع فرمائیں گے۔

☆ جنت و جہنم:

اعمال کے حساب کے مطابق لوگ یا تو جنت کے حقدار ہوں گے، یا جہنم میں جائیں گے پھر گناہ گار اپنے گناہوں کی سزا بھگتنے کے بعد جنت کے حقدار ہوں گے۔ البتہ مشرکین اور منافقین ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔

JOIN FOR MORE!!!

عقیدۂ آخرت کے اثرات:۔

اگر آخرت پر کسی شخص کا ایمان نہیں ہو گا تو ایسا انسان خود غرضی اور نفس پرستی میں ڈوب کر تہذیب و شرافت اور عدل و انصاف کے تقاضوں کو بھول جائے گا اور اس طرح انسانی معاشرے میں جنگل کا قانون رائج ہو جائے گا۔ عقیدۂ آخرت انسانی معاشرہ کو انسانیت کیلئے نفع بخش بنانے کا اہم ذریعہ ہے۔ کیونکہ اس سے انسان کے دل میں نیکی پر جزا اور بُرائی کرنے پر سزا کا احساس ابھرتا ہے اور یہ احساس اعمال میں دُرستگی اور کردار میں بلندی پیدا کر دیتا ہے۔

عقیدۂ آخرت کے اثرات انسانی زندگی پر:

انفرادی اثرت:

(1) نیکی سے رغبت بدی سے نفرت:

آخرت پر یقین رکھنے والا شخص یہ جانتا ہے کہ اس کے تمام اعمال چاہے ظاہری ہوں یا پوشیدہ اللہ تعالیٰ انہیں خوب جانتا ہے۔ لہٰذا وہ نیکیوں سے محبت اور برائیوں سے نفرت کرنے لگتا ہے۔ وہ یہ جانتا ہے نیکیوں سے اللہ خوش ہوتے ہیں اور برائیوں سے اللہ تعالیٰ ناخوش ہوتے ہیں۔

(2) جرات و بہادری:

آخرت پر یقین سے انسان کو جرت و بہادری کا سبق ملتا ہے۔ مومن اللہ کی راہ میں جان قربان کرنے سے بھی نہیں کتراتا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اللہ کی راہ میں جان کا نذرانہ پیش کرنے سے وہ ہمیشہ کے لئے فنا نہیں ہو جاتا بلکہ اسے آخرت میں کامیاب زندگی نصیب ہو جاتی ہے۔

(3) صبر و تحمل:

آخرت پر ایمان سے انسان کے دل میں صبر و تحمل کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔ اسی لئے وہ تمام مصائب و تکالیف کو صبر و تحمل سے برداشت کرتا ہے۔

(4) مال خرچ کرنے کا جذبہ:

آخرت پر ایمان و یقین انسان کے دل میں یہ جذبہ پیدا کرتا ہے کہ دائمی زندگی صرف اور صرف آخرت کی ہے لحاظہ وہ اللہ کی راہ میں سخاوت و فیاضی سے مال خرچ کرتا ہے۔

(5) احساسِ ذمہ داری:

آخرت پر یقین رکھنے والا شخص ذمہ دار اور فرض شناس ہو جاتا ہے لہٰذا وہ پوری ذمہ داری سے اپنے فرائض انجام دیتا ہے خواہ اُن کا تعلق اللہ کے حقوق سے ہو یا اُس کے بندوں کے حقوق سے وہ ہر اعتبار سے اپنے آپ کو ذمہ دار اور جوابدہ سمجھتا ہے۔

(ب) اجتماعی اثرات:۔

(۱) سماجی و معاشرتی امن کا قیام:

آخرت پر یقین کا اظہار عمل سے ہوتا ہے۔ جو شخص جھوٹی گواہی دیتا ہو، شراب پیتا ہو، لوگوں کے حقوق ادا نہ کرتا ہو۔ روزہ، نماز ترک کرتا ہو تو یہ ساری باتیں اس بات کی علامت ہیں کہ اسے آخرت پر دل سے یقین نہیں ہے۔ جس انسان کو حساب کتاب دینے کا خوف ہو گا وہ عیش پرستی اور ظلم و سرکشی نہیں کرے گا۔ اس لیے قرآن کریم نے بار بار یاد دہانی کرائی کہ موت کے بعد اس کی دوسری زندگی شروع ہو گی تاکہ انسان آخرت کے خوف سے گناہوں سے باز رہے اور اچھے کام میں لگا رہے۔

(۲) ذمہ داری اور جوابدہی کا احساس:

تصورِ آخرت ہر لمحہ انسان کو یہ احساس دلاتا رہتا ہے کہ برف کے پگھلتی کی طرح عمر گزرتی جا رہی ہے۔ اور اگر سفر آخرت کی تیاری نہ کی گئی تو سوائے افسوس کے کچھ نہیں بچے گا۔ اسلئے دنیا میں جو منزلِ مقصود پر پہنچنے کا راستہ ہے ذمہ داری کے ساتھ تمام کاموں کو بہتر انداز میں انجام دینا چاہیے۔ ہر وقت اپنا محاسبہ کرتے رہنا چاہیے کہ کہیں کوئی ایسا غلط کام نہ ہو جائے جو منزلِ مقصود میں نقصان کا باعث بنے۔ حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کو بھی اہمیت دینا ضروری ہے۔

(۳) دوسروں کے ساتھ تعاون و ہمدردی:

آخرت پر اعتقاد و یقین جتنا پختہ ہو گا اُتنا ہی اچھے اعمال کی طرف رغبت و میلان ہو گا۔ باہمی تعاون و امداد و ہمدردی کو فروغ حاصل ہو گا۔ اور اسی طرح اس کا اثر عادت و اطوار، افعال، اخلاق اور اعمال پر بھی نمایاں نظر آئے گا۔ کیونکہ آخرت میں ان سب کے بارے میں پوچھ گچھ ہو گی اور اچھے اخلاق و کردار پر عزت سے سرفراز کیا جائے گا۔ بہترین انعامات عطا کئے جائیں گے۔ تو اس طرح فکرِ آخرت سے ایک ایسا ماحول تشکیل پاتا ہے جس میں افراتفری کے بجائے محبت، بھائی چارہ اور ہمدردی کی فضا قائم ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "مَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ"

ترجمہ: "جو کوئی محنت کرتا ہے (اچھائی کرتا ہے) وہ اپنے لیے کرتا ہے"۔

حرفِ آخر:۔ عقیدۂ آخرت اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ایک اہم عقیدہ ہے۔ قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں اس کی وضاحت اور تفصیلات بیان کر دی گئی ہیں۔ یہ دنیا دار العمل ہے اور آخرت صلہ پانے کی جگہ ہے۔ آخرت پر ایمان لانے سے ہی دنیا کی زندگی میں ذمہ داری کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ آخرت پر ایمان رکھنے والوں کی دنیا و آخرت دونوں سنور جاتے ہیں۔ یہ دنیا عارضی قیام گاہ ہے۔ یہاں کی ہر چیز فانی ہے جبکہ آخرت مستقل ٹھکانہ ہے۔ وہاں کی راحت و آرام دائمی ہیں۔

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE ▫ SESSION 2023-2024 ▫ PRACTICAL CENTRE ▫ SESSION 2023-2024 ▫ PRACTICAL CENTRE ▫ SESSION 2023-2024 ▫ PRACTICAL CENTRE ▫

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

PRACTICAL CENTRE ▫ SESSION 2023-2024 ▫ PRACTICAL CENTRE ▫ SESSION 2023-2024 ▫ PRACTICAL CENTRE ▫ SESSION 2023-2024 ▫ PRACTICAL CENTRE

مشق

(الف) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:

۱۔ عقیدۂ آخرت کی وضاحت کیجیے۔

آخرت کے لغوی معنی:۔

" آخرت " عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی بعد میں " واقع ہونے والی "یا" سب سے آخر میں آنے والی چیز " کے ہیں۔اس کے مقابلے میں لفظ دنیا ہے جو دِنُوّ سے ماخوذ ہے جس کے معنی " پہلے واقع ہونے والی "یا پہلے آنے والی چیز" کے ہیں۔یقیناً دنیا کا حصول پہلے ہے اور آخرت کا ظہور بعد میں ہو گا۔

عقیدۂ آخرت کی اصطلاحی تعریف:۔ شریعت کی اصطلاح میں آخرت سے مراد ہے کہ انسان مرنے کے بعد ہمیشہ کے لیئے فنا نہیں ہوتا بلکہ اس کی روح باقی رہتی ہے اور ایک وقت ایسا آئے گا جب اللہ تعالیٰ اس کی روح کو جسم میں منتقل کر کے اُسے دوبارہ زندہ کرے گا۔ پھر انسان کو اس کے نیک و بد اعمال کا حقیقی بدلہ دیا جائے گا۔ نیک لوگوں کو ایسی جگہ عنایت کی جائے گی جو اللہ کی نعمتوں سے بھرپور ہو گی۔اس کا نام جنّت ہے اور بُرے لوگ انتہائی اذیت ناک جگہ میں رہیں گے جس کا نام جہنّم ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

ترجمہ: "بے شک نیک لوگ بہشت میں ہوں گے اور بے شک گناہ گار دوزخ میں ہونگے۔" (سورۃ الانفطار آیت نمبر 14-13)

آخرت پر ایمان لانے کے مفہوم میں حساب، میزان، صراط، جنّت، جہنّم اور وہ تمام چیزیں شامل ہیں جن کا قرآن و حدیث میں ذکر آیا ہے"۔

آخرت کے مختلف نام:۔ قیامت ایک عظیم واقعہ کا نام ہے۔ قرآن کریم نے اس کے کئی نام بیان کئے ہیں۔ یہ اسماء قیامت سے پیش آنے والے حالات اور واقعات کی تشریح کرتے ہیں۔ قرآن کریم میں جملوں اور کلمات کی صورت میں کئی جگہ قیامت کی صفات بیان کی گئی ہیں اور ان کی ایک طویل فہرست ہے۔ چند مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) اَلْیَوْمُ الْاٰخِرُ (دنیا کا آخری دن)

(۲) یَوْمُ الْحَسْرَۃِ (حسرت و افسوس کا دن)

(۳) یَوْمُ الْحِسَابِ (حساب کتاب کا دن)

(۴) یَوْمُ الْفَصْلِ (قطعی فیصلہ کا دن)

(۵) یَوْمُ الْخُرُوْجِ (قبروں سے نکلنے کا دن)

2۔ موت کے بعد اہم مراحل کون کون سے ہیں؟

حساب و کتاب کا آغاز:

موت آتے ہی انسان کا حساب و کتاب شروع ہو جاتا ہے۔ موت کے بعد انسان کی اخروی زندگی شروع ہو جاتی ہے۔ وہاں صرف نیک اعمال ہی کام آتے ہیں لہٰذا دنیا کی زندگی وقت ضائع کرنے اور فضول کام کرنے کے لئے نہیں ہے، بلکہ یہ دنیا کی زندگی آزمائش (امتحان) کی جگہ ہے۔ انسان جو کچھ کرے گا اس کا اجر آخرت میں ملے گا۔ اس لئے کہا جاتا ہے:

اَلدّنیا مزرعۃ الآخرۃ

"دنیا آخرت کی کھیتی ہے" (الحدیث)

JOIN FOR MORE!!!

آخرت کے مختلف مراحل:

آخرت کے مختلف مراحل جو احادیث مبارکہ میں بیان کئے گئے ہیں، درج ذیل ہیں:

موت: آخرت کے مراحل کا آغاز موت ہی سے شروع ہو جاتا ہے۔

عالم برزخ: موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کے درمیان کا وقت 'عالم برزخ' کہلاتا ہے۔

قبر: موت کے بعد کا دوسرا مرحلہ 'قبر' کی منزل ہے۔

منکر نکیر کے سوالات: پھر قبر میں منکر نکیر کے سوالات کے جوابات کا مرحلہ شروع ہو گا

راحت و عذاب: قبر میں راحتِ قبر یا عذاب قبر کا مرحلہ تا قیامت شروع ہو جاتا ہے۔

قیامت کا ظہور:

☆ پہلا صور:

قیامت کا آغاز اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت اسرافیل کے پہلی مرتبہ صور پھونکنے سے شروع ہو جائے گا۔ پہلی صور کی آواز اِسقدر ہولناک ہو گی کہ دنیا کی تمام ذی روح مخلوقات دفعتاً مر جائیں گے اور کائنات فنا ہو جائے گی۔

JOIN FOR MORE!!!

☆ دوسرا صور:

اللہ کے حکم سے حضرت اسرافیل دوسری مرتبہ صور پھونکیں گے پھر تمام لوگ دوبارہ زندہ کر دیئے جائیں گے اور اپنی اپنی قبروں سے اُٹھ کھڑے ہوں گے اسے بعث بعد الموت (یعنی مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا) کہتے ہیں۔

☆ میدان حشر:

اللہ کے حکم سے تمام انسان قبروں سے نکل کر میدانِ محشر میں جمع کر دیے جائیں گے۔

☆ قیامت:

یہ ایک طویل انتظار ہو گا لوگ خوف اور شرمندگی سے اپنے آنسوؤں میں ڈوبے ہوں گے پھر نبی محترم محمد ﷺ کی مناجات سن کر اللہ تعالیٰ حساب شروع فرمائیں گے۔

☆ جنت و جہنم:

اعمال کے حساب کے مطابق لوگ یا تو جنت کے حقدار ہوں گے، یا جہنم میں جائیں گے پھر گناہ گار اپنے گناہوں کی سزا بھگتنے کے بعد جنت کے حقدار ہوں گے۔ البتہ مشرکین اور منافقین ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔

عقیدۂ آخرت کے اثرات:-

اگر آخرت پر کسی شخص کا ایمان نہیں ہو گا تو ایسا انسان خود غرضی اور نفس پرستی میں ڈوب کر تہذیب و شرافت اور عدل و انصاف کے تقاضوں کو بھول جائے گا اور اس طرح انسانی معاشرے میں جنگل کا قانون رائج ہو جائے گا۔ عقیدۂ آخرت انسانی معاشرہ کو انسانیت کیلئے نفع بخش بنانے کا اہم ذریعہ ہے۔ کیونکہ اس سے انسان کے دل میں نیکی پر جزا اور بُرائی کرنے پر سزا کا احساس ابھرتا ہے اور یہ احساس اعمال میں ذمہ داری اور کردار میں بلندی پیدا کر دیتا ہے۔

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

(ب) درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ عقیدۂ آخرت کے متعلق سائنس اور فطرت کے کیا دلائل ہیں؟

عقیدۂ آخرت کے سائنسی دلائل:

سائنسی تجربات اور مشاہدات سے ثابت ہوتا ہے کہ جاندار مختلف خلیات کے مرکب ہے اور ایک وقت ایسا آتا ہے کہ جب وہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتے ہیں اس لیے یہ سمجھا جا سکتا ہے جو خالق انسان کی تخلیق پر قدرت رکھتا ہے اُسے دوبارہ زندہ کرنے کی بھی قدرت رکھتا ہے۔ خلیات سے تخلیق کیا گیا ہے اور عمومی طور پر سات سے دس سال کے عرصے میں انسانی جسم کے خلیات تبدیل کر دیئے جاتے ہیں یہ نہایت معلومات 37.2 انسانی جسم تقریباً ہر سیل کے ڈی۔این۔اے میں محفوظ ہوتی ہیں یہاں تک کہ یہ بھی محفوظ ہوتا ہے کہ کب تک یہ سیل زندہ رہے گا یعنی اُس کی موت کا وقت بھی معین کیا گیا ہے بلکل اُسی طرح جیسے اللہ تعالیٰ نے ہر ذی روح کی زندگی متعین کر رکھی ہے ۔سائنس اِس نکتے کو بھی جان گئی ہے کہ اگر صرف ایک سیل کا ڈی۔این۔اے مل جائے تو مطالقہ پورے جسم کی معلومات مل سکتی ہے یہاں تک کہ پورا جسم اُس ڈی۔این۔اے کی معلومات پر دوبارہ تخلیق کیا جا سکتا ہے جو خالق اتنا بڑا منظم نظام بنا سکتا ہے وہ انسان کو دوبارہ بنانے پر قادر کیوں نہیں ہو سکتا؟

JOIN FOR MORE!!!

عقیدۂ آخرت کے فطری دلائل:

فطری دلائل:

فطری دلائل سے مراد آخرت کے وہ دلائل ہیں جو انسان کی فطرت، (سرشت) اور خمیر میں پوشیدہ ہیں۔

فطری دلائل حسب ذیل ہیں:

1۔ فطرت کی آواز:

انسانی فطرت کی آواز ہے کہ کوئی دن حساب و کتاب کا ضرور ہونا چاہیے۔

2۔ قلب (دل) کی چاہت:

انسان کا دل یہ چاہتا ہے کہ ایک دن ایسا ضرور ہونا چاہیے کہ اس کے ساتھ ہونے والی ناانصافیوں اور زیادتیوں کا ازالہ کیا جائے۔

3۔ ضمیر کی پکار:

انسان کا ضمیر پکار پکار کے کہتا ہے کہ کوئی تو ایسی عدالت ہو جہاں ظالموں کے ظلم اور مجرموں کے جرم کی سزا دی جائے اور حق و باطل میں حقیقی فیصلہ کیا جائے۔

2۔ عقیدۂ آخرت کے انسانی زندگی پر کوئی بھی تین اثرات بیان کیجیے۔

(الف) انفرادی اثرات:

سوچ میں مثبت تبدیلی آتی ہے:

جو شخص آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسکی نظر اپنے اعمال کے صرف ان ہی نتائج پر نہیں ہوتی جو اس زندگی میں ظاہر ہوتے ہیں۔ بلکہ وہ ان نتائج پر بھی نظر رکھتا ہے جو آخرت کی زندگی میں ظاہر ہوں گے۔ اسے جس طرح زہر کے بارے میں ہلاک کرنے اور آگ کے بارے میں جلانے کا یقین ہوتا ہے اسی طرح یہ بھی یقین ہوتا ہے کہ گناہ انسان کو ہلاک کر دیتا ہے۔ اور وہ جس طرح غذا اور پانی کو اپنے لئے فائدہ مند سمجھتا ہے اسی طرح نیک اعمال کو بھی اپنے لئے نجات و فلاح کا ذریعہ سمجھتا ہے۔

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

دنیا کی محبت سے نجات ملتی ہے:

مال و دولت کی حرص و ہوس، اولاد کی کثرت پر فخر، شہرت کی محبت وغیرہ انسان کو آخرت سے غافل بنا دیتے ہیں۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ"

ترجمہ: "دنیا کی محبت تمام برائیوں کی جڑ ہے۔"

حضور اکرم ﷺ نے بڑے خوبصورت انداز میں اُمت کو تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"اَلدُّنْيَا دَارٌ "لِمَنْ لَا دَارَ لَهٗ"

ترجمہ: "دنیا اس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہیں۔"

اس کا مطلب یہ ہے کہ جو کوئی واقعی اس کو گھر سمجھتا ہے تو وہ یہاں ہمیشہ رہنے کی تیاریوں میں مصروف رہے گا اور جو اسے ایک عارضی قیام گاہ سمجھ کر آخرت کے اصلی گھر کی تیاری میں مشغول ہو جائے گا تو اسے دنیا اور اس کے عیش و عشرت کی کوئی پرواہ نہیں ہو گی۔

اللہ پر توکّل بڑھ جاتا ہے:

عقیدۂ آخرت انسان کو متوکّل بناتا ہے۔ توکّل یہ ہے کہ اسباب کو مؤثر نہ سمجھے اور نہ ان پر اعتماد کرے بلکہ صرف اللہ پر نظر رکھے اور ہر چیز کو اللہ کی عطا سمجھے۔ اور دنیا سے ضرورت کے مطابق تعلق رکھے۔ اس میں دل کو مشغول اور مُنہمک نہ کرے۔ جس شخص کو آخرت کی زندگی پر پختہ یقین اور بھروسہ ہو گا وہ زندگی میں مطمئن اور پُر سکون نظر آئے گا کیونکہ اللہ کا سہارا ایک مضبوط اور کبھی نہ ٹوٹنے والا سہارا ہے۔ اور آخرت میں بھی صرف یہی سہارا کام آئے گا۔

3۔ عالم برزخ سے کیا مراد ہے؟

عالم برزخ کے لغوی معنی:

عالم اور برزخ دونوں عربی الفاظ ہیں 'عالم' کے معنی ہیں دنیا اور جہاں، اور 'برزخ' کے معنی ہیں پردہ، روک یا دیوار جو درمیان میں حائل ہو جائے اس طرح عالم برزخ کے معنی ہوئے 'وہ عالم جہاں کوئی پردہ دیوار یا اُوٹ حائل ہو'۔

عالم برزخ کی اصطلاحی تعریف:

شریعت کی اصطلاح میں عالم برزخ سے مراد 'عالم دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد شروع ہونے والا وہ عالم ہے جس میں ارواح (روحیں) موت کے بعد سے قیامت تک رہیں گی'، یہ عالم برزخ دراصل موت اور قیامت تک کا درمیانی عالم ہے۔

عالم برزخ قرآن کی روشنی میں:

عالم برزخ برحق ہے اور ہر انسان کو موت کے بعد اِس عالم یا جہان میں داخل ہونا ہے ارشادِ باری ہے کہ؛

ہر جان موت کا ذائقہ (مزہ) چکھنے والی ہے۔ (سورۃ آلِ عمران آیت 185)

موت کے بعد سے قیامت کا زمانہ برزخی زمانہ ہے ارشاد ہوتا ہے؛

اب ان سب (مرنے والوں) کے پیچھے ایک برزخ حائل ہے دوسری زندگی کے آنے تک

(سورۃ المومنون آیت 100)

خلاصہ:

واضح ہوا کہ عالم دنیا سے رخصت ہو کر عالم برزخ میں منتقل ہونا اور قیامت میں اللہ تعالیٰ کے آگے حاضر ہونا اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

(ج) درست جواب کے سامنے (درست) کا نشان لگائیے

1۔ موت کے بعد آنے والی زندگی کو کہا جاتا ہے:

(الف) دنیا (ب) جنت (ج) جہنم (د) آخرت

2۔ ایک قول کے مطابق دنیا آخرت کے لیے ہے:

(الف) راستہ (ب) پل (ج) کھیتی (د) ذریعہ

3۔ دوبارہ زندہ ہونے کے بعد تمام انسان حساب کتاب کے لیے جمع ہوں گے:

(الف) پُل صراط پر (ب) اعراف پر (ج) قبر میں (د) محشر میں

الہامی کتابوں پر ایمان

JOIN FOR MORE!!!

ایمان بالکُتب کے لغوی معنٰی:

ایمان... اور.. کُتب... دونوں عربی الفاظ ہیں... ایمان.. کے معنی ہیں.. یقین کرنا.. تصدیق کرنا... اور... کُتب کے معنی ہیں.. کتابیں.... اس طرح... ایمان بالکُتب.. کے معنی ہوئے... تمام آسمانی اور الہامی کتابوں پر ایمان۔

ایمان ایمان بالکُتب کے اصطلاحی تعریف:

شریعت کی اصطلاح میں... ایمان بالکُتب.. سے مراد..... سابقہ تمام آسمانی... کتب... و... صحائف... مثلاً.. صحف آدم، صحف ابراہیم... توریت، زبور، انجیل... اور اللہ تعالیٰ کی آخری آسمانی... کتاب... قرآنِ مجید.. فرقانِ حمید.. پر مضبوط ایمان جو قیامت تک تمام انسانیت کے لئے سرچشمہ ئ ہدایت ہے۔

ایمان باالکتب کی اہمیت.. قرآنِ کریم کی روشنی میں:

مومن... و... مسلمان.. ہونے کے لئے لازمی ہے کہ تمام... انبیآء... و.. رُسُل... پر.. ایمان لایا جائے۔ رُسُل پر ایمان لانے کا مفہوم یہ ہے کہ انھیں اللہ تعالیٰ کا سچا رسول (پیغمبر) مانا جائے اور ان کی تعلیمات کو برحق تسلیم کیا جائے رُسُل پر نازل ہونے والی کتابیں... ربانی تعلیمات... کا مجموعہ ہوتی ہیں لہذا رُسل پر ایمان لانے کے لیے ضروری ہے کہ اُن پر نازل ہونے والی کتابوں پر بھی ایمان لایا جائے ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ؛

ترجمہ: "اور وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں اُس پر جو نازل ہوا آپؐ کی طرف، اور اُس پر جو نازل ہوا آپؐ سے پہلے۔" (سورۃ البقرۃ آیت 4)

مزید ارشاد فرمایا:

ترجمہ: اور (اے محمد ﷺ ہم نے آپ پر سچی کتاب نازل کی ہے، جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے۔ (سورۃ المائدہ آیت 48)

ایمان باالکتب کی اہمیت.. حدیث کی روشنی میں:

رسول کریم ﷺ نے ایمان بالکتب کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

ترجمہ: "تم ایمان لاؤ.. اللہ.. پر، اس کے ملائکہ پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، اور روزِ آخرت پر، اور اچھی اور بُری تقدیر پر۔"

(صحیح مسلم)

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

مشہور و معروف آسمانی کتابیں:

کل آسمانی کتابیں بہت سی ہیں.. جن میں سے درج ذیل.. چار.. بہت مشہور ہیں:

☆ توریت... حضرت موسیٰ علیہ السّلام پر نازل ہوئی۔

☆ زبور..... حضرت داؤد علیہ السّلام پر نازل ہوئی۔

☆ انجیل.... حضرت عیسیٰ علیہ السّلام پر نازل ہوئی۔

☆ قرآنِ مجید... آخری آسمانی کتاب جو حضرت محمدِ مصطفےٰ، خاتم النّبیین ﷺ پر نازل ہوئی۔

اِن.. کتب سماوی... کے علاوہ... حضرت آدم علیہ السّلام.. اور... حضرت ابراہیم علیہ السّلام.. اور دیگر... انبیاء... اور.. رُسل... کے.. صحائف.. بھی تھے۔

دین کی بنیادی.. تعلیمات.. اور.. کُتبِ سابقہ: سابقہ تمام.. کتب.. و... صحائف.. میں... دین کی بنیادی تعلیمات یکساں تھیں.. مثلاً... توحید، رسالت، ملائکہ، الہامی کتابیں، جنت، جہنّم، جزا اور سزا پر ایمان، البتہ شریعت کے تفصیلی احکام.... مثلاً.. عبادات، معاملات، اور اخلاق وغیرہ کے بارے میں احکام اور تعلیمات ان کتابوں میں جدا جدا تھے۔

بعد میں آنے والی کتابوں نے پہلی کتابوں کے تفصیلی احکام و قوانین کو منسوخ کر دیا۔ اسی طرح قرآنِ مجید جو کہ سب کتابوں کے بعد نازل ہوا، پہلی تمام شریعتوں کو منسوخ کر دیا۔ اور اب صرف اور صرف قرآنِ حکیم کے بتائے ہوئے قوانین پر عمل کرنا لازم ہے۔

سابقہ الہامی کتابوں پر ایمان: سابقہ آسمانی کتابوں پر ایمان کا مطلب یہ ہے کہ... وہ بھی سچی کتابیں تھیں اور اُن کے بیان کردہ قوانین پر ان کے زمانے میں عمل کرنا ضروری تھا.. مگر اب صرف اور صرف قرآنی ہدایات و تعلیمات پر ہی قیامت تک عمل کیا جائے گا... چنانچہ قرآنِ مجید کی تعلیمات پر ایمان اور اُس پر عمل ہی نجات و فلاح کا واحد ذریعہ ہے۔

خلاصۂ کلام... یہ ہے... آسمانی کتابوں... پر... ایمان.. لائے بغیر کوئی شخص سچا مسلمان نہیں کہلا سکتا۔

آخری آسمانی کتاب... قرآنِ کریم کی امتیازی خصوصیات

سوال نمبر ۸۔ آخری آسمانی کتاب قرآنِ کریم کی امتیازی خصوصیات بیان کیجئے۔

(۱) قرآن محفوظ کتابِ ہدایت: قرآنِ کریم انسان کی ہدایت اور رہنمائی کی ایک ایسی کتاب ہے جو ہر اعتبار سے محفوظ ہے۔ اور قیامت تک جس کے ایک ایک حرف کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے خود لی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:

ترجمہ : "اور یقیناً ہم نے ہی اس قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں (سورہ الحجر آیت 9)

(۲) قرآن زندہ زبان کی حامل کتابِ ہدایت: قرآنِ کریم ایک ایسی کتابِ ہدایت ہے جو زندہ زبان کی حامل ہے یعنی قرآنِ کریم کی زبان عربی ہے جو ایک زندہ شستہ اور شگفتہ زبان ہے جس کو آسانی سے سمجھا جا سکتا ہے.... ارشادِ باری ہے:

ترجمہ: "بے شک ہم نے اِس قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا ہے تاکہ تم سمجھ سکو" (سورۃ یوسف آیت 2)

(۳) قرآن عالمگیر کتابِ ہدایت: قرآن کریم ہدایت و راہنمائی کی ایک عالمگیر کتاب ہے جو ساری کائنات کے انسانوں کی ہدایت کے لیے نازل کی گئی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "یہ قرآن تو تمام جہان والوں کے لیے نصیحت نامہ ہے۔" (سورۃ التکویر آیت 27)

JOIN FOR MORE!!!

(۴) قرآن جامع کتابِ ہدایت: قرآنِ کریم ہدایت کی ایسی جامع کتاب ہے جس میں انسانی زندگی کے لیے مکمل راہنمائی موجود ہے۔ غرض قرآنِ کریم انسانی زندگی کے ہر پہلو پر محیط جامع اور مکمل کتاب ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "اور ہم نے آپ پر یہ کتاب اُتاری ہے تاکہ وہ ہر بات کھول کھول کر بیان کر دے"۔ (سورۃ النحل آیت 89)

(۵) قرآن معقول کتابِ ہدایت: قرآنِ حکیم اللہ کی سچی کتاب ہے اور یہ کتاب ہر طرح کی لغو، بیکار اور باطل باتوں سے پاک ہے۔ اِس کتابِ برحق میں کوئی ایسی بات نہیں جو خلافِ عقل اور خلافِ تہذیب ہو ارشادِ باری ہے۔

ترجمہ: "وہ (قرآن) بڑی عزت والی کتاب ہے جس تک باطل کی کوئی رسائی نہیں نہ اُس کے آگے سے نہ اُس کے پیچھے سے۔"

(سورۃ حم سجدہ آیت 42-41)

(۶) قرآن معجزانہ کتابِ ہدایت: قرآنِ کریم ایک معجزانہ کتابِ ہدایت ہے جس کے سامنے عرب و عجم کے تمام فصیح و بلیغ لوگ عاجز و بے بس ہو گئے۔ ارشادِ باری ہے۔

ترجمہ: "کہہ دیجیے "اگر تمام انسان و جنّات اس کام پر اکٹھے بھی ہو جائیں کہ اِس قرآن جیسا کلام بنا کر لے آئیں تب بھی وہ اس جیسا کلام نہیں لا سکیں گے چاہے وہ ایک دوسرے کی کتنی مدد کیوں نہ کریں"

(سورۃ بنی اسرائیل آیت 88)

صحیفہ کے لغوی معنی:

صحیفہ عربی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے لغوی معنی ہیں، جس کے لغوی معنی، رسالہ، کتابچہ، مختصر آسمانی کتاب، مختصر الہامی صحیفہ کے ہیں۔ 'صحیفہ' کا لفظ واحد ہے اس کی جمع 'صحائف' ہے۔

صحیفہ کی اصطلاحی تعریف:

شریعت کی اصطلاح میں 'صحیفہ' یا 'صحائف' سے مراد وہ مختصر آسمانی کتابیں (کتابچے) ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض انبیاء و رُسل پر نازل فرمائے۔

آسمانی صحائف / صحیفے، انبیاء و رُسل پر نازل فرمائے۔

قصص الانبیاء اور دیگر تفسیری کتابوں میں درج ذیل انبیاء و رُسل کے نام مذکور ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے 'صحائف' (صحیفے) نازل فرمائے۔

☆ حضرت شیثؑ:

حضرت شیثؑ پر اللہ تعالیٰ نے پچاس صحیفے نازل فرمائے۔

☆ حضرت ادریسؑ:

حضرت ادریسؑ پر اللہ تعالیٰ نے تیس صحیفے نازل فرمائے۔

☆ حضرت ابراہیمؑ:

حضرت ابراہیمؑ پر دس نازل فرمائے۔

☆ حضرت موسیٰؑ:

حضرت موسیٰؑ پر توریت سے پہلے دس صحیفے نازل فرمائے۔

JOIN FOR MORE!!!

مشق

(الف) درجِ ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:

1۔ الہامی کتابوں پر ایمان لانے کا مطلب کیا ہے؟

جواب: الہامی کتابوں پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ تمام الہامی کتابیں اور اور صحیفے بالکل سچے اور برحق تھے۔ البتہ آخری پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل کردہ قرآنِ مجید نے پچھلی تمام کتابوں اور صحیفوں کو منسوخ کر دیا۔ اب قیامت تک ہدایت، ایمان، اور صراط مستقیم کی طرف رہنمائی کرنے والی واحد کتاب قرآں مجید، فرقانِ حمید ہے۔

2۔ جن انبیاء پر الہامی کتابیں اور صحیفے نازل ہوئے اُن کا ذکر کریں۔

جواب: صحیفہ کے لغوی معنی:

صحیفہ عربی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے لغوی معنی ہیں، جس کے لغوی معنی، رسالہ؛ کتابچہ، مختصر آسمانی کتاب، مختصر الہامی صحیفہ کے ہیں۔ 'صحیفہ' کا لفظ واحد ہے اس کی جمع 'صحائف' ہے۔

صحیفہ کی اصطلاحی تعریف:

شریعت کی اصطلاح میں 'صحیفہ' یا 'صحائف' سے مراد وہ مختصر آسمانی کتابیں (کتابچے) ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض انبیاء و رُسُل پر نازل فرمائے۔

آسمانی صحائف / صحیفے، انبیاء و رُسُل پر نازل فرمائے۔

قصص الانبیاء اور دیگر تفسیری کتابوں میں درج ذیل انبیاء و رُسُل کے نام مذکور ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے 'صحائف' (صحیفے) نازل فرمائے۔

☆ حضرت شیثؑ: حضرت شیثؑ پر اللہ تعالیٰ نے پچاس صحیفے نازل فرمائے۔

☆ حضرت ادریسؑ: حضرت ادریسؑ پر اللہ تعالیٰ نے تیس صحیفے نازل فرمائے۔

☆ حضرت ابراہیمؑ: حضرت ابراہیمؑ پر دس نازل فرمائے۔

☆ حضرت موسیٰؑ: حضرت موسیٰؑ پر توریت سے پہلے دس صحیفے نازل فرمائے۔

(ب) درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ قرآنِ مجید کی خصوصیات بیان کیجئے۔

(۱) قرآن محفوظ کتابِ ہدایت: قرآنِ کریم انسان کی ہدایت اور رہنمائی کی ایک ایسی کتاب ہے جو ہر اعتبار سے محفوظ ہے۔ اور قیامت تک جس کے ایک ایک حرف کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے خود لی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:

ترجمہ: "اور یقیناً ہم نے ہی اس قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔" (سورہ الحجر آیت 9)

(۲) قرآن زندہ زبان کی حامل کتابِ ہدایت: قرآنِ کریم ایک ایسی کتابِ ہدایت ہے جو زندہ زبان کی حامل ہے یعنی قرآنِ کریم کی زبان عربی ہے جو ایک زندہ شستہ اور شگفتہ زبان ہے جس کو آسانی سے سمجھا جا سکتا ہے.... ارشادِ باری ہے:

ترجمہ: "بے شک ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا ہے تاکہ تم سمجھ سکو۔" (سورۃ یوسف آیت 2)

(۳) قرآن عالمگیر کتابِ ہدایت: قرآن کریم ہدایت و راہنمائی کی ایک عالمگیر کتاب ہے جو ساری کائنات کے انسانوں کی ہدایت کے لیے نازل کی گئی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے

JOIN FOR MOREWW

ترجمہ: "یہ قرآن تو تمام جہان والوں کے لیے نصیحت نامہ ہے" (سورۃ التکویر آیت 27)

2۔ حفاظتِ قرآن کا مطلب کیا ہے؟

قرآن محفوظ کتابِ ہدایت: قرآنِ کریم انسان کی ہدایت اور رہنمائی کی ایک ایسی کتاب ہے جو ہر اعتبار سے محفوظ ہے۔ اور قیامت تک جس کے ایک ایک حرف کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے خود لی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:

ترجمہ: "اور یقیناً ہم نے ہی اس قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔" (سورہ الحجر آیت 9)

3۔ اعجاز قرآنِ مجید کسے کہتے ہیں؟

جواب: قرآن مجید حضرت محمد رسول اللہ کا سب سے عظیم معجزہ ہے یہ فصاحت و بلاغت کا وہ شاہکار ہے جس کا مقابلہ کرنے سے عرب و عجم کے تمام فصیح و بلیغ لوگ عاجز و بے بس ہو گئے ہیں قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے سب مخالفوں کو دعوت دی ہے کہ کوئی چھوٹی سی صورت بنا کر لائیں مگر کوئی بھی اِس کی ایک سورت یا ایک آیت ہی کی مثال پیش نہ کر سکا کیوں کہ یہ تو اللہ کا کلام ہے کسی انسان کا بنایا ہوا کلام نہیں ہے پھر کوئی انسان اِس کا مقابلہ کیسے کر سکتا ہے قرآن مجید نے یہ چیلنج 1400 سو سال قبل دیا مگر آج تک کوئی اِس چیلنج کو قبول کر سکا اور نہ قیامت تک کر سکے گا۔

4۔ انسانوں کو الہامی کتابوں کی ضرورت کیوں ہے؟

جواب:

الہامی کتابوں اور صحیفوں پر ایمان:

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے بے شمار انبیاء و رُسل بھیجے جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنے احکامات الہامی کتابوں اور صحیفوں کی صورت میں نازل فرمائے، جن میں انسانوں کو ہدایت کی گئی کہ وہ؛

- ☆ وہ اپنے خالق و مالک اللہ ربّ العالمین کو پہچانیں۔
- ☆ اللہ کی وحدانیت پر ایمان لائیں۔
- ☆ آخرت پر ایمان لائیں۔
- ☆ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جواب دہی کا یقین رکھیں۔
- ☆ اللہ اور اُس کے رسولوں کی پیروی کریں۔
- ☆ اپنے اخلاق اور عادات کو سنواریں۔
- ☆ لوگوں کے ساتھ نیکی، بھلائی اور احسان کریں۔
- ☆ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچائیں۔

(ج) درست جواب کے سامنے (✓) کا نشان لگائیے:

1۔ آخرت میں تمام انسانوں کو جس جگہ جمع کیا جائے گا اُس کا نام ہے۔

(الف) عالم برزخ (ب) حشر کا میدان (ج) پل صراط (د) قیامت

2۔ قرآنِ مجید کو کون سی چیز دوسری کتابوں سے ممتاز کرتی ہے:

(الف) حفاظت (ب) ضخامت (ج) قدامت (د) جلدت

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE

CLASS-XI

JOIN FOR MORE!!!

اسلامیات (لازمی)

سیٹ نمبر-۷

باب سوم: ارکانِ اسلام

(ب): عبادات

2023-24

info@practicalcentre.edu.pk

021-34976530
021-34812547
021-34984762

B-14, Block-1,
Gulshan-e-Iqbal, Karachi.

www.practicalcentre.edu.pk

PRACTICAL CENTRE ◻ SESSION 2023-2024 ◻ PRACTICAL CENTRE ◻ SESSION 2023-2024 ◻ PRACTICAL CENTRE ◻ SESSION 2023-2024 ◻ PRACTICAL CENTRE

فہرست

عبادات

عبادت کے معنی و مفہوم، اسلام میں عبادت کی اہمیت، عبادت قرآن و حدیث کی روشنی میں، خلاصہ

ارکانِ اسلام

1۔ صلوٰۃ (نماز)

صلوٰۃ (نماز) کے معنی و مفہوم، صلوٰۃ (نماز) کی اہمیت قرآن و حدیث کی روشنی میں

صلوٰۃ (نماز) کے آداب و شرائط، صلوٰۃ (نماز) کے انفرادی و اجتماعی فوائد

مشق (تفصیلی اور مختصر سوالات کے جوابات، کثیر الانتخابی سوالات)

2۔ زکوٰۃ

زکوٰۃ کے معنی و مفہوم، زکوٰۃ کی اہمیت قرآن و حدیث کی روشنی میں

نصابِ زکوٰۃ، مصارفِ زکوٰۃ

زکوٰۃ کی ادائیگی کے مسائل، زکوٰۃ کے فضائل

مشق (تفصیلی اور مختصر سوالات کے جوابات، کثیر الانتخابی سوالات)

3۔ صوم (روزہ)

صوم (روزہ) کے معنی و مفہوم، صوم (روزہ) کی اہمیت و فضیلت قرآن و حدیث کی روشنی میں

صوم (روزہ کی) برکات اور اثرات، رمضان کی فضیلت و اہمیت،

صوم (روزہ) کے فائدے اور انسانی زندگی پر اثرات

مشق (تفصیلی اور مختصر سوالات کے جوابات، کثیر الانتخابی سوالات)

4۔ حج

حج کے معنی و مفہوم، حج کے فضائل و اہمیت قرآن و حدیث کی روشنی میں

حج کی اقسام، حج کے مناسک

حج کے فوائد، عمرہ،

مدینہ شریف کی زیارت

مشق (تفصیلی اور مختصر سوالات کے جوابات، کثیر الانتخابی سوالات)

JOIN FOR MORE!!!







PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

PRACTICAL CENTRE ◻ SESSION 2023-2024 ◻ PRACTICAL CENTRE ◻ SESSION 2023-2024 ◻ PRACTICAL CENTRE ◻ SESSION 2023-2024 ◻ PRACTICAL CENTRE

PRACTICAL CENTRE ⊡ SESSION 2023-2024 ⊡ PRACTICAL CENTRE ⊡ SESSION 2023-2024 ⊡ PRACTICAL CENTRE ⊡ SESSION 2023-2024 ⊡ PRACTICAL CENTRE ⊡ SESSION 2023-2024 ⊡ PRACTICAL CENTRE

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عبادات

عبادت کے لغوی معنی:

'عبادت' عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی 'انتہائی عاجزی، انکساری، اور محتاجی کے ہیں۔ لفظ 'عبادت' واحد ہے اسکی جمع 'عبادات' ہے۔

عبادت کی اصطلاحی تعریف:

شریعت کی اصطلاح میں ہر وہ نیک عمل جو خلوص نیت سے خالص للہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لئے کیا جائے اسے 'عبادت' کہتے ہیں۔

عبادت اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور اللہ ہی عبادت کے لائق ہے۔

اللہ کی عبادت کا بہترین طریقہ:

اللہ تعالیٰ کی عبادت کا بہترین طریقہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی سنتِ مبارکہ میں موجود ہے جس کی اتباع (پیروی) لازم ہے۔

اسلام میں عبادت کا تصور:

اسلام میں عبادت کا تصور بہت وسیع ہے مثلاً حلال روزی کمانا، گھر والوں کی ضروریات کا خیال کرنا، اولاد کی تعلیم و تربیت کا پر توجہ دینا، کسی مصیبت زدہ کی مدد کرنا، مظلوم کی دادرسی کرنا، ہمہ وقت ذکرِ الٰہی میں مشغول رہنا عبادت کے زمرے میں آتا ہے۔

عبادت کی اہمیت قرآنِ کریم کی روشنی میں:

عبادت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"اے لوگو! اُس پروردگار کی عبادت کرو جس نے تمھیں پیدا کیا ہے"

(سورۃ البقرۃ آیت نمبر 21)

عبادت کی اہمیت حدیثِ مبارکہ کی روشنی میں:

نبی کریم ﷺ نے عبادت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"لوگو! اللہ کی عبادت اِس طرح کرو جیسے تم اُسے دیکھ رہے ہو اور اگر یہ ممکن نہ ہو کہ تم اُس کو دیکھو تو وہ تو، بے شک تمہیں دیکھ ہی رہا ہے۔ (صحیح مسلم)

خلاصہ:

مختصراً یہ کہ اللہ کی بارگاہ میں رسول کریم ﷺ کی ہدایت کے مطابق انتہائی عاجزی کا اظہار 'عبادت' کہلاتا ہے

JOIN FOR MORE!!!

ارکانِ اسلام

(دین کے بنیادی اصول و اعمال)

(۱) ارکان کے لغوی معنی:- 'ارکان' 'رُکن' کی جمع ہے رُکن عربی زبان کا لفظ ہے جسکے لغوی معنی ہیں پختہ ستون، مضبوط مینار، کسی عمارت کا وہ اہم ترین حصہ جس پر اس عمارت کے قائم رہنے کا دارومدار ہو۔

(۲) ارکان کی اصطلاحی تعریف:- شریعت کی اصطلاح میں " ارکان " سے مراد دین کے وہ بنیادی اصول و اعمال ہیں جن پر اسلام کی پوری عمارت قائم دائم ہے۔ اسلام کے بنیادی ارکان حسب ذیل ہیں۔

(۱) کلمہ شہادت:- (یعنی اللہ تعالیٰ کے معبود برحق ہونے اور رسول کریم ﷺ کے آخری رسول و نبی ہونے کی گواہی)

(۲) صلوٰۃ:- (یعنی پنج وقتہ نمازیں)

(۳) زکوٰۃ:- (یعنی فقرآء و مساکین کا حق)

(۴) صوم:- (یعنی رمضان المبارک کے روزے)

(۵) حج:- (زیارت بیت اللہ کے لیے مکہ مکرمہ جانا)

JOIN FOR MORE!!!

صلوٰۃ (نماز)

صلوٰۃ (نماز) کے لغوی معنی:

'الصلوٰۃ' عربی زبان کا لفظ ہے جو 'نماز' کے استعمال ہوتا ہے۔ 'صلوٰۃ' کے لغوی معنی دعا، رحمت، مغفرت (استغفار کرنے) بزرگی بیان کرنے اور پاکی بیان کرنے کے ہیں۔

صلوٰۃ (نماز) کی اصطلاحی تعریف:

شریعت کی اصطلاح میں " صلوٰۃ" (نماز) سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا وہ خاص طریقہ جو رسول ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنی امت کو سکھایا۔ جس میں تکبیر تحریمہ، قیام، تلاوت قرآن، رکوع، سجود، آخری قاعدہ، تشہد، مختلف تسبیحات، دعائیں، درود شریف اور سلام شامل ہے۔ صلوٰۃ (نماز) کی ابتداء 'تکبیرِ تحریمہ' سے اور اختتام 'سلام' پر ہوتا ہے۔

پنج وقتہ نمازوں کا تحفہ:

ہجرتِ مدینہ سے قبل 27 رجب سن 11 نبوی میں جب خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ سفر معراج پر تشریف لے گئے تو بارگاہ ربّ العزت سے نبی مکرم ﷺ کی امت کے لیے پانچ نمازوں کا عظیم تحفہ عطا فرمایا گیا جو دراصل ثواب و فضیلت میں پچاس نمازوں کا درجہ رکھتی ہیں۔

عبادات کے حوالے سے قرآن مجید میں سب سے زیادہ صلوٰۃ (نماز) کا ذکر آیا ہے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے؛

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

ترجمہ: اور نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ (سورۃ الروم آیت 31)

اولاد کو صلوٰۃ (نماز) کا حکم کب دیا جائے؟

حدیث مبارکہ کے مطابق سات سال کی عمر میں اولاد کو نماز شروع کرنے کا حکم دینا ضروری ہے۔ اور دس سال کی عمر میں اولاد کو سختی سے نماز

PRACTICAL CENTRE ▫ SESSION 2023-2024 ▫ PRACTICAL CENTRE ▫ SESSION 2023-2024 ▫ PRACTICAL CENTRE ▫ SESSION 2023-2024 ▫ PRACTICAL CENTRE ▫ SESSION 2023-2024 ▫ PRACTICAL CENTRE

کی تاکید کرنے کا حکم ہے اور والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی اولاد کو بار بار نماز کی تاکید کرتے رہیں۔ اور اس معاملہ میں ہرگز کسی قسم کوئی غفلت نہ برتیں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو، اور خود بھی اس پر ثابت قدم رہو' (سورہ طٰہٰ آیت نمبر 132)

نماز فرض ہونے کے بعد جان بوجھ کر چھوڑ دینا گناہ کبیرہ ہے۔

صلوٰۃ (نماز) ادا کرنے کے آداب و شرائط:

نماز ادا کرنے کی کچھ شرائط و آداب ہیں جو ذیل میں ذکر کئے جا رہے ہیں:

☆ نماز ہر مسلمان عاقل و بالغ مرد و عورت پر فرض ہے

صلوٰۃ (نماز) کے شرائط:

1۔ جسم کا پاک ہونا:

جسم کا ہر قسم کی نجاست سے پاک ہونا۔

2۔ لباس کا پاک ہونا:

جس لباس کو پہن کر نماز پڑھی جائے اس کا بھی پاک ہونا ضروری ہے۔

3۔ نماز کی جگہ کا پاک ہونا:

جس جگہ نماز ادا کی جائے اس جگہ کا بھی پاک ہونا ضروری ہے۔

4۔ ستر عورت (مرد و عورت کا ستر کو چھپانا):

جسم کے ان حصوں کا چھپانا، جن کے چھپانے کو شریعت نے لازم قرار دی ہے۔

5۔ نماز کا وقت ہونا:

جس نماز کا جو وقت شریعت نے مقرر کیا ہے اسی قت پر ادا کرنا۔

6۔ استقبالِ قبلہ (قبلہ رُخ ہونا):

قبلے کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنا۔

7۔ نیت کرنا:

نیت کے لئے دل کا ارادہ کافی ہے زبان سے کہنے کی ضرورت نہیں۔

☆ صلوٰۃ (نماز) خشوع و خضوع (عاجزی اور انکساری) کے ساتھ ادا کرنی چاہئے۔

☆ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا ثواب اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس گنا زیادہ ہے

صلوۃ (نماز) کی اہمیت اور فرضیت قرآنِ کریم کی روشنی میں:

صلوٰۃ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ہے جو ہر مسلمان عاقل، بالغ، مرد و عورت، مقیم، مسافر، بیمار، تندرست پر دن اور رات میں پانچ مرتبہ فرض ہے۔ قرآنِ حکیم کی بہ کثرت آیات میں اللہ تعالیٰ نے نماز قائم کرنے کا حکم دیا ہے ان میں سے چند آیات مندرجہ ذیل ہیں:

JOIN FOR MORE!!!

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۝

" اور صبح وشام اپنے رب کی تسبیح بیان کرو"

(سورۃ آل عمران آیت نمبر 41)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۭ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝

"پس نماز قائم کرو۔ بے شک نماز ایمان والوں پر مقررہ وقت پر فرض ہے"

(النساء:103)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

حٰفِظُوْا عَلَي الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى

"(سب ہی) نمازوں کی حفاظت کرو اور (خصوصاً) درمیانی نماز کی"

(البقرہ:238)

JOIN FOR MORE!!!

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

"اور نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ"

(الروم:31)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰي صَلَاتِهِمْ دَاۗىِٕمُوْنَ ۝

"جو اپنی نمازوں میں ہمیشگی کرنے والے ہیں" (سورۃ المعارج آیت 23)

نماز میں سُستی منافق اور فاسق کی علامتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے نماز میں سُستی اور غفلت کرنے والوں کو تنبیہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝

" ان نمازیوں کیلئے افسوس (ویل نامی جہنم کی جگہ ہے) جو اپنی نماز سے غفلت اور سُستی کرتے ہیں "

(الماعون آیت نمبر 4-5)

صلوٰۃ (نماز) کی اہمیت حدیثِ مبارکہ کی روشنی میں:

نماز کی اہمیت اور فضیلت بہت سی احادیث میں بیان کی گئی ہیں جن میں سے چند احادیث حسبِ ذیل ہیں:

آپ ﷺ نے فرمایا:

"اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا"

(مشکوۃ)" سب سے افضل عمل نماز کو وقت پر ادا کرنا ہے"

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" دین کی اصل بنیاد اللہ اور رسول ﷺ کے سامنے سر تسلیم خم کر دینا ہے اور اس عمارت کا ستون نماز ہے" (صحیح مسلم)

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی اس نے کافرانہ روش اختیار کی " (ترمذی)

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں (رکھی گئی) ہے" (نسائی)

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"پانچ نمازوں کی مثال اس میٹھی اور گہری نہر کی سی ہے جو تم میں سے کسی ایک کے دروازے (کے پاس سے گزر رہی ہو) وہ اس میں پانچ مرتبہ نہاتا ہو۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ اس کے جسم پر کوئی میل باقی رہے گی؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا" نہیں "فرمایا" پانچ نمازیں بھی گناہوں کو اسی طرح مٹا دیتی ہیں جیسا کہ پانی میل کچیل کو صاف کر دیتا ہے۔" (صحیح مسلم)

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جس مسلمان کے پاس کسی فرض نماز کا وقت آپہنچتا ہے، وہ اس کے لیے اچھے وضو، خشوع اور رکوع کا اہتمام کرتا ہے تو وہ نماز اس کے پچھلے گناہوں کیلئے کفارہ بن جائے گی جب تک کہ بڑا گناہ نہ کیا جائے اور یہ قانون ساری زندگی جاری رہتا ہے۔" (صحیح مسلم)

نماز باجماعت کی فضیلت:۔

اس بات پر مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا اکیلے نماز پڑھنے سے افضل ہے۔

☆ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اکیلے نماز پڑھنے سے جماعت کے ساتھ نماز ستائیس درجے اجر میں زیادہ ہو جاتی ہے" (ابنِ ماجہ)

☆ رسول اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا:

"نماز کیلئے دور سے چل کر آنے میں ہر قدم پر اللہ کی طرف سے اجر لکھا جاتا ہے" (ابنِ ماجہ)

نماز کے انفرادی و اجتماعی فوائد:

(الف) انفرادی فوائد

علی الصبح بیداری کی عادت:۔ صبح سویرے بیداری کو میڈیکل سائنس میں حفظانِ صحت کے اصولوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ اپنے دن کا آغاز نمازِ فجر سے کرنا چاہئے۔ صبح سویرے اُٹھنے کا عادی شخص دن بھر چاق و چوبند رہتا ہے۔ صبح جلدی اُٹھنا اور رات کو جلدی سونا دونوں عادتیں صحت اور عقل کے فائدے مند ہیں۔

بُرائی اور بے حیائی سے تحفظ:۔ نماز کا اہم ترین مقصد بے حیائی اور برائی سے بچنا ہے۔ کردار اور اخلاق کی پاکیزگی اور تعمیرِ سیرت کا بہترین نسخہ نماز کی پابندی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے؛

"بے شک نماز روکتی ہے بے حیائی اور بُری باتوں سے" (سورۃ العنکبوت آیت 45)

اظہارِ عبودیت:۔ نماز میں بندہ خالق کے سامنے بندگی کا اظہار کرتا ہے اور اپنا سر اور پیشانی اس کے سامنے جھکا کر بار بار اللہ کے معبودِ حقیقی ہونے کا اقرار و اعلان کرتا ہے۔ نماز کا فلسفہ اور روح یہی ہے کہ انسان اپنے آپ کو فنا کر دے اپنی فنا میں ہی بقا سمجھے۔ اللہ کی مرضی اور خوشی

JOIN FOR MORE!!!

پر سب چیزوں کو قربان کر دے۔

ضبطِ نفس: اپنے آپ کو قابو میں رکھنا خواہشات اور نفس کی غلامی سے نجات انسانی زندگی میں کامیابی کی علامات ہیں۔ ہمارا نفس ہمیں ہر وقت برائی پر اُکساتا رہتا ہے اور نماز نہ پڑھنے کے بہانے سکھاتا ہے۔ کبھی کاروبار میں مصروفیت، کبھی سیر و تفریح چھوٹ جانے، کبھی گرمی و سردی، کبھی اور دوسرے وسوسے ستاتے رہتے ہیں ایسے میں نماز سے ضبطِ نفس کی تربیت ملتی ہے۔

پابندی وقت:- آجکل وقت کی پابندی پر بہت زور دیا جاتا ہے۔ ہم وقت کو پابند نہیں کر سکتے ہم اپنے آپ کو وقت کا پابند کر سکتے ہیں۔ وقت کا صحیح استعمال ہی دنیا و آخرت کی کامیابی کا ضامن ہے۔ اور نماز انسان کو وقت کا پابند بناتی ہے۔ گرمی و سردی، بارش و نیند، کاروبار اور دوسری مصروفیات کی پرواہ کیے بغیر نماز کی ادائیگی کو یقینی بنانا انسان کو زندگی کے باقی شعبوں میں بھی وقت کا پابند بناتا ہے۔ حضور اکرمؐ نے نماز کی صحیح وقت پر ادائیگی کو بہترین عمل قرار دیا ہے اور فرمایا:

"اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الصَّلٰوۃُ لِوَقْتِھَا" (مشکوۃ)

"سب سے افضل عمل نماز کو وقت پر ادا کرنا ہے"

JOIN FOR MORE!!

(ب) اجتماعی فوائد

باہمی تعارف:- ایک علاقہ کے لوگوں کا مسجد میں وقتہ وقتہ سے میل جول ان کے بیگانگی اور اجنبیت کو دُور کرتا ہے۔ اس میل ملاپ سے انسانیت اور باہمی محبت کو فروغ ملتا ہے نظامِ صلوٰۃ کا قیام مسلمانوں کے انتشار کو دُور کر کے انہیں وحدت کی لڑی میں پرو دیتا ہے۔

مساوات:- باجماعت نماز میں ہر قسم کی تفریق سے بالاتر ہو کر سب کندھے سے کندھا ملا کر ایک ساتھ ایک ہی صف میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کوئی بڑے سے بڑا آدمی کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ کسی مسلمان کو مسجد میں اس کی جگہ سے ہٹا کر کسی اور کو وہ جگہ دے۔ مسجد میں کالے، گورے، امیر، غریب، شاہ و گدا کا کوئی فرق نہیں ہوتا سب برابر ہوتے ہیں۔

اجتماعیت:- اسلام ایک عالمگیر اور اجتماعی دین ہے۔ اسلامی تعلیمات کا ایک بڑا حصّہ حقوق العباد کی ادائیگی سے متعلق ہے۔ اور کوئی نظام چلانے کیلئے ایک دوسرے کے ساتھ تعاون ایک دوسرے کا احترام اور باہمی مشاورت اور جدوجہد ضروری ہوتی ہے۔ اسلیے باجماعت نماز کی تاکید کی گئی ہے۔ تاکہ دن میں پانچ مرتبہ ایک دوسرے سے خیالات کا تبادلہ کر سکیں۔ پھر جمعہ کا حکم ہے۔ اسمیں بڑا اجتماع ہوتا ہے اور پھر عیدین کا اجتماع ہوتا ہے اور حج کے موقع پر مسجدِ حرام اور مسجدِ نبویؐ میں پوری دنیا کے مسلمانوں کا عظیم الشان اجتماع ہوتا ہے تاکہ اجتماعیت کو فروغ دیا جائے۔

اُلفت و محبت:- دن میں پانچ مرتبہ اور جمعہ و عیدین وغیرہ میں بار بار ملاقات کے نتیجے میں ایک دوسرے سے تعارف ہوتا ہے۔ ایک دوسرے کے حالات، دُکھ درد، خوشی و غمی سے آگاہی ملتی ہے اور جب کسی کے بارے میں کسی پریشانی کی اطلاع ملتی ہے یا بیماری کی اطلاع ملتی ہے تو ہم فکر مند ہو جاتے ہیں اور اسی استطاعت کے مطابق اس کی خیر خواہی، مدد اور عیادت کرتے ہیں اور ایک دوسرے کا احساس اور محبت ایک نعمت ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے انفرادی و اجتماعی دنیاوی و آخروی برکات و فائدے ہیں چند مزید مندرجہ ذیل ہیں۔

اطاعتِ امیر:- باجماعت نماز سے امیر کی اطاعت کرنے کی بھی تربیت ہوتی ہے۔ نماز میں امام کی تقلید ضروری ہے۔ اگر کوئی شخص نماز میں امام کے مطابق ارکان کی ادائیگی نہیں کرتا تو اس کی نماز باطل ہے۔ جو شخص کسی امیر کا کہنا ماننے اور اس کے مطابق آگے بڑھنے کی تربیت سے مالامال ہو وہ زندگی کے باقی کاموں میں بھی ایک اچھا شخص ہوتا ہے۔

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

PRACTICAL CENTRE ▣ SESSION 2023-2024 ▣ PRACTICAL CENTRE ▣ SESSION 2023-2024 ▣ PRACTICAL CENTRE ▣ SESSION 2023-2024 ▣ PRACTICAL CENTRE ▣ SESSION 2023-2024 ▣ PRACTICAL CENTRE

نظم وضبط / نظم جماعت:- نماز سے نظم وضبط کی تربیت ملتی ہے۔ صف بندی اور خود بخود جگہ خالی دیکھ کر اس کو مکمل کرنا اور آناً فاناً صف بندی کا عمل پورا ہو جانا اور پھر ایک امام کی قیادت میں ایک ساتھ ایک آواز پر قیام، رکوع اور سجود اجتماعی تنظیم کی بہترین مثالیں ہیں۔ اور باجماعت نماز کا اجر و ثواب بھی زیادہ رکھا گیا ہے تاکہ پانچوں وقت نماز جماعت سے پڑھنے کی ترغیب ہو اور پھر جمعہ، دو عیدین اور حج کے موقع پر مسجد حرام و مسجد نبویؐ میں ایک مثالی نظم وضبط نظر آتا ہے۔

خلاصہ:- صلوٰۃ (نماز) اسلام کا ایک اہم رکن ہے اور دین حق کا بنیادی ستون ہے قرآن وسنت میں اس کی بہت تاکید آئی ہے۔ کوئی صاحب ایمان نماز کو ہرگز ترک نہیں کر سکتا۔ نماز سے قبر منور ہو جاتی ہے۔ اللہ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ قلبی اور روحانی سکون ملتا ہے۔

مشق

(الف) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:

1۔ صلوٰۃ (نماز) کی فضیلت اور اہمیت پر نوٹ تحریر کیجئے۔

صلوٰۃ کی اہمیت:

صلوٰۃ (نماز) کی اہمیت اور فرضیت قرآن کریم کی روشنی میں:

صلوٰۃ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ہے جو ہر مسلمان عاقل، بالغ، مرد و عورت، مقیم، مسافر، بیمار، تندرست پر دن اور رات میں پانچ مرتبہ فرض ہے۔ قرآن حکیم کی بہ کثرت آیات میں اللہ تعالیٰ نے نماز قائم کرنے کا حکم دیا ہے ان میں سے چند آیات مندرجہ ذیل ہیں:

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

" اور صبح وشام اپنے رب کی تسبیح بیان کرو" (سورۃ آل عمران آیت نمبر 41)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"پس نماز قائم کرو بے شک نماز ایمان والوں پر مقررہ وقت پر فرض ہے" (النساء:103)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"(سب ہی) نمازوں کی حفاظت کرو اور (خصوصاً) درمیانی نماز کی " (البقرہ:238)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"اور نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ" (الروم:31)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"جو اپنی نمازوں میں ہمیشگی کرنے والے ہیں" (سورۃ المعارج آیت 23)

نماز میں سستی منافق اور فاسق کی علامتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے نماز میں سستی اور غفلت کرنے والوں کو تنبیہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

" ان نمازیوں کیلئے افسوس (ویل نامی جہنم کی جگہ ہے) جو اپنی نماز سے غفلت اور سستی کرتے ہیں " (الماعون آیت نمبر 4-5)

صلوٰۃ (نماز) کی اہمیت حدیث مبارکہ کی روشنی میں:

نماز کی اہمیت اور فضیلت بہت سی احادیث میں بیان کی گئی ہیں جن میں سے چند احادیث حسب ذیل ہیں:

JOIN FOR MORE!!!

آپ ﷺ نے فرمایا:

"الصلوٰۃ لوقتھا"

"صلوٰۃ کی ادائیگی اس کے وقت پر ہے" (صحیح مسلم)

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" دین کی اصل بنیاد اللہ اور رسول ﷺ کے سامنے سر تسلیم خم کر دینا ہے اور اس عمارت کا ستون نماز ہے" (صحیح مسلم)

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی اس نے کافرانہ روش اختیار کی " (ترمذی)

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں (رکھی گئی) ہے" (نسائی)

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"پانچ نمازوں کی مثال اس میٹھی اور گہری نہر کی سی ہے جو تم میں سے کسی ایک کے دروازے (کے پاس سے گزر رہی ہو) وہ اس میں پانچ مرتبہ نہاتا ہو۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ اس کے جسم پر کوئی میل باقی رہے گی؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا" نہیں "فرمایا" پانچ نمازیں بھی گناہوں کو اسی طرح مٹا دیتی ہیں جیسا کہ پانی میل کچیل کو صاف کر دیتا ہے۔" (صحیح مسلم)

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جس مسلمان کے پاس کسی فرض نماز کا وقت آپہنچتا ہے، وہ اس کے لیے اچھے وضو، خشوع اور رکوع کا اہتمام کرتا ہے تو وہ نماز اس کے پچھلے گناہوں کیلئے کفارہ بن جائے گی جب تک کہ بڑا گناہ نہ کیا جائے اور یہ قانون ساری زندگی جاری رہتا ہے۔" (صحیح مسلم)

نماز باجماعت کی فضیلت:۔

اس بات پر مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا اکیلے نماز پڑھنے سے افضل ہے۔

☆حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اکیلے نماز پڑھنے سے جماعت کے ساتھ نماز ستائیس درجے اجر میں زیادہ ہو جاتی ہے" (ابنِ ماجہ)

☆رسول اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا:

"نماز کیلئے دور سے چل کر آنے میں ہر قدم پر اللہ کی طرف سے اجر لکھا جاتا ہے" (ابنِ ماجہ)

2۔ نماز کے انفرادی اور اجتماعی فوائد تحریر کیجئے۔

نماز کے انفرادی و اجتماعی فوائد:۔

(الف) انفرادی فوائد:۔

علی الصبح بیداری کی عادت:۔ صبح سویرے بیداری کو میڈیکل سائنس میں حفظانِ صحت کے اصولوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ اپنے دن کا آغاز نماز فجر سے کرنا چاہئے۔ صبح سویرے اٹھنے کا عادی شخص دن بھر چاق و چوبند رہتا ہے۔ صبح جلدی اٹھنا اور رات کو جلدی سونا دونوں عادتیں صحت اور عقل کے فائدے مند ہیں۔

JOIN FOR MORE!!

PRACTICAL CENTRE ▣ SESSION 2023-2024 ▣ PRACTICAL CENTRE ▣ SESSION 2023-2024 ▣ PRACTICAL CENTRE ▣ SESSION 2023-2024 ▣ PRACTICAL CENTRE ▣

برائی اور بے حیائی سے تحفظ:- نماز کا اہم ترین مقصد بے حیائی اور برائی سے بچانا ہے۔ کردار اور اخلاق کی پاکیزگی اور تعمیر سیرت کا بہترین نسخہ نماز کی پابندی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے؛

"بے شک نماز روکتی ہے بے حیائی اور بُری باتوں سے" (سورۃ العنکبوت آیت 45)

اظہارِ عبودیت:- نماز میں بندہ خالق کے سامنے بندگی کا اظہار کرتا ہے اور اپنا سر اور پیشانی اس کے سامنے جھکا کر بار بار اللہ کے معبودِ حقیقی ہونے کا اقرار و اعلان کرتا ہے۔ نماز کا فلسفہ اور روح یہی ہے کہ انسان اپنے آپ کو فنا کر دے اپنی فنا میں ہی بقا سمجھے۔ اللہ کی مرضی اور خوشی پر سب چیزوں کو قربان کر دے۔

ضبطِ نفس:- اپنے آپ کو قابو میں رکھنا خواہشات اور نفس کی غلامی سے نجات انسانی زندگی میں کامیابی کی علامات ہیں۔ ہمارا نفس ہمیں ہر وقت برائی پر اکساتا رہتا ہے اور نماز نہ پڑھنے کے بہانے سکھاتا ہے۔ کبھی کاروبار میں مصروفیت، کبھی سیر و تفریح چھوٹ جانے، کبھی گرمی و سردی، کبھی اور دوسرے وسوسے ستاتے رہتے ہیں ایسے میں نماز سے ضبطِ نفس کی تربیت ملتی ہے۔

پابندی وقت:- آجکل وقت کی پابندی پر بہت زور دیا جاتا ہے۔ ہم وقت کو پابند نہیں کر سکتے ہم اپنے آپ کو وقت کا پابند کر سکتے ہیں۔ وقت کا صحیح استعمال ہی دنیا و آخرت کی کامیابی کا ضامن ہے۔ اور نماز انسان کو وقت کا پابند بناتی ہے۔ گرمی و سردی، بارش و عید، کاروبار اور دوسری مصروفیات کی پرواہ کیے بغیر نماز کی ادائیگی کو یقینی بنانا انسان کو زندگی کے باقی شعبوں میں بھی وقت کا پابند بناتا ہے۔ حضور اکرمؐ نے نماز کی صحیح وقت پر ادائیگی کو بہترین عمل قرار دیا ہے اور فرمایا:

"اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الصَّلٰوۃُ لِوَقْتِھَا" (مشکوٰۃ)

"سب سے افضل عمل نماز کو وقت پر ادا کرنا ہے"

(ب) اجتماعی فوائد

باہمی تعارف:- ایک علاقہ کے لوگوں کا مسجد میں وقفہ وقفہ سے میل جول ان کے بیگانگی اور اجنبیت کو دُور کرتا ہے۔ اس میل ملاپ سے انسانیت اور باہمی محبت کو فروغ ملتا ہے نظام صلوٰۃ کا قیام مسلمانوں کے انتشار کو دُور کر کے انہیں وحدت کی لڑی میں پرو دیتا ہے۔

مساوات:- باجماعت نماز میں ہر قسم کی تفریق سے بالاتر ہو کر سب کندھے سے کندھا ملا کر ایک ساتھ ایک ہی صف میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کوئی بڑے سے بڑا آدمی کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ کسی مسلمان کو مسجد میں اس کی جگہ سے ہٹا کر کسی اور کو وہ جگہ دے۔ مسجد میں کالے، گورے، امیر، غریب، شاہ و گدا کا کوئی فرق نہیں ہوتا سب برابر ہوتے ہیں۔

اجتماعیت:- اسلام ایک عالمگیر اور اجتماعی دین ہے۔ اسلامی تعلیمات کا ایک بڑا حصہ حقوق العباد کی ادائیگی سے متعلق ہے۔ اور کوئی نظام چلانے کیلئے ایک دوسرے کے ساتھ تعاون ایک دوسرے کا احترام اور باہمی مشاورت اور جدوجہد ضروری ہوتی ہے۔ اسلیے باجماعت نماز کی تاکید کی گئی ہے۔ تاکہ دن میں پانچ مرتبہ ایک دوسرے سے خیالات کا تبادلہ کر سکیں۔ پھر جمعہ کا حکم ہے۔ اسمیں بڑا اجتماع ہوتا ہے اور پھر عیدین کا اجتماع ہوتا ہے اور حج کے موقع پر مسجد حرام اور مسجد نبویؐ میں پوری دنیا کے مسلمانوں کا عظیم الشان اجتماع ہوتا ہے تاکہ اجتماعیت کو فروغ دیا جائے۔

الفت و محبت:- دن میں پانچ مرتبہ اور جمعہ و عیدین وغیرہ میں بار بار ملاقات کے نتیجے میں ایک دوسرے سے تعارف ہوتا ہے۔ ایک دوسرے کے حالات، دکھ درد، خوشی و غمی سے آگاہی ملتی ہے اور جب کسی کے بارے میں کسی پریشانی کی اطلاع ملتی ہے یا بیماری کی اطلاع ملتی

JOIN FOR MORE!!!

ہے تو ہم فکر مند ہو جاتے ہیں اور اسی استطاعت کے مطابق اس کی خیر خواہی، مدد اور عیادت کرتے ہیں اور ایک دوسرے کا احساس اور محبت ایک نعمت ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے انفرادی و اجتماعی دنیاوی و آخروی برکات و فائدے ہیں چند مزید مندرجہ ذیل ہیں۔

اطاعتِ امیر:- باجماعت نماز سے امیر کی اطاعت کرنے کی بھی تربیت ہوتی ہے۔ نماز میں امام کی تقلید ضروری ہے۔ اگر کوئی شخص نماز میں امام کے مطابق ارکان کی ادائیگی نہیں کرتا تو اس کی نماز باطل ہے۔ جو شخص کسی امیر کا کہنا ماننے اور اس کے مطابق آگے بڑھنے کی تربیت سے مالا مال ہو وہ زندگی کے باقی کاموں میں بھی ایک اچھا شخص ہوتا ہے۔

نظم وضبط / نظم جماعت:- نماز سے نظم وضبط کی تربیت ملتی ہے۔ صف بندی اور خود بخود جگہ خالی دیکھ کر اس کو مکمل کرنا اور آناً فاناً صف بندی کا عمل پورا ہو جانا اور پھر ایک امام کی قیادت میں ایک ساتھ ایک آواز پر قیام، رکوع اور سجود اجتماعی تنظیم کی بہترین مثالیں ہیں۔ اور باجماعت نماز کا اجر و ثواب بھی زیادہ رکھا گیا ہے تاکہ پانچوں وقت نماز جماعت سے پڑھنے کی ترغیب ہو اور پھر جمعہ، وعیدین اور حج کے موقع پر مسجد حرام و مسجد نبویؐ میں ایک مثالی نظم وضبط نظر آتا ہے۔

(ب) درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

سوال نمبر ا۔ عبادات کسے کہتے ہیں؟

جواب: عبادت کے لغوی معنی:

'عبادت' عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی 'انتہائی عاجزی، انکساری، اور محتاجی کے ہیں۔ لفظ 'عبادت' واحد ہے اسکی جمع 'عبادات' ہے۔

عبادت کی اصطلاحی تعریف:

شریعت کی اصطلاح میں ہر وہ نیک عمل جو خلوص نیت سے خالص للہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لئے کیا جائے اسے 'عبادت' کہتے ہیں۔

عبادت اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور اللہ ہی عبادت کے لائق ہے۔

اللہ کی عبادت کا بہترین طریقہ:

اللہ تعالیٰ کی عبادت کا بہترین طریقہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی سنتِ مبارکہ میں موجود ہے جس کی اتباع (پیروی) لازم ہے۔

اسلام میں عبادت کا تصور:

اسلام میں عبادت کا تصور بہت وسیع ہے مثلاً حلال روزی کمانا، گھر والوں کی ضروریات کا خیال کرنا، اولاد کی تعلیم و تربیت کا پر توجہ دینا، کسی مصیبت زدہ کی مدد کرنا، مظلوم کی دادرسی کرنا، ہمہ وقت ذکرِ الٰہی میں مشغول رہنا عبادت کے زمرے میں آتا ہے۔

عبادت کی اہمیت قرآنِ کریم کی روشنی میں:

عبادت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا؛

"اے لوگو! اُس پروردگار کی عبادت کرو جس نے تمھیں پیدا کیا ہے" (سورۃ البقرۃ آیت نمبر 21)

عبادت کی اہمیت حدیثِ مبارکہ کی روشنی میں:

نبی کریم ﷺ نے عبادت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا؛

"لوگو! اللہ کی عبادت اِس طرح کرو جیسے تم اُسے دیکھ رہے ہو اور اگر یہ ممکن نہ ہو کہ تم اُس کو دیکھو تو وہ تو، بے شک تمہیں دیکھ ہی رہا ہے۔" (صحیح مسلم)

"ہم نے انسان اور جنات کو اپنی عبادت (بندگی) کے لیے پیدا کیا ہے"۔ (سورۃ الذریت آیت 56)

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024

2۔ نماز کی فرضیت کا تحفہ کب اور کسے ملا؟

پنج وقتہ نمازوں کا تحفہ:

ہجرتِ مدینہ سے قبل 27 رجب سن 11 نبوی میں جب خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ سفر معراج پر تشریف لے گئے تو بارگاہ رب العزت سے نبی مکرم ﷺ کی امت کے لیے پانچ نمازوں کا عظیم تحفہ عطا فرمایا گیا جو دراصل ثواب و فضیلت میں پچاس نمازوں کا درجہ رکھتی ہیں۔

سوال نمبر ۳۔ نماز کے کچھ آداب اور شرائط تحریر کیجیے؟

صلوٰۃ (نماز) ادا کرنے کے آداب و شرائط:

نماز ادا کرنے کی کچھ شرائط و آداب ہیں جو ذیل میں ذکر کئے جا رہے ہیں:

☆ نماز ہر مسلمان عاقل و بالغ مرد و عورت پر فرض ہے

صلوٰۃ (نماز) کے شرائط:

1۔ جسم کا پاک ہونا: جسم کا ہر قسم کی نجاست سے پاک ہونا۔

2۔ لباس کا پاک ہونا: جس لباس کو پہن کر نماز پڑھی جائے اس کا بھی پاک ہونا ضروری ہے۔

3۔ نماز کی جگہ کا پاک ہونا: جس جگہ نماز ادا کی جائے اس جگہ کا بھی پاک ہونا ضروری ہے۔

4۔ ستر عورت (مرد و عورت کا ستر کو چھپانا): جسم کے ان حصوں کا چھپانا، جن کے چھپانے کو شریعت نے لازم قرار دی ہے۔

5۔ نماز کا وقت ہونا: جس نماز کا جو وقت شریعت نے مقرر کیا ہے اسی وقت پر ادا کرنا۔

6۔ استقبالِ قبلہ (قبلہ رُخ ہونا): قبلے کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنا۔

7۔ نیت کرنا: نیت کے لئے دل کا ارادہ کافی ہے زبان سے کہنے کی ضرورت نہیں۔

☆ صلوٰۃ (نماز) خشوع و خضوع (عاجزی اور انکساری) کے ساتھ ادا کرنی چاہئے۔

☆ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا ثواب اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس گنا زیادہ ہے

(ج) درست جواب کے سامنے (درست) کا نشان لگائیے:

1۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے انتہائی عاجزی کرنے کو کہتے ہیں:

(الف) توحید (ب) ایمان (ج) اسلام (د) عبادت

2۔ نماز کے لیے عربی میں لفظ استعمال ہوتا ہے۔

(الف) الصوم (ب) النوم (ج) اصلاۃ (د) الفلاح

3۔ سبق کے مطابق اکیلے نماز ادا کرنے کے مقابلے میں باجماعت پڑھنے کا ثواب ہے:

(الف) 27 گنا (ب) 25 گنا (ج) 20 گنا (د) 10 گنا

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

زکوٰۃ

زکوٰۃ کا مفہوم:

زکوٰۃ کے لغوی معنی:

زکوٰۃ عربی زبان کا لفظ ہے جسکے لغوی معنی پاک کرنے، پاک ہونے، نشوونما پانے اور بڑھنے کے ہیں۔ زکوٰۃ کو اس لیے زکوٰۃ کہا جاتا ہے کہ اس سے مال پاک وصاف بھی ہوتا ہے اور مال میں برکت وزیادتی بھی ہوتی ہے۔

زکوٰۃ کی اصطلاحی تعریف:

شریعت کی اصطلاح میں مال کی ایک خاص پر مقدار پر پورا سال گزر جانے کے بعد نصاب کے مطابق اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اسے 'شرعی مستحقین' کو دینے کا نام 'زکوٰۃ' ہے۔

زکوٰۃ کی فضیلت واہمیت:

زکوٰۃ ہر صاحبِ نصاب مسلمان، عاقل، بالغ مرد اور عورت پر فرض ہے۔

"(اے محمد ﷺ) اُن لوگوں کے اموال میں سے صدقہ وصل کرلیں جس کے ذریعہ آپ انھیں پاک کریں گے اور اُن کے لیے باعثِ برکت بنیں گے" (سورۃ التوبہ آیت 103)

JOIN FOR MORE!!!

نصابِ زکوٰۃ:

نصابِ زکوٰۃ سے مراد سرمائے (یعنی مال) کی وہ کم سے کم مقدار ہے جس پر شریعت نے زکوٰۃ واجب کی ہے۔ نصاب کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

- ☆ سونا: ساڑھے سات تولہ
- ☆ چاندی: ساڑھے باون تولہ
- ☆ سونے یا چاندی میں سے کسی ایک کی مالیت کے مطابق روپیہ پیسہ یا سامانِ تجارت
- ☆ اِس مال کا چالیسواں حصّہ، یعنی ڈھائی فیصد (2.5٪) ایک سال کی مدت گزر جانے کے بعد ادا کرنا واجب ہے

صاحبِ نصاب:

جس شخص کے پاس بقدرِ نصاب سرمایہ (یعنی مال) ہو اُسے 'صاحبِ نصاب' کہتے ہیں۔

زکوٰۃ کے مصارف:-

زکوٰۃ کے حق دار کو 'مصرف' کہا جاتا ہے جس کی جمع مصارف ہے۔ قرآنِ کریم کی سورۃ توبہ کی آیت نمبر 60 میں زکوٰۃ کے آٹھ مصرف بیان کئے گئے ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

إِنَّمَا الصَّدَقَٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسَٰكِينِ وَالْعَٰمِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَٰرِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۖ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝

ترجمہ " زکوٰۃ مفلسوں اور محتاجوں اور اس کا کام کرنے والوں کا حق ہے اور جن کی دل جوئی کرنی ہے اور غلاموں کی گردن چھڑانے میں اور قرض داروں کے قرض میں اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کو یہ اللہ کی طرف سے مقرر کیا گیا ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے

(سورۃ التوبہ آیت 60)

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

(۱) الفقرآء:- فقیر اور محتاج وہ لوگ جن کے پاس کچھ نہیں ہو۔

(۲) المساکین:- مساکین اور حاجت مند لوگ جن کے اخراجات مشکل سے پورے ہوتے ہوں۔

(۳) العاملین: محکمہ زکوۃ میں تعینات عملے کی تنخواہ پر زکوۃ کی رقم خرچ کی جاسکتی ہے

(۴) المؤلفۃ القلوب: وہ نو مسلم جو ضرورت مند ہوں انہیں اسلام کی راغب کرنے کے لئے زکوۃ خرچ کی جاسکتی ہے

(۵) الرّقاب: غلاموں اور قیدیوں کو کافروں کی قید سے آزاد کرانے کے لیے زکوۃ کی رقم استعمال کی جاسکتی ہے

(۶) الغارمین: مقروض یعنی قرض کے بوجھ میں دبے ہوئے لوگوں کی مدد و عنایت

(۷) فی سبیل اللہ:- اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے مجاہدین کی مدد یا تبلیغ دین کے لیے جانے والوں کی عنایت

(۸) ابنِ السبیل:- مسافر جو حالتِ سفر میں ہوں اور اس وقت مالک نصاب نہ ہوں۔

زکوۃ کی ادائیگی کے مسائل:

☆ زکوۃ ایک فریضہ ہے جو مالدار مسلمان (مرد و عورت) پر فرض ہے

☆ قریبی رشتے داروں جیسے ماں، باپ، بیوی، بیٹی، بیٹا، کو زکوۃ دینا جائز نہیں۔ کیوں شریعت نے ان کی کفالت اور سرپرستی کا حکم دیا ہے۔

☆ ان کے علاوہ دیگر رشتہ داروں کو زکوۃ دینا باقی مستحقین سے افضل ہے۔

☆ عام طور پر ایک علاقے سے زکوۃ وصول کر کے اس علاقے کے مستحقین لوگوں میں تقسیم کر دی جائے۔

☆ البتہ وہاں مستحق نہ ہوں تو دیگر علاقوں میں زکوۃ تقسیم کی جاسکتی ہے

☆ اپنی قوم اور اپنی رعایا کی سہولت کے لیے ناگہانی آفات مثلاً سیلاب، برشوں، زلزلوں خشک سالی اور وبائی امراض کرونا جیسی وباء میں ضرورت مند مسلمان بھائیوں کی مدد زکوۃ میں سے کی جاسکتی ہے۔

زکوۃ کی اہمیت قرآن کریم کی روشنی میں

قرآنِ حکیم اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہدایت ہے۔ اس میں انسانی مسائل کا مکمل حل موجود ہے۔ انسان کے مسائل میں معاش بھی ایک اہم مسئلہ ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں اس اہم معاشی مسئلہ کو حل کرنے کے لئے زکوۃ کی فرضیت کا حکم نازل فرمایا ہے۔

☆ زکوۃ کی فرضیت کا اعلان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ

ترجمہ: اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو (البقرہ آیت نمبر:43)

☆ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝

ترجمہ: متقی لوگ وہ ہیں کہ جو اللہ کی دی ہوئی دولت میں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

(البقرہ آیت نمبر:3)

☆ ایک اور جگہ اللہ نے کامیاب مومنوں کے بارے میں فرمایا:

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۝

ترجمہ: اور وہ (کامیاب ہیں جو) زکوۃ دیتے ہیں

(المومنون آیت نمبر:4)

JOIN FOR MORE!!!

☆ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:-

ترجمہ اگر تم اللہ کو اچھا قرض دو گے تو وہ اسے تمہارے لیے بڑھاتا جائے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف کر دے گا (التغابن آیت نمبر 18)

اِن آیات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ قرآنِ حکیم نے زکوٰۃ کی ادائیگی پر کتنا زور دیا ہے اور یہ کتنی اہم عبادت ہے۔

زکوٰۃ کی اہمیت احادیث کی روشنی میں

حضور اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں ۔ آپ ﷺ نے اپنے ارشادات میں زکوٰۃ کی اہمیت بیان فرمائی ہے زکوٰۃ کی اہمیت کے اور ادائیگی کے حوالے سے چند احادیثِ مبارکہ حسبِ ذیل ہیں:

☆ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: "اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اس بات کی شہادت کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یقیناً محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا" (بخاری و مسلم)

☆ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"تمہارے اسلام کا پورا ہونا یہ ہے کہ اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو" (الحدیث)

☆ حضرت ابو الدرداء سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا؛

"زکوٰۃ اسلام کا پُل ہے" (الحدیث)

☆ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کی سرکارِ دوعالم ﷺ نے فرمایا؛

"دوزخ میں سب سے پہلے تین شخص جائیں گے اُن میں سے ایک وہ مالدار ہے کہ اپنے مال میں اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہیں کرتا" (الحدیث)

آپ ﷺ نے اپنے ارشادات میں زکوٰۃ کے بارے میں بڑی وضاحت سے یہ بات واضح فرمادی کہ زکوٰۃ مال کا صدقہ ہے اور زکوٰۃ دینے سے مال ہر قسم کی آفات سے پاک ہو جاتا ہے اور جس مال کی زکوٰۃ نہیں دی جاتی ہے وہ خیر و برکت سے خالی ہوتا ہے اور ایسا مال آخرت میں بھی مصیبت بن جائے گا۔

زکوٰۃ ادا کرنے والوں کے لیے خوشخبری:-

جب انسان دولت جیسی نعمت اللہ تعالیٰ کے حکم پر زکوٰۃ کی صورت میں قربان کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے ایثار کے قدر کرتے ہوئے اس قربان شدہ مال کو اپنے ذمے قرض قرار دیتا ہے اور وعدہ فرماتا ہے کے بندے کا یہ قرض وہ کئی گنا بڑھا کر واپس کریگا جیسا کے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور اگر تم قرض دو اللہ تو اچھی طرح پر قرض دینا تو وہ دوہرا کریگا اُس کو تمہارے لیے اور بخش دیگا تم کو اور اللہ قدر دان ہے اور تحمل والا ہے۔

(سورۃ التغابن 17)

زکوٰۃ نہ دینے والوں کیلئے وعید (عذاب) :

زکوٰۃ نہ دینا اگر فرضیت کے انکار کی وجہ سے ہے تو کُفر ہے اور کنجوسی و بخل کی وجہ سے ہے تو گناہ ہے۔ اسلامی حکومت میں ایسے شخص سے زکوٰۃ زبردستی وصول کی جائے گی اور وہ سزا کا مستحق ہو گا اور اگر لڑائی پر اُتر آئے تو اس سے اللہ کے حکم کی پابندی اور زکوٰۃ کی ادائیگی تک جنگ کی جائے گی۔ قرآنی آیات میں ایک طرف تو بار بار مومنوں کی صفات بیان کی گئی ہیں کہ وہ نماز پڑھتے ہیں زکوٰۃ دیتے ہیں۔ تو دوسری طرح مال کی حرص و طمع اور خرچ نہ کر کے دوسرے کے حقوق چھیننے اور ان کی معاشی آس و اُمید کو توڑنے کی سخت مذمت آئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

JOIN FOR MORE!!!

ترجمہ: اور وہ لوگ جو سونا چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور انہیں اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنادو۔
(سورۃ التوبہ آیات نمبر 25)

زکوٰۃ کے معاشی و معاشرتی فوائد:۔

(الف) زکوٰۃ کے معاشی فوائد:

(۱) معاشی نظام کی اصلاح: زکوٰۃ کسی ملک کے معاشی نظام کو بہتر بنانے کا مؤثر ترین ذریعہ ہے۔ اسلام نظام زکوٰۃ کے ذریعہ معیشت کو صحت مند بنیادوں پر استوار کرتا ہے۔ سرمایہ دارانہ نظام میں جہاں سود اور غیر شرعی حدود سے غربت بڑھتی ہے وہاں زکوٰۃ کی ادائیگی غربت میں کمی آتی ہے۔ اور لوگوں کی معاشی حالت بہتر ہوتی ہے۔ صاحب زکوٰۃ لوگ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد زیادہ سرمایہ کار کرتے ہیں جس سے ملکی معیشت مستحکم ہوتی ہے۔ زکوٰۃ معاشی استحکام کا بہترین حل ہے۔

(۲) معاشی توازن: زکوٰۃ سے معاشرہ میں معاشی و اقتصادی توازن قائم رہتا ہے، طبقاتی کشمکش اور معاشی ناہمواری ختم ہو جاتی ہے۔ اسلام یہ نہیں چاہتا کہ امیر تر ہو جائے اور غریب تر ہو جائے۔ اس کے برعکس اسلام دولت کو گردش میں لاکر معاشی توازن برقرار رکھتا ہے۔

(۳) مال کی ذخیرہ اندوزی کا خاتمہ: زکوٰۃ کے ذریعہ مال و دولت امیر کے ہاتھوں سے نکل کر غریب تک پہنچتا ہے، مال دولت پر کسی ایک فرد یا گروہ کی اجارہ داری ختم ہو جاتی ہے دولت کا رُخ امیر سے غریب کی طرف مڑ جاتا ہے قرآن اس حقیقت کو یوں بیان فرماتا ہے: ارشاد باری ہے کہ:

"تاکہ وہ مال صرف انہی کے درمیان گردش کرتا نہ رہ جائے جو تم میں دولت مند ہیں" (سورۃ الحشر آیت ۷)

(ب) زکوٰۃ کے معاشرتی فوائد:

(۱) بخل اور کنجوسی کا علاج: زکوٰۃ دینے والے کے دل سے بخل، کنجوسی اور تنگ دلی کی کیفیت ختم ہو جاتی ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر جب ایک مسلمان اپنا مال غریبوں پر خرچ کرتا ہے تو اس میں سخاوت و فیاضی کی صفات پیدا ہو جاتی ہیں۔ امیر کے دل سے دولت کی محبت کم ہوتی ہے اور غریب کے دل سے امیر کے لئے نفرت اور حسد کے جذبات ختم ہو جاتے ہیں۔ جس سے پورے معاشرے کو فائدہ ہوتا ہے۔

(۲) انسانی ہمدردی اور خیر خواہی: زکوٰۃ انسان کو ہمدردی اور خیر خواہی کا سبق دیتی ہے، مالداروں کو حکم دیا گیا ہے کہ جہاں وہ اپنے آرام و آسائش کے لئے ہزاروں روپے خرچ کرتے ہیں وہاں انھیں غریبوں اور ناداروں کی بھی خبر گیری کرنی چاہئے، اور اپنی دولت کو ان کی مالی امداد میں خرچ کرنا چاہئے۔

(۳) غربت کا خاتمہ: زکوٰۃ سب سے بڑا معاشرتی فائدہ کہ یہ غربت و افلاس کا خاتمہ کرتی ہے۔ غریبوں اور ناداروں کو اچھی زندگی گزارنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ دراصل زکوٰۃ کا مقصد ہی غریب، کمزور اور نادار طبقہ کی کفالت ہے، کیونکہ زکوٰۃ انھیں کا حق ہے،

خلاصہ:- زکوٰۃ اسلام کا ایک اہم رکن ہے۔ زکوٰۃ ایک مالی عبادت ہے جس کی وجہ سے معاشرہ کی معاشی اور معاشرتی کمزوریوں پر قابو پایا جاتا ہے۔ امداد باہمی کے ذریعے جرائم پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ اس کے ذریعے معاشی عدل قائم ہو سکتا ہے۔ زکوٰۃ کی رقم سے دین کے فروغ میں بھی مدد لی جاسکتی ہے۔ ضرورت مندوں کی دعائیں لی جاسکتی ہیں۔

JOIN FOR MORE!!!

مشق

(الف) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:

ا۔ زکوٰۃ کی اہمیت بیان کیجئے۔

زکوٰۃ کی اہمیت قرآن کریم کی روشنی میں:

قرآنِ حکیم اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہدایت ہے۔ اس میں انسانی مسائل کا مکمل حل موجود ہے۔ انسان کے مسائل میں معاش بھی ایک اہم مسئلہ ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں اس اہم معاشی مسئلہ کو حل کرنے کے لئے زکوٰۃ کی فرضیت کا حکم نازل فرمایا ہے۔

☆ زکوٰۃ کی فرضیت کا اعلان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔ (البقرہ آیت نمبر:43)

☆ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: متقی لوگ وہ ہیں کہ جو اللہ کی دی ہوئی دولت میں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ (البقرہ آیت نمبر:3)

☆ ایک اور جگہ اللہ نے کامیاب مومنوں کے بارے میں فرمایا:

ترجمہ: اور وہ (کامیاب ہیں جو) زکوٰۃ دیتے ہیں۔ (المومنون آیت نمبر:4)

☆ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

ترجمہ اگر تم اللہ کو اچھا قرض دو گے تو وہ اسے تمھارے لیے بڑھاتا جائے گا اور تمھارے گناہ بھی معاف کر دے گا (التغابن آیت نمبر 18)

اِن آیات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ قرآنِ حکیم نے زکوٰۃ کی ادائیگی پر کتنا زور دیا ہے اور یہ کتنی اہم عبادت ہے۔

زکوٰۃ کی اہمیت احادیث کی روشنی میں

حضور اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں ۔ آپ ﷺ نے اپنے ارشادات میں زکوٰۃ کی اہمیت بیان فرمائی ہے زکوٰۃ کی اہمیت کے اور ادائیگی کے حوالے سے چند احادیثِ مبارکہ حسبِ ذیل ہیں:

☆ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: "اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اس بات کی شہادت کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یقیناً محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ "نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا" (بخاری و مسلم)

☆ حضرت عاقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"تمہارے اسلام کا پورا ہونا یہ ہے کہ اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو" (الحدیث)

☆ حضرت ابو الدرد سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا؛

"زکوٰۃ اسلام کا پُل ہے" (الحدیث)

☆ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کی سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا؛

"دوزخ میں سب سے پہلے تین شخص جائیں گے اُن میں سے ایک وہ مالدار ہے کہ اپنے مال میں اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہیں کرتا" (الحدیث)

JOIN FOR MORE!!!

آپ ﷺ نے اپنے ارشادات میں زکوۃ کے بارے میں بڑی وضاحت سے یہ بات واضح فرمادی کہ زکوۃ مال کا صدقہ ہے اور زکوۃ دینے سے مال ہر قسم کی آفات سے پاک ہو جاتا ہے اور جس مال کی زکوۃ نہیں دی جاتی ہے وہ خیر و برکت سے خالی ہوتا ہے اور ایسا مال آخرت میں بھی مصیبت بن جائے گا۔

2۔ زکوۃ کے مصارف بیان کیجئے:

جواب:

زکوۃ کے مصارف:۔

زکوۃ کے حق دار کو 'مصرف' کہا جاتا ہے جس کی جمع مصارف ہے۔ قرآن کریم کی سورۃ توبہ کی آیت نمبر 60 میں زکوۃ کے آٹھ مصرف بیان کئے گئے ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ
وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ
فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝

ترجمہ "زکوۃ مفلسوں اور محتاجوں اور اس کا کام کرنے والوں کا حق ہے اور جن کی دل جوئی کرنی ہے اور غلاموں کی گردن چھڑانے میں اور قرض داروں کے قرض میں اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کو یہ اللہ کی طرف سے مقرر کیا گیا ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے

(سورۃ التوبہ آیت 60)

(۱) الفقرآء:۔ فقیر اور محتاج وہ لوگ جن کے پاس کچھ نہیں ہو۔

(۲) المساکین:۔ مساکین اور حاجت مند لوگ جن کے اخراجات مشکل سے پورے ہوتے ہوں۔

(۳) العاملین: محکمہ زکوۃ میں تعینات عملے کی تنخواہ پر زکوۃ کی رقم خرچ کی جاسکتی ہے

(۴) المؤلفۃ القلوب: وہ نو مسلم جو ضرورت مند ہوں انہیں اسلام کی راغب کرنے کے لئے زکوۃ خرچ کی جاسکتی ہے

(۵) الرّقاب: غلاموں اور قیدیوں کو کافروں کی قید سے آزاد کرانے کے لیے زکوۃ کی رقم استعمال کی جاسکتی ہے

(۶) الغارمین: مقروض یعنی قرض کے بوجھ میں دبے ہوئے لوگوں کی مدد و عنایت

(۷) فی سبیل اللہ:۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے مجاہدین کی مدد یا تبلیغ دین کے لیے جانے والوں کی عنایت

(۸) ابنِ السبیل:۔ مسافر جو حالتِ سفر میں ہوں اور اس وقت مالک نصاب نہ ہوں۔

(ب) درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ زکوۃ کا مفہوم کیا ہے؟

زکوۃ کا مفہوم:

زکوۃ کے لغوی معنی:

زکوۃ عربی زبان کا لفظ ہے جسکے لغوی معنی پاک کرنے، پاک ہونے، نشوونما پانے اور بڑھنے کے ہیں۔ زکوۃ کو اس لیے زکوۃ کہا جاتا ہے کہ اس سے مال پاک وصاف بھی ہوتا ہے اور مال میں برکت وزیادتی بھی ہوتی ہے۔

زکوۃ کی اصطلاحی تعریف:

شریعت کی اصطلاح میں مال کی ایک خاص پر مقدار پر پورا سال گزر جانے کے بعد نصاب کے مطابق اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اسے 'شرعی مستحقین' کو دینے کا نام 'زکوۃ' ہے۔

JOIN FOR MORE!!!

2۔ صاحب نصاب سے کیا مراد ہے؟

صاحب نصاب:

جس شخص کے پاس بقدرِ نصاب سرمایا (یعنی مال) ہو اُسے 'صاحب نصاب' کہتے ہیں صاحب نصاب سے مراد ہے ایسا شخص جس کے پاس اتنا مال ہو جو حاجتِ اصلیہ (بنیادی ضروریات) سے زائد ہو۔ یعنی جس کے پاس ساڑھے سات تولے سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا پھر اتنا کیش (نقد رقم) ہو جو ساڑھے باون تولے چاندی کے نصاب تک پہنچ سکے ایسے شخص کو صاحب نصاب کہتے ہیں جس پر سال گزر جانے پر زکوٰۃ فرض ہو جاتی ہے۔

3۔ زکوٰۃ کے کوئی پانچ فائدے تحریر کیجئے۔

زکوٰۃ کے فوائد:

(۱) معاشی نظام کی اصلاح: زکوٰۃ کسی ملک کے معاشی نظام کو بہتر بنانے کا مؤثر ترین ذریعہ ہے۔ اسلام نظامِ زکوٰۃ کے ذریعہ معیشت کو صحت مند بنیادوں پر استوار کرتا ہے۔

(۲) انسانی ہمدردی اور خیر خواہی: زکوٰۃ انسان کو ہمدردی اور خیر خواہی کا سبق دیتی ہے، مالداروں کو حکم دیا گیا ہے کہ جہاں وہ اپنے آرام و آسائش کے لئے ہزاروں روپے خرچ کرتے ہیں وہاں انھیں غریبوں اور ناداروں کی بھی خبر گیری کرنی چاہئے، اور اپنی دولت کو ان کی مالی امداد میں خرچ کرنا چاہئے۔

(۳) مال کی ذخیرہ اندوزی کا خاتمہ: زکوٰۃ کے ذریعہ مال و دولت امیر کے ہاتھوں سے نکل کر غریب تک پہنچتا ہے، مال دولت پر کسی ایک فرد یا گروہ کی اجارہ داری ختم ہو جاتی ہے دولت کا رُخ امیر سے غریب کی طرف مڑ جاتا ہے قرآن اس حقیقت کو یوں بیان فرماتا ہے: ارشادِ باری ہے کہ:

"تاکہ وہ مال صرف انہی کے درمیان گردش کرتا نہ رہ جائے جو تم میں دولت مند ہیں" (سورۃ الحشر آیت ۷)

(۴) غربت کا خاتمہ: زکوٰۃ سب سے بڑا معاشرتی فائدہ کہ یہ غربت و افلاس کا خاتمہ کرتی ہے۔ غریبوں اور ناداروں کو اچھی زندگی گزارنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ دراصل زکوٰۃ کا مقصد ہی غریب، کمزور اور نادار طبقہ کی کفالت ہے، کیونکہ زکوٰۃ انھیں کا حق ہے،

(۵) معاشی توازن: زکوٰۃ سے معاشرہ میں معاشی و اقتصادی توازن قائم رہتا ہے، طبقاتی کشمکش اور معاشی ناہمواری ختم ہو جاتی ہے۔ اسلام یہ نہیں چاہتا کہ امیر تر ہو جائے اور غریب تر ہو جائے۔ اس کے برعکس اسلام دولت کو گردش میں لا کر معاشی توازن برقرار رکھتا ہے۔

(ج) درست جواب کے سامنے (درست) کا نشان لگایئے:

1۔ شفقت، رحم اور مہربانی کے لیے عربی لفظ استعمال ہوتا ہے:

(الف) کمائی (ب) مال (ج) پاکیزگی (د) نفع

2۔ سال میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے:

(الف) چار مرتبہ (ب) تین مرتبہ (ج) دو مرتبہ (د) ایک مرتبہ

3۔ زکوٰۃ کے مصارف ہیں:

(الف) 7 (ب) 8 (ج) 9 (د) 10

JOIN FOR MORE!!!

صوم (روزہ)

صوم (روزہ) کا مفہوم:

صوم کے لغوی معنی:- صوم عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی "رُک جانا" اور اس رُک جانے، کا تعلق خواہ کھانے پینے سے ہو، گفتگو سے ہو یا کسی اور کام سے ہو۔

صوم کی اصطلاحی تعریف:- شریعت کی اصلاح میں "صوم" سے مراد صبح صادق سے لیکر غروب آفتاب تک عبادت کی نیت سے خالص اللہ کی رضا و خوشنودی کی خاطر کھانے، پینے، خواہشاتِ نفسانی اور دیگر ممنوع باتوں سے رک جانا۔

صوم کی غرض وغایت:- صوم (روزہ) کی غرض وغایت اور اسکو فرض کرنے حکمت تقویٰ کا حصول ہے جس سے مراد پرہیز گاری اور اللہ تعالیٰ کا خوف ہے اور یہ دل کی اس کیفیت کا نام ہے جو انسان کو برائیوں سے روکتی اور نیکیوں کی طرف راغب کرتی ہے صوم کی حکمت اور اس کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے حق تعالیٰ فرماتے ہیں:

(روزہ تم پر اس لیے فرض کیا گیا ہے) تاکہ تم متقی (پرہیز گار) بن جاؤ۔ (البقرہ آیت نمبر 183)

صوم کی فرضیت:

صوم کی فرضیت کا حکم ہجرت نبوی ﷺ کے دوسرے سال دس شعبان المعظم بروز پیر نازل ہوا۔ عبادات میں سب سے پہلے نماز، پھر زکوۃ اور پھر صوم (روزہ) فرض کیا گیا۔

صوم (روزہ) کی فضیلت و اہمیت:

صوم (روزہ) کی اہمیت قرآن کریم کی روشنی میں:

☆ صوم (روزہ) کی فرضیت سے متعلق قرآن کریم میں حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

"اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم متقی و پرہیز گار بن جاؤ"

(البقرہ آیت نمبر 183)

☆ ماہِ رمضان کے پورے مہینے کے روزے رکھنا لازم ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:

"لہٰذا اب سے جو شخص اس مہینے کو پائے اُس کو لازم ہے کہ اس پورے مہینے کے روزے رکھے۔" (سورۃ البقرہ آیت نمبر 185)

☆ صبح صادق سے غروب آفتاب تک روزے کو پورا کرنے کی ہدایت دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشادِ فرمایا:

"(صبح صادق سے) رات تک (یعنی غروب آفتاب تک) اپنا روزہ پورا کرو" (سورۃ البقرہ آیت نمبر 187)

☆ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے روزہ دار مومن مرد اور عورت کو مغفرت اور اجرِ عظیم کی خوشخبری سنائی ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:-

".....روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور عورتیں، اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں اللہ تعالیٰ، نے ان کیلئے بخشش اور اجرِ عظیم تیار کر رکھے ہیں" (الاحزاب:35)

صوم (روزہ) کی فضیلت و اہمیت احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں:

رسول اکرم ﷺ نے بہت سی احادیثِ مبارکہ میں روزہ کی اہمیت کو بیان فرمایا ہے۔ چند احادیث مندرجہ ذیل ہیں:-

JOIN FOR MORE!!!

روزہ ڈھال ہے:

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"روزہ جہنم سے ڈھال ہے جس طرح تمہاری ایک "لڑائی سے بچانے والی "ڈھال ہوتی ہے" (رواہ احمد)

روزہ دار کی دعا:

☆ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

"افطار کے وقت روزہ دار کی دعا رد نہیں کی جاتی " (ابن ماجہ)

"ریان" سے داخلہ:

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

☆ "جنت میں ایک دروازہ ہے جسے " ریان "کہا جاتا ہے قیامت کے دن اس سے روزے دار داخل ہوں گے ان کے علاوہ اس میں سے کوئی اندر نہیں جاسکے گا پکارا جائے گا روزے دار کہاں ہیں؟ وہ کھڑے ہو جائیں گے ان کے سوا کوئی اور اس (دروازے) سے داخل نہیں ہو گا جب یہ داخل ہو جائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا پھر بعد میں کوئی بھی اس میں داخل نہ ہو گا" (صحیح بخاری)

JOIN FOR MORE!!!

پچھلے گناہوں کی معافی:

☆ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

جو شخص ایمان کے ساتھ اور طلب ثواب کیلئے رمضان کے روزے رکھتا ہے اس کے پہلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں" (صحیح بخاری)

روزہ دار کے منہ کی خوشبو:

☆ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ (بندہ) کھانے پینے اور نفس کی خواہش کو میری وجہ سے ترک کرتا ہے، روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا....." (صحیح بخاری)

روزہ دار کے لیے دو خوشیاں:

☆ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" .....روزہ دار کیلئے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی افطار کے وقت اور ایک خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت ہو گی اس وقت وہ اپنے روزہ سے خوش ہو گا" (صحیح بخاری)

گناہوں کا کفارہ :

☆ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" پانچ نمازیں ایک جمعہ سے دوسرا جمعہ اور ایک رمضان سے دوسرا رمضان ان کے درمیان ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہیں جب کہ گناہ کبیرہ سے بچا جائے" (صحیح مسلم)

روزہ کا تقاضا: روزہ کا مقصد صرف بھوکے پیاسے رہ کر وقت گذار لینا نہیں ہے۔ بلکہ اس کا مقصد بہت عظیم ہے اور اس کو پانے کیلئے کچھ تقاضے ہیں۔ چند احادیث مندرجہ ذیل ہیں۔

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

"جو انسان روزے کی حالت میں جھوٹی باتوں اور گناہ کے کاموں سے باز نہیں آتا، اللہ تعالیٰ کو اس کے روزے کی کوئی ضرورت نہیں وہ خواہ مخواہ بھوک اور پیاس برداشت کرتا ہے"

(بخاری، کتاب الصوم)

خلاصہ:۔ روزہ اسلام کا ایک اہم رکن ہے۔ روزہ قرب الٰہی کا بہترین ذریعہ ہے۔ تمام عبادات کا بدلہ جنت ہے جبکہ روزہ کا بدلہ خالق جنت یعنی اللہ تعالیٰ خود ہے۔ روزہ روحانی ترقی حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ روزہ رکھنے والوں کی صحت بھی اچھی ہوتی ہے۔

صوم (روزہ) کے انفرادی اور اجتماعی فوائد۔

انفرادی فوائد:

نظم وضبط کی تربیت:

رمضان رحمتوں اور برکتوں کا مہینہ ہے۔ اس مقدس مہینے سے چونکہ زندگی ایک خاص نظم وضبط کی پابند ہو جاتی ہے۔ لہٰذا جسمانی و روحانی بیماریوں پر قابو پانا اور زیادہ آسان ہو جاتا ہے مثلاً لوگ صبح سے شام تک سگریٹ نوشی سے دور رہتے ہیں اور کچھ لوگ اس مہینے ہی اس سے بچتے ہیں۔

ضبطِ نفس:

روزہ ضبطِ نفس کی تعلیم دیتا ہے اور روزہ دار صابر بن جاتا ہے۔ انسان خواہ کتنے ہی ناز و نعم میں پلا ہو اور دولت سے مالا مال ہو۔ اور استعمال پر پوری قدرت و طاقت رکھتا ہو۔ بھوک اور پیاس پر صبر کرنے سے انسان کو مشکلات اور مصائب پر صبر کرنے کی عادت پڑ جاتی ہے اور مشکلات اُٹھانے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔

تقویٰ اور روحانی ترقی:

روزہ حصول تقویٰ کا ایک ذریعہ ہے۔ تقویٰ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنے کا نام ہے۔ یعنی صدق دل اور ذوق و شوق سے ایسے کام لیے جائیں جن کا حکم دیا گیا ہے اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہوئے ایسے کام نہ کیے جائیں جن سے روکا گیا ہے۔ روزہ کا اصل مقصد تقویٰ پیدا کرنا ہے۔ روزہ حواس پر قابو رکھنے اور برائیوں سے رُکنے کا نام ہے۔

جسمانی طاقت و توانائی کا سرچشمہ:

کچھ لوگ اس غلط فہمی کا شکار ہیں کہ روزہ رکھنے سے ان میں کمزوری آجاتی ہے۔ اور وہ اسی لیے دن بھر سستی اور کاہلی کا شکار رہتے ہیں۔ اور سارا وقت سو کر گذارتے ہیں کوئی ذمہ داری دلجمعی اور لگن سے نہیں نبھاتے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ روزہ روح کے ساتھ ساتھ جسمانی طاقت اور قوت کا بھی ذریعہ ہے۔

صوم (روزہ) کے معاشی اثرات:

رمضان المبارک کے مہینے میں مسلمان نیکیوں کی طرف راغب ہو جاتے ہیں خیرات صدقات اور فطرے کے ذریعہ غریب و نادار لوگوں کی مدد کرتے ہیں جس سے غریبوں کی معاشی حالت بہتر ہوتی ہے اتحاد و اتفاق کی فضا قائم ہوتی ہے۔ پورے مہینے کی اس عملی مشق سے انسان کو جسمانی روحانی انفرادی اور اجتماعی بے شمار فوائد حاصل ہوتے ہیں

JOIN FOR MORE!!!

اجتماعی فوائد:

دوسروں کے دکھ درد میں شرکت:

ایک اچھے معاشرہ وہ ہوتا ہے جس کے افراد ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک رہتے ہوں۔ روزہ سے ایک دوسرے کے احساسات میں شرکت کا موقع ملتا ہے۔ احساس میں شرکت کے شعور کی بیداری ایک دوسرے کو قریب لاتی ہے۔ جب ایک مالدار کو بھوک کی شدت کی کیفیت کا ذاتی تجربہ ہو گا اور وہ اس تجربہ سے ہر سال ماہ رمضان میں گذرتا ہو گا تو یقیناوہ غریب پڑوسی، غریب رشتہ دار اور دوسروں کے بارے میں ضرور سوچے گا۔ اور بھوک و پیاس کی تلخی کو رمضان و غیر رمضان میں محسوس کرے گا۔ انسانیت بیدار ہو گی اور یہی روزہ کا مقصد ہے۔

روزہ میں مساوات اور پابندی وقت کی تربیت:

روزہ امیر و غریب بادشاہ و رعایا، کالے گورے، مشرق و مغرب قطب شمالی و جنوبی ہر رہنے والے اہل ایمان پر فرض ہے۔ یہ بھی اسلامی مساوات کی ایک مثال ہے۔ روزانہ ایک خاص وقت پر سحری اور افطار کرنا اور ایکساتھ روزہ افطار کرنا انسان کو نظام الاوقات کا پابند بناتا ہے۔

ریاکاری سے پاک عبادت:

روزہ کسی کام کے نہ کرنے کا نام ہے۔ باقی اعمال و عبادت جیسے نماز، حج، جہاد وزکوٰۃ دِکھائی دیتے ہیں۔ ان کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔ روزہ ایک پوشیدہ عبادت ہے۔ اور اس عبادت کا معاملہ اللہ اور بندہ کے مابین رہتا ہے۔ صرف اللہ ہی جانتا ہے لوگ اس سے واقفیت حاصل نہیں کرسکتے۔ اسلیے اس میں کسی قسم کا ریا اور دِکھاوا نہیں ہوتا۔ یعنی روزہ دار افراد سے ایک ایسا معاشرہ وجود پاتا ہے جسمیں اصل مقصد اللہ کی خوشنودی ہوتا ہے۔

JOIN FOR MORE!!!

روزہ کے انسانی صحت پر اثرات:

☆ امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں بھوکے رہنے کے بہت سے فائدے بتاتے ہیں۔ بھوکے رہنے سے ذہن تیز ہوتا ہے، اور بصیرت بیدار ہوتی ہے۔ اور ایک حدیث میں ہے: "جس کا پیٹ بھوکا ہو اس کی فکر تیز ہوتی ہے"

☆ زیادہ اور اچھا کھانے کی وجہ سے موٹاپا اور دوسری بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں اور کولیسٹرول بڑھ جاتا ہے۔ لوگ ڈائیٹنگ کرتے ہیں۔ روزہ رکھنا صحت کیلئے مفید ہے۔

☆ جب تک لوگ قوانین قدرت کے مطابق سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ سادہ کھاتے اور جسمانی محنت کرتے صحت مند رہتے تھے لیکن آج کل کے حالات میں طرزِ زندگی، رہائش، خوراک اور معاش غیر فطری ہوگئے ہیں۔ روزہ کی اہمیت آج کے زمانے میں اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔

☆ روزہ سے جسمانی نظام کی صفائی اور تطہیر ہوتی ہے۔

☆ مشہور مقولہ ہے کہ پرہیز علاج سے بہتر ہے۔ پرہیز کے بغیر دوا اور علاج کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا کئی بیماریوں میں ڈاکٹر کھانے پینے سے روک دیتے ہیں۔ روزہ پرہیز ہے جس سے جسم کا نظام خود بخود بہترین ہو جاتا ہے۔

☆ ہر شخص کا وزن اس کے قد قامت اور عمر کے لحاظ سے ہونا چاہیئے۔ لیکن بسیار خوری (زیادہ کھانے) سے موٹاپا آجاتا ہے جو خود ایک مصیبت ہے اور بیماریوں کا سبب ہے وزن کی زیادتی سے گٹھیا کا مرض پیدا ہوتا ہے جب وزن زیادہ ہے تو پیروں کو زیادہ بوجھ اُٹھانے میں دشواری ہوتی ہے تو ان میں درد ہونے لگتا ہے ڈاکٹر وزن گھٹانے کا مشورہ دیتے ہیں۔ روزہ وزن کو نارمل کرنے کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔

☆ شوگر، ہائی بلڈ پریشر، ہارٹ اٹیک، یورک ایسڈ، کولیسٹرول بڑھ جانا ان کی ایک وجہ بسیار خوری (زیادہ کھانا) ہے۔ روزہ ہر لحاظ سے صحت مند رکھنے والی عبادت ہے۔

مشق

(الف) درجِ ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:

1۔ روزے کی فضیلت اور اہمیت پر نوٹ تحریر کیجئے۔

صوم (روزہ) کی فضیلت و اہمیت:

صوم (روزہ) کی اہمیت قرآن کریم کی روشنی میں:

☆ صوم (روزہ) کی فرضیت سے متعلق قرآن کریم میں حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

" اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم متقی و پرہیز گار بن جاؤ"

(البقرہ آیت نمبر 183)

☆ ماہِ رمضان کے پورے مہینے کے روزے رکھنا لازم ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:

" لہٰذا اب سے جو شخص اس مہینے کو پائے اُس کو لازم ہے کہ اس پورے مہینے کے روزے رکھے۔" (سورۃ البقرہ آیت نمبر 185)

☆ صبح صادق سے غروب آفتاب تک روزے کو پورا کرنے کی ہدایت دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشادِ فرمایا:

" (صبح صادق سے) رات تک (یعنی غروب آفتاب تک) اپنا روزہ پورا کرو" (سورۃ البقرہ آیت نمبر 187)

☆ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے روزہ دار مومن مرد اور عورت کو مغفرت اور اجرِ عظیم کی خوشخبری سنائی ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:-

"..... روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور عورتیں اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں اللہ تعالیٰ، نے ان کیلئے بخشش اور اجرِ عظیم تیار کر رکھے ہیں" (الاحزاب:35)

صوم (روزہ) کی فضیلت و اہمیت احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

رسول اکرم ﷺ نے بہت سی احادیثِ مبارکہ میں روزہ کی اہمیت کو بیان فرمایا ہے۔ چند احادیث مندرجہ ذیل ہیں:-

روزہ ڈھال ہے:

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"روزہ جہنم سے ڈھال ہے جس طرح تمہاری ایک "لڑائی سے بچانے والی "ڈھال ہوتی ہے" (رواہ احمد)

روزہ دار کی دعا:

☆ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

"افطار کے وقت روزہ دار کی دعا رد نہیں کی جاتی" (ابنِ ماجہ)

"ریان" سے داخلہ:

☆ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

"جنت میں ایک دروازہ ہے جسے " ریان" کہا جاتا ہے قیامت کے دن اس سے روزے دار داخل ہوں گے ان کے علاوہ اس میں سے کوئی اندر نہیں جاسکے گا پکارا جائے گا روزے دار کہاں ہیں؟ وہ کھڑے ہو جائیں گے ان کے سوا کوئی اور اس (دروازے) سے داخل نہیں ہو گا جب یہ داخل ہو جائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا پھر بعد میں کوئی بھی اس میں داخل نہ ہو گا" (صحیح بخاری)

JOIN FOR MORE!!!

پچھلے گناہوں کی معافی

☆ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

جو شخص ایمان کے ساتھ اور طلب ثواب کیلئے رمضان کے روزے رکھتا ہے اس کے پہلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں" (صحیح بخاری)

2۔ روزہ رکھنے کے فائدے اور زندگی پر پڑنے والے معاشی اثرات بیان کیجئے:

صوم (روزہ) کے انفرادی اور اجتماعی فوائد:

انفرادی فوائد:

نظم وضبط کی تربیت:

رمضان رحمتوں اور برکتوں کا مہینہ ہے۔ اس مقدس مہینے سے چونکہ زندگی ایک خاص نظم وضبط کی پابند ہو جاتی ہے۔ لہٰذا جسمانی و روحانی بیماریوں پر قابو پانا اور زیادہ آسان ہو جاتا ہے مثلاً لوگ صبح سے شام تک سگریٹ نوشی سے دور رہتے ہیں اور کچھ لوگ پورے مہینے ہی اس سے بچتے ہیں۔

ضبطِ نفس:

روزہ ضبطِ نفس کی تعلیم دیتا ہے اور روزہ دار صابر بن جاتا ہے۔ انسان خواہ کتنے ہی ناز و نعم میں پلا ہو اور دولت سے مالا مال ہو۔ اور استعمال پر پوری قدرت و طاقت رکھتا ہو۔ بھوک اور پیاس پر صبر کرنے سے انسان کو مشکلات اور مصائب پر صبر کرنے کی عادت پڑ جاتی ہے اور مشکلات اٹھانے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔

تقویٰ اور روحانی ترقی:

روزہ حصول تقویٰ کا ایک ذریعہ ہے۔ تقویٰ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنے کا نام ہے۔ یعنی صدقِ دل اور ذوق وشوق سے ایسے کام لیے جائیں جن کا حکم دیا گیا ہے اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہوئے ایسے کام نہ کیے جائیں جن سے روکا گیا ہے۔ روزہ کا اصل مقصد تقویٰ پیدا کرنا ہے۔ روزہ جو اس پر قابو رکھنے اور برائیوں سے رُکنے کا نام ہے۔

جسمانی طاقت وتوانائی کا سرچشمہ:

کچھ لوگ اس غلط فہمی کا شکار ہیں کہ روزہ رکھنے سے ان میں کمزوری آجاتی ہے۔ اور وہ اسی لیے دن بھر سستی اور کاہلی کا شکار رہتے ہیں۔ اور سارا وقت سو کر گذارتے ہیں کوئی ذمہ داری دلجمعی اور لگن سے نہیں نبھاتے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ روزہ روح کے ساتھ ساتھ جسمانی طاقت اور قوت کا بھی ذریعہ ہے۔

صوم (روزہ) کے معاشی اثرات:

رمضان المبارک کے مہینے میں مسلمان نیکیوں کی طرف راغب ہو جاتے ہیں خیرات صدقات اور فطرے کے ذریعہ غریب و نادار لوگوں کی مدد کرتے ہیں جس سے غریبوں کی معاشی حالت بہتر ہوتی ہے اتحاد و اتفاق کی فضا قائم ہوتی ہے۔ پورے مہینے کی اِس عملی مشق سے انسان کو جسمانی روحانی انفرادی اور اجتماعی بے شمار فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

اجتماعی فوائد:

دوسروں کے دُکھ درد میں شرکت:

ایک اچھے معاشرہ وہ ہوتا ہے جس کے افراد ایک دوسرے کے دُکھ درد میں شریک رہتے ہوں۔ روزہ سے ایک دوسرے کے احساسات میں

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

شرکت کا موقع ملتا ہے۔ احساس میں شرکت کے شعور کی بیداری ایک دوسرے کو قریب لاتی ہے۔ جب ایک مالدار کو بھوک کی شدت کی کیفیت کا ذاتی تجربہ ہوگا اور وہ اس تجربہ سے ہر سال ماہ رمضان میں گذرتا ہوگا تو یقیناً وہ غریب پڑوسی، غریب رشتہ دار اور دوسروں کے بارے میں ضرور سوچے گا۔ اور بھوک و پیاس کی تلخی کو رمضان و غیر رمضان میں محسوس کرے گا۔ انسانیت بیدار ہوگی اور یہی روزہ کا مقصد ہے۔

روزہ میں مساوات اور پابندی وقت کی تربیت:

روزہ امیر و غریب بادشاہ و رعایا، کالے گورے، مشرق و مغرب قطب شمالی و جنوبی ہر رہنے والے اہل ایمان پر فرض ہے۔ یہ بھی اسلامی مساوات کی ایک مثال ہے۔ روزانہ ایک خاص وقت پر سحری اور افطار کرنا اور ایکساتھ روزہ افطار کرنا انسان کو نظام الاوقات کا پابند بناتا ہے۔

ریاکاری سے پاک عبادت:

روزہ کسی کام کے نہ کرنے کا نام ہے۔ باقی اعمال و عبادت جیسے نماز، حج، جہاد و زکوٰۃ دکھائی دیتے ہیں۔ ان کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔ روزہ ایک پوشیدہ عبادت ہے۔ اور اس عبادت کا معاملہ اللہ اور بندہ کے مابین رہتا ہے۔ صرف اللہ ہی جانتا ہے لوگ اس سے واقفیت حاصل نہیں کرسکتے۔ اسلیے اس میں کسی قسم کا ریا اور دکھاوا نہیں ہوتا۔ یعنی روزہ دار افراد سے ایک ایسا معاشرہ وجود پاتا ہے جسمیں اصل مقصد اللہ کی خوشنودی ہوتا ہے۔

(ب) درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

سوال نمبر ۱۔ روزے کے معنی اور مفہوم بیان کیجیے۔

صوم (روزہ) کا مفہوم:

صوم کے لغوی معنی:۔ صوم عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی "رُک جانا" اور اس رُک جانے، کا تعلق خواہ کھانے پینے سے ہو، گفتگو سے ہو یا کسی اور کام سے ہو۔

صوم کی اصطلاحی تعریف:۔ شریعت کی اصلاح میں "صوم" سے مراد صبح صادق سے لیکر غروبِ آفتاب تک عبادت کی نیت سے خالص اللہ کی رضا و خوشنودی کی خاطر کھانے، پینے، خواہشاتِ نفسانی اور دیگر ممنوع باتوں سے رک جانا۔

سوال نمبر ۲۔ لیلۃ القدر (شبِ قدر) کی کیا فضیلت ہے؟

لیلۃ القدر (شبِ قدر) کی فضیلت:

شبِ قدر رمضان کے آخری عشرے میں ایک بہت بابرکت اور فضیلت والی رات ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: "رسول اللہ ﷺ کو ساری مخلوق کی عمریں دکھائی گئیں۔ جب آپ ﷺ نے اپنی امت کے لوگوں کی عمریں دیکھیں جو انتہائی کم تھیں تو رسول اللہ ﷺ غمگین ہوگئے تھے کہ میری اُمت اپنی کم عمری کی وجہ سے پچھلی امتوں سے نیکیوں میں سبقت نہیں لے جاسکتے۔ جس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ پر سورۃ القدر نازل فرمائی جس میں یہ ارشاد فرمایا گیا۔

شبِ قدر ہزار مہینوں سے افضل رات ہے۔ (سورۃ القدر)

رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص شبِ قدر میں ایمان و اخلاص کے ساتھ عبادت کرے تو اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (صحیح بخاری)

JOIN FOR MORE!!!

سوال نمبر ۳۔ روزہ رکھنے کے کوئی پانچ فوائد تحریر کیجیے۔

روزہ کے فوائد:

(۱) نظم وضبط کی تربیت:۔ رمضان رحمتوں اور برکتوں کا مہینہ ہے۔ اس مقدس مہینے سے چونکہ زندگی ایک خاص نظم وضبط کی پابند ہو جاتی ہے۔ لہٰذا جسمانی وروحانی بیماریوں پر قابو پانا اور زیادہ آسان ہو جاتا ہے۔

(۲) تقویٰ اور روحانی ترقی:۔ روزہ حصول تقویٰ کا ایک ذریعہ ہے۔ تقویٰ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنے کا نام ہے۔ یعنی صدقِ دل اور ذوق وشوق سے ایسے کام لیے جائیں جن کا حکم دیا گیا ہے اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہوئے ایسے کام نہ کیے جائیں جن سے روکا گیا ہے۔ روزہ کا اصل مقصد تقویٰ پیدا کرنا ہے۔

(۳) ارادے میں پختگی کی تربیت:۔ روزہ میں قوت ارادی کا امتحان ہوتا ہے۔ دن کبھی طویل ہوتا ہے موسم میں گرمی کی شدت بھی ہوتی ہے اور یہ دن بھر کے محنت طلب کاموں کی کیفیت کا بھی بخوبی پہلے سے علم ہوتا ہے اس کے باوجود بھی ایک مومن اللہ پر بھروسہ کرکے اپنے ارادے وعزم کو پختہ بناتا ہے اور بخوشی روزہ کی عبادت کی ادائیگی اس کے ظاہری وباطنی آداب کے ساتھ بجالاتا ہے۔ بھوک پیاس کی شدت اور عقل کے درمیان ایک معرکہ ہوتا ہے اور بالآخر عقل کو فتح ملتی ہے۔

(۴) دوسروں کے دُکھ درد میں شرکت:۔ ایک اچھے معاشرہ وہ ہوتا ہے جس کے افراد ایک دوسرے کے دُکھ درد میں شریک رہتے ہوں۔ روزہ سے ایک دوسرے کے احساسات میں شرکت کا موقع ملتا ہے۔ احساس میں شرکت کے شعور کی بیداری ایک دوسرے کو قریب لاتی ہے۔

(۵) ریاکاری سے پاک عبادت:۔ روزہ کسی کام کے نہ کرنے کا نام ہے۔ باقی اعمال وعبادت جیسے نماز، حج، جہاد وزکوٰۃ دِکھائی دیتے ہیں۔ ان کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔ روزہ ایک پوشیدہ عبادت ہے۔ اور اس عبادت کا معاملہ اللہ اور بندہ کے مابین رہتا ہے۔ صرف اللہ ہی جانتا ہے لوگ اس سے واقفیت حاصل نہیں کرسکتے۔

(ج) درست جواب کے سامنے (درست) کا نشان لگائیے:

1۔ روزے کو عربی میں کیا کہا جاتا ہے:

(الف) الشہر (ب) الصوم (ج) القدر (د) القیام

2۔ سورۃ القدر کے مطابق لیلۃ القدر زیادہ افضل ہے:

(الف) ایک مہینے سے (ب) سو مہینوں سے (ج) ہزار مہینوں سے (د) دس مہینوں سے

3۔ قرآن مجید کی روشنی میں آپ پر روزے فرض ہیں اس لیے کہ آپ بن جائیں

(الف) روزے دار (ب) پرہیز گار (ج) سچا مسلمان (د) فرمانبردار

JOIN FOR MORE!!!

حج

حج کا مفہوم:

حج کے لغوی معنی:-

حج عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی زیارت کا ارادہ کرنا، عبادت کی نیت سے خانہ کعبہ کا قصد کرنا، کعبۃ اللہ کا طواف کرنا، کثرت سے مدورفت کرنا۔

حج کی اصطلاحی تعریف:-

شریعت کی اصطلاح میں حج سے مراد ہے ایامِ حج میں عبادت کی نیت سے تمام آداب و شرائط کے ساتھ زیارت بیت اللہ کو جانا اور تمام ارکان و مناسک حج کو بخوبی انجام دینا۔

حج کی فرضیت کی شرائط:

حج ہر صاحبِ استطاعت، عاقل، بالغ مسلمان مرد و عورت پر زندگی میں ایک بار فرض ہے، اور اُس پر جو گھر کے اخراجات اور قرض ادا کرنے کے بعد حج کے سفر کے اخراجات رکھتا ہو ساتھ ساتھ امن کی حالت میں بھی ہو۔

حج کی اقسام:

حج کی تین قسمیں ہیں: (۱) اِفراد (۲) قِران (۳) تمتع

(۱) افراد:- اس کے لغوی معنی اکیلا کرنا۔ کوئی کام تنہا کرنا۔ اصطلاح میں یہ وہ حج ہے کہ جس کے ساتھ عمرہ نہ کیا جائے صرف حج کا احرام باندھا جائے اور صرف حج کے مناسک ادا کیے جائیں۔

(۲) قران:- لغوی معنی دو چیزوں کو باہم اکٹھا کرنا، جمع کرنا، اصطلاح میں حج اور عمرہ دونوں کا اکٹھا احرام باندھ کر مناسک حج و عمرہ ادا کرنا۔

(۳) تمتع:- لغوی معنی کچھ وقت تک کیلئے فائدہ اُٹھانا، اصطلاح میں پہلے عمرہ کا احرام باندھا جائے۔ عمرہ کے مناسک ادا کر کے احرام کھول دیا جائے۔ ۸ ذوالحجہ کو پھر حج کا احرام باندھ کر مناسکِ حج ادا کیے جائیں۔

حج کے فضائل و اہمیت:

حج کے فضائل قرآنِ کریم کی روشنی میں:

حج ایک عظیم جسمانی اور مالی عبادت ہے جس کے لیے بڑے اجر و ثواب کی بشارت ہے، قرآنِ پاک میں ارشاد ہے؛

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ

ترجمہ: " اور لوگوں پر اللہ کا حق یعنی فرض ہے کہ جو اُس گھر تک جانے کا مقدور رکھے وہ اُس کا حج کرے "(سورۃ آلِ عمران: آیت 97)

حج کے ایام اور اس کا مہینہ (مہینے مقرر ہیں) ارشادِ باری تعالیٰ ہے؛

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ

"کہ (یقینا) حج کے مہینے معلوم (اور مقرر) ہیں" (البقرہ آیت 197)

JOIN FOR MORE!!!

مطلب یہ ہے کہ عمرہ سال میں ہر وقت جائز ہے لیکن حج صرف مخصوص دنوں میں ہی ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا احرام حج کے مہینوں (یعنی شوال، ذیقعد اور ذالحجہ کے پہلے دس دن) کے علاوہ جائز نہیں۔

(۳) حج اور عمرہ کا احرام باندھ لینے کے بعد ضروری ہے اس کے تمام آداب و شرائط کا لحاظ رکھا جائے نیز مناسکِ حج و عمرہ کو پورے اہتمام کے ساتھ ادا کیا جائے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ

"اور حج اور عمرہ کو اللہ تعالیٰ (کی رضا و خوشنودی) کے لئے پورا کرو" (سورۃ البقرہ آیت نمبر 196)

حج کی اہمیت و فضیلت احادیث مبارکہ کی روشنی میں

رسولِ اکرم ﷺ نے بہت سی احادیث میں ہر صاحبِ استطاعت کو ترغیب دِلائی ہے کہ وہ اس فرض کی ادائیگی کو اہمیت دے۔ اس بارے میں چند احادیث مندرجہ ذیل ہے۔

☆ حضورِ کریم ﷺ نے فرمایا؛

مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ

ترجمہ: "جس نے اللہ کی رضا کے لیے حج کیا اور نفسانی خواہشات کی باتوں سے پرہیز کیا اور کوئی گناہ نہیں کیا وہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے والے بچے کی طرح ہے" (یعنی وہ گناہوں سے پاک ہو گیا) (صحیح بخاری 1521)

حج محتاجی دُور کرتا ہے

☆ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا:-

"حج اور عمرہ کرو کیونکہ یہ فقر اور گناہوں کو اس طرح مٹاتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے، چاندی اور سونے کے زنگ کو مٹاتی ہے اور حج مبرور کی جزا صرف جنّت ہے" (جامع ترمذی)

حاجی کی مغفرت

☆ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:-

"حج کرنے والے کی مغفرت ہو جاتی ہے اور جس کے لیے حج کرنے والا استغفار (مغفرت کی دعا) کرے گا اس کی مغفرت کی جائے گی" (الترغیب والترہب)

بلا حساب جنّت میں داخلہ

☆ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا:-

"جو شخص حج یا عمرہ کیلئے روانہ ہوا اور راستہ میں مر گیا۔ اس سے حساب نہیں لیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ جنّت میں داخل ہو جا" (مجمع الزوائد)

بلا عذر حج ترک کرنے کا وبال

☆ حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا:-

"جو شخص سفر خرچ اور سواری کا مالک ہو جس کے ذریعہ وہ بیت اللہ تک پہنچ سکے اس کے باوجود وہ حج نہ کرے تو اس پر افسوس نہیں خواہ وہ یہودی ہو کر مرے خواہ وہ نصرانی ہو کر مرے" (ترمذی)

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024

حج واجب ہونے کی شرائط:- مسلمان پر حج کے لازم ہونے کی شرطیں مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) اسلام:- غیر مسلم سے حج کا مطالبہ نہیں کیا جاتا کیونکہ اعمال کی قبولیت کیلئے ایمان شرط ہے۔

(۲) عقل:- پاگل (دیوانے، مجنون) پر شریعت کے احکام لاگو نہیں ہوتے۔

(۳) بالغ ہونا:- نابالغ جب تک بالغ نہ ہو جائے مکلف نہیں ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا: تین شخص مرفوع القلم ہیں مجنون افاقہ ہونے تک، سویا ہوا بیدار ہونے تک اور نابالغ بالغ ہونے تک۔ (سنن ابی داؤد)

(۴) استطاعت:- سفر خرچ اور سواری کا انتظام ہو۔

حج کے انفرادی و اجتماعی فوائد

(الف) انفرادی فوائد:- اللہ کے احکامات میں بے شمار راز ہوتے ہیں۔ اس لیے ہر سمجھدار عقل و شعور رکھنے والا اس سے متاثر ہوتا ہے۔ انسان کی زندگی پر حج کے بہت اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ حاجی کی زندگی میں انقلاب آجاتا ہے اور اس کی دنیا و آخرت سنور جاتے ہیں۔ اس کی چند مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:-

۱) عجز و نیاز کا ناقابلِ فراموش تجربہ:- لاکھوں افراد میں ہر ہر شخص کا اپنے آپ کو فنا کر دینا اور صرف اللہ کی مہربانی کے گن گانا۔ یہ ایک ایسا نایاب، ناقابلِ فراموش، ناقابلِ بیان تجربہ ہے جو انسانوں کو شاذونادر ہی میں میسر آتا ہے۔ انسانی روح کو زندہ کرنے والی توانائی بخشتا ہے۔ حاجی کے دل میں اللہ کا رعب و جلال سما جاتا ہے۔

۲) حج کے دلکش مناظر میں تاثیر: حج میں نظم و ضبط اور ترتیب و تنظیم، سادگی و مساوات میں ایک ایسا حسن ہے جس سے مسلمان کے علاوہ غیر مسلم بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا اور حج کا یہ سماں اپنے اندر بڑی وسعت، معنویت، مقصدیت، کشش اور جاذبیت رکھتا ہے۔

۳) مقامات مقدسہ کی زیارت:- مقامات مقدسہ کی اہمیت کئی لحاظ سے ہے۔ انسانی تاریخ میں شعور و آگاہی کے حوالے سے ان مقامات کی مذہبی، تاریخی و تعلیمی اہمیت سے بھی کسی کو انکار نہیں مثلاً کعبۃ اللہ، مسجد الحرام، صفا و مروہ کے درمیان پہاڑیاں، میدان عرفات وغیرہ۔

(ب) اجتماعی فوائد

۱) اتحاد و یگانگت کا عظیم الشان مظاہرہ:- حج وہ فریضہ ہے جو پوری دنیا کی بکھری ہوئی اسلامی قوتوں کو یکجا کر دیتا ہے۔ ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں دنیا کے ہر خطہ اور تمام براعظموں سے مسلمان آتے ہیں۔ ایک دوسرے کے ساتھ تبادلہِ خیال ہوتا ہے۔ وہ سب باہمی ہمدردی کے جذبات سے لبریز ہوتے ہیں۔

۲) فرقہ واریت کا خاتمہ:- تمام مسلمان فرقہ وارانہ اختلافات بھلا کر اور رنگ و نسل، زمان و مکان، امیری و غریبی، حاکم و رعایا الغرض ہر طرح کی تفریق سے بالاتر ہو کر یہ فریضہ انجام دیتے ہیں۔ حج کا رکن مسلمانوں کو اُخوّت کی کڑی میں پرو دیتا ہے۔ اور عظیم الشان ماضی کی یاد دلاتا ہے اور مسلمانوں کو متحد و متفق رہ کر دنیا کی قیادت کرنے کا درس دیتا ہے۔

۳) عالمگیر اُخوّت و محبت:- حجاج کرام جغرافیائی اور مصنوعی حد بندیوں، وطنیت و قومیت سب کچھ بھلا کر وحدت و اُخوّت کا مثالی نمونہ پیش کرتے ہیں۔ اسلام میں اجتماعیت کی بہت اہمیت ہے۔ اسلام ایک عالمگیر اور آفاقی دین ہے۔ اس کی شان اس کی اجتماعیت میں ہے۔ مختلف ممالک کے مسلمان امن و آشتی کے ساتھ حج کا فریضہ ادا کرتے ہیں۔ اور واپس جا کر اسی کی تعلیم اور درس دیتے ہیں۔ حج کا صرف ایک مذہبی فائدہ ہی نہیں بلکہ اس کی سیاسی، معاشرتی، تجارتی اور علمی لحاظ سے بھی بہت اہمیت ہے۔

JOIN FOR MORE!!!

۴) سادگی و مساوات:- حجاج کرام احرام کی دو سفید بغیر سلی ہوئی چادروں میں ملبوس ہو کر سادگی و مساوات کا عملی مظاہرہ پیش کرتے ہیں۔ امیر و غریب، ادنیٰ و اعلیٰ، کالا و گورا، حاکم و رعایا سب ایک جیسا لباس پہن کر بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوتے ہیں اور بارہا اس کی مہربانی کا اظہار کرتے ہیں۔

۵) یکسانیت:۔ تمام حاجی لٹھے کی دو سفید چادریں پہن کر اللہ کے حضور پیش ہو جاتے ہیں۔ وہ دنیا کے مختلف خطوں سے تعلق رکھنے اور مختلف زبانیں بولنے کے باوجود بھی ایک دوسرے کے لیے اجنبی نہیں ہوتے سب کا لباس اور انداز یکساں ہوتا ہے سب کے دل و زبان پر لا الہ الا اللہ ہوتا ہے رنگ و نسل، علاقائی وابستگیوں سے بالاتر ہو کر ایک ساتھ عبادت کرتے ہیں سب توحید کے سمندر میں غوطہ زن ہو کر اللہ کی کبریائی کا ایک ساتھ اظہار کرتے ہیں اور وہ سب اس بات کا مظہر بن جاتے ہیں جس کا اظہار شاعرِ مشرق نے فرمایا:

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تابخاکِ کاشغر

حرفِ آخر:- حج اسلام کا ایک رُکن ہے جس پر دین کی عمارت قائم کی گئی ہے ہر صاحبِ استطاعت پر زندگی میں ایک بار حج فرض کیا گیا ہے اللہ کے گھر کی حاضری دینے والا خوش نصیب ہوتا ہے۔ یہ ہر مسلمان کی خواہش ہے کہ اسے بیت اللہ اور روضہ رسول ﷺ کی حاضری کی سعادت ملے۔

ایامِ حج:- اس سے مراد ذوالحج کے وہ ایام ہیں جن میں ارکانِ حج اور مناسکِ حج ادا کیے جاتے ہیں۔ ایامِ حج ۸ تاریخ سے لیکر ۱۳ تک ہیں اور حج کا اصل دن ۹ ذوالحج ہے۔

مناسکِ حج:

(۱) احرام (۲) طواف (قدوم، زیارت، وداع) (۳) سعی (۴) استلام حجر اسود
(۵) وقوفِ عرفہ (۶) قیامِ مزدلفہ (۷) رمی جمرات (۸) نحر و حلق راس

(1) احرام: حج کی نیت کر کے حج یا عمرہ کا لباس پہننے اور تلبیہ پڑھنے کو احرام کہتے ہیں حج کی نیت کر کے تلبیہ پڑھنے کے بعد آدمی 'مُحرِم' ہو جاتا ہے حج یا عمرہ کا ارادہ کرنے والے مسلمان میقات کے مقام پر احرام باندھتے ہیں مسنون طریقہ یہ ہے کہ سلے سلائے لباس اُتار کر دو چادریں (ایک تہبند اور دوسری اوڑھنے کی چادر) پہن کر حج یا عمرہ کی نیت کر کے احرام کے دو نفل پڑھ کر "تلبیہ" پڑھے،

"لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک
ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک"

ترجمہ: میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بے شک تو ہی حمد کے لائق ہے، سب نعمتیں تیری ہیں اور حقیقی بادشاہت تیری ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔

(2) طواف:- بیت اللہ کے گرد سات چکر لگانا طواف کہلاتا ہے

طوافِ وداع: تمام ارکان سے فارغ ہونے کے بعد بیت اللہ سے رُخصت ہوتے وقت کیے جائے جانے والے طواف کو "طوافِ وداع" کہتے ہیں۔

(3) سعی:- بیت اللہ کے پاس دو پہاڑیاں صفا و مروہ ہیں۔ ان کے درمیان سات چکّر لگانے کو "سعی" کہتے ہیں۔ یہ عمل طواف زیارت اور عمرے کے لیے ایک اہم رُکن شمار کیا جاتا ہے۔

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

(4) وقوف عرفہ: - عرفات کے میدان میں ۹ / ذوالحج کے دن قیام کو 'وقوف عرفات' کہتے ہیں اور عرفات کے میدان میں حجاج اکرام ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کرتے ہیں، یہ عمل ہی اصل حج ہے۔

(5) قیام مزدلفہ: - مزدلفہ وہ جگہ ہے جہاں 10 ذی الحج کی رات بھر قیام کیا جاتا ہے اور یہاں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی جاتی ہیں نیز طلوع فجر کے بعد بھی کچھ دیر عبادت کرنا ضروری ہے۔

(6) رمی الجمار: رمی کے معنی پتھر مارنا ہے اور جمار، جمرہ کی جمع ہے جس کے معنی تین ستون ہیں۔ جو جمرۃ اولیٰ، جمرۃ وسطیٰ اور جمرۃ کبریٰ کے ناموں سے منیٰ کے میدان میں موجود ہیں۔ انہیں کنکریاں مارنے کو 'رمی الجمار' کہتے ہیں 10، 11، 12 ذوالحج کے دن پتھر کے بنے ہوئے تین علامتی شیاطین کو کنکریاں ماری جاتی ہیں۔

(7) قربانی: جو عازمین حج قران یا تمتع کرتے ہیں اُن پر قربانی واجب ہے، یہ قربانی سنتِ ابراہیمی کی یاد میں کی جاتی ہے

(8) صفا و مروہ کی سعی: صفا و مروہ کی پہاڑیوں کے نام ہیں جن کے درمیان حج اور عمرہ کے دوران طواف کے بعد سات چکر پورے کئے جاتے ہیں۔

(9) نحر و حلق راس: منیٰ میں قیام کے دوران ۱۰ / ذوالحج کے دن "رمی جمرات" کے بعد قربانی کی جاتی ہے۔ قربانی کے بعد سر کے بال منڈانے یا کتروانے کے بعد احرام کھول دیا جاتا ہے۔

مدینہ منورہ کی زیارت:

رسول اکرم ﷺ کے وصال کے بعد آپ ﷺ کے مقدس شہر مدینہ منورہ اور روضہ اطہر کی حاضری دینا بھی نہایت اجر و ثواب کا باعث ہے حج و عمرہ کرنے والے اور مدینہ منورہ جانے والے ہر شخص کو چاہیے کہ وہ مسجدِ نبوی ﷺ اور روضہ اطہر پر حاضری ضرور دے اور آپ ﷺ کے روضہ مبارک کے پاس باادب کھڑے ہو کر درود و سلام پڑھ کر رسول اللہ ﷺ سے اپنی عقیدت و محبت کا ضرور اظہار کرے۔ مدینہ منورہ کو حضور اکرم ﷺ کی نسبت سے "مدینۃ النبی ﷺ" اور "نبی علیہ السلام ﷺ" کا شہر کہا جاتا ہے۔

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

مشق

(الف) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:

۱۔ حج کی اہمیت بیان کیجئے۔

حج کے فضائل و اہمیت:

حج کے فضائل قرآنِ کریم کی روشنی میں:

حج ایک عظیم جسمانی اور مالی عبادت ہے جس کے لیے بڑے اجر و ثواب کی بشارت ہے، قرآن پاک میں ارشاد ہے:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ

ترجمہ: " اور لوگوں پر اللہ کا حق یعنی فرض ہے کہ جو اُس گھر تک جانے کا مقدور رکھے

وہ اُس کا حج کرے "(سورۃ آلِ عمران: آیت 97)

JOIN FOR MORE!!!

حج کے ایام اور اس کا مہینہ (مہینے مقرر ہیں) ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ

"کہ (یقیناً) حج کے مہینے معلوم (اور مقرر) ہیں" (البقرہ آیت 197)

مطلب یہ ہے کہ عمرہ سال میں ہر وقت جائز ہے لیکن حج صرف مخصوص دنوں میں ہی ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا احرام حج کے مہینوں (یعنی شوال، ذیقعد اور ذالحجہ کے پہلے دس دن) کے علاوہ جائز نہیں۔

(۳) حج اور عمرہ کا احرام باندھ لینے کے بعد ضروری ہے اس کے تمام آداب و شرائط کا لحاظ رکھا جائے نیز مناسکِ حج و عمرہ کو پورے اہتمام کے ساتھ ادا کیا جائے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ

"اور حج اور عمرہ کو اللہ تعالیٰ (کی رضا و خوشنودی) کے لئے پورا کرو"

(سورۃ البقرہ آیت نمبر 196)

حج کی اہمیت و فضیلت احادیث مبارکہ کی روشنی میں:

رسول اکرم ﷺ نے بہت سی احادیث میں ہر صاحبِ استطاعت کو ترغیب دلائی ہے کہ وہ اس فرض کی ادائیگی کو اہمیت دے۔

اس بارے میں چند احادیث مندرجہ ذیل ہے۔

☆ حضورِ کریم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ

ترجمہ:" جس نے اللہ کی رضا کے لیے حج کیا اور نفسانی خواہشات کی باتوں سے پرہیز کیا اور کوئی گناہ نہیں کیا وہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے والے بچے کی طرح ہے"(یعنی وہ گناہوں سے پاک ہو گیا) (صحیح بخاری 1521)

حج محتاجی دُور کرتا ہے:

☆ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا:-

"حج اور عمرہ کرو کیونکہ یہ فقر اور گناہوں کو اس طرح مٹاتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے، چاندی اور سونے کے زنگ کو مٹاتی ہے اور حج مبرور کی جزا صرف جنّت ہے" (جامع ترمذی)

JOIN FOR MORE!!!

حاجی کی مغفرت:

☆ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:-

"حج کرنے والے کی مغفرت ہو جاتی ہے اور جس کے لیے حج کرنے والا استغفار (مغفرت کی دعا) کرے گا اس کی مغفرت کی جائے گی" (الترغیب والترہب)

بلا حساب جنّت میں داخلہ:

☆ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا:-

"جو شخص حج یا عمرہ کیلئے روانہ ہوا اور راستہ میں مر گیا۔ اس سے حساب نہیں لیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ جنّت میں داخل ہو جا" (مجمع الزوائد)

2۔ مناسکِ حج تحریر کیجئے:

مناسکِ حج:

(۱) احرام (۲) طواف (قدوم، زیارت، وداع) (۳) سعی

(۴) استلام حجرِ اسود (۵) وقوفِ عرفہ (۶) قیام مزدلفہ

(۷) رمی جمرات (۸) نحر و حلق راس

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

(1) احرام: حج کی نیت کر کے حج یا عمرہ کا لباس پہنے اور تلبیہ پڑھنے کو احرام کہتے ہیں حج کی نیت کر کے تلبیہ پڑھنے کے بعد آدمی 'محرم' ہو جاتا ہے حج یا عمرہ کا ارادہ کرنے والے مسلمان میقات کے مقام پر احرام باندھتے ہیں مسنون طریقہ یہ ہے کہ سلے سلائے لباس اُتار کر دو چادریں (ایک تہبند اور دوسری اوڑھنے کی چادر) پہن کر حج یا عمرہ کی نیت کر کے احرام کے دو نفل پڑھ کر "تلبیہ" پڑھے،

"لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک

ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک"

ترجمہ: میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بے شک تو ہی حمد کے لائق ہے، سب نعمتیں تیری ہیں اور حقیقی بادشاہت تیری ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔

(2) طواف: - بیت اللہ کے گرد سات چکر لگانا طواف کہلاتا ہے

طواف وداع: تمام ارکان سے فارغ ہونے کے بعد بیت اللہ سے رُخصت ہوتے وقت کیے جائے جانے والے طواف کو "طواف وداع" کہتے ہیں۔

(3) سعی: - بیت اللہ کے پاس دو پہاڑیاں صفا و مروہ ہیں۔ ان کے درمیان سات چکر لگانے کو "سعی" کہتے ہیں۔ یہ عمل طواف زیارت اور عمرے کے لیے ایک اہم رُکن شمار کیا جاتا ہے۔

(4) وقوف عرفہ: - عرفات کے میدان میں ۹ / ذوالحج کے دن قیام کو 'وقوفِ عرفات' کہتے ہیں اور عرفات کے میدان میں حجاج اکرام ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کرتے ہیں، یہ عمل ہی اصل حج ہے۔۔

(5) قیام مزدلفہ: - مزدلفہ وہ جگہ ہے جہاں 10 ذی الحج کی رات بھر قیام کیا جاتا ہے اور یہاں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی جاتی ہیں نیز طلوع فجر کے بعد بھی کچھ دیر عبادت کرنا ضروری ہے۔

(6) رمی الجمار: رمی کے معنی پتھر مارنا ہے اور جمار، جمرہ کی جمع ہے جس کے معنی تین ستون ہیں۔ جو جمرۃ اولیٰ، جمرۃ وسطی اور جمرۃ کبریٰ کے ناموں سے منیٰ کے میدان میں موجود ہیں۔ انہیں کنکریاں مارنے کو 'رمی الجماز' کہتے ہیں 10، 11، 12 ذوالحج کے دن پتھر کے بنے ہوئے تین علامتی شیاطین کو کنکریاں ماری جاتی ہیں۔

(7) قربانی: جو حاز مین حج قران یا تمتع کرتے ہیں اُن پر قربانی واجب ہے، یہ قربانی سنتِ ابر ہیمی کی یاد میں کی جاتی ہے

(8) صفا و مروہ کی سعی: صفا و مروہ کی پہاڑیوں کے نام ہیں جن کے درمیان حج اور عمرہ کے دوران طواف کے بعد سات چکر پورے کئے جاتے ہیں۔

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

(9) نحر و حلق راس:- منیٰ میں قیام کے دوران ۱۰ / ذوالحج کے دن "رمی جمرات" کے بعد قربانی کی جاتی ہے۔ قربانی کے بعد سر کے بال منڈانے یا کتروانے کے بعد احرام کھول دیا جاتا ہے۔

(ب) درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

ا۔ سعی کیا ہے؟

سعی:-

بیت اللہ کے پاس دو پہاڑیاں صفا و مروہ ہیں۔ ان کے درمیان سات چکر لگانے کو "سعی" کہتے ہیں۔ یہ عمل طواف زیارت اور عمرے کے لیے ایک اہم رُکن شمار کیا جاتا ہے۔

سوال نمبر ۲۔ حج کے فوائد بیان کیجیے۔

حج کے فوائد:

1) عجز و نیاز کا ناقابلِ فراموش تجربہ:- لاکھوں افراد میں ہر ہر شخص کا اپنے آپ کو فنا کر دینا اور صرف اللہ کی مہربانی کے گُن گانا۔ یہ ایک ایسا نایاب، ناقابلِ فراموش، ناقابلِ بیان تجربہ ہے جو انسانوں کو شاذ و نادر ہی میں میسّر آتا ہے۔ انسانی روح کو زندہ کرنے والی توانائی بخشتا ہے۔ حاجی کے دل میں اللہ کا رعب و جلال سما جاتا ہے۔

2) اتحاد و یگانگت کا عظیم الشان مظاہرہ:- حج وہ فریضہ ہے جو پوری دنیا کی بکھری ہوئی اسلامی قوتوں کو یکجا کر دیتا ہے۔ ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں دنیا کے ہر خطہ اور تمام براعظموں سے مسلمان آتے ہیں۔

3) فرقہ واریت کا خاتمہ:- تمام مسلمان فرقہ وارانہ اختلافات بھلا کر اور رنگ و نسل، زمان و مکان، امیری و غریبی، حاکم و رعایا الغرض ہر طرح کی تفریق سے بالاتر ہو کر یہ فریضہ انجام دیتے ہیں۔

4) عالمگیر اُخوّت و محبت:- حجاج کرام جغرافیائی اور مصنوعی حد بندیوں، وطنیت و قومیت سب کچھ بھلا کو وحدت و اُخوّت کا مثالی نمونہ پیش کرتے ہیں۔ اسلام میں اجتماعیت کی بہت اہمیت ہے۔ اسلام ایک عالمگیر اور آفاقی دین ہے۔ اس کی شان اس کی اجتماعیت میں ہے۔ مختلف ممالک کے مسلمان امن و آشتی کے ساتھ حج کا فریضہ ادا کرتے ہیں۔

5) سادگی و مساوات:- آج کل (۵۲) لاکھ سے زائد لوگ حج کے موسم میں جمع ہوتے ہیں اور وہ سادہ لباس زیب تن کرتے ہیں۔ سادی غذا کھاتے ہیں اتنا بڑا اجتماع خوف خدا کا مظہر اور محبتوں کا گہوارہ بن جاتا ہے۔

JOIN FOR MORE!!!
PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024
PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI, ☎: 34976530-34812547-34984762

سوال نمبر ۳۔ عمرہ کیا ہے؟ اُس کے متعلق بیان کیجیے۔

عمرہ کی تعریف:

حج کے مقرر کیے گئے دنوں کے علاوہ احرام باندھ کر بیت اللہ کے گرد طواف (چکر لگانے) اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کو عمرہ کہتے ہیں۔ عمرہ ادا کرنے کے بعد سر منڈوا کر یا بال کتروا کر احرام کھول دیا جاتا ہے۔ عمرہ ادا کرنا سنت ہے حج کی طرح فرض یا واجب نہیں۔ عمرہ سال میں کئی بار ادا کیا جا سکتا ہے۔

(ج) درست جواب کے سامنے (درست) کا نشان لگائیے:

1۔ لفظ حج کے معنی ہیں:

(الف) احرام باندھنا (ب) طواف کرنا (ج) ارادہ کرنا (د) تلبیہ کہنا

2۔ حج کی اقسام ہیں:

(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

3۔ صاحبِ حیثیت لوگوں پر زندگی میں حج فرض ہے:

(الف) ہر سال (ب) جب طاقت ہو (ج) ایک بار (د) دو بار

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE

CLASS-XI

JOIN FOR MORE!!!

اسلامیات (لازمی)

سیٹ نمبر-۹

باب چہارم

ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیرِ اسلام

2023-24

info@practicalcentre.edu.pk

021-34976530
021-34812547
021-34984762

B-14, Block-1,
Gulshan-e-Iqbal, Karachi.

www.practicalcentre.edu.pk

CamScanner

فہرست

مشاہیر اسلام

حضرت امام جعفر صادقؒ

مشق (تفصیلی اور مختصر سوالات کے جوابات، کثیر الانتخابی سوالات)

حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ

مشق (تفصیلی اور مختصر سوالات کے جوابات، کثیر الانتخابی سوالات)

حضرت امام مالکؒ

مشق (تفصیلی اور مختصر سوالات کے جوابات، کثیر الانتخابی سوالات)

حضرت امام محمد بن ادریس شافعیؒ

مشق (تفصیلی اور مختصر سوالات کے جوابات، کثیر الانتخابی سوالات)

حضرت امام احمد بن حنبلؒ

مشق (تفصیلی اور مختصر سوالات کے جوابات، کثیر الانتخابی سوالات)

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE

B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب چہارم: ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیر اسلام

مشاہیر اسلام:

مشاہیر کے لغوی معنی:

'مشاہیر' عربی زبان کا لفظ ہے اور مشہور کی جمع ہے، جس کے معنی 'شہرت دیا گیا، نامور یا معروف' کے ہیں۔ اس طرح مشاہیر کے معنی ہیں نامور مشہور و معروف لوگ۔ اس طرح 'مشاہیر اسلام' کے معنی ہیں 'اسلام کی نامور، مشہور اور معروف شخصیات'۔

مشاہیر اسلام کی اصطلاحی تعریف:

مشاہیر اسلام سے مراد دین اسلام کی وہ عظیم اور مشہور شخصیات ہیں جنھوں نے دین، علم، تصوف، سائنس، فنون، ادب، سیاست اور معاشرت میں انمول خدمات انجام دے کر اپنے شعبوں کو لوگوں میں مقبول بنایا جس سے نہ صرف معاشرہ بہتر ہوا اور لوگوں کو راہ نمائی ملی بلکہ یہ عظیم ہستیاں لوگوں میں رہنما بن کر مقبول ہوئیں۔

مشاہیر اسلام کے بارے میں جاننے کا مقصد:

مشاہیر اسلام کے بارے میں آگاہی (جاننے) کا سب سے اہم مقصد یہ ہے کہ ہم ان مشاہیر اسلام کی پاکیزہ سوانح حیات سے واقف ہوں، اُن کی دینی روحانی خدمات کو جان کر ان سے رہنمائی حاصل کریں اور عملی طور پر اُن کی اتباع کریں، ایسی عظیم ہستیوں کے اعمال، مشاہدات، تجربات اور علمی کارناموں سے سیکھ کر مستقبل کی راہیں متعین کی جا سکتی ہیں۔

JOIN FOR MORE!!!

حضرت امام جعفر صادقؒ

حسب و نسب:

خاندان: حضرت امام جعفر صادقؒ خاندانِ سادات کے چشم و چراغ ہیں۔ آپ کے والد حضرت امام حسینؓ کے نواسے ہیں، اور آپ کے ننھیالی خاندان کا تعلق حضرت ابو بکر صدیقؓ سے ہے کیونکہ حضرت امام جعفر صادقؒ کی والدہ قاسم بن محمد کی بیٹی تھیں جو حضرت ابو بکرؓ کی پوتی تھیں۔ حضرت انس بن مالک اور دیگر صحابہ سے بچپن میں حضرت امام جعفر صادقؒ کی ملاقات ثابت ہے جس کی بناء پر آپ کو تابعین میں شمار کیا جاتا ہے۔

نام: جعفر

کنیت: ابو عبد اللہ

لقب: صادق

والد کا نام: محمد اور کنیت 'باقر'

شجرہ نسب:

(الف) آبائی سلسلہ: سیّدنا جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب۔

(ب) ننھیالی سلسلہ: (والدہ) اُم فروہ بنتِ قاسم بن محمد بن ابی بکر۔

پیدائش: حضرت امام جعفر صادق 17 ربیع الاوّل سن 83 ہجری کو مدینہ منوّرہ میں پیدا ہوئے۔

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

مقام پیدائش: مدینہ منورہ

تعلیم و تربیت: ابتدائی تعلیم اپنے والد امام باقر سے حاصل فرمائی، چودہ سال دادا حضرت امام علی زین العابدین سے فیض حاصل کیا

شاگرد: حضرت امام ابو حنیفہ، امام مالک، واصل بن عطا اور امام موسیٰ کاظم جیسی عظیم ہستیاں آپ سے علم کی سعادت حاصل کرتی رہیں۔

طب اور سائنس کے عظیم اسکالر جابر بن حیان جنہوں نے بے شمار ایجادات کیں آپ کے شاگرد تھے۔

ایک دفعہ حضرت امام ابو حنیفہ سے پوچھا گیا کہ آپ کی نظر میں سب سے بڑا فقیہ کون ہے؟ جواب میں حضرت امام ابو حنیفہ نے فرمایا، "میں نے سیدنا حضرت جعفر بن محمد سے بڑا فقیہ نہیں دیکھا"۔

اخلاق، اوصاف اور فضائل:

1۔ تقویٰ:

حضرت امام جعفر صادقؒ زہد و تقویٰ کے بلند مرتبے پر فائز تھے حضرت مالک بن انس فرماتے ہیں کہ میں نے ہمیشہ حضرت امام جعفر صادق کو تین حالتوں میں دیکھا:

★ یا تو وہ روزے کی حالت میں ہوتے

★ یا نوافل میں مشغول ہوتے

★ یا ذکر الٰہی میں مشغول ہوتے

اس سے زیادہ فضیلت، علم، عمل اور تقویٰ میں نہ کسی کو دیکھا نہ کسی کو سنا اور نہ ایسی صاحب فضیلت ہستی کسی کے ذہن میں ہو سکتی ہے (شرح زرقانی علی الموطا امام مالک، کتاب الجماع، باب القرات فی الصلاۃ جمعہ جلد 1 صفحہ 410)۔

2۔ سخاوت:

حضور اکرم ﷺ کی نسبت کی وجہ سے سخاوت میں آپ سنت کی اعلیٰ ترین مثال ہیں۔ صدقہ و خیرات کے ذریعہ لوگوں کو اس قدر نوازتے تھے کہ اہل و عیال کے لیے کبھی باقی نہ بچتا۔ سخاوت میں حضور اکرم ﷺ کی سنت کی پیروی کرتے اور اپنی غربت کی بھی پروا نہ کرتے۔

3۔ حق گوئی:

حضرت امام جعفر صادقؒ حق بات کہنے سے کبھی نہیں کتراتے تھے۔ ایک دفعہ آپ عباسی خلیفہ منصور کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے جو اپنے رعب اور سختی کی وجہ سے مشہور تھا کہ اچانک ایک مکھی خلیفہ کی ناک پر آکر بیٹھی، خلیفہ کے بار بار اڑانے کے باوجود واپس آکر ناک پر بیٹھ جاتی، خلیفہ نے سیدنا حضرت امام جعفر صادق سے پوچھا کہ خدا نے مکھی کو کیوں پیدا کیا ہے؟ اس پر آپ نے دلیری سے جواب دیا: "ظالموں اور جابروں کے غرور و تکبر کو ختم کرنے کے لیے"، آپ کا اشارہ خلیفہ کی طرف تھا۔ یہ جواب سن کر خلیفہ خاموش ہو گیا۔

4۔ تعلیمات:

حضرت امام جعفر صادق فرماتے تھے کہ دین کے معاملات میں لڑائی جھگڑے سے بچنا چاہیے کیونکہ اس سے بغض، عداوت، دشمنی اور نفاق جیسی صفات پیدا ہوتی ہیں۔

خدمات:

1۔ علمی خدمات:

حضرت امام جعفر صادقؒ کی علمی خدمات میں تفسیر قرآن، روایت حدیث (علم حدیث کو روایت کرنا)، ترویج حدیث (اشاعت و تبلیغ) اور فقہ بہت اہم ہیں، آپ کی اہم تصنیف فقہ جعفریہ کی مشہور کتاب "شرائع الاسلام" ہے۔

JOIN FOR MORE!!!

2۔ سیاسی خدمات:

حضرت امام جعفر صادقؒ حکمرانوں کو ان کی بدعنوانی، ناانصافی اور غیر اسلامی سرگرمیوں پر تنبیہ کرتے رہے۔ آپ کی حق گوئی، مقبولیت اور نسب کی کشش سے ڈر کر اُس وقت کے حاکم و خلیفہ نے امام صاحب کو زہر دلوا کر شہید کر دیا۔

3۔ دینی خدمات

حضرت امام جعفر صادقؒ کے دور میں قرآن اور سنّت کے خلاف سازشیں ہو رہی تھیں اُس وقت حضرت امام جعفر صادقؒ تعلیم اور فکر کے لحاظ سے لوگوں کو حق پر لانے کے لیے جدوجہد کرتے رہے، مسلمانوں کے عقیدے و فکر کے حوالے سے شکوک و شبہات دور کرتے رہے اور اُن کے عقائد کو خراب ہونے سے بچاتے رہے۔

وفات:

حضرت امام جعفر صادقؒ کو 149 ہجری میں زہر دے کر شہید کیا گیا، آپ کے بیٹے اماموسیٰ کاظم نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور آپ کو جنّت البقیع میں والد حضرت امام باقرؒ کے برابر دفن کیا گیا۔

مشق

(الف) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:

حضرت امام جعفر صادقؒ کی زندگی اور دینی خدمات کے بارے میں تفصیلی مضمون لکھیے۔

جواب: حسب و نسب:

خاندان: حضرت امام جعفر صادقؒ سادات خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔ آپ کے والد حضرت امام حسینؓ کے نوسے ہیں، آپ کے ننھالی خاندان کا تعلق حضرت ابو بکرؓ سے ہے کیونکہ حضرت امام جعفر صادق کی والدہ قاسم بن محمد کی بیٹی تھیں جو حضرت ابو بکر کی پوتی تھیں، حضرت انس بن مالک اور دیگر صحابہ سے بچپن میں حضرت امام جعفر صادق کی ملاقات ثابت ہے جس کی بناء پر آپ کو تابعین میں شمار کیا جاتا ہے۔

نام: جعفر

کنیت: ابو عبداللہ

لقب: صادق

والد کا نام: محمد اور کنیت 'باقر'

شجرہ:

(الف) آبائی سلسلہ: سیّدنا جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب

(ب) ننھیالی سلسلہ: (والدہ) اُم فروہ بنتِ قاسم بن محمد بن ابی بکر

پیدائش: حضرت امام جعفر صادق 17 ربیع الاوّل سن 83 ہجری کو مدینہ منوّرہ میں پیدا ہوئے۔

مقام ولادت: مدینہ منوّرہ

تعلیم و تربیت: ابتدائی تعلیم اپنے والد امام باقر سے حاصل فرمائی، چودہ سال دادا حضرت امام علی زین العابدین سے فیض حاصل کیا

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

شاگرد: حضرت امام ابو حنیفہ، امام مالک، واصل بن عطا اور امام موسیٰ کاظم جیسی عظیم ہستیاں آپ سے علم کی سعادت حاصل کرتی رہیں۔
طب اور سائنس کے عظیم اسکالر جابر بن حیان جنہوں نے بے شمار ایجادات کیں آپ کے شاگرد تھے۔
ایک دفعہ حضرت امام ابو حنیفہ سے پوچھا گیا کہ آپ کی نظر میں سب سے بڑا فقیہ کون ہے؟ جواب میں حضرت امام ابو حنیفہ نے فرمایا، "میں نے سیّدنا حضرت جعفر بن محمد سے بڑا فقیہ نہیں دیکھا"۔

اخلاق، اوصاف اور فضائل:

1۔ تقویٰ:

حضرت امام جعفر صادق زہد و تقویٰ کے بلند مرتبے پر فائز تھے حضرت مالک بن انس فرماتے ہیں کہ میں نے ہمیشہ حضرت امام جعفر صادق کو تین حالتوں میں دیکھا: "یا تو وہ روزے میں ہوتے یا نفل اور قیام میں یا کثرت سے ذکر میں" اس سے زیادہ فضیلت، علم، عمل اور تقویٰ میں نہ کسی کو دیکھا نہ کسی کو سنا اور نہ ایسی صاحب فضیلت ہستی کسی کے ذہن میں ہو سکتی ہے (شرح زرقانی علی موطا امام مالک، کتاب الجماع جلد 1 صفحہ 410)۔

2۔ سخاوت:

حضور اکرم ﷺ کی نسبت کی وجہ سے سخاوت میں آپ سنّت کی اعلیٰ ترین مثال ہیں۔ صدقہ و خیرات کے ذریعہ لوگوں کو اس قدر نوازتے تھے کہ اہل و عیال کے لیے بھی باقی نہ بچتا۔ سخاوت میں حضور اکرم ﷺ کی سنّت کی پیروی کرتے اور اپنی غربت کی بھی پروانہ کرتے۔

3۔ حق گوئی:

حضرت امام جعفر صادق حق بات کہنے سے کبھی نہیں کتراتے تھے۔ ایک دفعہ آپ عباسی خلیفہ منصور کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے جو اپنے رعب اور سختی کی وجہ سے مشہور تھا کہ اچانک ایک مکھی خلیفہ کی ناک پر آکر بیٹھی، خلیفہ کے بار بار اُڑانے کے باوجود واپس آکر ناک پر بیٹھ جاتی۔ خلیفہ نے سیّدنا حضرت امام جعفر صادق سے پوچھا کہ خدا نے مکھی کو کیوں پیدا کیا ہے؟ اس پر آپ نے دلیری سے جواب دیا: "ظالموں اور جابروں کے غرور و تکبر کو ختم کرنے کے لیے"، آپ کا اشارہ خلیفہ کی طرف تھا۔ یہ جواب سُن کر خلیفہ خاموش ہو گیا۔

4۔ تعلیمات:

حضرت امام جعفر صادق فرماتے تھے کہ دین کے معاملات میں لڑائی جھگڑے سے بچنا چاہیے کیونکہ اس سے بغض، عداوت، دشمنی اور نفاق جیسی صفات پیدا ہوتی ہیں۔

خدمات:

1۔ علمی خدمات:

حضرت امام جعفر صادق کی علمی خدمات میں تفسیرِ قرآن، روایتِ حدیث (علمِ حدیث کو روایت کرنا)، ترویجِ حدیث (حدیث کی درس و تدریس) اور فقہ بہت اہم ہیں، آپ کی اہم تصنیف فقہ جعفریہ کی مشہور کتاب "شرائع الاسلام" ہے

2۔ سیاسی خدمات:

حضرت امام جعفر صادق حکمرانوں کو ان کی بد عنوانی، ناانصافی اور غیر اسلامی سرگرمیوں پر تنبیہ کرتے رہے۔ آپ کی حق گوئی، مقبولیت اور نسب کی کشش سے ڈر کر اُس وقت کے حاکم و خلیفہ نے امام صاحب کو زہر دلا کر شہید کر دیا۔

3۔ دینی خدمات

حضرت امام جعفر صادق کے دور میں قرآن اور سنّت کے خلاف سازشیں ہو رہی تھیں اُس وقت حضرت امام جعفر صادق تعلیم اور فکر کے

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

لحاظ سے لوگوں کو حق پر لانے کے لیے جدوجہد کرتے رہے، مسلمانوں کے عقیدے و فکر کے حوالے سے شکوک و شبہات دور کرتے رہے اور اُن کو عقائد کو خراب ہونے سے بچاتے رہے۔

(ب) درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے:

1۔ حضرت امام جعفر صادق کا آبائی اور ننھیالی سلسلہ کیا ہے؟

شجرہ:

(الف) آبائی سلسلہ: سیّدنا جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب

(ب) ننھیالی سلسلہ: (والدہ) اُمِ فروہ بنتِ قاسم بن محمد بن ابی بکر

2۔ حضرت امام جعفر صادق کے اخلاق اور اوصاف کیا تھے؟

اخلاق، اوصاف اور فضائل:

1۔ تقویٰ:

حضرت امام جعفر صادق زہد و تقویٰ کے بلند مرتبے پر فائز تھے حضرت مالک بن انس فرماتے ہیں کہ میں نے ہمیشہ حضرت امام جعفر صادق کو تین حالتوں میں دیکھا: "یا تو وہ روزے میں ہوتے یا نفل اور قیام میں یا کثرت سے ذکر میں" اس سے زیادہ فضیلت، علم، عمل اور تقویٰ میں نہ کسی کو دیکھا نہ کسی کو سنا اور نہ ایسی صاحب فضیلت ہستی کسی کے ذہن میں ہو سکتی ہے (شرح زرقانی علی موطا امام مالک، کتاب الجماع جلد 1 صفحہ 410)۔

2۔ سخاوت:

حضور اکرم ﷺ کی نسبت کی وجہ سے سخاوت میں آپ سنت کی اعلیٰ ترین مثال ہیں۔ صدقہ و خیرات کے ذریعہ لوگوں کو اِس قدر نوازتے تھے کہ اہل و عیال کے لیے بھی باقی نہ بچتا۔ سخاوت میں حضور اکرم ﷺ کی سنّت کی پیروی کرتے اور اپنی غربت کی بھی پروا نہ کرتے۔

3۔ حق گوئی:

حضرت امام جعفر صادق حق بات کہنے سے کبھی نہیں کتراتے تھے۔ ایک دفعہ آپ عباسی خلیفہ منصور کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے جو اپنے رعب اور سختی کی وجہ سے مشہور تھا کہ اچانک ایک مکھی خلیفہ کی ناک پر آ کر بیٹھی، خلیفہ کے بار بار اُڑانے کے باوجود واپس آ کر ناک پر بیٹھ جاتی، خلیفہ نے سیّدنا حضرت امام جعفر صادق سے پوچھا کہ خدا نے مکھی کو کیوں پیدا کیا ہے؟ اس پر آپ نے دلیری سے جواب دیا: "ظالموں اور جابروں کے غرور و تکبر کو ختم کرنے کے لیے"، آپ کا اشارہ خلیفہ کی طرف تھا۔ یہ جواب سُن کر خلیفہ خاموش ہو گیا۔

3۔ حضرت امام جعفر صادق سے کون کون سی بڑی شخصیات نے فیض حاصل کیا؟

حضرت امام جعفر صادق سے اُس دور کی کئی عظیم اور اہم شخصیات نے فیض حاصل کیا۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام مالک، واصل بن عطا اور امام موسیٰ کاظم جیسی عظیم ہستیاں آپ سے علم کی سعادت حاصل کرتی رہیں۔ طب اور سائنس کے عظیم اسکالر جابر بن حیان جنہوں نے بے شمار ایجادات کیں آپ کے شاگرد تھے۔

4۔ حضرت امام جعفر صادق کی سیرت سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

حضرت امام جعفر صادق کی حیاتِ مبارکہ سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ ایک سچے مومن کو اپنی زندگی میں تقویٰ، شجاعت، بہادری، زہد و قناعت جیسی بلند صفات اختیار کرنی چاہیے، ظالم و جابر حکمران کے آگے حق گوئی اور بے باکی کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ حضرت امام جعفر صادق کی سیرت کے مطالعہ سے ہمیں معلوم ہوا کہ آپ صدقہ و خیرات کے ذریعہ لوگوں کو اِس قدر نوازتے تھے کہ اہل و عیال کے لیے بھی باقی نہ

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

بچتا۔ سخات میں حضور اکرم ﷺ کی سنت کی پیروی کرتے اور اپنی غربت کی بھی پروانہ کرتے۔ حضرت امام جعفر صادق کی تعلیمات کے مطابق ہمیں دین کے معاملات میں لڑائی جھگڑے سے بچنا چاہیے کیونکہ اس سے بغض، عداوت، دشمنی اور نفاق جیسی صفات پیدا ہوتی ہیں

(ج) درست جواب کے سامنے (درست) کا نشان لگایئے:

1۔ حضرت امام ابو حنیفہ کی نظر میں وقت کے سب سے بڑے فقیہ تھے:

(الف) حضرت امام جعفر صادق (ب) امام ابو یوسف (ج) امام محمد (د) امام زفر

2۔ "حضرت امام جعفر صادق یا تو روزے میں یا نفل اور قیام میں یا کثرت سے ذکر میں" یہ قول ہے

(الف) حضرت انس بن مالک (ب) حضرت امام مالک (ج) حضرت امام شافعی (د) حضرت امام احمد بن حنبل

3۔ حضرت امام جعفر صادق کی نماز جنازہ پڑھائی

(الف) جابر بن حیان (ب) امام ابو حنیفہ (ج) امام موسیٰ کاظم (د) امام مالک

JOIN FOR MORE!!!

حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ

نام: امام اعظم ابو حنیفہؒ کا پورا نام نعمان بن ثابت

کنیت: ابو حنیفہ

پیدائش: 80 ہجری بمطابق 699ء

جائے پیدائش: کوفہ، عراق

خاندان: آباؤ اجداد فارس کے رہنے والے تھے، خوشحال کپڑے کے مشہور تاجر گھرانے سے تعلق تھا

تعلیم و تربیت: بچپن ہی میں قرآن پاک حفظ کیا، تجوید امام عاصم کوفی سے حاصل کیا۔

ایک مرتبہ عظیم محدث امام عامر شعبی سے ملاقات ہوئی تو آپ نے نصیحت کی:

"میں آپ میں ذہانت اور وسیع بیدار ذہن دیکھتا ہوں اس لیے میرا مشورہ یہ ہے کہ آپ علم حاصل کریں اور علماء کی مجلس میں شامل ہوتے رہیں"۔

امام اعظم ابو حنیفہ تقریباً 18 سال امام حماد بن ابی سلیمان سے فیض حاصل کرتے رہے جو حضرت علی، حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت ابراہیم نخعیؒ علم فقہ کے بڑے عالم مانے جاتے تھے۔ آپ پہلے علم کے بڑے مرکز کوفہ سے پھر حرمین شریفین اور آخر میں بصرہ سے بھی علم حاصل کرتے رہے۔

اخلاق اور اوصاف:

امام اعظم ابو حنیفہؒ کی سیرت کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ علم عمل اور اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ آپ بہت ذہین و فتین اور قوی حافظہ والے، بردبار، فیاض، عبادت گزار اور نظم و ضبط کے ساتھ ساتھ صاحب تقویٰ اور صاحب حکمت تھے۔

امام اعظم ابو حنیفہؒ درج ذیل صفات کی وجہ سے منفرد مقام رکھتے تھے؛

1۔ بعض صحابہ کرامؓ کی زیارت کی وجہ سے آپ کو تابعی ہونے کا شرف حاصل ہے۔

2۔ آپ کو اجتہاد اور فتاویٰ لکھنے کا موقع عظیم متقین اور محدثین کے دور میں ملا۔

PRACTICAL CENTRE ▫ SESSION 2023-2024 ▫ PRACTICAL CENTRE ▫ SESSION 2023-2024 ▫ PRACTICAL CENTRE ▫ SESSION 2023-2024 ▫ PRACTICAL CENTRE

CamScanner

3۔ مشہور علمائے حدیث اور فقہ نے آپ سے روایت کی ہے۔

4۔ آپ کو امام ابو یوسفؒ، امام محمدؒ بن حسن الشیبانیؒ اور امام زفرؒ جیسے عظیم طلبہ ملے جنھوں نے آپ سے فیض حاصل کر کے حدیث اور فقہ کے علم میں بے شمار خدمات انجام دیں۔

5۔ آپ نے تقریباً چار ہزار اساتذہ سے علم حاصل کیا

حضرت امام ابو حنیفہؒ کے اجتہادی مسائل اور آپ کا مسلک فقہ حنفی بارہ سو سال سے عالم اسلام میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور کئی بڑے بڑے اسلامی ممالک میں آپ کے قوانین اور مسائل آپ کے فقہی مسلک اور طریقہ کے مطابق رائج ہیں۔

علمی خدمات:

اساتذہ:

جلیل القدر صحابی حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کوفہ میں قرآن و حدیث کی تعلیم دیتے تھے آپ کے خاص شاگرد حضرت علقمہ بن قیس کوفی اور حضرت اسود بن زید کوفی تھے اُن کے بعد حضرت ابراہیم نخعی کوفی نے مسند سنبھالی اور علم فقہ کو وسعت دی اور غیر مرتب شدہ مواد جمع کیا، اِسی بناء پر 'فقیہ العراق' کا لقب ملا۔ یہ مواد آپ کے شاگرد حضرت امام حماد بن ابی سلیمان نے محفوظ کیا۔

امامِ اعظم ابو حنیفہ نے حدیث و فقہ کا غیر مرتب شدہ مواد اپنے استاد حضرت امام حماد بن ابی سلیمان سے مرتب کیا اور اپنے شاگردوں امام ابو یوسف، امام محمد بن حسن الشیبانی اور امام زفر کو دیا جنھوں نے 'حدثنا' (ہم سے بیان کیا) اور 'اخبرنا' (ہمیں خبر دی) کے الفاظ کے ساتھ کتابوں کی شکل میں پیش کیا۔

کتاب الآثار:

امامِ اعظم ابو حنیفہؒ کی علمی خدمت 'کتاب الآثار' وہ پہلی کتاب ہے جس نے بعد کے محدثین کے لیے فقہی درجہ بندی اور ترتیب کے راہنما اصول فراہم کیے ہیں۔

شاگردوں کی تصنیفات:

امامِ اعظم ابو حنیفہؒ کے شاگرد امام محمد بن حسن الشیبانی کی مشہور کتابیں 'المبسوط'، 'جامع صغیر'، 'جامع الکبیر'، 'الزیادات'، 'السیر الصغیر'، 'السیر کبیر'، فقہ حنفی کے اہم ماخذ ہیں۔

وفات:

عباسی خلیفہ ابو جعفر منصور نے امامِ اعظم ابو حنیفہؒ کو ملک کا قاضی القضاۃ بننے کو کہا لیکن آپ نے انکار کیا، اِس انکار کی وجہ سے خلیفہ نے آپ کو قید کر دیا۔ قید میں بھی آپ حضرت امام محمد الشیبانی محدث و فقیہ آپ سے علم حاصل کرتے رہے چار سال بعد 150 ہجری میں آپ کی وفات ہوئی، تقریباً پچاس ہزار لوگوں نے آپ کی نماز جنازہ پڑھی جو انتقال کے بیس دن بعد تک پڑھی جاتی رہی۔ آپ کی تدفین بغداد کے خضران قبرستان میں ہوئی۔

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

مشق

(الف) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:

1۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ کی زندگی اور خدمات پر تفصیلی نوٹ لکھیے۔

جواب:

نام: امامِ اعظم ابو حنیفہؒ کا پورا نام نعمان بن ثابت

کنیت: ابو حنیفہؒ

پیدائش: 80 ہجری بمطابق 699ء

پیدائش کا مقام: کوفہ، عراق

خاندان: آباواجداد فارس کے رہنے والے تھے، خوشحال کپڑے کے مشہور تاجر گھرانے سے تعلق تھا

تعلیم و تربیت: بچپن ہی میں قرآن پاک حفظ کیا، تجوید امام عاصم کوفی سے حاصل کیا۔

ایک مرتبہ عظیم محدث امام عامر شعبی سے ملاقات ہوئی تو آپ نے نصیحت کی

"میں آپ میں ذہانت اور وسیع بیدار ذہن دیکھتا ہوں اس لیے میرا مشورہ یہ ہے کہ آپ علم حاصل کریں اور علماء کی مجلس میں شامل ہوتے رہیں"۔

امام اعظم ابو حنیفہؒ تقریباً 18 سال امام حماد بن ابی سلیمان سے فیض حاصل کرتے رہے جو حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت ابراہیم نخعی کے بڑے حامی مانے جاتے تھے۔ آپ پہلے علم کے بڑے مرکز کوفہ سے پھر حرمین شریفین اور آخر میں بصرہ سے بھی علم حاصل کرتے رہے۔

اخلاق اور اوصاف:

امام اعظم ابو حنیفہؒ کی سیرت کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ علم عمل اور اچھے اخلاق کے مالک تھے۔ آپ بہت ذہین اور قوی حافظہ والے، بردبار، فیاض، عبادت گزار اور نظم و ضبط کے ساتھ ساتھ صاحبِ تقویٰ اور حکمت تھے۔

امام اعظم ابو حنیفہؒ درج ذیل صفات کی وجہ سے منفرد مقام رکھتے تھے:

1۔ بعض صحابہ کرام کی زیارت کی وجہ سے آپ کو تابعی ہونے کا شرف حاصل ہے۔

2۔ آپ کو اجتہاد اور فتاویٰ لکھنے کا موقع عظیم متقین اور محدثین کے دور میں ملا۔

3۔ مشہور علمائے حدیث اور فقہ نے آپ سے روایت کی ہے۔

4۔ آپ کو امام ابو یوسف، امام محمد بن حسن الشیبانی اور امام زفر جیسے عظیم طلبہ ملے جنھوں نے آپ سے فیض حاصل کر کے حدیث اور فقہ کے علم میں بے شمار خدمات انجام دیں۔

5۔ آپ نے تقریباً چار ہزار اساتذہ سے علم حاصل کیا۔

علمی خدمات:

اساتذہ:

جلیل القدر صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود کوفہ میں قرآن و حدیث کی تعلیم دیتے تھے آپ کے خاص شاگرد حضرت علقمہ بن قیس کوفی اور

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

CamScanner

حضرت اسود بن زید کوفی تھے اُن کے بعد حضرت ابراہیم نخعی کوفی نے مسند سنبھالی اور علم فقہ کو وسعت دی اور غیر مرتب شدہ مواد جمع کیا، اِسی بناء پر 'فقیہ العراق' کا لقب ملا۔ یہ مواد آپ کے شاگرد حضرت امام حماد بن ابی سلیمان نے محفوظ کیا

امام اعظم ابو حنیفہ نے حدیث و فقہ کا غیر مرتب شدہ مواد اپنے استاد حضرت امام حماد بن ابی سلیمان سے لے کر مرتب کیا اور اپنے شاگردوں امام ابو یوسف، امام محمد بن حسن الشیبانی اور امام زفر کو دیا جنہوں نے 'حدثنا' (ہم سے بیان کیا) اور اخبرنا' (ہمیں خبر دی) کے الفاظ کے ساتھ کتابوں کی شکل میں پیش کیا۔

کتاب الآثار:

امام اعظم ابو حنیفہ کی علمی خدمت 'کتاب الآثار' وہ پہلی کتاب ہے جس نے بعد کے محدثین کے لیے فقہی درجہ بندی اور ترتیب کے راہنما اصول فراہم کئے ہیں۔

شاگردوں کی تصنیفات:

امام اعظم ابو حنیفہ کے شاگرد امام محمد بن حسن الشیبانی کی مشہور کتابیں 'المبسوط'، 'جامع صغیر'، 'جامع الکبیر'، 'الزیادات'، 'السیر الصغیر'، 'السیر کبیر'، فقہ حنفی کے اہم ماخذ ہیں۔

وفات:

عباسی خلیفہ ابو جعفر منصور نے امام اعظم ابو حنیفہ کو ملک کا قاضی القضاۃ بننے کو کہا لیکن آپ نے انکار کیا، اس انکار کی وجہ سے خلیفہ نے آپ کو قید کر دیا۔ قید میں بھی آپ حضرت امام محمد الشیبانی محدث و فقیہ آپ سے علم حاصل کرتے رہے چار سال بعد 150 ہجری میں آپ کی وفات ہوئی، تقریباً پچاس ہزار لوگوں نے آپ کی نماز جنازہ پڑھی جو انتقال کے بیس دن بعد تک پڑھی جاتی رہی۔ آپ کی تدفین بغداد کے خیزران قبرستان میں ہوئی۔

(ب) درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے:

1۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ کے اساتذہ کا ذکر کیجیے۔

جواب:

اساتذہ:

جلیل القدر صحابی حضرت عبد اللہ بن مسعود کوفہ میں قرآن و حدیث کی تعلیم دیتے تھے آپ کے خاص شاگرد حضرت علقمہ بن قیس کوفی اور حضرت اسود بن زید کوفی تھے اُن کے بعد حضرت ابراہیم نخعی کوفی نے مسند سنبھالی اور علم فقہ کو وسعت دی اور غیر مرتب شدہ مواد جمع کیا، اِسی بناء پر 'فقیہ العراق' کا لقب ملا۔ یہ مواد آپ کے شاگرد حضرت امام حماد بن ابی سلیمان نے محفوظ کیا امام اعظم ابو حنیفہ نے حدیث و فقہ کا غیر مرتب شدہ مواد اپنے استاد حضرت امام حماد بن ابی سلیمان سے لے کر مرتب کیا اور اپنے شاگردوں امام ابو یوسف، امام محمد بن حسن الشیبانی اور امام زفر کو دیا جنہوں نے 'حدثنا' اور اخبرنا' کے الفاظ کے ساتھ کتابوں کی شکل میں پیش کیا۔

2۔ حضرت امام ابو حنیفہ کی علمی خدمات لکھیے۔

جواب:

امام اعظم ابو حنیفہؒ نے حدیث و فقہ کا غیر مرتب شدہ مواد اپنے استاد حضرت امام حماد بن ابی سلیمان سے لے کر مرتب کیا اور اپنے شاگردوں امام ابو یوسف، امام محمد بن حسن الشیبانی اور امام زفر کو دیا جنہوں نے 'حدثنا' اور اخبرنا' کے الفاظ کے ساتھ کتابوں کی شکل میں پیش کیا۔

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024

PRACTICAL CENTRE

B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

CamScanner

کتاب الآثار:

امام اعظم ابو حنیفہؒ کی علمی خدمت 'کتاب الآثار' وہ پہلی کتاب ہے جس نے بعد کے محدثین کے لیے فقہی درجہ بندی اور ترتیب کے راہنما اصول فراہم کئے ہیں۔

شاگردوں کی تصنیفات:

امام اعظم ابو حنیفہ کے شاگرد امام محمد بن حسن الشیبانی کی مشہور کتابیں 'المبسوط'، 'جامع صغیر'، جامع الکبیر'، 'الزیادات'، 'السیر الصغیر'، 'السیر کبیر'، فقہ حنفی کے اہم ماخذ ہیں۔

3۔ حضرت امام ابو حنیفہ کے اخلاق واوصاف لکھیے۔

جواب:

اخلاق اور اوصاف:

امام اعظم ابو حنیفہؒ کی سیرت کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ علم عمل اور اچھے اخلاق کے مالک تھے۔ آپ بہت ذہین اور قوی حافظہ والے، بردبار، فیاض، عبادت گزار اور نظم وضبط کے ساتھ ساتھ صاحب تقویٰ اور حکمت تھے۔

امام اعظم ابو حنیفہ درج ذیل صفات کی وجہ سے منفرد مقام رکھتے تھے؛

1۔ بعض صحابہ کرام کی زیارت کی وجہ سے آپ کو تابعی ہونے کا شرف حاصل ہے۔

2۔ آپ کو اجتہاد اور فتاویٰ لکھنے کا موقع عظیم متقین اور محدثین کے دور میں ملا۔

3۔ مشہور علمائے حدیث اور فقہ نے آپ سے روایت کی ہے۔

4۔ آپ کو امام ابو یوسف، امام محمد بن حسن الشیبانی اور امام زفر جیسے عظیم طلبہ ملے جنھوں نے آپ سے فیض حاصل کر کے حدیث اور فقہ کے علم میں بے شمار خدمات انجام دیں۔

5۔ آپ نے تقریباً چار ہزار اساتذہ سے علم حاصل کیا

(ج) درست جواب کے سامنے (درست) کا نشان لگائیے:

1۔ حضرت امام ابو حنیفہ کو مزید علم حاصل کرنے کا مشورہ دیا:

(الف) امام ابراہیم نخعی (ب) امام عامر شعبی (ج) امام عاصم کوفی (د) امام حماد بن ابی سلیمان

2۔ حضرت امام ابو حنیفہ کو اللہ تعالیٰ نے شرف عطا کیا:

(الف) تبع تابعی ہونے کا (ب) صحابی ہونے کا (ج) تابعی ہونے کا (د) والی ہونے کا

3۔ حضرت امام ابو حنیفہ سے منسوب کتاب کا نام ہے:

(الف) الجامع الکبیر (ب) المبسوط (ج) الزیادات (د) کتاب الآثار

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

حضرت امام مالکؒ

نام: مالک بن انس، علماء میں امام مالک اور شیخ الاسلام کے نام سے جانے جاتے ہیں

کنیت: ابو عبد اللہ

لقب: امام دارالھجرہ

پیدائش: 93 ہجری

مقام ولادت: مدینہ منورہ

تعلیم و تربیت:

امام مالک کے اساتذہ:

امام مالک نے کم و بیش چھ سو اساتذہ و شیوخ سے علم حدیث و علم فقہ کی تعلیم حاصل کی، امام مالک کے اساتذہ میں تین سو تابعین ہیں اور تمام اساتذہ مدنی ہیں۔ آپ کے پہلے اُستاد ربیع بن ابی عبد الرحمٰن الرائی اور پھر انہوں نے ابو بکر بن عبد اللہ بن ہرمز سے تعلیم حاصل کی ان کے اساتذہ میں امام ابنِ شہاب الزہری اور دیگر چھ سو اساتذہ شامل ہیں اِن میں نافع مولیٰ بن عمر، ابو الزناد عبد اللہ بن ذکوان، عبد الرحمٰن بن قاسم، ایوب سختیانی اور ثور بن الدیلی رحمہ اللہ وغیرہ زیادہ مشہور ہیں۔

امام مالک کے شاگرد:

امام مالک سے روایت کرنے والوں کی تعداد 1300 بتائی جاتی ہے، امام محمد، امام شافعی اور امام ابو یوسف بھی آپ کے شاگردوں میں شامل تھے۔ حضرت امام شافعی نو سال آپ سے فیض حاصل کرتے رہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں "علماء میں امام مالک بن انس ایک چمکتے ہوئے ستارے کی مانند ہیں"

علمی خدمات:

حضرت امام مالک نے قرآن کریم کے بعد حدیثِ مبارکہ کو سب سے زیادہ اہمیت دی، آپ نے سترہ سال کی عمر سے ہی مدینہ شریف میں درس و تدریس کا کام سنبھالا آپ کے دور میں عباسی خلیفہ کی بغداد میں حکومت تھی اور امام ابو حنیفہؒ کوفے میں درس و تدریس میں مصروف تھے، مدینہ منورہ میں رہنے کی وجہ سے آپ اپنے دور کے سب سے بڑے عالم حدیث تھے اور آپ حجاز میں حدیث اور فقہ کے امام تھے اور آپ کے فقہ پر عمل کرنے والوں کو مالکی کہا جاتا ہے۔

مؤطا امام مالک:

حضرت امام مالک نے قرآن کریم کے بعد حدیثِ مبارکہ کو سب سے زیادہ اہمیت دی حدیث مبارکہ پر مشتمل ایک کتاب لکھی جو مؤطا امام مالک کے نام سے مشہور ہے

مؤطا املک کی اہمیت:

اسلامی کتب خانے کی وہ پہلی کتاب ہے جو قرآن مجید کے بعد سب سے پہلے باقاعدہ طور پر فقہی ترتیب سے ابواب کے ساتھ مرتب کی گئی ہے مؤطا امام مالک کے مرتبے اور مقام کا اندازہ امام شافعی کے اِس قول سے لگایا جا سکتا ہے: "روئے زمین پر اللہ کی کتاب کے بعد مؤطا امام مالک سے زیادہ صحیح کوئی کتاب نہیں"۔

مؤطا میں مستند 1725 احادیث مبارکہ ہیں۔

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

CamScanner

اخلاق و اوصاف:

آپ نہایت دیانتدار، اصول پسند اور بامروت انسان تھے۔ آپ کو جو تحفہ یا ہدیہ ملتا تو اسے لوگوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔ آپ حق کے معاملے میں کسی سزا یا قید سے نہیں ڈرتے تھے۔

سچے عاشق رسول ﷺ:

حضرت امام مالک سچے عاشقِ رسول ﷺ تھے آپ ﷺ کے نام مبارک کا اس قدر ادب کرتے کہ آپ ﷺ کا نام لبوں پر آتے ہی امام صاحب کے چہرے کی رنگت ہی بدل جاتی تھی، آپ نبی کریم ﷺ کی اور اہل بیت کی محبت میں اس قدر سرشار تھے کہ آپ نے مدینہ منورہ میں پوری زندگی ننگے پاؤں گزاری، جس حدیث پر اہل مدینہ عمل کرتے اس کو معتبر سمجھتے تھے آپ غسل کرنے کے بعد صاف ستھرے کپڑے پہن کر عطر لگا کر، بڑی شائستگی اور احترام و ادب سے حدیث پڑھاتے اور درس دیتے تھے۔

فقہ مالکی کے پیروکار:

امام مالکؒ کے پیروکار دنیا کے بہت سے ممالک میں موجود ہیں جن خاص کر شمالی افریقہ، کویت، مصر، سوڈان، قطر، بحرین اور تیونس شامل ہیں۔

وفات:

حضرت امام مالک کی وفات 179 ہجری میں چھیاسی سال کی عمر میں ہوئی اور جنت البیع میں دفن ہوئے۔

JOIN FOR MORE!!!

مشق

(الف) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:

1۔ حضرت امام مالکؒ کی زندگی اور دینی خدمات کے بارے میں تفصیلی مضمون لکھیے۔

جواب:

نام: مالک بن انس، علماء میں امام مالک اور شیخ الاسلام کے نام سے جانے جاتے ہیں

کنیت: ابو عبد اللہ

لقب: امام دار الھجرہ

پیدائش: 93 ہجری، مدینہ منورہ

تعلیم و تربیت:

امام مالکؒ کے اساتذہ:

امام مالک نے کم و بیش چھ سو اساتذہ و شیوخ سے علم حدیث و علم فقہ کی تعلیم کی، امام مالک کے اساتذہ میں تین سو تابعین ہیں اور تمام اساتذہ مدنی ہیں۔ آپ کے پہلے اُستاد ربیع بن ابی عبد الرحمٰن الرائی اور پھر انہوں نے ابو بکر بن عبد اللہ بن ہرمز سے تعلیم حاصل کی ان کے اساتذہ میں امام ابن شہاب الزہری اور دیگر چھ سو اساتذہ شامل ہیں ان میں نافع مولیٰ بن عمر، ابو الزناد عبد اللہ بن زکوان، عبد الرحمٰن بن قاسم، ایوب ختیانی اور ثور بن الدیلی رحمہم اللہ وغیرہ زیادہ مشہور ہیں۔

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

امام مالکؒ کے شاگرد:

امام مالک سے روایت کرنے والوں کی تعداد 1300 بتائی جاتی ہے، امام محمد، امام شافعی اور امام ابو یوسف بھی آپ کے شاگردوں میں شامل تھے۔ حضرت امام شافعی نو سال آپ سے فیض حاصل کرتے رہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں " علماء میں امام مالک بن انس ایک چمکتے ہوئے ستارے کی مانند ہیں"۔

علمی خدمات:

حضرت امام مالک نے قرآن کریم کے بعد حدیثِ مبارکہ کو سب سے زیادہ اہمیت دی، آپ نے سترہ سال کی عمر سے ہی مدینہ شریف میں درس و تدریس کا کام سنبھالا آپ کے دور میں عباسی خلیفاء کی بغداد میں حکومت تھی اور امام ابو حنیفہ کوفے میں درس و تدریس میں مصروف تھے، مدینہ منوّرہ میں رہنے کی وجہ سے آپ اپنے دور کے سب سے بڑے عالم حدیث تھے اور آپ حجاز میں حدیث اور فقہ کے امام تھے اور آپ کے فقہ پر عمل کرنے والوں کو مالکی کہا جاتا ہے۔

مؤطا امام مالک:

حضرت امام مالک نے قرآن کریم کے بعد حدیثِ مبارکہ کو سب سے زیادہ اہمیت دی حدیثِ مبارکہ پر مشتمل ایک کتاب لکھی جو مؤطا امام مالک کے نام سے مشہور ہے۔

JOIN FOR MORE!!!

مؤطا امام مالک کی اہمیت:

اسلامی کتب خانے کی وہ پہلی کتاب ہے جو قرآن مجید کے بعد سب سے پہلے باقاعدہ طور پر فقہی ترتیب سے ابواب کے ساتھ مرتب کی گئی ہے مؤطا امام مالک کے مرتبے اور مقام کا اندازہ امام شافعی کے اِس قول سے لگایا جاسکتا ہے: " روئے زمین پر اللہ کی کتاب کے بعد مؤطا امام مالک سے زیادہ صحیح کوئی کتاب نہیں"۔

مؤطا میں مستند 1725 احادیثِ مبارکہ ہیں۔

اخلاق و اوصاف:

آپ نہایت دیانتدار، اصول پسند اور بامروت انسان تھے۔ آپ کو جو تحفہ یا ہدیہ ملتا تو اُسے لوگوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔ آپ حق کے معاملے میں کسی سزا یا قید سے نہیں ڈرتے تھے۔

سچے عاشق رسول ﷺ:

حضرت امام مالک سچے عاشقِ رسول ﷺ تھے آپ ﷺ کے نامِ مبارک کا اِس قدر ادب کرتے کہ آپ ﷺ کا نام لبوں پر آتے ہی امام صاحب کے چہرے کی رنگت ہی بدل جاتی تھی، آپ نبی کریم ﷺ کی اور اہل بیت کی محبت میں اس قدر سرشار تھے کہ آپ نے مدینہ منوّرہ میں پوری زندگی ننگے پاؤں گزاری، جس حدیث پر اہل مدینہ عمل کرتے اُس کو معتبر سمجھتے تھے آپ نہانے کے بعد صاف ستھرے کپڑے پہن کر عطر لگا کر، بڑی شائستگی اور احترام و ادب سے حدیث پڑھاتے اور درس دیتے تھے۔

فقہ مالکی کے پیروکار:

امام مالک کے پیروکار دنیا کے بہت سے ممالک میں موجود ہیں جن خاص کر شمالی افریقہ، کویت، مصر، سوڈان، قطر، بحرین اور تیونس شامل ہیں۔

وفات:

حضرت امام مالک کی وفات 179 ہجری میں چھیاسی سال کی عمر میں ہوئی اور جنت البیع میں دفن ہوئے۔

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

(ب) درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے:

1۔ حضرت امام مالکؒ کے شاگردوں اور اساتذہ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

امام مالکؒ کے اساتذہ:

امام مالک نے کم و بیش چھ سو اساتذہ و شیوخ سے علم حدیث و علم فقہ کی تعلیم کی، امام مالک کے اساتذہ میں تین سو تابعین ہیں اور تمام اساتذہ مدنی ہیں۔ آپ کے پہلے اُستاد ربیع بن ابی عبدالرحمٰن الرائی اور پھر انہوں نے ابو بکر بن عبد اللہ بن ہرمز سے تعلیم حاصل کی ان کے اساتذہ میں امام ابنِ شہاب الزہری اور دیگر چھ سو اساتذہ شامل ہیں ان میں نافع مولیٰ بن عمر، ابو الزناد عبد اللہ بن ذکوان، عبد الرحمٰن بن قاسم، ایوب سختیانی اور ثور بن الدیلی رحمہم اللہ وغیرہ زیادہ مشہور ہیں۔

امام مالکؒ کے شاگرد:

امام مالک سے روایت کرنے والوں کی تعداد 1300 بتائی جاتی ہے، امام محمد، امام شافعی اور امام ابو یوسف بھی آپ کے شاگردوں میں شامل تھے۔ حضرت امام شافعی نو سال آپ سے فیض حاصل کرتے رہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں " علماء میں امام مالک بن انس ایک چمکتے ہوئے ستارے کی مانند ہیں"۔

2۔ حضرت امام مالکؒ کی کتاب کا نام کیا ہے اور اُس کی کیا اہمیت ہے؟

مؤطا امام مالک:

حضرت امام مالک نے قرآن کریم کے بعد حدیثِ مبارکہ کو سب سے زیادہ اہمیت دی حدیثِ مبارکہ پر مشتمل ایک کتاب لکھی جو مؤطا امام مالک کے نام سے مشہور ہے۔

مؤطا امام مالکؒ کی اہمیت:

اسلامی کتب خانے کی وہ پہلی کتاب ہے جو قرآن مجید کے بعد سب سے پہلے باقاعدہ طور پر فقہی ترتیب سے ابواب کے ساتھ مرتب کی گئی ہے مؤطا امام مالک کے مرتبے اور مقام کا اندازہ امام شافعی کے اس قول سے لگایا جا سکتا ہے: "روئے زمین پر اللہ کی کتاب کے بعد مؤطا امام مالک سے زیادہ صحیح کوئی کتاب نہیں"۔

مؤطا میں مستند 1725 احادیثِ مبارکہ ہیں۔

3۔ حضرت امام مالکؒ کی کب وفات ہوئی اور انھیں کہاں دفن کیا گیا؟

وفات:

حضرت امام مالک کی وفات 179 ہجری میں چھیاسی سال کی عمر میں ہوئی اور جنت البقیع میں دفن ہوئے

(ج) درست جواب کے سامنے (درست) کا نشان لگائیے:

1۔ حضرت امام مالک کی زندگی میں کوفے میں درس دیتے تھے:

(الف) امام ابو یوسف (ب) اماما بو حنیفہ (ج) امام شافعی (د) امام احمد بن حنبل

2۔ حضرت امام مالک کے شاگردوں میں سے ایک بڑے عالم اور امام تھے:

(الف) امام ابو یوسفؒ (ب) امام شافعیؒ (ج) امام احمد بن حنبلؒ (د) امام محمد

3۔ حضرت امام مالک کی مرتب شدہ کتاب ہے:

(الف) الجامع الصغیر (ب) کتاب الآثار (ج) مسند احمد (د) مؤطا

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

CamScanner

حضرت امام محمد بن ادریس شافعیؒ

نام: محمد

کنیت: عبداللہ

لقب: شافعی اور ناصر الحدیث

علماء اور مورخین کے درمیان نام: حضرت امام محمد بن ادریس شافعی

سلسلہ نسب: آپ کا سلسلہ نسب ایک صحابی حضرت شافعہ بن صائبؓ سے ملتا ہے جس کی نسبت سے آپ شافعی کے نام سے مشہور ہوئے۔

شجرہ مبارک: محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافعہ

والدہ کا نام فاطمہ بنتِ عبداللہ

ولادت: ماہ رجب 150 ہجری بمطابق 768 عیسوی میں فلسطین کے شہر غزہ میں ہوئی

آپ کے والد مکّہ مکرمہ سے فلسطین آئے جہاں پہلے غزہ اور پھر عسقلان میں رہے اُن کے انتقال کے بعد آپ کی والدہ آپ کو مکّہ مکرمہ لے آئیں۔

تعلیم و تربیت:

حضرت امام شافعی فرماتے ہیں "بچپن میں میری توجہ دو چیزوں پر تھی علم حاصل کرنا اور تیر اندازی، تیر اندازی میں اتنا چست تھا کہ دس تیروں میں سے دس ہی درست نشانے پر لگتے" آپ چونکہ یتیم تھے اِس لیے آپ کی والدہ کے پاس تعلیم دلوانے کے پیسے نہیں تھے آپ بے حد ذہین تھے استاد جو پڑھاتے وہ ذہن نشین کر لیتے اور استاد کی غیر موجودگی میں طلبہ کو پڑھاتے یہ دیکھ کر اُستاد اتنا خوش ہوئے کہ انھوں نے اُن کی فیس معاف کر دی محض سات سالوں میں قرآن با معنی حفظ کیا اور دس سال میں مؤطا کو بھی حفظ کیا اور علماء کی مجلس سے احادیث و مسائل حفظ کرتے رہے۔

JOIN FOR MORE!!!

اساتذہ:

حضرت امام شافعی کو امام سفیان بن عیینہ نے مشورہ دیا کہ آپ بغداد جائیں اور امام محمد بن حسن شیبانی سے فقہ کا علم مکمل کریں۔ امام شافعی کہتے ہیں:

"امام مالک کے بعد میں امام محمد بن حسن شیبانی کو اُستاد مانتا ہوں"

اوصاف:

حضرت امام شافعی، بھورے رنگ کے، خوب صورت، باوقار اور لمبے قد کے، نازک اور نفیس طبیعت کے مالک تھے۔ اچھے لباس اور خوراک کا خاص اہتمام فرماتے تھے۔ حضرت امام شافعی بہت کم عمری ہی میں فقہ، فتویٰ، حدیث، تفسیر، خوابوں کی تعبیر، عربی شاعری، نحو، تیر اندازی اور گھڑ سواری میں چست ہو چکے تھے۔ بیس سال کی عمر میں آپ کے استاد مسلم بن خالد الزنجی نے آپ کو فتویٰ جاری کرنے کی اجازت دی۔

علمی خدمات:

حضرت امام شافعی کی دو کتابیں 'کتاب الام' اور 'الرسالۃ' بہت مقبول ہوئیں۔ اس کے علاوہ 'کتاب السنن' اور 'المسند' بھی قابلِ قدر کتابیں ہیں۔

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

حضرت امام شافعی کے پیروکار:

شافعی مسلک کے پیروکار مشرقی مصر، صومالیہ، یمن کے ساحلی علاقوں، داغستان، فلسطین، لبنان، انڈونیشیا، ملائیشیا، سری لنکا وغیرہ میں رہتے ہیں۔

اولاد:

حضرت امام شافعی کے دو بیٹوں میں سے ایک ابوالحسن محمد اور دوسرے عثمان تھے جو امام احمد بن حنبل کے شاگرد ہوئے۔

وفات:

حضرت امام شافعی کی 54 سال کی عمر میں وفات ہوئی، جمعرات 29 رجب 204 ہجری بمطابق 19 جنوری 820 کو مصر کے شہر فسطاط مین عشاء کے وقت ہوا اور اگلے دن مغرب کے بعد جبل مقطم میں دفن کیے گئے۔

مشق

(الف) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:

1۔ حضرت امام شافعی کی زندگی اور خدمات کے بارے میں تفصیلی مضمون لکھیے

جواب:

نام: محمد

کنیت: عبداللہ

لقب: شافعی اور ناصر الحدیث

علماء اور مورخین کے درمیان نام: حضرت امام محمد بن ادریس شافعیؒ

سلسلہ نسب: آپ کا سلسلہ نسب ایک صحابی حضرت شافعہ بن صائبؓ سے ملتا ہے جس کی نسبت سے آپ شافعی کے نام سے مشہور ہوئے

شجرہ مبارک: محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافعہ

والدہ کا نام فاطمہ بنتِ عبداللہ

ولادت: ماہ رجب 150 ہجری بمطابق 768 عیسوی میں فلسطین کے شہر غزہ میں ہوئی

آپ کے والد مکّہ مکرمہ سے فلسطین آئے جہاں پہلے غزہ اور پھر عسقلان میں رہے اُن کے انتقال کے بعد آپ کی والدہ آپ کو مکّہ مکرمہ لے آئیں۔

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024

تعلیم و تربیت:

حضرت امام شافعی فرماتے ہیں " بچپن میں میری توجہ دو چیزوں پر تھی علم حاصل کرنا اور تیر اندازی، تیر اندازی میں اتنا چست تھا کہ دس تیروں میں سے دس ہی درست نشانے پر لگتے "آپ چونکہ یتیم تھے اس لیے آپ کی والدہ کے پاس تعلیم دلوانے کے پیسے نہیں تھے آپ بے حد ذہین تھے استاد جو پڑھاتے وہ ذہن نشین کر لیتے اور استاد کی غیر موجودگی میں طلبہ کو پڑھاتے یہ دیکھ کر اُستاد اتنا خوش ہوئے کہ انھوں نے اُن کی فیس معاف کر دی محض سات سالوں میں قرآن با معنی حفظ کیا اور دس سال میں مؤطا کو بھی حفظ کیا اور علماء کی مجلس سے احادیث و مسائل حفظ کرتے رہے۔

اساتذہ:

حضرت امام شافعی کو امام سفیان بن عینیہ نے مشورہ دیا کہ آپ بغداد جائیں اور امام محمد بن حسن شیبانی سے فقہ کا علم مکمل کریں۔ امام شافعی کہتے ہیں؛

"امام مالک کے بعد میں امام محمد بن حسن شیبانی کو اُستاد مانتا ہوں"

اوصاف:

حضرت امام شافعی، بھورے رنگ کے، خوب صورت، باوقار اور لمبے قد کے، نازک اور نفیس طبیعت کے مالک تھے۔ اچھے لباس اور خوراک کا خاص اہتمام فرماتے تھے۔ حضرت امام شافعی بہت کم عمری ہی میں فقہ، فتویٰ، حدیث، تفسیر، خوبوں کی تعبیر، عربی شاعری، نحو، تیر اندازی اور گھڑ سواری میں چست ہو چکے تھے۔ بیس سال کی عمر میں آپ کے استاد مسلم بن خالد الزنجی نے آپ کو فتویٰ جاری کرنے کی اجازت دی۔

علمی خدمات:

حضرت امام شافعی کی دو کتابیں کتاب الام اور الرسالہ بہت مقبول ہوئیں۔ اس کے علاوہ 'کتاب السنن' اور 'المسند' بھی قابل قدر کتابیں ہیں۔

حضرت امام شافعی کے پیروکار:

شافعی مسلک کے پیروکار مشرقی مصر، صومالیہ، یمن کے ساحلی علاقوں، داغستان، فلسطین، لبنان، انڈونیشیا، ملائیشیا، سری لنکا وغیرہ میں رہتے ہیں۔

اولاد:

حضرت امام شافعی کے دو بیٹوں میں سے ایک ابوالحسن محمد اور دوسرے عثمان تھے جو امام احمد بن حنبل کے شاگرد ہوئے۔

وفات:

حضرت امام شافعی کی 54 سال کی عمر میں وفات ہوئی، جمعرات 29 رجب 204 ہجری بمطابق 19 جنوری 820 کو مصر کے شہر فسطاط مین عشاء کے وقت ہوا اور اگلے دن مغرب کے بعد جبل مقطم میں دفن کیے گئے

(ب) درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے:

1۔ حضرت امام شافعی کے بچپن اور تعلیم کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

حضرت امام شافعی فرماتے ہیں " بچپن میں میری توجہ دو چیزوں پر تھی علم حاصل کرنا اور تیر اندازی، تیر اندازی میں اتنا چست تھا کہ دس تیروں میں سے دس ہی درست نشانے پر لگتے "آپ چونکہ یتیم تھے اس لیے آپ کی والدہ کے پاس تعلیم دلوانے کے پیسے نہیں تھے آپ بے حد ذہین تھے استاد جو پڑھاتے وہ ذہن نشین کر لیتے اور استاد کی غیر موجودگی میں طلبہ کو پڑھاتے یہ دیکھ کر اُستاد اتنا خوش ہوئے کہ انھوں نے

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

اُن کی فیس معاف کر دی محض سات سالوں میں قرآن با معنی حفظ کیا اور دس سال میں مؤطا کو بھی حفظ کیا اور علماء کی مجلس سے احادیث و مسائل حفظ کرتے رہے

2۔ حضرت امام شافعی کے کچھ مشہور اساتذہ کے نام تحریر کیجئے۔

اساتذہ:

حضرت امام شافعی کو امام سفیان بن عیینہ نے مشورہ دیا کہ آپ بغداد جائیں اور امام محمد بن حسن شیبانی سے فقہ کا علم مکمل کریں۔ امام شافعی کہتے ہیں؛

"امام مالک کے بعد میں امام محمد بن حسن شیبانی کو اُستاد مانتا ہوں"

3۔ حضرت امام شافعی کی تصنیفات بیان کیجیے

جواب:

علمی خدمات:

حضرت امام شافعی کی دو کتابیں 'کتاب الام' اور 'الرسالۃ' بہت مقبول ہوئیں۔ اس کے علاوہ 'کتاب السنن' اور 'المسند' بھی قابلِ قدر کتابیں ہیں۔

(ج) درست جواب کے سامنے (درست) کا نشان لگائیے:

1۔ حضرت امام شافعیؒ کو 'شافعی' نسبت سے بلاتے تھے وہ نسبت ہے۔

(الف) عباس شافعی سے (ب) عثمان بن شافع سے (ج) شافع بن شائب سے (د) ادریس بن شافع سے

2۔ حضرت شافعی کے والد کی وفات کے بعد ان کی والدہ انھیں لے آئیں

(الف) مدینہ منوّرہ (ب) فلسطین (ج) بصرہ (د) مکّہ مکرمہ

3۔ حضرت امام شافعیؒ مکہ کے مشہور شاگردوں میں سے تھے

(الف) حضرت امام مالکؒ (ب) حضرت امام جعفر صادقؒ (ج) حضرت امام ابو حنیفہؒ (د) حضرت امام محمد بن حسنؒ

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

حضرت امام احمد بن حنبلؒ

نام: احمد بن حنبل بن ہلالؒ

پیدائش: حضرت امام احمد 164 ہجری میں بغداد میں پیدا ہوئے

نسبت: شیبانی، زہلی، بصری، مرعزی اور بغدادی

لقب: ابنِ حنبلؒ

آباواجداد: عربی النّسل، بنو شیبان خاندان سے تھے، آپ کے دادا اموی دور میں سرخس کے گورنر تھے

والدین: جب آپ کی عمر صرف تین سال تھی تو والد صاحب کا انتقال ہو گیا والدہ نے پرورش کی

تعلیم و تربیت:

حضرت امام احمد بن حنبلؒ نے چار سال کی عمر میں قرآن حفظ کر لیا اور سات سال کی عمر میں حدیث پڑھنا شروع کی اور پندرہ سال کی عمر میں طلبِ علم و تکمیل علم میں مشغول ہو گئے۔ چار سال بغداد میں حفظ ہاشم بن بشیر واسطی سے فیض حاصل کیا بچپن میں ہی امام ابو یوسف کی مجالس میں شمولیت اختیار کی۔

اساتذہ:

حضرت امام احمد بن حنبل کے اساتذہ میں مشہور و ممتاز شخصیت امام شافعی کی ہے امام شافعی فتویٰ میں اپنے شاگرد احمد بن حنبل سے بھی مشورہ کیا کرتے تھے۔ ان کے علاوہ حافظ ہاشم بن بشیر واسطیؒ اور امام ابو یوسفؒ سے فیض بچپن ہی سے اُٹھانا شروع کیا۔ آپ نے بغداد، کوفہ، بصرہ، مکہ، مدینہ، یمن اور شام کے بڑے بڑے علماء سے فیض حاصل کیا۔

اخلاق و اوصاف:

حضرت امام احمد بن حنبل بڑی اعلیٰ درجے کی خوبیوں کے مالک تھے۔ آپ نہایت ذہین، باوقار، مہربان اور متقی، حدیث و فقہ کے ماہر، صابر، بہادر، سخی، حلیم اور متقی تھے آپ کی طبیعت اور اندازِ تدریس طلبہ کو مسحور کر دیتا تھا۔

خوددار:

ایک دفعہ یمن میں آپ کے کپڑے چوری ہو گئے تو آپ نے گھر سے نکلنا چھوڑ دیا جب یہ بات ایک طالبِ علم کو ہوئی تو وہ امام صاحب کے پاس کچھ رقم لے کر آیا تو آپ نے رقم لینے سے انکار کر دیا تو طالب علم نے آپ کو کچھ عرصے کے لیے ادھار لینے کی پیشکش کی لیکن آپ نے قبول نہیں کی آخر میں یہ فیصلہ ہوا کہ وہ طالبِ علم کے لیے نوٹس (سبق کی کاپیاں) بہتر خطاطی میں لکھیں گے اور کچھ مزدوری لیں گے، اس کے بعد آپ نے اُس سے کپڑے خریدے۔

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

CamScanner

محنت کش:

آپ نے تمام زندگی محنت و مشقت میں گزاری مزدوری کی، فصلیں کاٹیں لیکن آپ نے خلفاء اور امیروں کے نذرانے اور تحفے قبول نہیں کیے۔

علمی خدمات:

آپ کے کمال حافظے کی بدولت آپ کو دس لاکھ احادیث زبانی یاد تھیں لیکن اس کے باوجود احادیث لکھ لیا کرتے تھے اور روایت کرتے وقت دلائل دیکھ کر روایت کرتے تھے آپ کی یہ احتیاط سیّدنا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو غلطی سے پاک رکھنے کے لیے تھی۔ آپ نے فقہ اور فتویٰ کا بھی مطالعہ کیا لیکن آپ نے احادیث پر بہت توجہ دی اور اپنی زندگی اسی کے لیے وقف کر دی۔ امام صاحب فارسی زبان بھی جانتے تھے کیونکہ آپ کا خاندان کچھ عرصے فارس میں مقیم رہا۔ بہت سے حجاج کے ساتھ آپ بھی بغداد سے پیدل مکہ مکرمہ چلے اور ساتھ ہی علم حاصل کرتے رہے سفر کی مشقتوں اور کسب معاش کے لیے مزدوری نے آپ کے شوق علم اور حصول علم کو متاثر نہیں کیا۔

JOIN FOR MORE!!!

تصنیفات:

'المسند' (مسند احمد):

'المسند' (مسند احمد) آپ کی مشہور کتاب ہے جس میں چار سو صحابہ کرام کی مسانید شامل ہیں۔

آپ کی دیگر تصانیف:

- کتاب الزہد
- کتاب التاریخ
- کتاب التفسیر

وفات:

امام صاحب 77 سال کی عمر میں بیمار ہو گئے، عیادت کے لیے سیکڑوں لوگ آتے تھے۔ آپ کی وفات 12 ربیع الاوّل 241 ہجری کو ہوئی۔

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762
PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024

مشق

(الف) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے:

1۔ حضرت امام احمد بن حنبلؒ کی زندگی اور دینی خدمات کے بارے میں تفصیلی مضمون لکھیے

نام: احمد بن حنبل بن ہلال

پیدائش: حضرت امام احمد 164 ہجری میں بغداد میں پیدا ہوئے

نسبت: شیبانی، زہلی، بصری، مرعزی اور بغدادی

لقب: ابنِ حنبل

آباواجداد: عربی النّسل، بنو شیبان خاندان سے تھے، آپ کے دادا اموی دور میں مرخس کے گورنر تھے

والدین: جب آپ کی عمر صرف تین سال تھی تو والد صاحب کا انتقال ہو گیا والدہ نے پرورش کی۔

تعلیم و تربیت:

حضرت امام احمد بن حنبلؒ نے چار سال کی عمر میں قرآن حفظ کر لیا اور سات سال کی عمر میں حدیث پڑھنا شروع کی اور پندرہ سال کی عمر میں طلب علم و تکمیل میں مشغول ہو گئے۔ چار سال بغداد میں حفظ ہاشم بن بشیر واسطی سے فیض حاصل کیا بچپن میں ہی امام ابو یوسف کی مجالس میں شمولیت اختیار کی۔

اساتذہ:

حضرت امام احمد بن حنبل کے اساتذہ میں مشہور و ممتاز شخصیت امام شافعی کی ہے امام شافعی فتویٰ میں اپنے شاگرد احمد بن حنبل سے بھی مشورہ کیا کرتے تھے۔ اِن کے علاوہ حفظ ہاشم بن بشیر واسطی اور امام ابو یوسف سے فیض بچپن ہی سے اُٹھانا شروع کیا۔ آپ نے بغداد، کوفہ، بصرہ، مکّہ، مدینہ، یمن اور شام کے بڑے بڑے علماء سے فیض حاصل کیا۔

اخلاق و اوصاف:

حضرت امام احمد بن حنبل بڑی اعلیٰ درجے کی خوبیوں کے مالک تھے۔ آپ نہایت ذہین، باوقار، مہربان اور متقی، حدیث و فقہ کے ماہر، صابر، بہادر، سخی، حلیم اور متقی تھے۔ آپ کی طبیعت اور اندازِ تدریس طلبہ کو مسحور کر دیتا تھا۔

خوددار:

ایک دفعہ یمن میں آپ کے کپڑے چوری ہو گئے تو آپ نے گھر سے نکلنا چھوڑ دیا جب یہ بات ایک طالبِ علم کو ہوئی تو وہ امام صاحب کے پاس کچھ رقم لے کر آیا تو آپ نے رقم لینے سے انکار کر دیا تو طالب علم نے آپ کو کچھ عرصے کے لیے ادھار لینے کی پیشکش کی لیکن آپ نے

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

CamScanner

قبول نہیں کی آخر میں یہ فیصلہ ہوا کہ وہ طالب علم کے لیے نوٹس (سبق کی کاپیاں) بہتر خطاطی میں لکھیں گے اور کچھ مزدوری لیں گے، اس کے بعد آپ نے اس سے کپڑے خریدے۔

محنت کش:

آپ نے تمام زندگی محنت و مشقت میں گزاری مزدوری کی، فصلیں کاٹیں لیکن آپ نے خلفاء اور امیروں کے نذرانے اور تحفے قبول نہیں کیے۔

علمی خدمات:

آپ کے کمال حافظے کی بدولت آپ کو دس لاکھ احادیث زبانی یاد تھیں لیکن اس کے باوجود احادیث لکھ لیا کرتے تھے اور روایت کرتے وقت دلائل دیکھ کر روایت کرتے تھے آپ کی یہ احتیاط سیّدنا حضرت محمد ﷺ کی احادیث کو غلطی سے پاک رکھنے کے لیے تھی۔ آپ نے فقہ اور فتوی کا بھی مطالعہ کیا لیکن آپ نے احادیث پر بہت توجہ دی اور اپنی زندگی اسی کے لیے وقف کر دی۔ امام صاحب فارسی زبان بھی جانتے تھے کیونکہ آپ کا خاندان کچھ عرصے فارس میں مقیم رہا۔ بہت سے حجاج کے ساتھ آپ بھی بغداد سے پیدل مکہ مکرمہ چلے اور ساتھ ہی علم حاصل کرتے رہے سفر کی مشقتوں اور کسب معاش کے لیے مزدوری نے آپ کے علم کے حصول کے شوق کو کم متاثر نہیں کیا۔

JOIN FOR MORE!!!

تصنیفات:

'المسند' (مسند احمد):

'المسند' (مسند احمد) آپ کی مشہور کتاب ہے جس میں چار سو صحابہ کرام کی مسانید شامل ہیں۔

آپ کی دیگر تصانیف:

☆ کتاب الزہد

☆ کتاب التاریخ

☆ کتاب التفسیر

وفات:

امام صاحب 77 سال کی عمر میں بیمار ہو گئے، عیادت کے لیے سیکڑوں لوگ آتے تھے۔ آپ کی وفات 12 ربیع الاوّل 241 ہجری کو ہوئی۔

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

(ب) درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے:

1۔ حضرت امام احمد بن حنبلؒ نے دین کی کیا خدمت کی؟

علمی خدمات:

آپ کے کمال حافظے کی بدولت آپ کو دس لاکھ احادیث زبانی یاد تھیں لیکن اس کے باوجود احادیث لکھ لیا کرتے تھے اور روایت کرتے وقت دلائل دیکھ کر روایت کرتے تھے آپ کی یہ احتیاط سیّدنا حضرت محمد ﷺ کی احادیث کو غلطی سے پاک رکھنے کے لیے تھی۔ آپ نے فقہ اور فتویٰ کا بھی مطالعہ کیا لیکن آپ نے احادیث پر بہت توجہ دی اور اپنی زندگی اسی کے لیے وقف کر دی۔

تصنیفات:

'المسند' (مسند احمد):

'المسند' (مسند احمد) آپ کی مشہور کتاب ہے جس میں چار سو صحابہ کرام کی مسانید شامل ہیں۔

آپ کی دیگر تصانیف:

- ☆ کتاب الزہد
- ☆ کتاب التاریخ
- ☆ کتاب التفسیر

2۔ حضرت امام احمد بن حنبلؒ نے حصولِ علم کے لیے کون کون سے علاقوں کی طرف سفر کیا؟

حضرت امام احمد بن حنبلؒ کے اسفار:

آپ نے حصولِ علم کے لیے بہت سے اسفار کیے بغداد، کوفہ، بصرہ، مکّہ، مدینہ، یمن اور شام جا کر وہاں کے بڑے بڑے علماء سے فیض حاصل کیا۔ ایک حج کا سفر ایسے کیا کہ بغداد سے پیدل مکّہ مکرمہ چلے اور ساتھ ہی علم حاصل کرتے رہے سفر کی مشقتوں اور کسبِ معاش کے لیے مزدوری نے آپ کے علم کے حصول کے شوق کو کم متاثر نہیں کیا۔

3۔ حضرت امام احمد بن حنبلؒ کے اخلاق اور اوصاف لکھیے

اخلاق و اوصاف:

حضرت امام احمد بن حنبلؒ بڑی اعلیٰ درجے کی خوبیوں کے مالک تھے۔ آپ نہایت ذہین، باوقار، مہربان اور متقی، حدیث و فقہ کے ماہر، صابر، بہادر، سخی، حلیم اور متقی تھے۔ آپ کی طبیعت اور اندازِ تدریس طلبہ کو مسحور کر دیتا تھا۔

JOIN FOR MORE!!!

PRACTICAL CENTRE
B-14, BLOCK-1, GULSHAN-E-IQBAL KARACHI. ☎: 34976530-34812547-34984762

PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE SESSION 2023-2024 PRACTICAL CENTRE

CamScanner

خوددار:

ایک دفعہ یمن میں آپ کے کپڑے چوری ہو گئے تو آپ نے گھر سے نکلنا چھوڑ دیا جب یہ بات ایک طالب علم کو ہوئی تو وہ امام صاحب کے پاس کچھ رقم لے کر آیا تو آپ نے رقم لینے سے انکار کر دیا تو طالب علم نے آپ کو کچھ عرصے کے لیے ادھار لینے کی پیشکش کی لیکن آپ نے قبول نہیں کی آخر میں یہ فیصلہ ہوا کہ وہ طالب علم کے لیے نوٹس (سبق کی کاپیاں) بہتر خطاطی میں لکھیں گے اور کچھ مزدوری لیں گے، اس کے بعد آپ نے اُس سے کپڑے خریدے۔

محنت کش:

آپ نے تمام زندگی محنت و مشقت میں گزاری مزدوری کی، فصلیں کاٹیں لیکن آپ نے خلفاء اور امیروں کے نذرانے اور تحفے قبول نہیں کیے۔

(ج) درست جواب کے سامنے (درست) کا نشان لگایئے:

1۔ حضرت امام احمد بن حنبلؒ کو احادیث یاد تھیں:

(الف) ایک لاکھ (ب) دس ہزار (ج) پچاس ہزار (د) دس لاکھ

2۔ حضرت امام احمد بن حنبلؒ کی تصنیف ہے:

(الف) المسند (ب) کتاب الام (ج) المؤطا (د) کتاب الآثار

3۔ حضرت امام مالکؒ کی مرتب شدہ کتاب ہے:

(الف) الجامع الکبیر (ب) المبسوط (ج) الزیادات (د) کتاب الآثار

JOIN FOR MORE!!!